یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ط وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط

مُلاقاتِ امام
علیہم السّلام

اَزْ اِفَادَاتِ بَابَرَکَات

زبدۃ العلماء الکرام عمدۃ الفقہاء العظام سیّد الملّۃ

جناب مولانا السیّد محمّد صاحب قبلہ مجتہد امروہوی

تجدیدِ نظر

سیّد اعجاز محمّد (فاضل)

ناشران

اِفتخار بُک ڈپو (رجسٹرڈ) اِسلام پورہ لاہور

اعلیٰ کاغذ قیمت -/135

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	عرض حال	۱۱
۲	تمہید	۱۴
۳	پہلا بیان .. امامت و خلافت	۲۳
۴	آیۂ اَنذِر	۲۵
۵	آیۂ بَلِّغ	۲۶
۶	حدیث غدیر اور اس کا تواتر	۲۷
۷	سورہ الم نشرح کا حکم	"
۸	آیۂ اَکمَلتُ لَکُم و ترتیب قرآن	"
۹	دوسرا بیان ... ذکر امامت آئمہ اثنا عشر علیہم السّلام	۳۱
۱۰	حدیث اثنا عشر	۳۲
۱۱	حدیث ثقلین	۳۴
۱۲	حدیث سفینہ	۳۶
۱۳	آیۂ اولی الامر	۳۹
۱۴	آیہ مودّت	۴۱
۱۵	آیۂ تطہیر	۴۳
۱۶	آیہ مباہلہ	۴۵
۱۷	تیسرا بیان ذکر وجود و امامت آخر امام حضرت حجت علیہ السّلام	۴۸
۱۸	بعد پیغمبرؐ اسلام ہر زمانے میں حامل نور رسول امام کا محافظ شریعت ہونا	۴۹
۱۹	بعض احادیث	۵۵
۲۰	بعض آیات	۵۹
۲۱	اختلاف اہل اسلام	۶۲
۲۲	چوتھا بیان ذکر القاب و حلیہ مبارکہ و شجرہ طیبہ حضرت حجت علیہ السّلام	۶۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۳	والدہ ماجدہ	۷۱
۲۴	خدائی انتظام کے حیرت انگیز واقعات	۷۲
۲۵	پانچواں بیان ذکر ولادت حضرت حجّت علیہ السلام	۷۹
۲۶	ولادت کا مخفی ہونا۔ حکومت کی جاسوسیاں، امام حسنؑ عسکری کا سامرے میں معجزہ	۸۲
۲۷	حضرات انبیاء و آئمہؑ کی شان پیدائش، حضرت کی ولادت کا مفصّل تذکرہ	۸۳
۲۸	کثرت روایات ولادت	۸۷
۲۹	کتب عامہ مسلمین میں اذکار	۹۰
۳۰	چھٹا بیان۔ حضرت کی حفاظت کا انتظام	۹۱
۳۱	حکومت کا تجسس	۹۲
۳۲	کم عمری میں امامت	۹۳
۳۳	جعفر کی ریشہ دوانیاں اور امامت کا دعویٰ	۹۴
۳۴	ساتواں بیان۔ ذکر مصائب حضرت حجّت علیہ السلام	۹۷
۳۵	مومنین کی پریشانیاں	۹۸
۳۶	عصمت سراپردہ مرتبہ حملہ	۱۰۰
۳۷	آٹھواں بیان۔ نظام ہدایت	۱۰۲
۳۸	وکلا کا تقرر۔ ضروری بندوبست	۱۰۳
۳۹	نائبین خاص کے مختصر حالات	۱۰۴
۴۰	نواں بیان۔ ذکر غیبت	۱۰۸
۴۱	غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ میں فرق	″
۴۲	غیبت صغریٰ کا سبب	۱۰۹
۴۳	سابقہ امامتوں کے لئے پردہ غیبت	″
۴۴	بعض حضرات انبیاء کی غیبتیں	۱۱۰
۴۵	غیبت کبریٰ	۱۱۴
۴۶	امور الٰہیہ میں باطنی حکمت	۱۱۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبرشمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۷		غیبت کا حقیقی فلسفہ	۱۱۵
۴۸		غیبت کبریٰ کے ظاہری اسباب و طول	۱۱۶
۴۹		بحالت غیبت فوائد وجود مقدس	۱۲۰
۵۰		دسواں بیان ۔ طول عمر کا ذکر	۱۲۶
۵۱		طولانی عمر کی مثالیں	۱۲۷
۵۲		بعض انبیائؑ کی حیات کا فلسفہ	۱۲۸
۵۳		گیارھواں بیان ۔ حضرت حجتؑ کے اہل و عیال	۱۳۰
۵۴		تعداد وغیرہ کی تفصیلات کا درپردہ رہنا ۔	۱۳۱
۵۵		بارھواں بیان ۔ حضرت کی قیامگاہ جزیرہ خضرا کے لیے قدرتی حجاب	۱۳۲
۵۶		تیرھواں بیان ۔ ظہور پرنور کی ضرورت	۱۴۰
۵۷		آیہ استخلاف	۱۴۱
۵۸		علامات ظہور	〃
۵۹		حالات ظہور ۔ حضرت عیسیٰ کا نزول	۱۴۵
۶۰		تین سو تیرہ اصحاب کی حاضری	〃
۶۱		بعد ظہور حالات ۔ اعوان و انصار کی شان ۔ مدت سلطنت	۱۴۶
۶۲		رجعت	۱۴۷
۶۳		چودھواں بیان ۔ مسئلہ ملاقات	۱۵۱
۶۴		بزمانہ غیبت کبریٰ امکان ملاقات کی دلیلیں	〃
۶۵		بعض شبہات کے جوابات	۱۵۳
۶۶		اعمال برائے ملاقات	۱۶۰
		تذکرہ واقعات ملاقات و معجزات حضرت حجتؑ	
۶۷		عظمت شان ملاقات	۱۶۵
۶۸	۱	علامہ محمد باقر مجلسی	〃
۶۹	۲	علامہ شیخ حسن عاملی	۱۶۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۷۰	۳	بحرالعلوم سید مہدی طباطبائی۔ ان کا خصوصی شرف سے مشرف ہونا۔	۱۶۹
		آقا حسین نوری کا تذکرہ	"
۷۱	۴	بحرالعلوم سے امکان ملاقات کا سوال	۱۷۱
۷۲	۵	علامہ موصوف کا بیان و سکوت	"
۷۳	۶	بحرالعلوم کا حرم امیرالمومنین میں ایک مصرعہ کا باربار اعادہ	۱۷۲
۷۴	۷	بحرالعلوم کا بحالت تشہد ٹھہر جانا	"
۷۵	۸	آقا زین العابدین سلاسی	۱۷۳
۷۶	۹	جناب شیخ مرتضیٰ انصاری کا ایک جفار سے سوال	۱۷۴
۷۷	۱۰	مولانا محمد حسین قزوینی، سامرے میں ظہور معجزات	"
۷۸	۱۱	مولانا عبدالرحیم دماوندی کا مشرف ہونا	۱۷۶
۷۹	۱۲	حاجی عبداللہ واعظ کی کرامت	"
		واقعات احتمال ملاقات	
۸۰	۱۳	علامہ محمد باقر قزوینی کی شرفیابی	۱۷۷
۸۱	۱۴	مرد مومن سبزی فروش کا واقعہ	۱۷۸
۸۲	۱۵	فرمانبردار بیٹے کو تاکید	۱۸۱
۸۳	۱۶	ملا عبدالحمید قزوینی	۱۸۲
۸۴	۱۷	سید محمد قطیفی کا مسجد کوفہ میں مشرف ہونا	۱۸۴
۸۵	۱۸	شیخ طاہر خادم مسجد کوفہ کو اہم ہدایت	۱۸۵
۸۶	۱۹	شیخ محمد حسن سریرہ کا واقعہ صحت	۱۸۶
۸۷	۲۰	صحرا میں ایک تاجر کو رہنمائی	۱۸۸
		واقعات استغاثات	
۸۸	۲۱	علامہ محمد تقی مجلسی	۱۹۰
۸۹	۲۲	سفر حج میں امیر اسحٰق کو مکہ پہونچانا، طی الارض کی شہرت	"
۹۰	۲۳	سفر حج میں شیخ محمد قاسم کی مدد	۱۹۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۹۱	۲۴	سفر حج سے واپسی پر ایک مومن کی پریشانی سے نجات	۱۹۲
۹۲	۲۵	مشہد مقدس سے سید محمد عاملی کا پیدل سفر، جنگل میں امداد	”
۹۳	۲۶	ملا محمد باقر نجفی کے استغاثے پر فرزند کی صحت	۱۹۴
۹۴	۲۷	مولانا محمد علی کا مشاہدہ، نہر میں ڈوبنے سے ایک مومنہ کی نجات	۱۹۵
۹۵	۲۸	ابوالوفا کا خواب، ہر معصوم کی جداگانہ ذمہ داریاں	۱۹۶
		واقعات روائے حاجات	
۹۶	۲۹	علامہ حلّی و جناب شیخ طوسی ایک ضخیم کتاب کی رات بھر میں نقل	۱۹۸
۹۷	۳۰	شہید اول و شہید ثانی کا ذکر، سفر مصر میں شہید ثانی کی امداد	۲۰۰
۹۸	۳۱	مکّہ معظمہ میں بحرالعلوم کی قیامگاہ پہ تشریف آوری	۲۰۱
۹۹	۳۲	مسجد سہلہ میں آقا سید باقر اصفہانی کو کھانا کھلانا	۲۰۲
۱۰۰	۳۳	شیخ محمد طاہر کی دُعا، حضرت کی تشریف آوری اور رزق میں وسعت	۲۰۳
۱۰۱	۳۴	میرزا محمد تقی الماسی، ضیافت مومنین کیلئے ایک بحرینی کو عطیہ	۲۰۴
۱۰۲	۳۵	ایک مومن صالح کو ہلاکت سے بچانا۔ اپنے القاب اور نسب مبارک کا اظہار	۲۰۵
۱۰۳	۳۶	ایک تاجر کا موضع کرعہ پہونچنا۔ اعجازی امداد۔ موضع کرعہ کا ذکر	”
		واقعات ہدایات	
۱۰۴	۳۷	شیخ صدوقؒ کو مسئلہ غیبت پر کتاب لکھنے کی ہدایت کتاب کمال الدین کی تکمیل	۲۰۶
۱۰۵	۳۸	شیخ مفیدؒ کا ذکر۔ شیخ کے نام دو فرمان ہدایت کا صادر ہونا	۲۰۸
۱۰۶	۳۹	سید ابن طاؤس۔ شیخ عبدالحسین کی پیغامبری	۲۰۹
۱۰۷	۴۰	شیخ حرّ عاملی کی خواب میں خلعت سے سرفرازی	۲۱۳
۱۰۸	۴۱	سرداب مقدس میں علامہ بحرالعلوم کی ملاقات	۲۱۴
۱۰۹	۴۲	علامہ سید مہدی قزوینی کا ذکر۔ موصوف کی قیامگاہ پر تشریف آوری۔	۲۱۵
		قبر حمزہ کے متعلق ہدایت	”
۱۱۰	۴۳	روضہ مبارکہ سید الشہداء میں رویت ہلال کے متعلق ارشاد	۲۱۷

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۱۱	۴۴	شیخ یوسف بحرینی کا ذکر۔	۲۱۹
		حضرت کا شیخ ابراہیم قطیفی سے موعظے کی سب سے بڑی آیت کا سوال	”
۱۱۲	۴۵	سید مرتضیٰ نجفی سے کسی امام جماعت کو شیخ دخنی فرمانا	”
۱۱۳	۴۶	احمد بن ہاشم موسوی کو نوافل۔ زیارت عاشورہ و جامعہ پڑھنے کی ہدایت	۲۲۱
۱۱۴	۴۷	ایک مومن صالح کو آب کاسنی کے استعمال کی خواب میں ہدایت	۲۲۳
۱۱۵	۴۸	آقا شیخ محمود کا بیعت کے بارے میں خواب	”
		واقعات تنبیہات	
۱۱۶	۴۹	راہ کربلائے معلیٰ میں قبیلہ عنزہ کو تنبیہہ	۲۲۵
۱۱۷	۵۰	حضرت کی طرف سے نیابتاً حج کا واقعہ۔ اور بے ادبی کی سزا	۲۲۷
۱۱۸	۵۱	سامرے کے کلید بردار کو سزا	۲۲۸
۱۱۹	۵۲	سامرے کے ایک موذی خادم کی سماعت سے محرومی	۲۲۹
۱۲۰	۵۳	غارت گر گروہ و مہمانی بعدہ تنبیہہ	۲۳۰
		واقعات متعلقہ مذہبی مباحث	
۱۲۱	۵۴	والی بحرین کے وزیر کی فریب کاری۔ حضرت حجتؑ کی امداد	۲۳۲
۱۲۲	۵۵	مسئلہ تفضیل پر دو شعر پڑھنے کا واقعہ	۲۳۶
۱۲۳	۵۶	عطوہ حسنی کی شرط حصول شفاء۔ حضرت کی تشریف آوری	۲۳۹
۱۲۴	۵۷	دو شخصوں کی مسلک پر بحث۔ ایک کی ماں کا نابینا ہونا بعدہ مکمل صحت	۲۴۰
۱۲۵	۵۸	مذہبی گفتگو میں جنگ۔ حضرتؑ کی امداد	۲۴۲
۱۲۶	۵۹	ایک جلسے میں شیعہ عقائد خصوصاً مسئلہ غیبت کا استہزاء۔ عجیب مشاہدہ	۲۴۳
۱۲۷	۶۰	ابو راجح پر مظالم۔ حضرت کی امداد	۲۴۶
۱۲۸	۶۱	محمود فارسی کی ابتداء عمر میں امداد۔ جوانی میں گمراہی سے نجات	۲۴۷
		واقعات تعلیمات	
۱۲۹	۶۲	شیخ ابن جواد نعمانی کا زیارت سے مشرف ہونا۔ نعمانیہ و حلّے کی تشریف آوری کے اوقات بیان فرمانا اور مناجات کی تعلیم۔	۲۵۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۳۰	۶۳	تعلیم استخارہ	۲۵۴
۱۳۱	۶۴	مسجد جمکران کی تعمیر	۲۵۵
۱۳۲	۶۵	دعاءِ شفاء کی تعلیم اور صحت	۲۶۱
۱۳۳	۶۶	حاجی علیا مکیؒ کی جیب میں دُعا کا پایا جانا	〃
۱۳۴	۶۷	ابوالحسن ابنِ محمد کو خوف ہلاکت۔ حضرت کا دعا تعلیم فرمانا	۲۶۲
۱۳۵	۶۸	روضۂ کاظمین میں دُعاء فَرَج کی تعلیم	۲۶۳
۱۳۶	۶۹	دعاء علوی مصری کی تعلیم	۲۶۶
۱۳۷	۷۰	دعاء عبرات پڑھنے کا حکم۔ دُعا کی دستیابی	۲۶۷
۱۳۸	۷۱	شیخ حسن عراقی کو بعض اذکار تعلیم فرمانا	۲۶۸
		واقعات سوالات وجوابات	
۱۳۹	۷۲	علّامہ حلّی کی ملاقات۔ موصوف کا بغیر پہچانے بعض مسائل میں گفتگو کرنا	۲۶۹
۱۴۰	۷۳	آقا شیخ محمد کو بجالت طواف بے موسم پھول کا عطیہ	۲۷۰
۱۴۱	۷۴	ملا محمد تقی مجلسی کے چند سوالات۔ صحیفہ کاملہ کا حاصل ہونا	۲۷۱
۱۴۲	۷۵	شیخ حرّ عاملی کا حضرت کو خواب میں دیکھنا۔ ایسے خوابوں کی عظمت	۲۷۴
۱۴۳	۷۶	شیخ موصوف کا خواب میں چند مسئلے لکھے ہوئے حضرت کی خدمت میں پیش کرنا	۲۷۵
۱۴۴	۷۷	شیخ موصوف کا ظہور کے وقت کی بابت سوال	〃
۱۴۵	۷۸	بحرالعلوم کا بزمانہ غیبت کبریٰ تکلیف احکام کی بابت سوال	〃
۱۴۶	۷۹	حاجی علی تاجر سے ملاقات۔ تفصیلی گفتگو اور ان کا حضرت کی شخصیت سے بے خبر رہنا۔	۲۷۶
۱۴۷	۸۰	سید ابن طاؤسؒ کا تصدیقی واقعہ۔ حضرت کے اہلِ خدمت ہونیکی تمنا حضرت کی طرف سے صبر کی ہدایت	۲۸۱
۱۴۸	۸۱	خواب میں کشف جفر کا سوال	〃
		واقعات شفاء امراض	
۱۴۹	۸۲	نجف اشرف میں حسین مدلّل کی مرض فالج سے صحت یابی	۲۸۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۵۰	۸۳	ایک مومن کاشانی کو شدید مرض سے نجات	۲۸۳
۱۵۱	۸۴	فرات کے کنارے ایک گاؤں میں ایک نابینا عورت کا درست ہونا	۲۸۵
۱۵۲	۸۵	مولانا جمال الدین کا کہنہ مرض فالج سے حضرتؑ کی برکت سے صحتیاب ہونا	۲۸۶
۱۵۳	۸۶	حاجی ملّا علی کی تپ لازم سے نجات۔ روٹی کے ٹکڑے کا عطیہ	〃
۱۵۴	۸۷	حاجی علی طہرانی کی بیماری سے صحت	۲۸۷
۱۵۵	۸۸	مولانا اسمٰعیل ہرقلی کی ران کا زخم یکلخت حضرت کے اعجاز سے درست ہونا	۲۸۸
۱۵۶	۸۹	گونگے بہرے کی گویائی اور سماعت کا اعادہ	۲۹۲
۱۵۷	۹۰	شیخ حُرّ عاملی کی لڑکپن میں علالت و یکلخت صحت	۲۹۳
۱۵۸	۹۱	ایک مومن کو صحت کی نوید اور چھبیس سال کی مزید عمر کی خواب میں اطلاع دہی	۲۹۴
		واقعات بشارت	
۱۵۹	۹۲	سید ابن طاؤس کے بارے میں خواب	۲۹۵
۱۶۰	۹۳	علّامہ محمد باقر قزوینی کو علم توحید کی بشارت	۲۹۶
۱۶۱	۹۴	سید محمد ذی الدمعہ کی قبر پر حضرت کی فاتحہ خوانی۔ سید مہدی قزوینی کے مکان پر تشریف آوری۔	۲۹۷
۱۶۲	۹۵	خواب میں زیارت کے وقت کی خبر دہی	۳۰۰
۱۶۳	۹۶	مضطرب مومن آقا شیخ محمد کو انجام بخیر ہونیکی خواب میں بشارت	۳۰۱
۱۶۴	۹۷	حاجی مرزا محمد رازی کا خواب۔ عالم بیداری کی ملاقاتوں کا ذکر	〃
۱۶۵	۹۸	مسجد جعفی میں ایک عابد و زاہد کا حضرت کی اقتدا میں نماز پڑھنا شریف بن حمزہ کے لئے ملاقات کی بشارت	۳۰۲
		واقعات ادعیہ و زیارات	
۱۶۶	۹۹	سرداب مقدس میں حضرت کی دُعا۔ سید ابن طاؤس کا سننا	۳۰۴
۱۶۷	۱۰۰	روز یکشنبہ امیرالمومنینؑ کی زیارت۔ ایک مومن کا تخاطب کے الفاظ سُننا۔	〃
۱۶۸	۱۰۱	مسجد صعصعہ میں نماز پڑھتے دیکھنا	۳۰۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	واقعہ	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۶۹	۱۰۲	مسجد صعصعہ میں دُعا کرتے دیکھنا	۳۰۵
۱۷۰	۱۰۳	ملا محمد تقی مجلسی کا رو در رو زیارت جامعہ پڑھنا	۳۰۶
۱۷۱	۱۰۴	شب قدر میں مولانا سید محمد رضوی کا زیارت سے مشرف ہونا	۳۰۷
۱۷۲	۱۰۵	صاحبزادے قاسم کے مزار کے قریب ایک واقعہ	۳۰۹
		واقعات عرائض	
۱۷۳	۱۰۶	سید محمد عاملی کا عمل عریضہ اور شرف ملاقات	۳۰۹
۱۷۴	۱۰۷	شیخ درام ابن ابی فراس کا رشید واسطی کے ہاتھ عرضی بھیجنا	۳۱۱
۱۷۵	۱۰۸	ایک مومن کا سرداب مقدس میں عرضی رکھکر واپس لے آنا	"
۱۷۶	۱۰۹	شیخ الاسلام میرزا عبدالرحیم نائنی کے فرزند کی بیماری سے صحت	۳۱۲
۱۷۷	۱۱۰	حجر اسود کے نصب ہونے کا واقعہ۔ عرضی اور اس کا جواب	۳۱۴
		واقعات جزائر	
۱۷۸	۱۱۱	ایک مومن کا بحری سفر۔ حضرت کے اعجاز سے بغداد پہونچنا	۳۱۶
۱۷۹	۱۱۲	علامہ نعمت اللہ جزائری کا ذکر۔ ایک مومن کا جزیرے میں پہونچنا اور حضرت کا اعجاز۔	۳۱۷
۱۸۰	۱۱۳	ایک جلسے میں شیعوں کی قلت پر طعن، ایک شخص کا مفصل جواب	۳۲۰
۱۸۱	۱۱۴	رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابیض۔ مشاہدات شیخ زین الدین فاضل مازندرانی	۳۲۶

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الملک الحقّ القدّ دس المنان" الّذی خلق الانسان علّمہ البیان والصّلوٰۃ والسّلام علی حبیبہ خاتم النّبیّین و المرسلین سیّد الانس والجانّ" المنزل علیہ القرآن" والہ الطّیبین الطّاھرین کنوز العلم والعرفان" الھادین الی الایمان خصوصاً ان الامام المنتظر صاحب العصر والزّمان القائم الحجّۃ خلیفۃ الرّحمٰن" المحسن المنعم کاشف الکروب والاحزان" الثائر المنتقم ماحی اثار البدع والطّغیان صلّی اللہ علیہ وعلی اٰباءہ المعصومین الی اٰخر الدّھور والازمان۔

عرضِ حال

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ یہ کتاب شہنشاہ وقت ناخدائے کشتی اسلام فرزند خیر الانام حلال مشکلات فرمارواں عالم لنگر زمین وآسمان مولا وآقا حضرت حجت امام زمان علیہ السلام کے حالات بابرکات سے متعلق ہے اور بنظر افادہ مومنین پیش کی جاتی ہے یہ بہت آسان مختصر مجموعہ ہے ہر مضمون میں سہولت و اختصار کا لحاظ رکھا گیا ہے اول ایک تمہید کے ساتھ حضرت کی معرفت کے سلسلہ میں حضرات چہاردہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ہم عدد چودہ بیانات ہیں تاکہ ناظرین کے جذبات عقیدت تازہ ہوں ایمانی منازل بلند ہوں دل منور ہوں آنکھیں روشن ہوں قوم کی نگاہوں سے غفلت کے پردے اٹھیں غافلوں کی مایوسی پریشان حالوں کی پریشانی رفع ہو اور مطمئن ہو جائیں کہ عنقریب ساری دنیا میں ایمان کا جھنڈا لہرانے والا ہے دین وملّت کا علم بلند ہوگا اور کفر وضلالت کے پرچم سرنگوں ہو جائیں گے ان مضامین کے بعد بزمانۂ غیبت کبریٰ حضرت سے علماء عظام ومومنین کرام کی ملاقات کا تذکرہ ہے اور سورۂ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے قرآن کی جو فہرست ہے اس کی تعداد کی نسبت سے ایک سو چودہ واقعات ملاقات و معجزات بیان کیے گئے ہیں تاکہ ان مبارک اذکار سے ظلمت کدۂ دہر میں چراغ ایمان کی روشنی بڑھے اور موجودہ تاریکی کے زمانہ میں حضرتؑ کے انوار ہدایات سے ہمارے ہر گھر میں چراغاں ہو مصیبت و بلا کے اس دور میں ہماری حیرانی دور ہو رحمتوں کی بارش ہو برکتیں شامل حال ہوں۔ ان روایات کے پڑھنے سُننے سے ہمارے مردوں عورتوں میں مذہبی دلچسپی پیدا ہو دامن امید پھیلا رہے اور ایسی ہمت افزائی ہو کہ گلستانِ ایمان میں بہار آ جائے بلکہ صحیح فضا میں پرورش پانے والے لڑکے لڑکیاں ان کو پڑھ کر سُن کر بلاؤں سے محفوظ رہیں کیونکہ ایمان کی کلیاں کبھی نہیں مرجھاتیں اور باغ ایمان پھولتا پھلتا رہتا ہے۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے متعلق ہم اپنے ان فرائض کی طرف متوجہ نہیں ہیں جو منجانب خدا اور رسولؐ ہم پر عائد ہیں مادیّت دنیا پر چھاتی چلی جاتی ہے دین اور دینیات سے دلچسپیاں باقی نہیں رہیں ظاہری اقتدار کی فکر میں باطنی وقار مفقود ہو رہا ہے ہمیں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ وہ گھڑی قریب آ رہی ہے جس میں روحانیت کا آفتاب جلوہ گر ہونے والا ہے رعایا حاجات اور مہمات میں اپنے سردار کی طرف رجوع کیا کرتی ہے قافلہ امیر کارواں کا تابع فرمان ہوتا ہے مگر ہم پر ایسی غفلت طاری ہے کہ اپنے دین و دنیا کے بادشاہ فرمانروائے عالم کے حضور پر نور میں گوہر عقیدت پیش کرنے کی سعادت سے محروم ہیں ہم میں بہت سے لوگوں کا دائرہ معرفت آجکل پہلے زمانہ کے بچّوں کی طرح زبانی طور پر ان الفاظ میں محدود ہو کر رہ گیا ہے کہ حضرتؑ غائب ہیں جب حکم خدا ہوگا ظہور فرمائیں گے ہمارے ان حالات کا مطالبہ ہے کہ اس سرکار عالی سے قوم کی خصوصی وابستگی کے لئے حضرتؑ کے وجود اقدس سے متعلقہ مسائل کی تجدید ہر عصر میں ہوتی رہے اور وقتاً فوقتاً ضروری مباحث کتابی صورت میں منظر عام پر آتے رہیں نیا لباس ہو نیا رنگ ہو جس سے اپنے ہر طبقہ کو استفادہ کا موقع مل سکے اور وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چیزیں فلسفیانہ نازک خیالات والوں کے لیے بھی تسکین خاطر کا مکمّل ذریعہ ہوں۔

امامت اصولِ دین میں ہے امام زمانہ کی معرفت کے بغیر مرجانا کفر کی موت ہے جتنے معارف بڑھیں گے اتنے ہی ایمانی مدارج بلند ہوتے چلے جائیں گے ہمارا فرض ہے کہ اپنا یہ دستورالعمل بنائیں کہ کوئی دِن حضرتؑ کی یاد سے خالی نہ جائے صبح کو اٹھیں تو ذکرالٰہی کے ساتھ حضرت کو یاد کرتے ہوئے اٹھیں سونے کے لئے لیٹیں تو حضرت کو یاد کرتے ہوئے سوئیں تاکہ ہر وقت ہمارے سینے نورِ ایمان سے جگمگاتے رہیں۔

دُعا سب عبادتوں سے افضل عبادت ہے مگر جب کہ خداوند عالم کی قدرت و قوت، اپنی عاجزی و ذلّت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہو خلوص و توجہ کے ساتھ دل مضبُوط رہے پرہیزگاری کی منزل ہو ریت پر عمارت نہ بنائی جائے جس وقت ہم نماز کے بعد دُعا کریں تو سب سے پہلے حضرت کی حفاظت و فتح و نصرت و تعجیل ظہور کے لیئے دُعا ہونا کہ اس وسیلہ سے دوسری دُعائیں بھی قبول ہوں۔

ہمارا فریضہ ہے کہ ہر بلا و مصیبت کی شدّت پر حضرت کے آباء طاہرین کی بارگاہ میں حضرت سے سفارش کے لیئے درخواست کریں اور حضرت سے طالب امداد ہوں ایسے موقعوں پر جہاں کوئی چارہ کار باقی نہ رہا ہو اپنے ولی نعمت سے رو رو کر استغاثہ و فریاد کریں جن کا تصرف سارے عالم میں ہے امام زمانہ ہیں جو فریادیوں کی فریاد سُننے والے مصیبت زدوں کے مددگار اور گرفتاران بلا کے پشت پناہ ہیں ہم اس دربار میں سچائی کے ساتھ ہاتھ پھیلائیں پھر دیکھیں کہ بفضل خدا کیسی آسانی سے مشکلیں حل ہوتی ہیں اور بگڑی ہوئی تقدیریں کس طرح سنورتی ہیں۔

ہمارا فریضہ ہے کہ حضرت کے وجود ذیجود پر ماہ شعبان میں خوشیاں منانے کے علاوہ سال کے اندر جب بھی موقع ملے حضرت کی محافل میلاد منعقد کرتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہیں اپنی حاجتوں کے سلسلہ میں منّتیں مانیں نذریں کریں حضرت کی طرف سے صدقے دیں تاکہ دُنیا سمجھے کہ اعمال حسنہ کی تعلیمات اسی گھرانے کی ہیں ۔ اور ایمان کی کھیتی بارہ مہینے ہری بھری رہتی ہے ۔

ہمارا فریضہ ہے کہ خاص اوقات میں اچھی طرح یہ سوچیں کہ حضرت کی قدم بوسی سے ہماری محرومی منزل تمنّا و آرزو سے ہماری جدائی اپنے مولاد سردار سے مفارقت پردۂ غیب کا حائل ہونا بڑے رونے کی مصیبت ہے جس قدر محزون و غمگین ہوں کم ہے مگر مادیّت کے اندھیرے میں روحانی منزلیں طے نہیں ہوسکتیں نفسانی خواہشوں کی آندھیوں میں سرسری عقیدت مندی کی شمع زیر داماں کام نہیں دے سکتی اس لئے یہ کوشش ضروری ہے کہ ہمارے احساسات قوی ہوں درجات معرفت بلند ہوں اور ہمارے غم والم کی کیفیت دُعا بن کر بارگاہ الٰہی میں پہنچ جائے تاکہ حضرت کی زیارت نصیب ہو ۔

خدا کرے کہ حقیر سراپا تقصیر کی یہ تحریر مولا کے دربارِ دُربار میں مقبول ہو اور بحق محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم جو سفینۂ نجات و وسیلۂ حصولِ حاجات ہیں مجیب الدعوات اس کو منجملۂ باقیات صالحات قرار دے اور اپنے کرم کامل اور فضل شامل سے مشکور و نظر قبول سے منظور فرمائے ۔ یہ بندہ گنہگار بواسطہ اہلبیت اطہار اپنے پروردگار سے عفو و مغفرت کا امیدوار اور جملہ ناظرین مومنین و مومنات سے دُعاء خیر کا خواستگار ہے ۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ پارہ ۱۲ رکوع ۸ ۔

تمہید

کتاب خدا و اہلبیت رسولؐ

مذہب کے لغوی معنی راستہ اور چلنے کی جگہ کے ہیں اصطلاح میں خدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی طرف سے آنے والے ہادی و رہنما کا بتایا ہوا راستہ اور اس کے احکام پر چلنے کا نام مذہب ہے اور مذہبی احکام کا نام شریعت ہے اور انہیں احکام والی کتاب کو اس مذہب کی کتاب کہا جاتا ہے چونکہ مذہب کا اصلی منشا نفس انسانی کی تہذیب و اصلاح اور اس کے کردار کی درستی ہے اس لئے خداوند عالم کی جانب سے بندوں کی ہدایت کے لئے برابر سمجھانے والے آتے رہے یہاں تک کہ پیغمبر اسلام خاتم المرسلین صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری رسول بنا کر بھیجے گئے اور اسلامی کتاب نازل ہوئی جس کا نام قرآن ہے۔

قرآن ایسا جامع دستور العمل ایسا مضبوط قانون زندگی ہے کہ دنیا کے حالات میں خواہ کتنا ہی تغیّر و تبدل ہوتا رہے زمانہ کتنے ہی پلٹے کھائے طبیعتیں بدلتی رہیں لیکن قرآن کے احکام عبادات اور معاملات و طریق معاشرت کی ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور اس کے جملہ قواعد و ضوابط قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے عین مصلحت و موافق فطرت ہیں پیغمبر اسلام کے بعد نہ کوئی نبی و رسول آیا اور نہ آئے گا نہ قرآن کے آنے کے بعد کوئی آسمانی کتاب اتری نہ اترے گی۔

پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد اسلامی شریعت کی نگہداشت دین و ملّت کی حفاظت اور دنیا کی ہدایت کے لئے وجودِ امام سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا ایک دوسرے کے بعد بارہ امام ہوئے اور بارہویں امام علیہ السلام اس وقت موجود ہیں یہ حضرات اہلبیت رسالت ہیں ہو بہو رسول اللہ کی تصویریں ہیں نورِ امامت کے حامل ہیں خلافت الٰہیّہ کی منزل ہیں جس طرح پیغمبرِ اسلام تمام عالموں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے جملہ مخلوقات ارضی و سماوی پہ حکومت رہی اس طرح سارے عالم خواہ عالم ملائکہ ہو عالم ارواح ہو عالمِ جنات ہو عالم حیوانات ہو تمام چرند پرند برّ و بحر سب ان اماموں کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماتحت رہے ہیں جیسی عظیم الشان رسالت ہے ویسی ہی اس امامت کی عظمت وجلالت ہے۔

قرآن و اہلبیت کا ساتھ ہے قرآن اہلبیت کا گواہ ہے اور اہلبیت قرآن کے گواہ ہیں قرآن اہلبیت کے تذکروں سے بھرا ہوا ہے اہلبیت کے سینے قرآن سے بھرے ہوئے ہیں قرآن معجزہ ہے اہلبیت صاحبان اعجاز ہیں اور معجزہ کی حقیقت وہی جان سکتا ہے جو معجزہ نما ہو قرآن میں غیبی خزانہ کے انمول موتی ہیں ہر چیز کا بیان ہے سب کچھ موجود ہے مگر ہر شخص کے لئے نہیں بلکہ اسی گھر کے لئے ہے جس میں وہ نازل ہوا جہاں علوم کے دریا موجیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ہر سوال کا جواب قرآن سے ملتا ہے انہیں کے پاس علم الکتاب ہے بغیر ان کے توسل کے دُوسرے لوگ کتنے ہی عربی زبان کے ماہر ہوں ادبیات ومعقولات الفلکیات پر حاوی ہوجائیں لیکن علم القرآن کا دعوٰے نہیں کر سکتے جب وہ آج تک اپنی حقیقت کو نہ سمجھ سکے تو قرآن کے حقائق ودقائق پر کس طرح عبور حاصل کر سکتے ہیں قرآن میں پردے کی اتیں بھی ہیں مبہم ومجمل چیزیں بھی ہیں گول مول آیات بھی ہیں منسوخ احکام بھی ہیں ایسی صورت میں قرآن کے مضامین کی اصل وحقیقت کا انکشاف انہیں حضرات سے ہو سکتا ہے جو بہ تعلیم الٰہی ان تمام امور کے عالم ہیں۔ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ پ۳ ع ۹۔

ضرورت امام

امام کا ترجمہ پیشوا ہوتا ہے لیکن درحقیقت امام اس مقتدائے خلق وپیشوائے انام کا نام ہے جو خدا کی طرف سے جملہ دینی ودنیوی امور میں تمام مخلوق کا سردار عام ہوتا ہے امامت کا عہدہ منصب نبوّت ورسالت کے علاوہ ہے نبی و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول و امام کے خطابات علیحدہ علیحدہ ہیں مگر سب ہم رشتہ ہیں سب کے واسطے منجانب اللہ سرداریاں ہیں اور ان سرداروں میں ایک دوسرے سے افضلیت کی جہات جداگانہ ہوتی ہیں۔ امامت کا منصب کہیں رسالت کے ساتھ رہا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی امامت ہے اور کبھی رسالت کی نیابت کے ساتھ ہوتا ہے جس طرح کہ پیغمبر اسلام کے بعد بارہ امامتیں ہوئیں جن کو خلافت بھی کہا جاتا ہے اور جب سے نبوت و رسالت ختم ہوئی ہے لفظ امام کا استعمال اسی خاص صورت میں ہو رہا ہے یہ ائمہ اثنا عشر رؤساء الٰہی اور خلفاء رسول و اوصیاء رسول ہیں امام کا تقرر و انتخاب وہ کارِ الٰہی ہے جس کی حکمت الٰہیہ ذمہ دار ہے جس طرح رسول بھیجنا کتاب نازل کرنا معجزات کا اظہار تمام کام قدرت سے متعلق ہیں اسی طرح خلیفہ رسول امام کا مقرر کرنا بھی اسی کا کام ہے اور زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی انسان کی عقل اس کے لئے انبیاء و مرسلین سے بھی اوّل ہادی ہے یہ خدا کی باطنی حجت اور منجانب اللہ پوشیدہ پیغمبر ہے جس سے کام لینے کے لئے خداوند عالم نے جا بجا قرآن میں متوجہ فرمایا ہے اس رہنما کا یہ کہنا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ایسے انسان کامل کے موجود ہونے کی ضرورت ہے جو دنیا والوں کے نقائص کو کمالات سے بدل سکے ہر گلّے کا اک نگہبان ہوتا ہے صحرائی جانوروں میں بھی پیشرو ہوتا ہے چیونٹیوں تک میں بھی ایک رہبر ہوتا ہے شہد کی مکھیوں میں ایک سردار اور امیرالنحل کا ہونا ضروری ہے تو نوع انسان جو اشرف المخلوقات ہے بدرجہ اولیٰ اس کی حقدار ہے کہ کسی وقت بھی بغیر خدائی سردار کے نہ رہے جب انسان کی پیدائش ہی میں قدرت نے یہ اہتمام فرمایا ہے کہ اس کے اعضاء و جوارح کو ایک بادشاہ کی ماتحتی میں دے دیا ہے جس کا نام قلب ہے اور یہ سلطان الاعضاء اپنی اس رعایا کو بے راہی سے بچاتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خود انسان پہ کوئی حاکم معیّن نہ ہو اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداوند عالم اس خلق کثیر اور جم غفیر کو بغیر اپنے بنائے ہوئے حکمران کے چھوڑ دے وہ اپنے بندوں کو کسی زمانہ میں بھی خواہ گزشتہ ہو یا آئندہ کسی وقت سیدھے راستے کی تلاش میں حیران و پریشان نہیں چھوڑ سکتا چہ جائیکہ ایسے دور میں جبکہ نبوّت کا دروازہ بالکل بند ہو چکا ہو شیطان بہکانے کے لئے موجود ہو یہ ناممکن ہے کہ منجانب اللہ کوئی خدائی رہنما نہ ہو یقیناً خدا کی طرف سے بنائے ہوئے دین و دنیا کے سردار کا وجود ضروری ہے اگر رسول نہیں ہوتا تو جانشین رسول ہوتا ہے جس کے لئے خدا حکم دیتا ہے اسی کو رسول اپنا قائم مقام بناتا ہے اور اس کی اُمّت سے اس کام کا کوئی تعلق نہیں ہوتا امام کا انتخاب باختیار الٰہی ہے اس نے تو اپنے بندوں کو آگاہ فرما دیا ہے کہ وہ جس کو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے اور یہ انتخاب لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ پ ۲۰ ع ۱۰ -

اِنتخاب خلیفہ و امام

رسول کا خلیفہ مقرر کرنا حق خدا و رسول ہے دنیا والوں کا حق نہیں ہے نہ عقل تسلیم کرتی ہے نہ تاریخ عالم میں اس کا پتہ ملتا ہے کہ کسی رسول کا خلیفہ برحق اس کی امت نے بنایا ہو قرآن میں کوئی چھوٹی سی آیت بھی ایسی نہیں جو اس کا ثبوت ہو کہ رسول کا قائم مقام بنانے کی اجازت خداوند عالم نے بندوں کو دے دی ہے بلکہ قرآن اس کے خلاف ہے اگر کہیں دین و دُنیا کے رئیس عام کا انتخاب لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا تو وہی صورت نظر آتی جو آج کل دُنیا کی ہر مملکت میں ملکی نمائندوں کے انتخاب پر پیش آتی ہے کہ مختلف خیالات کی جماعتیں بن جاتی ہیں کوئی جماعت ایک شخص کو چاہتی ہے کوئی دوسرے طرف جھکتی ہے اور اکثریت اقلیت پر غالب آجاتی ہے کمزور گروہ کو خاموش

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونا پڑتا ہے اس کی مصلحتیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ بفرض محال اگر مدبر لوگوں کی تدبیر سے کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ متحدانہ انتخاب ہو جائے تو بھی غلط ہوگا کیونکہ ہر رائے دہندہ خطاکار ہے اس سے غلطی کا امکان ہے اور خطاکاروں کا مجموعہ بھی خطاکار ہی ہوتا ہے جس کا انتخاب ہرگز قابل اطمینان نہیں ہوسکتا یہ شرف تو خدا ہی کے انتخاب کو حاصل ہے کہ وہ ہر مفسدے سے پاک اور بندوں کے لئے عین مصلحت ہوگا وہ ہر بھلائی کی ضمانت اور اسلامی مساوات کی دلیل ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام جب کوہ طور پر توریت لینے گئے ہیں تو بنی اسرائیل میں سے جن کی تعداد سات لاکھ تھی ستر صاحبان منتخب کئے اور ان بزرگان قوم کو مومن مخلص سمجھ کر اس گواہی کے واسطے کہ خدا نے باتیں کی ہیں اپنے ساتھ لے گئے تھے مگر سب کے سب بے ایمان نکلے اور کہنے لگے کہ ہم نے آواز تو سنی لیکن جب تک خدا کو دیکھ نہ لیں کیسے یقین کریں کہ اسی نے کلام کیا ہے یا لآخر بجلی گری اور سب ختم ہو گئے بھلا کلیم اللہ کے انتخاب میں یہ صورت پیش آئے تو دوسرے گنہگار بندوں کے انتخاب کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے پھر یہ کہ اگر خلیفۂ رسول کا بنانا بندوں کے اختیار میں ہو تو اپنے بنائے ہوئے سردار کو وہ معزول بھی کرسکتے ہیں لہٰذا اس سے خلیفہ وخلافت کا وقار باقی نہیں رہتا لیکن خدا کا بنایا ہوا خلافت کا حقدار ہر حالت میں حق دار ہی رہتا ہے اور رعیت کی بغاوت کسی طرح اس حق کو ختم نہیں کرسکتی غصب حق سے سلب حق نہیں ہوتا خدا کا دیا ہوا حق پائیدار حق ہوتا ہے اور حق لوگوں کی رائے کا کبھی پابند نہیں ہوسکتا خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ پ۱۸ ع۴

یعنی حق اگر ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو آسمان و زمین اور وہ لوگ جو ان میں ہیں سب برباد ہو جاتے۔

خداوند عالم نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام کو خلیفہ بنایا۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيفَةً پ ۱ ع ۴

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی اے رسول اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے یہ کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں اس آیت میں حضرت آدمؑ کی نبوت کا ذکر نہیں بلکہ خلافت کا ذکر ہے جو خلافت الٰہیہ ہے خدا کیطرف سے روئے زمین پر سرداری ہے یہ نبی و رسول کو بھی ملتی ہے اور ان کے جانشین کو بھی ملتی ہے اس کا یہ ارشاد کہ میں خلیفہ بنانے والا ہوں اس پہ دلالت کرتا ہے کہ وہی ہمیشہ بناتا رہے گا اور آئندہ بھی خلافت اسی کے اختیار میں ہے خواہ نبوّت و رسالت کے ساتھ ہو یا ان کی نیابت کے ساتھ ہو۔ اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت ہے یَا دَاؤدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ پ۲۳ ع ۱۱ اور خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امام بنایا۔ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ پ۱ ع ۵ یعنی خداوند عالم نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں اس آیت میں حضرت ابراہیم کی امامت کا ذکر ہے اس برگزیدہ ہستی میں نبوت و رسالت و خلّت و امامت سب جمع ہو گئی تھیں وہ نبی بھی تھے خلیل بھی تھے امام بھی تھے ہر نبی و رسول کا امام ہونا ضروری نہیں ہے نہ ہر امام کا نبی یا رسول ہونا ضروری ہے انکے علاوہ خداوند عالم نے حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وزیر بنایا وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ھٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ وَاَشْرِکْہُ فِیْ اَمْرِیْ۔ پ۱۶ ع ۱۱ یعنی موسیٰؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار میرے کنبے میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے اس کے ذریعہ سے میری پشت قوی کر دے اور اس کو میرا شریک فرما۔ دعا قبول ہوئی حضرت ہارون وزیر بنا دیئے گئے ایسے ہی قائم مقام کو خلیفہ کہا جاتا ہے اس وزارت سے مطلب ان کی نبوت نہیں ہے بلکہ خلافت ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کا قول قرآن میں موجود ہے وَ قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ پ۹ ع ۷ یعنی موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے خلیفہ رہو اس واقعہ سے دو باتیں بہت صاف ہو گئیں ایک یہ کہ جب حضرت موسیٰ جیسے رسول کو یہ اختیار نہ تھا کہ وہ اپنا خلیفہ خود مقرر کر لیں تو عوام النّاس کو کیسے یہ حق ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکتا ہے کہ کسی رسول کا خلیفہ جس کو چاہیں خود ہی بنالیں دوسری یہ بات کہ کلیم اللہ کا اپنے بھائی کو خلیفہ بنانا کوہ طور پر جاتے وقت ہوا تھا انہوں نے چالیس دن کے سفر میں بھی اپنی امت کو بغیر سردار چھوڑنا گوارا نہ کیا تو کوئی رسول بحکم الٰہی اپنا قائم مقام بنائے بغیر کیسے سفر آخرت کر سکتا ہے ناممکن ہے کہ وہ نامعلوم مدت کے لئے اپنی امت کو بے خلیفہ و پیشوا کے چھوڑ جائے غرضکہ قرآن کی بہت سی آیات و سیرت انبیاء سابقین سے یہی قاعدہ ثابت ہو رہا ہے کہ خلیفہ و امام بنانا خدا ہی کا کام ہے اور اوّل روز سے یہی دستور الٰہی رہا ہے اور خدا کی عادت میں کسی وقت تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۵ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۵ پ ۲۲ ع ۱۷ ۔

شرط عصمت

ہر زمانہ کے امام خلیفہ رسول کا تقرر منجانب اللہ ہوتا ہے اسی صاف انتخاب و اختیار کا نام نص ہے جس کو خدا معیّن فرمائے گا اسی کو رسول اپنا جانشین بنائے گا اور اس طرح خدا و رسول دونوں کی طرف سے وہ منصوص ہوگا۔ یہ پیشوا تمام علوم دینیّہ و دنیویّہ احکام شرعیہ سیاسیات مدنیّہ کا عالم، جملہ صفات کمال میں ساری رعایا سے افضل ہر عیب سے بری، صاحب اعجاز ہوتا ہے یہ سردار عالم ابتدائے عمر سے لے کر آخر عمر تک تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہر خطا و معصیت سے محفوظ ہوگا ایسی ہی ذات کو معصوم کہتے ہیں اور اسی صفت کا نام عصمت ہے جس کے بغیر کسی کو خلافت و امامت نہیں مل سکتی ۔

چونکہ عصمت ایک پوشیدہ وصف ہے جس کو ہر شخص نہیں پہچان سکتا اس لیئے بھی یہ سردار خدا کی طرف سے معیّن ہوتا ہے وہ پیدا کرنے والا ہی اس کا خوب عالم ہے اور اسی کی تعلیم سے معصوم کو معصوم ہی جان سکتا ہے پھر جب خدا و رسول کی طرف سے خلیفہ منصوص ہوگا تو سب لوگ آسانی سے سمجھ لیں گے کہ یہی معصوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اور خلافت کا حقدار ہے۔ معصوم عصمت کی وجہ سے گناہ نہ کرنے پر مجبور نہیں ہے بلکہ خداوند عالم کی طرف سے ایسی مہربانیاں اس کے شامل حال ہوتی ہیں کہ باوجود گناہ پر قادر ہونے کے گناہ نہیں کرتا قرآن میں کسی بات پر جو بعض انبیاء کے استغفار و توبہ کا ذکر ہے تو وہ عصمت کے خلاف نہیں ہے بلکہ ترک اولیٰ ہے جو گناہ نہیں ہوتا معصوم کے لئے تو سنتی کاموں کا ترک بھی قابل گرفت ہے معصوم کے واسطے تو بغیر کسی گناہ کے توبہ و استغفار کا حکم ہے تاکہ خدا کے سامنے ان کا انکسار قائم رہے اور دوسروں کو بھی نصیحت ہو کہ باوجود بے گناہی کے معبود کے لئے اس طرح سر جھکایا جاتا ہے معصوم تو کھانے پینے وغیرہ میں بھی اپنی تھوڑی دیر کی مشغولیت کو خطا سمجھتا ہے اور ایسے ہی سلسلوں میں مغفرت اور توبہ کی دعائیں ہوتی ہیں اس لئے تو کہا گیا ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ معمولی نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین بارگاہ الٰہی کے لئے برائیاں ہو جاتی ہیں۔

خلیفہ رسول کا بڑا کام ناموس شریعت کی حفاظت ہے اور محافظ وہی ہو سکتا ہے جو خود ہر خطا و غلطی سے پاک ہو ورنہ اس کے قول و عمل پر وثوق نہیں ہو سکتا جب پیشوا جھوٹ بول سکتا ہے تو اس کی ہدایت کو کیسے سچا سمجھا جائیگا جس کی خود فضیحت ہو وہ دوسروں کو کیا نصیحت کر سکتا ہے جس کو خود اپنی خبر نہ ہو اس سے دوسروں کی خبر گیری نہیں ہو سکتی ایسا شخص دین و دنیا کا حاکم نہیں ہو سکتا جو خدا کا نافرمان رہ چکا ہو یا شیطان کے بہکانے سے نافرمانی کر سکے اس حکومت کے لئے تو ایسا انسان کامل ہونا چاہئے جو اپنے پیدائشی تقرب الٰہی کی وجہ سے کبھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو سکے اس کی ہر رفتار و گفتار سچائی پر مبنی ہو رعایا کو اس کی طرف سے صحیح رہنمائی کا اطمینان ہو اور یہ سمجھ کر سب مطمئن رہیں کہ اس ہادی اور رہنما پر شیطان کا قابو نہیں چل سکتا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام امام بنائے گئے تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا تھا کہ میری اولاد میں سے بھی امام بنائے گا ارشاد ہوا بناؤں گا تو مگر یہ عہدہ ظالموں میں سے کسی کو نہیں پہنچ سکتا یہ فرمان اس کا ثبوت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ امامت میں عصمت کی شرط ہے کیونکہ ہر گنہگار ظالم ہے۔ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ط قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ٥ پ ۱ ع ۱۵

پہلا بیان ذکر امامت و خلافت

اوّل امام امیر المومنین علیہ السّلام

تمہید مذکور سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ عموماً ہر رسول کا خلیفہ خداوند عالم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اور کوئی دلیل عقلی و نقلی یہ نہیں بتاتی کہ اس کا حق خدا اور رسول کو نہ ہو اور نہ کہیں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ پچھلی امتوں سے کسی امت نے خود اپنے رسول کا خلیفہ و جانشین بنایا ہو، یہ بھی بیان ہو چکا کہ اس عہدہ کے کیا کیا شرائط ہیں اور منجانب خدا و رسول امامت و خلافت کے لئے منتخب ہونے والا کن کن اوصاف سے متصف ہوتا ہے اسی دستور کی بنا پر خداوند عالم کے حکم سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنی زندگی میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السّلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنایا جو رسول خدا کے نور مبارک میں شریک برادر چچا زاد بھائی اور حضرت کی اکلوتی بیٹی سیدۂ عالم فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا کے شوہر نامدار اور جوانان جنت کے سردار امام حسنؑ اور امام حسین علیہ السلام کے پدر بزرگوار ہیں یہی رسول اللہ کی وفات کے بعد منصوص خلیفہ بلا فصل حضرت کے قائم مقام اور پہلے امام ہیں جن کی فضیلت و خلافت و امامت کے سلسلہ میں بکثرت آیاتِ قرآن اور وقتاً فوقتاً پیغمبر اسلام کے سینکڑوں فرمان اور آخر زمانۂ حیات میں ہزاروں مسلمانوں کے مجمع میں صاف صاف اعلان یہ تمام چیزیں خلافت امیر المومنین کی ایسی مستحکم و مضبوط شہادتیں اور ناقابل انکار دلیلیں ہیں جو آسمانِ اسلام پر ستاروں کی طرح روشن ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت خانۂ کعبہ میں ہوئی خدا کے گھر میں پیدا ہوئے اور رسول خدا کی آغوش میں پرورش پائی پھر ایسے ساتھ رہے کہ ہر موقع پر حضرت کو کفار کے حملوں سے بچایا اسلام کی حفاظت کی بت گرائے کافروں کے سر کاٹے ہر کٹھن وقت میں اسلام کا علم اٹھایا اور ایسا اٹھایا کہ کبھی سرنگوں نہ ہونے دیا پیغمبر اسلام بھی بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے جانشین کے مدارج و مراتب دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے اور ان کے تذکروں سے برابر محفل رسالت کو سجائے رکھا، کبھی ارشاد ہوتا ہے اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ یعنی میں اور علیؑ ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔ یعنی میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رَاْسِیْ مِنْ جَسَدِیْ یعنی علیؑ کی مجھ سے وہی منزلت ہے جو میرے سر کی میرے جسم سے ہے عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی یعنی علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ حَیْثُ دَارَ یعنی علیؑ حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؑ کے ساتھ ہے پروردگارا حق کو اسی طرف پھیرنا جس طرف علیؑ پھریں، کبھی امیر المومنین کے میدان کارزار میں جاتے وقت زبان رسالت یوں گہرافشاں نظر آتی ہے بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ اِلَی الْکُفْرِ کُلِّہٖ ۔ یعنی کل ایمان پورے کفر کے مقابلہ کو جا رہا ہے کبھی لڑائی سے فراغت کے بعد اس طرح اظہار عظمت کیا جاتا ہے ضَرْبَۃُ عَلِیٍّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ یعنی جنگ خندق میں علیؑ کی ضربت تمام جن وانس کی عبادت سے بڑھ کر ہے کبھی ذات امیر المومنین میں انبیاء کی تصویریں اس طرح دکھائی جاتی ہیں۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ فَھْمِہٖ وَاِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ خُلَّتِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ مُنَاجَاتِہٖ وَاِلٰی دَاوٗدَ فِیْ قُوَّتِہٖ وَاِلٰی سُلَیْمَانَ فِیْ بَھْجَتِہٖ وَاِلٰی یُوْسُفَ فِیْ جَمَالِہٖ وَاِلٰی اَیُّوْبَ فِیْ صَبْرِہٖ وَاِلٰی یَحْیٰی فِیْ زُھْدِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ سُنَّتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّ فِیْہِ تِسْعِیْنَ خَصْلَۃً مِنْ خِصَالِ الْاَنْبِیَاءِ جَمَعَھَا اللّٰہُ فِیْہِ وَلَمْ یَجْمَعْھَا فِیْ غَیْرِہٖ۔ یعنی جو شخص چاہے کہ آدمؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا علم دیکھے اور نوحؑ کا فہم دیکھے ابراہیمؑ کی خلت دیکھے اور موسےؑ کی مناجات دیکھے اور داؤدؑ کی قوت دیکھے اور سلیمانؑ کی شادمانی دیکھے اور یوسفؑ کا جمال دیکھے اور ایوبؑ کا صبر دیکھے اور یحییٰؑ کا زہد دیکھے اور عیسٰیؑ کا طریقہ دیکھے اس کو چاہیئے کہ علیؑ ابن ابیطالب کو دیکھ لے کیونکہ ان میں انبیاء کی خصلتوں میں سے نوّے خصلتیں ہیں جنکو خداوند عالم نے انکی ذات میں جمع فرما دیا ہے اور انکے غیر میں انکو جمع نہیں کیا یہی وہ امام مبین ہیں جن میں ہر چیز گھری ہوئی ہے۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۵ پ ۲۲ ع ۱۸۔

آیۂ اَنْذِرْ

رسالت کے شروع زمانہ میں یہ آیتیں نازل ہوئیں جو انیسویں پارہ کے پندرہویں رکوع میں ہیں وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۵ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۵ یعنی اے رسول تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور جو ایمان والے تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ اس حکم کے آنے کے بعد رسول اللہ نے امیرالمومنینؑ سے فرمایا کہ کچھ روٹی بکرے کی ایک ران اور تھوڑے سے دودھ کا سامان کرو جب شام ہوئی تو حضرت نے قریش کے چالیس آدمیوں کو دعوت دی جب وہ آئے اور کھانا ان کے سامنے رکھا گیا تو اوّل حضرت نے اس کو اپنا ہاتھ لگایا پھر ان سے کھانے کے لئے فرمایا سب نے خوب پیٹ بھر کر کھایا حالانکہ وہ ایک آدمی سے زیادہ کا کھانا نہ تھا اس کے بعد حضرت نے کچھ کہنا چاہا تو ابولہب بات کاٹ کر بولا کہ بڑا سخت جادو کیا گیا ہے یہ سنتے ہی سب کھڑے ہو گئے اور چل دیئے دوسرے روز پھر کھانے کا سامان کیا گیا اور یہ لوگ بلائے گئے جب کھانے سے فراغت ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اے عبدمناف کی اولاد میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی خوبی اور ایسی خوشخبری لے کر آیا ہوں کہ اس سے پہلے کوئی تمہارے پاس نہیں لایا اور خداوند عالم نے مجھ کو اس کی طرف تمہیں بلانے کا حکم دیا ہے تم میں کون ایسا ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد کرے تاکہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہو، یہ سن کر کسی نے کچھ جواب نہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیا سوائے حضرت علی علیہ السلام کے آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تین مرتبہ حضرت نے یہ تحریک کی لیکن سب خاموش رہے اور صرف حضرت علی علیہ السلام ہی جواب دیتے رہے تب حضرت نے فرمایا اے علیؑ تم ہی میرے وزیر میرے وصی میرے بھائی میرے خلیفہ ہو، تفسیر درمنثور علامہ سیوطی و مسند احمد بن حنبل۔ وغیرہ حضرات اہلسنّت کی کتابوں میں بھی دعوت قریش کے خاص اس جلسے کا ذکر ہے، جناب رسول خدا نے رسالت کے ابتدائی نازک وقت میں ہی امیرالمومنین کو خلیفہ فرمادیا جو بڑے شاندار کلمات کے ساتھ خلافت کے حق دار کا صاف صاف اظہار ہے۔ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ پ۱۱ ع۱۳

آیۂ بَلِّغْ

آخر زمانہ رسالت میں رسولؐ اللہ نے اپنی وفات سے دو مہینے دس روز قبل بتاریخ ۱۸۔ ذی الحجہ سنہ۱۰ھ خلافت کا آخری جشن اس وقت منعقد فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جو چھٹے پارے کے چودھویں رکوع میں ہے۔ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَابَلَّغْتَ رِسٰلَتَہٗ ط وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۵ یعنی اے رسولؐ تم اس حکم کو پہنچادو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کا کوئی پیغام ہی نہ پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا یقیناً خدا کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا۔ چونکہ عرصہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ تھا کہ امیرالمومنین علیہ السّلام کی خلافت کا خاص طریقہ سے عام اعلان فرمائیں مگر کچھ لوگوں کی مخالفت وفتنہ وفساد رونما ہونے کے خوف سے تامل فرمارہے تھے اس لئے آخری حج سے فراغت کے بعد راستہ ہی میں یہ تاکیدی آیت آئی کہ ہم نے جو حکم دیا ہے وہ لوگوں تک پہنچادو ورنہ تمہاری رسالت بے کار ہوجائے گی اور کسی کی شرارت سے مت ڈرو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا نگہبان ہے جس پر حضرت نے غدیر خم کے مقام پر ایک لاکھ آدمیوں کے مجمع میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا اس طرح عام اعلان فرمایا کہ کجاووں کے منبر پر تشریف فرما ہوئے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے پاس کھڑا کیا اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سارے مجمع سے دریافت کیا۔ اَیُّھَا النَّاسُ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی کیا میں تمہارے لئے تمہارے نفسوں سے اولٰے نہیں ہوں سب نے جواب دیا کہ بے شک آپ اولٰے ہیں اس کے بعد حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہو گئی اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ یعنی میں جس کا مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں پروردگار اس کو دوست رکھنا جو علیؑ کو دوست رکھے، اسے دشمن رکھنا جو علیؑ سے دشمنی رکھے اس کی مدد کرنا جو علیؑ کی مدد کرے اس کو ذلیل کرنا جو علیؑ کو ذلیل کرے جب حضرت یہ کار رسالت انجام دے چکے تو یہ آیت نازل ہوئی جو اسی پارے کے پانچویں رکوع میں ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط یعنی آج تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے دین اسلام کو پسند کیا، اس روز کی یہ نعمت سب سے بڑی خدا کی نعمت ہے جس پر اس کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے ایسا نہ ہو کہ کفران نعمت ہو جائے۔ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ٥ پ ۱۴ ع ۱۶ -

حدیث غدیر

غدیر کا یہ عظیم الشان واقعہ تمام مسلمانوں کو تسلیم ہے باوجودیکہ جملہ احکام الٰہی کی تبلیغ ہو چکی تھی لیکن پھر بھی اس شدّ و مد اور تاکید شدید کے ساتھ خداوند عالم کا یہ حکم کہ اس کام کو نہ کیا تو کچھ بھی نہ کیا جس پر رسول اللہؐ کا غدیر خم میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قیام اور مجمع عام کے لئے ایسا اہتمام وانتظام کہ رسالت کے شروع سے لیکر آخر تک کسی حکم خدا کی تعمیل وتعلیم میں نہ ہوا تھا گرم ہوا چل رہی تھی ایسی دھوپ تھی کہ پاؤں زمین پر نہ رکھے جاتے تھے لوگ سروں پر چادریں عبائیں ڈالے ہوئے تھے ایسے وقت ایک لق و دق میدان میں ٹھہرنا اس مقام کو کانٹوں سے صاف کرانا، ان مسلمانوں کو جو آگے بڑھ گئے تھے۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ کی آوازوں سے پکار پکار کر بلوانا، جو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظار کرنا، ہزاروں آدمیوں کا اجتماع، اونٹوں کے پالان سے منبر کی تیاری، حضرت کا اپنے ہاتھ سے امیرالمومنینؑ کے سر پر عمامہ باندھنا ان کو اپنی برابر کھڑا کرنا، منبر پر خطبہ کے بعد اپنی حکومت واولویّت کا سب سے اقرار لینا، امیرالمومنینؑ کا بازو پکڑ کر بلند کرنا دیکھنے والوں کو ان کی صورت دکھانا سُننے والوں کو اچھی طرح سمجھانا، قولی وعملی دونوں حیثیتوں سے حکم خدا کا بجالانا، ان کی مولائیت کا اعلان فرمانا، جس کے بعد خدا کی طرف سے تکمیل دین کی سند کا نزول اصحاب کا ان کو امیرالمومنین کہہ کر سلام اور ان لوگوں کی مبارک بادیں، شاعروں کی نظمیں یہ تمام امور کھلی ہوئی شہادت دے رہے ہیں کہ غدیر خم کا یہ بیمثال جلسہ خلافت امیرالمومنین علیہ السّلام کی بے نظیر محفل تھی اور ان کی تاجپوشی کا جشن تھا۔

غدیر خم کے اس جلسہ میں افصح العرب پیغمبر اسلام کا یہ وہ کلام ہے جس میں امیرالمومنینؑ کے لئے لفظ مولا استعمال فرمایا ہے اور وہ بھی اس تمہید کے بعد کہ کیا میں تمہارے واسطے تمہاری جانوں سے اولےٰ نہیں ہوں، اس اسلوب سے بالکل واضح ہو رہا ہے کہ جو بات پہلے سوال میں تھی وہی دوسرے بیان میں ہے جو اولےٰ کے معنی وہی مولا کے معنی ہیں جو اولویّت وحکومت کی صورت لفظ اولےٰ میں ہے وہی لفظ مولا میں ہے چونکہ رسول اللّٰہ کی حیات طیبہ کا زمانہ آخر ہو چلا تھا کہ ایسے وقت میں لوگ اپنے بعد کا انتظام کیا کرتے ہیں اس لئے حضرت نے بحکم الٰہی آئندہ کے لئے اپنے قائم مقام کے متعلق کھلا ہوا فیصلہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عام طور سے سُنا دیا اور یہ کہہ کر ان کو اپنا جانشین دکھا دیا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے جو مولائیت میرے لئے ہے وہی مولائیت علیؑ کے لیئے ہے اس موقع پر لفظ مولا سے بڑھ کر کوئی لفظ نہ تھا اس میں ایسی جامعیت تھی کہ ہر ہر پہلو پر روشنی پڑ رہی تھی ۔ مولا کے تو یہ معانی ہیں کہ جس طرح میں تمہارا سردار ہوں اسی طرح علیؑ تمہارے سردار ہیں جس طرح میں تم پر حاکم ہوں اسی طرح علیؑ تم پر حاکم ہیں وہ مثل میری اولےٰ بتصرف ہیں تمہاری جان کے مالک ہیں تمہارے مربی ہیں تمہارے محسن ہیں تمہارے آقا ہیں تمہارے ناصر و مددگار ہیں ان کی اطاعت کرو ان سے محبّت رکھو اور ہر حال میں ان کی مدد کرو، یہ اس معجزہ نما کلام کا اعجاز ہے کہ رسولؐ اللہ نے ایک لفظ مولا ارشاد فرمایا جو ان تمام باتوں پر حاوی ہے گویا کہ حضرتؐ نے تاکید پر تاکید تکرار پر تکرار کے ساتھ امیرالمومنینؑ کی اس ریاست عامہ کو مفصل بیان فرما دیا جس کا نام امامت و خلافت ہے ۔

غدیر خم کی یہ وہ مجلس تھی جس کے انعقاد کے لیئے سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ بھی آچکا تھا جو تیسویں پارہ کا انیسواں رکوع ہے جس میں بسم اللہ کے بعد اوّل کچھ احسانات کا اس طرح تذکرہ ہے کہ اے رسول کیا ہم نے تمہارا سینہ علم سے کشادہ نہیں کیا، ہم نے تو تمہارے تبلیغی احکام کے اس بوجھ کو جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی وزارت کے ذریعہ ہلکا کر دیا، اور تمہارا ذکر بھی بلند کیا، بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے، یقیناً دشواری کے ساتھ سہولت بھی ہے ۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ یعنی جب تم آخری حج سے فارغ ہو جاؤ تو خلیفہ مقرر کردو پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو موت کے لیئے تیار ہو جاؤ ۔

غدیر خم یہ وہ اجلاس تھا جس کی کارروائی سے انکار کرنے والے پر دنیا ہی میں عذاب نازل ہو چکا ہے انتیسویں پارہ کے ساتویں رکوع سورۂ معارج کے شروع میں یہ آیتیں ہیں سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَارِجِ ۝

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی ایک مانگنے والے نے کافروں پر ہونے والے عذاب کو مانگا جس کا کوئی ٹالنے والا نہیں جو بڑے درجوں والے خدا کی طرف سے تھے، ان آیتوں کی شان نزول یہ ہے کہ جب غدیر خم پر امیرالمومنینؑ کی خلافت کا اعلان ہو گیا اور تمام اطراف میں خبر پہنچی تو حارث بن نعمان فہری مدینہ میں آیا اور اپنے اونٹ سے اتر کر اس کو باندھ کر رسولؐ خدا کی خدمت میں پہنچا اس وقت اصحاب کا بھی مجمع تھا اس نے آتے ہی یہ کہا کہ اے محمدؐ تم نے توحید کے لئے کہا ہم نے اس کو مان لیا اقرار رسالت کے لئے کہا ہم نے اقرار کر لیا نماز کے واسطے کہا ہم نے اس کو پڑھا روزہ کو کہا ہم نے رکھا حج کو کہا یہ بھی کیا مگر اس پر بھی تمہیں چین نہ آیا اور اپنے چچا زاد بھائی کو ہم پر حاکم بنا دیا اب بتاؤ کہ یہ تم نے اپنی طرف سے کیا ہے یا خدا کی طرف سے ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم خدا کی طرف سے ہے یہ سنتے ہی حارث الٹے پاؤں لوٹا اور یہ کہتا ہوا چلا کہ خداوندا اگر محمدؐ سچ کہتے ہیں تو آسمان سے پتھر یا کوئی عذاب نازل کر، ابھی وہ سواری تک نہ پہنچا تھا کہ اس کے سر پہ ایک پتھر گرا جو اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا اور وہ ہلاک ہو گیا اسی وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔

غدیر خم کی یہ محفل سب سے بڑی تبلیغی محفل تھی اور خلافت جناب امیرؑ کا اعلان ایسا مہتم بالشان کام تھا جس کے بعد دین مکمل ہوا خدا کی نعمتیں پوری ہو گئیں اور اس کی طرف سے اسلام کے پسندیدہ ہونیکی سند آئی اگرچہ یہ آیۂ اَکْمَلْتُ لَکُمْ قرآن میں اول لکھی ہوئی ہے اور آیہ بَلِّغْ بعد میں ہے جس کا سبب یہ ہے کہ قرآن کی ترتیب موافق تنزیل نہیں ہے سورتیں اور آیتیں اس طرح مرتب نہیں ہوئیں جس طرح وہ نازل ہوئی تھیں بلکہ بہت سی پہلے آنے والی بعد میں ہیں اور بعد میں آنے والی پہلے ہیں اسی صورت سے آیہ بَلِّغْ جو پہلے آئی تھی بعد میں درج ہے اور آیۂ اَکْمَلْتُ جو اس کے بعد نازل ہوئی تھی پہلے ہے، اس میں اَلْیَوْمَ یعنی آج کی قید کھل کر بتا رہی ہے کہ اس آیت کی ساری باتیں عید غدیر والی تبلیغ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متعلق ہیں اور یہی طریق علیؑ مرتضےٰ ہے جو محمدؐ مصطفےٰ نے بتایا اور جس سے علیٰ اعلیٰ راضی ہوا۔

غدیر خم کی یہ حدیث متواتر حدیث ہے اور سو سے زیادہ اصحاب رسولؐ اور ازواج رسولؐ اس کے راوی ہیں ایک سو تر سٹھ علماء محدثین نے اس کو نقل کیا ہے، حدیث غدیر سے کوئی اسلامی فرقہ انکار نہیں کرتا تفسیر و حدیث و تاریخ کی صدہا کتابوں میں منقول ہے، حدیث غدیر کی تفصیلات و تشریحات اور اس کے راویوں کے حالات میں سینکڑوں کتابیں ہزاروں صفحات کی شائع ہو چکی ہیں تفسیر در منثور سیوطی تفسیر ثعلبی، تفسیر کبیر رازی، مسند احمد بن حنبل، شرح بخاری عینی، شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری، خصائص نسائی، سنن ابن ماجہ، مودۃ القربیٰ ریاض النضرہ، کنز العمال، مطالب السئول، صواعق محرقہ، تاریخ ابن کثیر، تاریخ ابن جریر وغیرہ کتب علماء اہلسنت میں یہ حدیث موجود ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ پ ع ۱ -

دوسرا بیان ذکر امامت آئمہ اثنا عشر علیہم السّلام

تشیع کا لفظ متابعت سے تعلق رکھتا ہے جس کے معنی متابعت کے ہیں اور امیرالمومنینؑ کے تابعین کو شیعہ کہا جاتا ہے، اثنا عشر کے معنی بارہ کے ہیں اس لئے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ وہ فرقہ کہلاتا ہے جو امیرالمومنینؑ سے لے کر بارھویں امام علیہ السّلام تک سب کو ترتیب وار امام و خلیفۂ برحق و پیشوائے مطلق جانتا ہے اور ان جملہ حضرات کو معصوم ہر خطا و معصیت سے پاک ساری دُنیا سے افضل سمجھتا ہے اور تمام ضروریات دین و ملّت کا مقر ہے۔

یہ بارہ امام وہ حضرات ہیں جن کے تذکرے عالم انوار میں ہوتے رہے ہیں جن کا ذکر حضرت آدمؑ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے یہی وہ گروہ ہے جس کے آستانہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر معیار خلافت سربسجود ہے علوم الٰہیہ کا خزانہ ہے خداوند عالم نے بڑی بڑی نعمتیں اس گھر میں دی ہیں اور اس گھر نے دوسروں کو پہنچائی ہیں اسی گھر میں ملائکہ آتے رہے اسی گھر میں جنت سے میوے آئے اسی گھر میں چلے آئے اسی گھر میں رسول آئے اسی گھر میں امام آئے اسی گھر میں قرآن آیا اسی گھر سے خدا ملا ہے اسی گھرانہ کی مدح اور دشمنوں کی قدح سے قرآن بھرا ہوا ہے یہ گھرانہ عترت رسول مختار و اہلبیت اطہار کا وہ ولی نعمت خاندان ہے جس کا شکر یہ ادا نہ کرنا کفران نعمت ہے اسی وجہ سے ان سب حضرات کے فضائل و مصائب کا ذکر عبادت قرار دیا گیا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ ان کے اوصاف و مناقب کے سُننے سُنانے سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے ان کے حالات و سیرت کے تذکروں سے بندگی معبود کا شوق پیدا ہوتا ہے اور اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے کہ جس کے بندے ایسے کامل ہوں تو خود وہ خدا کیسا با کمال ہوگا اسی بنا پر ان حضرات سے محبت رکھنا اور ان کی اطاعت واجب و لازم ہے پیغمبر علیہ السلام نے امیرالمومنین کے لئے یہ دُعا فرمائی تھی جو پہلے بیان ہو چکی ہے کہ پروردگار اسی طرف حق کو پھیرنا جس طرف علیؑ پھریں حضرت نے یہ نہیں کہا کہ علیؑ کو اس طرف پھیرنا جدھر حق پھرے کیونکہ امیرالمومنین ایسے مقتدا ہیں کہ حق بھی جن کا تابع و مقتدی ہے یہ امام حق بھی ہیں اور امام برحق بھی ہیں جس طرف یہ جائیں گے اسی طرف حق جائے گا جہاں یہ ہوں گے وہیں حق ہوگا پس اثنا عشری سلسلہ کا یہ وہ مبارک راستہ ہے جو رسول خدا نے دکھایا اور خدا نے اس پہ چلنے کا حکم دیا کہ یہی میرا مقرر کیا ہوا سیدھا راستہ ہے اس صراط مستقیم پہ چلتے رہنا اور دُوسرے راستوں پہ نہ جانا ورنہ خدا کے راستہ سے بھٹک کر متفرق ہو جاؤ گے وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط پ ع ۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث اثنا عشر

یہی وہ بارہ امام ہیں جن کے بارے میں پیغمبر اسلام کی بہت کچھ پیشین گوئیاں کتابوں میں موجود ہیں۔ یہی وہ بارہ آئمہ و خلفاء ہیں جن کے متعلق آئمہ اثنا عشر والی روایات ہیں جو امیرالمومنین علیہ السّلام و سیّدۂ نساء عالمین فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا و امام حسن علیہ السّلام و امام حسین علیہ السّلام سے اور بڑے بڑے اصحاب و صحابیات ام سلمہ و عبداللہ بن عباس و ابوذر غفاری و سلمان فارسی و عمار یاسر و جابر بن عبداللہ انصاری و ابو قتادہ و انس بن مالک و زید بن ارقم و زید بن ثابت وغیرہ سے مروی ہیں اسی طرح حضرات اہلسنّت کی کتب معتبرہ میں صحاح میں بہت سی روائیتیں ہیں کہیں یہ الفاظ ہیں لَا یَزَالُ الدِّیْنَ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ وَیَکُوْنَ عَلَیْھِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ۔ یعنی پیغمبر علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور بارہ خلیفہ ہو جائیں جو سب کے سب قریش سے ہوں گے کہیں یہ کہ میرے بعد بارہ امام ہوں گے کبھی یہ کہ نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے کبھی یہ کہ یہ دین بارہ خلفا تک باعزت باقی رہے گا جو سب قریش سے ہوں گے، ان کے علاوہ دوسرے الفاظ کی بھی روایتیں ہیں لیکن ان سب کا مضمون ایک ہے اور انہیں آئمہ طیبین و طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی شان میں ہیں جو اہلبیت رسول و عترت رسول و جانشین رسول ہیں جن میں سے اس زمانہ کے امام و خلیفۂ وقت موجود ہیں ان حضرات کے علاوہ کوئی دوسری جماعت ان حدیثوں کا صحیح مصداق نہیں ہو سکتی حضرات آئمہ اثنا عشر علیہم السلام قبیلۂ قریش سے ہاشمی ہیں جو اس کے خاندانوں میں سب سے اعلٰے و افضل خاندان ہے جن میں اوّل امام پیغمبر اسلام کے بھائی اور گیارہ فرزند ہیں ان امامتوں کے ثبوت میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صرف پہلے امام کی خلافت کافی ہے جن کو بحکم خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خلیفہ بنایا اور انہوں نے امام حسن علیہ السلام کو اپنا جانشین فرمایا انہوں نے اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کو قائم مقام کیا اور اسی طرح بارھویں امام علیہ السلام تک یکے بعد دیگرے امامت کا سلسلہ جاری رہا کہ ہر امام معصوم نے اپنے بعد کے امام کو اپنا جانشین بنایا ہے اور آئمہ معصومین میں ہر ایک کا قول و فعل رسول اللہ کا قول و فعل ہے اور رسول اللہ کا قول و فعل خدا کا قول و فعل ہے اس لئے یہ سب حضرات خدا و رسول و امام سابق کی طرف سے منصوص ہیں اور اسی طرح یہ جملہ اسلامی خلافتیں ثابت و محقق ہیں جس طرح خداوند عالم نے بنی اسرائیل کے بارہ سردار مقرر فرمائے تھے۔ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ط پ۶ ع ۷

(حدیث ثقلین)

یہی وہ حضرات ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہیں إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّىٰ يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

یعنی میں دو بڑی بھاری نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا دوسرے اپنی عترت اپنے اہلبیت اگر تم ان دونوں کو پکڑے رہے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں، یہ بڑی معتبر و مسلم حدیث ہے جو حدیث ثقلین کے نام سے مشہور ہے بہت سے اصحاب رسول اس کے راوی ہیں اور بکثرت طریقوں سے مروی ہے، یہ بھی نقل ہے کہ حضرت نے مکّہ کے آخری حج کے موقع پر روز عرفہ اپنے خطبہ میں جبکہ ناقہ پر سوار تھے یہ کلام فرمایا اور غدیر خم کے موقع پر بھی یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے اور مدینہ میں بھی یہ ہدایت کی بلکہ وقت وفات آخری کلام حضرت کا یہی مضمون تھا کہ میرے بعد میرے اہلبیت کے ساتھ رہنا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر اسلام کے یہ دونوں مترد کے علوم الدنیۃ اور اسرار حکمیہ و احکام شرعیہّ کے خزانے ہیں جن کی اقتدا و پیروی کا حضرت نے عام حکم دیا ہے اور ظاہر ہے کہ کسی ایسی کتاب پر عمل جس کے مضامین میں غلطیوں کا اندیشہ ہو یا کسی خطا کار گنہگار آدمی کی فرمانبرداری علی العموم ہر جگہ ہر بات میں صحیح نہیں ہے لیکن قرآن خدا کی کتاب ہے جو ہر غلطی سے محفوظ ہے اہلبیت رسولؐ معصوم ہیں جن کا دامن ہر وقت ہر موقع پر پکڑے رہنے کا عام حکم ملا ہے اور یہ صفتِ عصمت علاوہ بارہ اماموں کے کسی میں نہیں پائی جاتی نہ کوئی اس کا دعویدار ہے اس لئے سوائے آنحضرت کے کوئی دوسرا اس اتباع عام کے لائق نہیں ہو سکتا جس کا خلافت و امامت سے تعلق ہے اور نہ کسی غیر مرد و عورت کا داخلہ اہلبیتؑ میں ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے چل کر آیۂ مباہلہ اور آیۂ تطہیر کے ذکر میں واضح ہو جائے گا، ایسی صورت میں آئمۂ اثنا عشر سے انحراف کھلی ہوئی خدا و رسول کی مخالفت ہے اس حدیث صحیح کا متواتر مضمون امیر المومنین علیہ السّلام کی خلافت بلا فصل اور اس کی حقیقت کے ثبوت میں ہدایت عالم کے لیے کافی ہے اس لئے کہ رسول خدا امّت سے یہ فرما گئے تھے کہ راہ حق و نجات کا راستہ میرے بعد قرآن و اہلبیت سے تمسّک ہے اور ان کے تابعین و پیرو ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے ، یہ بھی ظاہر ہے کہ امیر المومنینؑ بالاتفاق منجملہ اہلبیت ہیں بلکہ سب سے افضل ہیں لہٰذا اس فرمانِ رسولؐ کی بنا پر وہی خلیفہ و امام واجب الاطاعۃ ہیں ۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نہ ایک رہنمائے حق و مقتدائے مطلق اہلبیت میں سے رہے گا اور قیامت تک کوئی وقت ایسے ہادی و امام سے خالی نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ قرآن و اہلبیت ہرگز جدا نہ ہوں گے بلکہ یہ دونوں ساتھ رہیں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں اس پر بھی اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث ثقلین میں عترت و اہلبیت رسول سے مراد بارہ امام نہیں ہیں تو ذرا وہ یہ سوچے سمجھے کہ پھر اس زمانہ میں اولاد رسول سے وہ کون صاحب موجود ہیں جن پر صدقہ حرام ہو اور وہ رموز قرآن کے عالم ہوں اور اس کے ایسے ساتھی ہوں جن کا اتباع تمام امّت پر واجب و لازم ہو مگر ایسی کوئی ذات دنیا بھر میں کسی کو نہ ملے گی سوائے حضرت حجّت صاحب العصر و الزّمان علیہ السّلام کے جو بارھویں امام ہیں جن کے وجود ذیجود اور فیوض و برکات سے مومنین مستفیض ہو رہے ہیں ان کا ایمان ہے کہ اگر قرآن چھوٹا تو اہلبیتؑ کا دامن چھوٹا اگر اہلبیتؑ چھوٹے تو قرآن سے تمسک چھوٹا کیونکہ اسی نے تو پیروی کا حکم دیا ہے اور قرآن ہی ان کی امامت و خلافت کی دلیل ہے ان دونوں کی معیت کا مفصّل ذکر تمہید میں ہو چکا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا ہے ہم ہی وہ حبل اللہ ہیں جس کے پکڑنے کا خداوند عالم نے اس طرح حکم دیا ہے کہ تم سب خدا کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ پ۴ ع ۲۔

حدیثِ سفینہ

انہیں حضرات کے لئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے مَثَلُ اَهْلِبَیْتِیْ كَمَثَلِ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوٰی یعنی میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی مثال ہے جو اس پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جس نے روگردانی کی وہ ڈوب گیا، یہ حدیث بھی بڑی معتبر اور مشہور حدیث ہے جو اہل اسلام کی بہت سی کتابوں میں متعدد طریقوں سے منقول ہے، حدیث کا مطلب صاف ہے کہ اے مسلمانوں تم میرے اہلبیت کی رہنمائی و پناہ میں رہنا ان سے متوسل ہونا کیونکہ ان سے توسل نجات کا ذریعہ ہے اور ان کی پیروی نہ کرنا ان سے منہ پھیر لینا موجب ضلالت و ہلاکت ہے جس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرح کہ نوحؑ کی کشتی میں جو سوار ہو گئے تھے وہ تو عذابِ الٰہی سے بچ گئے تھے اور جنہوں نے روگردانی کی تھی وہ سب ڈبو دیئے گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بیس پچیس جگہ قرآن میں تذکرہ ہے بڑی بڑی مصیبتیں اپنی قوم کی فہمائش میں جھیلی تھیں جب لوگوں کو سمجھاتے تو وہ اتنا مارتے کہ حضرت بے ہوش ہو جاتے کبھی اتنے پتھر برساتے کہ ان میں دب جاتے تھے ساڑھے نو سو برس ہدایت کی کچھ نہ ہوا بالآخر عاجز آ کر بددعا کی عورتیں بانجھ ہو گئیں چوپائے ہلاک ہو گئے باغات جل گئے چالیس سال تک پانی نہ برسا حضرت نوحؑ کہتے بھی رہے کہ ایمان لے آؤ سب بلائیں دور ہو جائیں گی مگر ایمان نہ لائے تب حکم الٰہی ہو گیا کہ ایک کشتی بناؤ چنانچہ جہاں اب مسجد کوفہ ہے وہاں کشتی بنائی گئی جو بارہ سو گز لمبی اور آٹھ سو گز چوڑی اسّی گز اونچی تھی اس کے تین درجے تھے اوپر کا درجہ آدمیوں کے لئے اور ضروریات کی سب چیزیں درمیان میں پرندے چوپائے نیچے۔ جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوحؑ نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اپنے ساتھ لیا اور صرف اسّی آدمیوں کی قلیل جماعت اس میں سوار ہوئی یہی تھوڑے سے آدمی ایمان والے تھے، بہتّر آدمی امّت کے ایک خود ایک بیوی تین صاحبزادے حامؔ سامؔ یافثؔ اور ان کی تین بیویاں، چوتھا بیٹا کنعان تھا وہ اور اس کی ماں دونوں سوار نہ ہوئے پھر تو تنور جوش مارنے لگا اس سے پانی نکلنا شروع ہوا آسمان سے موسلا دھار پانی کی چادریں گرنے لگیں زمین کے سارے چشمے اُبل پڑے اور ایسا طوفانی عذاب آیا کہ تمام دنیا غرق ہو گئی سوائے پانی اور آسمان کے کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی صرف کشتی اور کشتی والے بچے تھے۔

جب حضرت نوحؑ کشتی سے اترے تو کوہ جودی کے دامن میں بستی بسائی اور وہیں رہے، کچھ دنوں کے بعد وہاں ایک ایسی بیماری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھیلی کہ سب مومنین فوت ہو گئے، حضرت نوحؑ کے تین لڑکے مع اپنی بیویوں کے رہ گئے تھے انہیں سے ساری دنیا پھیلی ہے اور اسی وجہ سے حضرت نوحؑ علیہ السّلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السّلام کی اس کشتی سے مثال دے کر پیغمبر اسلام نے اپنے اہلبیت کی عظمت کو کیسے آسان طریقہ سے سمجھا دیا ہے کہ جس طرح یہ کشتی اپنی سواریوں کی حفاظت کا ذریعہ ہوئی تھی اسی طرح میرے اہلبیت کا اتباع ان کے ساتھ رہنا بھی راہ نجات ہے، جس طرح اس میں سوار نہ ہونے والے معذب ہوئے یہاں تک کہ بیٹے نے کہنا نہ مانا وہ بھی خاندان سے باہر ہو کر واصل جہنم ہو گیا اسی طرح میرے اہلبیت سے اعراض موجب گمراہی اور عذاب عظیم کا باعث ہے یہ حدیث بھی حضرات آئمہ علیہم السّلام کی عصمت و امامت کی بڑی روشن دلیل ہے کیونکہ اس میں ان کے عام اتباع کا حکم ہے ایسا اتباع معصوم ہی کا ہو سکتا ہے اور بعد رسول جملہ افعال و اقوال و حرکات و سکنات میں جن کی پیروی لازم و واجب ہو گی وہی ان کے جانشین ہوں گے، پس اس طرح کی ریاست عامہ جن کا نام امامت و خلافت ہے حسب فرمان رسول اہلبیتؑ رسول ہی سے مخصوص ہے اور صرف اسی گھر میں نیابت رسول کی شرطیں پائی جاتی ہیں حضرت کا یہ ارشاد بھی پیش نظر رہے جو امت کے سب فرقوں کو تسلیم ہے کہ رسُول اللہ فرما گئے ہیں۔ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃٌ۔ یعنی عنقریب میری امّت کے تہتّر ٹکڑے ہو جائیں گے جن میں سوائے ایک فرقہ کے سب کے سب دوزخی ہوں گے صرف ایک ہی فرقہ ناجی و جنتی ہو گا وہی ایمان والا ہو گا اور خداوند عالم تو پہلے ہی ایمان والوں کی نجات کا وعدہ فرما چکا ہے کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ پ۱۱ ع ۱۵۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیۂ اُولی الامر

یہ اہلبیت طاہرین وہ حضرات آئمہ معصومین ہیں جن کے متعلق خداوند عالم کا یہ ارشاد پانچویں رکوع میں ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اے ایمان والو خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحبان امر ہیں، اس آیت میں خداوند عالم نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسولِ خدا آئمہ ہدیٰ کی اطاعت مومنین پر فرض فرمائی ہے اور اطاعت بھی ایسی عام اطاعت جو تمام دینی و دنیوی امور کو شامل ہے ایسی اطاعت کے وہی حقدار ہیں جو نائب رسولؐ و معصوم ہیں یہ اولی الامر صاحبان حکومت الٰہیّہ ہیں اس حکومت کا واجب الاطاعت صاحب الامر ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے اور یہ حکومت کسی غیر معصوم سے متعلق نہیں ہو سکتی جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی کہ یا حضرت ہم لوگوں نے اللہ کو پہچانا رسولؐ کو بھی پہچانا مگر اولی الامر کو نہیں سمجھے یہ کون ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ اے جابر وہ لوگ میرے بعد میرے خلیفہ اور تمام مسلمانوں کے امام ہیں اوّل ان میں علی بن ابی طالبؑ ہیں ان کے بعد حسنؑ ان کے بعد حسینؑ ان کے بعد علیؑ بن الحسینؑ ان کے بعد محمد بن علیؑ جن کا نام توریت میں باقرؑ ہے اے جابر تم ان کا زمانہ دیکھو گے جب ملاقات ہو تو میرا سلام کہہ دینا ان کے بعد جعفر بن محمدؑ ان کے بعد موسیٰ بن جعفرؑ ان کے بعد علیؑ بن موسیٰؑ ان کے بعد محمدؑ بن علیؑ ان کے بعد علی بن محمدؑ ان کے بعد حسن بن علیؑ ان کے بعد میرے ہمنام خدا کی حجّت روئے زمین پر ہوں گے جو باقی رہیں گے خدا ان کے ہاتھوں پر مشرق و مغرب فتح کرے گا وہ اپنے دوستوں کی نظروں سے غائب رہیں گے ان کی امامت کا وہی قائل ہوگا جس کے دِل کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امتحان خداوند عالم نے ایمان کے ساتھ لیا ہوگا۔

قرآن میں ان حضرات کے اوصاف کا تو جا بجا ذکر ہے لیکن نام بیان نہیں کئے گئے اس لئے کہ ناموں کے بیان کرنے کے بعد اوصاف کے ذکر کی ضرورت ہے مگر ایسی صفات مخصوصہ ذکر کرنے کے بعد جو ان حضرات کے علاوہ کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتیں ناموں کے تذکرے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور ان اوصاف والوں کے نام ایسی صفتوں کے بیان سے خود ہی معلوم ہو جاتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آیۂ اولی الامر میں ناموں کی تصریح کیوں نہیں حضرت نے فرمایا ان سے یہ کہو کہ قرآن میں نماز کا حکم ہے مگر دو تین چار رکعتوں کی تصریح نہیں ہے رسولؐ اللہ نے تصریح فرمائی ہے زکوٰۃ کا حکم آیا ہے لیکن اس میں یہ نہیں فرمایا کہ چالیس درہم میں ایک درہم ہے اس کو رسول اللہ نے بیان کیا یہی حج کی صورت ہے پس اسی طرح آیۂ اولی الامر ہے کہ رسولؐ اللہ نے سب کے نام بیان فرما دیئے ہیں۔

اس آیت کے متعلق پیغمبر اسلام کی تفسیر اور بارہ اماموں کی نام بنام توضیح کے بعد ان حضرات کے اولی الامر کا مصداق ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا، یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ اولی الامر سے مراد علماء ہیں جو دین کے حاکم ہیں کیونکہ قرآن کے الفاظ ان دونوں باتوں کے خلاف ہیں آیت میں رسولؐ اور اولی الامر دونوں کے لئے ایک ہی لفظ اَطِیْعُوا آیا ہے جس کا صاف منشاء یہ ہے کہ دونوں کی اطاعت یکساں ہے اور ایسی عام ہے کہ دین و دُنیا کے معاملات کو شامل ہے جس طرح ان سب امور میں رسولؐ کی اطاعت کا حکم ہے اسی طرح اولی الامر کی فرمانبرداری کا حکم ہے جو معصوم ہی ہو سکتے ہیں نہ علماء و بادشاہ جو غیر معصوم ہیں۔

خداوند عالم نے تو آیۂ ولایت میں فرما دیا ہے کہ اے ایمان والو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہارا حاکم صرف خدا ہے اس کا رسول ہے اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں یہ آیت بھی امیرالمومنین علیہ السّلام کی خلافت بلافصل کا ثبوت ہے اور مفسرین کا اتفاق ہے کہ حضرت کی شان میں نازل ہوئی ہے جب کہ حضرت نے نماز پڑھتے میں سائل کو انگشتری عطا فرمائی تھی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ہ پ۶ ع۱۲۔

آیۂ مودّۃ

انہیں حضرات کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے جو پچیسویں پارے کے چوتھے رکوع میں ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی اے رسول تم کہہ دو کہ میں اس تبلیغ رسالت کا کوئی صلہ سوائے اپنے قرابت داروں کی محبت کے تم سے نہیں چاہتا، حضرات اہلسنّت کی تفسیر کشاف میں علّامہ زمخشری کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ انصار اپنے جلسے میں کچھ فخریہ باتیں کر رہے تھے کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ یہ حسن سلوک کیا وہ کیا جب اس کی خبر حضرت تک پہنچی تو خود ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے اور خدا نے ہماری بدولت تم کو عزّت دی کیا تم گمراہ نہ تھے اور خدا نے میرے ذریعہ ہماری ہدایت کی سب نے ان باتوں کا اقرار کیا حضرت نے فرمایا کہ تم جو کچھ کہہ رہے تھے میرے سامنے کیوں نہیں کہتے جس پر سب نے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارا مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے سب خدا اور رسوؐل کا ہے یہ باتیں ہو رہی تھیں جو یہ آیت آئی اور حضرت نے ان کو سمجھایا کہ تمہارا مال وغیرہ مجھے درکار نہیں ہے نہ اپنی رسالت کی کوئی مزدوری سوائے اس کے مانگتا ہوں کہ ساری امّت میرے قرابت داروں سے محبت رکھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوران کی اطاعت کرے اس کے بعد حضرت نے اس محبّت کی عظمت بیان فرمائی مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا یعنی جوشخص آلِ محمّدؐ کی دوستی پر مرجائے تو وہ شہید مرتا ہے، آگاہ ہو جو آلِ محمّدؐ کی دوستی پر مرجائے وہ بخشا ہوا مرتا ہے، جو آل محمد کی دوستی پر مرے وہ کامل الایمان مومن مرتا ہے، جو آل محمد کی دوستی پر مرتا ہے اس کو ملک الموت پھر منکر نکیر جنت کی خوشخبری دیتے ہیں، جو آلِ محمّدؐ کی دوستی پر مرے وہ اس طرح جنّت کی طرف جائے گا جس طرح دُلہن شوہر کے یہاں لائی جاتی ہے، جو آل محمّدؐ کی محبّت پر مرتا ہے اس کے لیئے قبر میں دو دروازے جنت کی طرف کھول دیئے جاتے ہیں، جو آل محمد کی محبّت پر مرتا ہے خداوند عالم اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنادیتا ہے، جو آل محمّدؐ کی دوستی پر مرتا ہے وہ میری سنّت پر اور میرے ساتھیوں کے طریقہ پر مرتا ہے، آگاہ ہو جو شخص آل محمد کی دشمنی پر مرتا ہے وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہوگا کہ یہ شخص رحمت خدا سے مایوس ہے، جو آل محمّدؐ کی دُشمنی پر مرا وہ کافر مرا، جو آل محمّدؐ کی دشمنی پر مرتا ہے وہ بہشت کی خوشبو کبھی نہ سونگھے گا پھر اسی وقت حضرت سے پُوچھا گیا کہ یہ کون ہیں فرمایا علیؑ فاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ ہیں پس اہلبیت رسولؐ کی محبّت رسالت کی اجرت ہے جس کی ادائیگی ہر اس شخص کا فریضہ ہے جس کا رسالت پر ایمان ہو اور اس کی ہدایات سے فائدہ اُٹھائے امّت کے لیئے خدا تک پہنچانے والا سیدھا راستہ یہی ہے چنانچہ اس نے خود دوسری جگہ یہ فرمادیا ہے کہ اے رسول ان لوگوں سے کہہ دو کہ اپنی اس تبلیغ کی کوئی مزدوری تم سے نہیں مانگتا مگر یہ آرزو ہے کہ تم میں سے جو چاہے اَپنے پروردگار تک پہونچنے کا راستہ پکڑے رہے اور وہ راستہ مؤدت اہلبیت رسولؐ ہے قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۱۹ پ ع ۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیۂ تطہیر

یہ قرابت داران رسالت وہ اہلبیت رسالت ہیں جن کی شان میں آیۂ تطہیر آئی جو بائیسویں پارے کے پہلے رکوع میں ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی اے اہلبیت بس خدا تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی برائی دور رکھے اور جو حق پاک و پاکیزہ رکھنے کا ہے ویسا ہی تم کو پاک و پاکیزہ رکھے اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ رسولؐ خدا نے کسا یمانی اوڑھی حسنینؑ دونوں برخوردار آئے چادر کے اندر پہنچے حیدر کرار آئے وہ بھی داخل ہوئے سیدۂ عالم کو بھی لیا جب پنجتن پاکؑ جمع ہو گئے تو رسولؐ اللہ نے دعا کی کہ پروردگارا یہی میرے اہلبیتؑ ہیں ان کو ہر برائی سے دور رکھنا اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دینا جو پاک رکھنے کا حق ہے جس پر فوراً جبرئیل طہارت کی یہ سند لے کر آ گئے اور انہیں الفاظ میں جواب لائے جن الفاظ میں سوال تھا صرف اتنا فرق تھا کہ رسولؐ کی دعا ہے اور خدا کی طرف سے اجابت دعا ہے اس آیت میں آئمہ طاہرین کو اہلبیت کا خطاب عطا ہوا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو مدت تک رسولؐ خدا کا یہ عمل رہا کہ نماز صبح کے واسطے باہر تشریف لاتے تو اول امیرالمومنینؑ کے دروازے پر آتے اور آواز دیتے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اہل البیتؑ تم پر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوتی رہیں اے اہل بیت۔

اہلبیت کے معنی ہیں گھر والے اور یہ گھر رہنے کا گھر نہیں بلکہ رسالت کا گھر ہے یعنی نبوت و رسالت کے گھر والے جس کا قطعاً کوئی تعلق کسی دوسرے سے نہیں ہے۔ اصحاب اصحاب تھے ازواج ازواج تھیں ان میں سے کوئی اہلبیت میں داخل نہ تھا، ام المومنین ام سلمہ جو رسولؐ اللہ کی بیوی اور بڑی قابل تعریف پکی ایمان دار بی بی تھیں جب انہوں نے چادر کا کونہ اٹھا کر داخل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونا چاہا تو حضرت نے ان کو بھی روک دیا کیونکہ وہ اہلبیتؑ میں شامل نہیں تھیں بلکہ بیویوں میں سے تھیں اور اتنا فرمادیا اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ یعنی تم نیکی پر ضرور رہو، محمدؐ وآلِ محمدؐ وہ مقدس و مطہرؑ ہستیاں ہیں کہ ان اہلبیت طاہرین کی طہارت عالم انوار سے چلی آرہی تھی اور یہاں قدرت کو ظاہر کرنا مقصود تھا تاکہ دُنیا والے بھی سمجھ لیں کہ خداوند عالم نے ان حضرات سے تمام گناہوں کو دور رکھا ہے جن کے ارتکاب سے ہر شخص کی آبرو پر ایسا بدنما دھبہ لگ جاتا ہے جیسے کسی کا بدن نجاست سے آلودہ ہو جائے ان حضرات کے دامن تک کسی معصیت کی گرد بھی نہیں آسکتی اور یہ ہر خطا کی آلودگی سے اس طرح محفوظ و منزّہ ہیں جس طرح جسم طہارت سے پاک ہو جاتا ہے اسی کو عصمت کہتے ہیں۔

قرآن کے اندر آیۂ تطہیر ان آیتوں کے درمیان ہے جو ازواج رسولؐ کے بارے میں ہیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آیات اور سورتوں کی ترتیب اس طرح نہیں ہے جس طرح وہ نازل ہوئی تھیں مکہ کی آیتیں مدینہ کی آیتوں میں ہیں مدنی آیات مکی آیات میں ہیں اور کہیں کی کہیں درج ہیں، کلام الٰہی کا اسلوب خود یہ بتا رہا ہے کہ آیۂ تطہیر یہاں کی نہیں ہے اگر اس آیت کو ہٹا دیا جائے تو اُوپر اور نیچے کی آیتوں میں خوب ربط رہتا ہے کس قدر کھلی ہوئی یہ صورت ہے کہ ان سب اگلی پچھلی آیتوں میں جو رسولؐ اللہ کی بیویوں سے متعلق ہیں اس طریقہ سے کلام ہے جس طرح قاعدہ کے اندر عربی زبان میں عورتوں سے ہونا چاہیئے لیکن آیۂ تطہیر میں خطاب کی وہ صورت نہیں رہی جو عورتوں سے بات چیت کی ہوتی ہے بلکہ اس طرح خطاب ہے جیسا مردوں سے ہوتا ہے۔ اس آیت سے قبل و بعد کی چھ سات آیتوں میں ایک طریقہ اور درمیانی آیت میں دوسرا طریقہ صاف صاف اس کا ثبوت ہے کہ آیۂ تطہیر اس مقام کی نہیں ہے قاعدہ ہے کہ اگر مردوں اور عورتوں سے ایک کلام ہوگا تو جن کی تعداد زیادہ ہوگی ان کے لحاظ سے خطاب کیا جائے گا جیسا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اس آیت میں ہوا کہ باوجود سیدہ عالم کی شرکت کے مذکر کی ضمیریں ہیں لیکن اگر ازواج رسولؐ بھی شامل ہوتیں جو نو عدد تھیں تو عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جاتی اور آیت میں مؤنث کی ضمیریں ہوتیں۔

پیغمبر اسلام نے تو یہ اہتمام فرمایا کہ ایک چادر اوڑھی بیٹی داماد بھائی کو دونوں نواسوں کو اس میں لیا عصمت کا قلعہ بنایا اور دکھا دیا کہ جو چادر کے اندر ہیں اس وقت وہی طاہر و مطہر و معصوم ہیں انہیں کو خدا نے ہر برائی سے پاک رکھا ہے اور حدیث ثقلین وغیرہ میں یہ بھی فرما دیا کہ میرے ایسے اہلبیت آئندہ بھی آتے رہیں گے جن سے قیامت تک کوئی زمانہ خالی نہ رہے گا، اس آیت کی تو یہ ہدایت ہے کہ جن کو خدا نے پاک بنایا وہی نجاست و ضلالت سے دوسروں کو پاک بنا سکتے ہیں رسولِ خدا کے اہلبیتؑ پاک و پاکیزہ خدا کی کتاب پاک و پاکیزہ جس کے حرفوں کو بغیر طہارت و وضو وغیرہ چھونے کی ممانعت ہے۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۵ پ ۲۷ ع ۱۶۔

آیۂ مباہلہ

آیۂ مباہلہ نے اہلبیت رسالت و قرابت رسالت کے سلسلہ کو بالکل صاف بتا دیا ہے یہ آیت تیسرے پارے کے چودھویں رکوع میں ہے فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۵۔ یعنی اے رسولؐ اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم قرآن آچکا ہے اگر تم سے کوئی عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے تو کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو پھر ہم سب گڑگڑائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں، چونکہ پیغمبر اسلام ملک یمن کے شہر نجران میں رہنے والے نصاریٰ کو حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے بارے میں طرح طرح سے سمجھا چکے تھے کہ ان کو خدا کا بیٹا نہ کہو مگر وہ ہٹ دھرمی پہ تلے رہے آخر کار خداوند عالم کے حکم سے فیصلہ قسمی کی ٹھہر گئی جس کو مباہلہ کہتے ہیں اور اس کام کے لئے وقت ومقام مقرر ہو گیا حضرت جانے کے لئے عصمت سرا سے اس طرح برآمد ہوئے کہ امام حسینؑ گود میں امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے پیچھے پیچھے حضرت فاطمہ زہراؑ اور ان کے پیچھے امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابیطالب تھے اور حضرت دعا کرتے ہوئے چلے کہ پروردگار یہ میرے اہلبیت ہیں ان کو ہر برائی سے دور اور ہر طرح سے پاک و پاکیزہ رکھنا، جب یہ حضرات میدان مباہلہ میں پہنچے تو نصاریٰ کا سردار پکار اٹھا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ میں اس وقت ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ چاہیں تو پہاڑ اپنی جگہ سے حرکت کر جائے لہٰذا مباہلہ سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ ایک نصرانی بھی روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔ تب سب نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نہ مباہلہ کر سکتے ہیں نہ جنگ کی طاقت ہے جزیہ دینا قبول کرتے ہیں، ان کی درخواست کو حضرت نے منظور کر لیا اور ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خداوند عالم سب کو بندر اور سور بنا دیتا اور یہ تمام میدان آگ ہو جاتا اور کل اہل نجران پر ایسی آگ برستی کہ کوئی متنفس یہاں تک کہ درخت پر ایک چڑیا بھی زندہ نہ رہتی۔

یہ واقعہ اسلام میں عظیم الشان واقعہ ہے اگر چہ یہ بھی کفر و اسلام کی لڑائی تھی مگر ہتھیاروں کی جنگ نہ تھی بلکہ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر تھی مباہلہ ہونے والا تھا جس میں فریقین ایک دوسرے کے لئے بد دعا کیا کرتے ہیں اور جھوٹے فریق پر ایک دم قہر الٰہی کی تلوار چل جاتی ہے۔ باوجودیکہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر اسلام خود مستجاب الدعوات تھے اگر مباہلہ ہوتا تو نصاریٰ کے مقابلہ میں یقیناً حضرت کی دعا قبول ہوتی اور نصاریٰ پر عذاب نازل ہوتا لیکن پھر بھی حضرت تنہا میدان مباہلہ میں نہیں آتے بلکہ بحکم الٰہی اہلبیت کو ساتھ لے کر آتے ہیں جو حضرت کی اس ریاست میں شریک اور رسالت کے گواہ اس کا بولتا ہوا معجزہ تھے، اس موقع پر ان حضرات کی شرکت ایسی ہی ضروری تھی کہ خدا نے ان کے ساتھ لے جانے کا حکم دیا اور رسولِ خدا نے اس کی تعمیل کی لیکن نہ حکم خدا عبث ہو سکتا ہے نہ رسولؐ اللہ کا عمل بے کار کہا جا سکتا ہے جس سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ جب خدا کے رسول اپنے اہلبیتؑ کو دُعا کے موقع پر ہمراہ لے رہے ہیں تو دنیائے اسلام کو اپنی دُعاؤں میں ان حضرات سے متوسل ہونا بدرجۂ اولےٰ لازم ہے کیونکہ یہی کامیابی کا ذریعہ ہیں پیغمبر اسلام مباہلہ کے مقام پر صرف اپنے اہلبیت کو ساتھ لائے نہ اصحاب میں سے کسی کو لیا نہ ازداج میں سے کوئی بیوی آئیں بلکہ فرزندوں میں دونوں نواسے حسنینؑ ہیں عورتوں میں صاحبزادی حضرت فاطمہؑ ہیں نفسوں میں حضرت علیؑ ہیں جن کو اس آیت میں نفس رسول قرار دے دیا گیا ہے۔ اس جگہ حضرت فاطمہؑ کی شرکت نے یہ مسئلہ بھی صاف کر دیا کہ علاوہ ان کے رسول کی کوئی اور بیٹی نہ تھی بلکہ صرف یہی اکلوتی بیٹی تھیں اگر کوئی اور ہوتی تو حضرت اس کو بھی لے کر آتے یہ مباہلہ تھا اور مباہلہ میں حق و باطل کا مقابلہ ہونے والا تھا سچوں اور جھوٹوں کا معرکہ درپیش تھا اس لئے کاذبین کے مقابل ایسے صادقین آئے جو صرف زبان ہی کے سچے نہ تھے بلکہ ان کا ہر فعل و حرکت و سکون صداقت پر مبنی تھا وہ ایسی حقیقت والے تھے کہ حق بھی جن کا تابع تھا اس وقت اہلِ عصمت اور اہلِ حق کا پنجتن پاک ہی میں انحصار تھا باقی آئندہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمانوں میں آنے والے تھے پس جملہ حضرات معصومین ہی وہ صادقین ہیں جن کے اتباع کا اور ہر عصر میں ان کے ساتھ رہنے کا خداوند عالم نے اس طرح حکم فرمایا ہے کہ اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۵ پ ۱۱ ع ۴۔

تیسرا بیان ذکرِ وجودِ امامت آخر امام حضرت حجّت علیہ السلام

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی وفات کے بعد ۱۱ھ سے لے کر ۲۶۰ھ تک بحکم خدا و نصِ رسول گیارہ آئمہ معصومین علیہم السّلام کی اماموں کا سلسلہ برابر جاری رہا اور کسی وقت حجّت خدا خلیفہ رسول سے دنیا خالی نہیں ہوئی رسولِ خدا آخر زمانہ تک کے لئے بارہ آئمہ و خلفا ہونے کی پیشین گوئیاں فرما چکے تھے جو سب مسلمانوں کو تسلیم ہیں بلکہ نام بنام سلسلہ وار خبر دے گئے تھے کہ فلاں امام بن فلاں امام۔ پھر کیسے ہو سکتا تھا کہ بارھویں امام دُنیا میں نہ آئیں ولادت ہوئی جس کی روایات ناقابل انکار ہیں پدر بزرگوار امام حسن عسکری علیہ السلام نے صاحبزادے کو اپنا قائم مقام فرمایا حضرت سے صدہا معجزات ظاہر ہوتے رہے ہیں جو امامت و مہدویت کی روشن دلیل ہیں وہ آخری حجّت خدا بارھویں امام مہدی موعود دنیا میں تشریف فرما ہوئے جن کا انتظار مدتوں سے ہو رہا تھا جن کی آمد کی بے شمار خبریں پہلے ہی سے مل چکی تھیں کہ وہ ________ صورت و سیرت میں رسول اللہ سے مشابہ ہوں گے ان کی عمر طولانی ہوگی وہ وقت آئے گا کہ ساری دنیا میں انہیں کی سلطنت ہوگی تمام دُنیا عدل و داد سے اوسی طرح بھر جائے گی جس طرح ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی روئے زمین سے باطل کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا اور حق کا ایسا بول بالا ہوگا کہ سارے عالم میں کوئی ایسی جگہ نہ رہیگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہاں سے کلمہ طیبہ کی آوازیں بلند نہ ہوں، یہ سب کچھ کب ہوگا اس کی تفصیل اور یہ کہ حضرت کہاں ہیں کس طرح ہیں، سابقہ اور موجودہ حالات سلسلۂ ہدایات، اس وقت حضرت کی غیبت اس میں مصلحت، امامت کی ذمہ داری وغیرہ ایسے ضروری مضامین کے بیانات آگے چل کر آتے رہیں گے غرضیکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند بارھویں امام علیہ السّلام پر خلافت الٰہیہ کا سلسلہ ختم ہے حضرت اس وقت موجود ہیں اور قدرت نے جو عظیم الشان ذمہ داریاں حضرت سے متعلق فرمائی ہیں جب تک وہ پوری نہ ہوں بحکم الٰہی وفضل الٰہی وجود مبارک دُنیا میں قائم رہے گا۔

تمہید میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ خلیفہ و امام کا تقرر منجانب اللہ ہوا کرتا ہے اور خدائی رہنما سردار و معصوم سے دُنیا کبھی خالی نہیں رہتی پہلے بیان میں امیرالمومنین علیہ السلام کی خلافت دوسرے میں بارہ اماموں کی امامت اور خدا اور رسول کے حکم سے ہر امام کا اپنے بعد کے امام کو جانشین بنانا یہ سب چیزیں حضرت حجّت علیہ السّلام کے وجود و امامت کی واضح حجّت ہیں پھر مزید حدیث اثنا عشر سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آخری امام آخری زمانہ تک دُنیا میں رہیں گے حدیث ثقلین نے بتایا کہ قرآن و اہلبیتؑ کا ساتھ رہے گا اور یہ کبھی جدا نہ ہوں گے آیۂ اولی الامر سے ثابت ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک صاحب الامر ہوتا ہے یہ جملہ پچھلے اذکار اس کا ثبوت ہیں کہ پیغمبر اسلام کی عترت سے ان کے خلیفہ حضرت حجّت علیہ السلام اس وقت دُنیا میں موجود ہیں یہ سابقہ پانچ دلائل ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر پیغمبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تک کوئی زمانہ کسی نبی یا اس کے وصی سے خالی نہیں رہا اور حضرت کے بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی یہی ہوا کہ ہر زمانہ میں ان کے قائم مقام آئمہ معصومین علیہم السّلام موجود رہے اور سب امام اس نورِ رسول کے حامل رہے جو خلقت عالم کی غرض وغایت ہے یہ نورِ اقدس پیدائش عالم کا سبب ہے اور یہی بقاء عالم کا سبب ہے اگر رسولِ خدا کے بعد یہ نہ ہوتا تو دنیا باقی نہ رہتی جیسا کہ بیان غیبت میں آئے گا پس جبکہ اس وقت دنیا کا وجود ہے تو اس نورِ مبارک کے حامل بارھویں امام علیہ السّلام موجود ہیں۔

دنیا میں ہر شے کا ایک ذمہ دار نگراں ہوتا ہے جو اس کو ناکارہ ہونے سے محفوظ رکھتا ہے ہر چیز کا ایک سچا نگہبان ہوتا ہے جو اس کو خرابی سے بچاتا رہتا ہے ورنہ وہ برباد ہو جاتی ہے چونکہ دین اسلام قیامت تک رہنے والا دین ہے اس لئے بعد پیغمبرِ اسلام اس کی حفاظت کے لئے ہر زمانہ میں ایک حجّت خدا کی ضرورت ہے اس کے بغیر اسلام باقی نہیں رہ سکتا یہی وجہ ہے کہ جب کسی سلطان عادل حجّت خدا کا وجود نہ رہے گا اور ایسا وقت آئے گا تو اسلام بھی ختم ہو جائے گا قیامت آجائے گی کسی کا نشان باقی نہ رہے گا۔ اس نگہداشت کی ذمّہ داری نہ علماء سے پوری ہو سکتی ہے نہ حکام سے کیونکہ یہ اہلِ علم اور حکومت والے کیسے ہی پاکباز کیوں نہ ہوں لیکن غیر معصوم ہوں گے جن سے خطائیں ہو سکتی ہیں اسی لئے خلیفہ رسول کے لئے عصمت کی شرط ہے اور ہر زمانہ کا امام معصوم ہوتا ہے جو کسی امر میں غلطی نہیں کرتا ایسی ذات کا منجانب اللہ موجود ہونا عقلاً و نقلاً ضروری ہے امیرالمومنین علیہ السّلام کا ارشاد ہے لَا یَخْلُو الْاَرْضُ مِنْ قَائِمٍ لِلّٰهِ بِحُجَّتِہٖ اِمَّا ظَاهِرٍ مَشْهُوْرٍ اَوْ غَائِبٍ مَسْتُوْرٍ۔ یعنی زمین حجّت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ وہ ظاہر ہو یا غائب ہو۔ پس جس طرح مبلّغ شریعت کی ضرورت ہے اسی طرح محافظ شریعت کی ضرورت ہے اور وہ اس وقت بارھویں امام علیہ السلام کی ذات مبارک ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداوند عالم کی طرف سے انسان کے جسم میں عالم اکبر کا نظام قائم ہے اس نے دیکھنے کے لئے آنکھیں سننے کے لئے کان دیئے سونگھنے کے لئے ناک دی بولنے کے لئے زبان دی چھونے کے لئے ہاتھ دیئے یہ سب اس بادشاہ کی رعایا ہیں جس کا نام قلب ہے اسی کی ماتحتی ہیں یہ اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور ہر شک وشبہ کے موقع پر ان کو اپنے اس سردار کی طرف رجوع کرنے کی احتیاج ہوتی ہے اور وہ ہدایات کرتا رہتا ہے پس جب انسان کی ان مختلف قوتوں پر ایک قدرتی حاکم رکھا گیا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خود انسان کے لئے خدا کی طرف سے کوئی ہادی ورہنما نہ ہو جس کی ہر وقت ضرورت ہے پس جس طرح جسمانی انتظام قلب پر موقوف ہے اسی طرح نظام عالم اس حجّت خدا کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے۔ جس طرح قلب کے ذریعہ تمام اعضا وجوارح کو غذا تقسیم ہوتی ہے اسی طرح حجّت خدا کے ذریعہ ساری مخلوق اپنے خالق کی غیر محدود نعمات وفیوض سے فیض یاب ہوتی ہے اور وہی خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ ہوتا ہے چنانچہ اس وقت تمام باتوں کا ذمّہ دار بارھویں امام علیہ السلام کا وجود مبارک ہے۔

سُورَۂ اِنَّا اَنزَلنَاہُ میں شب قدر کا ذکر ہے کہ یہ وہ رات ہے جس میں ملائکہ ورُوح ہر امر لے کر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ یعنی تمام دنیا کے لئے سال بھر کی ہر بات میں حکم خدا کے جملہ امور مال و اولاد تندرستی وبیماری عزت وذلّت وغیرہ جو کچھ مقدر ہوتا ہے اس کو فرشتے لیکر آتے ہیں اس سے ہر صاحب عقل کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایک ذات خداوند عالم ہے جس کی طرف سے سب کچھ مقرر ہوتا ہے دوسرے تقدیرات عالم کو ماننا ہوگا تیسرے ملائکہ وروح جوان امور کو لیکر نازل ہوتے ہیں چوتھے وہ جس کے پاس لے کر آتے ہیں لیکن اس وقت جب کہ نبوّت ورسالت ختم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو چکی ہے کوئی نبی و رسول حکمراں نہیں تو پھر کہاں آتے ہیں کس کے پاس آتے ہیں اگر خانۂ کعبہ کی چھت پر آتے ہیں تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کس کے پاس آتے ہیں کیونکہ خانہ کعبہ کوئی صاحب ارادہ و اختیار شخص نہیں ہے جو احکام الٰہی انجام دے سکے اور تصرف عالم کا کام اس سے متعلق ہو ایسے صاحب امر تو وہی اُولُوالْاَمْر ہیں جنکی اطاعت کا خداوند عالم نے قرآن میں حکم فرمایا ہے اور وہ رسولِ خدا کے نائبین حضرات آئمہ معصومین علیہم السّلام ہیں جن کے ذریعہ بعد پیغمبر اسلام امور الٰہی انجام پاتے رہے اور جب تک ماہ رمضان ہے اور شب قدر ہے انجام پاتے رہیں گے انہیں حضرات میں سے متصرف عالم صاحب الامر آخری امام اس وقت موجود ہیں۔

قرآن و اہلبیتؑ کی معیت کا مفصّل ذکر تمہید میں ہو چکا ہے قرآن کلامِ الٰہی ہے اور حقیقتہً وہ نور ہی نور ہے جس پر عربی زبان کے الفاظ کا غلاف چڑھا ہوا ہے اس میں بہت سے پوشیدہ امور موجود ہیں اشارات و کنایات ہیں مبہم مضامین ہیں جو عام طور پہ لوگوں کے علم میں نہیں لیکن یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کتابِ خدا میں ایسی چیزیں موجود ہوں اور بعد رسول خدا ان کا کوئی جاننے والا نہ ہو خداوند عالم نے تو خود فرما دیا ہے کہ ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا سوا خدا اور راسخون فی العلم کے جو علم میں مضبوط بڑا بلند پایہ رکھتے ہیں اور وہ رسول و اہلبیت رسول ہیں جن کی خلقت ہی نوری ہے اور یہ نور قرآن انہیں نورانی سینوں میں رہا ہے قرآن معجزہ ہے جس کے حقائق و دقائق یہ صاحبان اعجاز ہی جانتے ہیں قرآن موجود ہے ساتھ ساتھ قرآن والے موجود ہیں ہر شخص کے لئے یہ سمجھنا آسان ہے کہ قرآن میں راز داری کی کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جس طرح خاص محبّت والے حبیب و محبوب آپس میں اپنی اصطلاحیں مقرر کر لیا کرتے ہیں جن کو قاصد بھی نہیں سمجھ سکتا کہیں الٓمٓ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہیں کہٰیٰعص کہیں حٰمٓ عٓسٓقٓ وغیرہ ایسے الفاظ ہیں کہ ان کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہو سکتا اور یہ بھی ناممکن ہے کہ پیغمبر اسلام کے بعد قرآن کی یہ عبارتیں بے کار ہو جائیں بلکہ ہر زمانہ میں ان رموز و اسرار کے واقف کار رسولِ خدا کے قائم مقام آئمہ اطہار رہے ہیں اور اس وقت ان کی اصل و حقیقت کے جاننے والے وارث کتاب امام عصر علیہ السّلام موجود ہیں۔

خداوند عالم نے بندوں کو اپنے احکام کی بجا آوری کا مکلف فرمایا ہے اور انہیں کے فائدہ کے لیے اپنی اطاعت و عبادت کا حکم دیا ہے ساتھ ہی ساتھ یہ لطف و کرم فرمایا کہ ہر زمانہ میں صحیح راستہ بتانے اور غلط راستہ سے بچانے والے حضرات کو بھیجتا رہا جو بڑا ضروری امر تھا کہ بندے شیطان کے پھندے میں نہ آئیں اور خدا کی اطاعت سے قریب اور معصیت سے بعید ہوں مگر شیطان ابھی تک ختم نہیں ہوا باقی ہے خدا نے ابلیس کو وقت معلوم تک مہلت دے رکھی ہے اس نے قسم کھا کر صاف صاف کہہ دیا تھا کہ تیرے مخلص بندے تو میرے بہکانے میں نہ آئیں گے مگر ان کے سوا سب کو گمراہ کروں گا ایسی صورت میں کیا یہ ہو سکتا ہے کہ دنیا بھر کو بہکانے والا تو موجود ہو اور خدا کی طرف سے کسی کو کوئی سمجھانے والا نہ ہو بندوں کی گمراہی کا ذریعہ ہو مگر رہنمائی کا ذریعہ نہ ہو بے گناہوں کو ہلاکت میں ڈالنے والا تو ہو لیکن بچانے والا نہ ہو بندوں کی ضلالت کا سبب شیطان تو موجود ہو مگر خالق مہربان کی طرف سے ان کی ہدایت کا سامان نہ ہو۔ یہ ناممکن ہے اس سے اصل غرض فوت ہو جائے گی جو شان الٰہی کے خلاف ہے اسی لیے منجانب اللہ اتمام حجت کے لیے ہر وقت حجّت خدا کے وجود کی ضرورت ہے اور اس وقت دنیا میں امام موجود ہیں۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پر تمام مسلمانوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا اتفاق ہے مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً الْجَاھِلِیَّۃِ۔
یعنی جو شخص بغیر اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے ہوئے مر جائے تو اس کی موت کفر کی موت ہے یہ وہ مسلّم حدیث ہے جس کو سن کر بعض غافل مگر انصاف پسند صاحبان حیران رہ جاتے ہیں اس حدیث کی بنا پر ہر زمانہ میں ایک ایسے سردار و پیشوا کا ہونا ضروری ہے جو تمام صفات امامت سے موصوف ہو اور جس کو بے پہچانے مر جانا کفر کی موت بن جائے جب ایسی تاکید شدید کے ساتھ امام کی معرفت واجب و لازم ہے تو ہر زمانہ میں اس کا وجود بھی ضروری ہوگا ورنہ معرفت ہی بے معنی ہو جائے گی جب امام ہی نہ ہوں گے تو کس کو پہچانا جائے گا اسی لیے پیغمبر اسلام کے بعد ہر زمانہ میں حضرت کے قائم مقام امام ہوتے رہے ہیں جن کے وجود کا اقرار جن کی امامت کا اعتقاد جن کا اتباع مخلوق پر واجب رہا ہے اور اسی سلسلہ میں گیارہ اماموں کے بعد اب بارھویں امام علیہ السلام ہیں جن کی معرفت اس وقت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ یقین کے ساتھ جانے پہچانے کہ حضرت موجود ہیں حضرت کی امامت پر ایمان ہو تعمیل احکام کے لئے مستعد رہے اور شرف زیارت کے حاصل ہونے کا انتظار کرے۔ رہا یہ خیال کہ اس حدیث میں امام زمانہ سے مراد قرآن ہے کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ حدیث کے الفاظ بالکل اس کے خلاف ہیں الفاظ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانے اس لفظی ترجمہ ہی سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ مختلف زمانوں کے مختلف امام ہیں ورنہ اپنے زمانہ کی قید نہ ہوتی حالانکہ قرآن ہر زمانہ کا ایک ہی چلا آ رہا ہے اور اس کو کسی زمانہ کے لوگ مخصوص اپنے زمانہ والا امام نہ کہتے ہیں نہ سمجھتے ہیں پس یہاں کوئی قرینہ اس کا نہیں ہے جو امام سے مقصود قرآن ہو سکے اگر رسول خدا کا یہ مقصد ہوتا تو کیسی عام فہم آسان بات تھی کہ بجائے اِمَامَ زَمَانِہٖ چند لفظوں کے رسول صرف ایک لفظ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن فرما دیتے مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ امام کی تخصیص اہل زمان سے فرمائی ہے جو اس کی دلیل ہے کہ ہر زمانہ والوں کا اختصاص اپنے زمانہ کے اس امام سے ہوتا ہے جس کا پہچاننا ان پر واجب ہے اور قرآن مراد لینے کی صورت میں یہ خصوصیت بے کار ہوئی جاتی ہے پس اس حدیث سے مقصود وہی امام معصوم ہیں جو قرآن کے ساتھی ہیں جن کی معرفت و اطاعت واجب ہے ان کے علاوہ دُنیا میں کوئی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہے جس سے اس فرمان رسول کا تعلق ہو اور وہ ایسے اتباع عام کا مستحق ہو سکے کہ خدا و رسول کے نزدیک دین و دنیا کے تمام امور میں ہر طرح کی پیروی کے لیے اس کو پہچاننا ضروری ہو جائے کیونکہ سب غیر معصوم ہیں اور ایسی رہبری صرف معصوم ہی کا منصب ہے اس کا حق ہے جو علم میں سارے عالم سے افضل ہو ایسا پیشوا پیشوائی کا حقدار نہیں ہو سکتا جسکو خود ہی راستہ نہیں ملتا جب تک کہ اس کو ہدایت نہ کی جائے وہ بے راہ جو خود ہدایت کا محتاج ہو دوسروں کو بھلا کیسے راہ حق دکھا سکتا ہے اَفَمَنۡ یَّهۡدِیۡۤ اِلَى الۡحَقِّ اَحَقُّ اَنۡ یُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا یَهِدِّیۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ یُّهۡدٰی فَمَا لَكُمۡ كَیۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ پ۱۱ ع۹

بعض احادیث

حضرت حجت علیہ السّلام کے وجود و امامت سے متعلق جناب رسولِ خدا و آئمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم کی نصوص بیشمار ہیں ان میں سے ایک ایک معصوم کی ایک ایک مختصر حدیث یہاں نقل کی جاتی ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اُولی الامر کے ذکر میں امیرالمومنین علیہ السّلام سے فرمایا کہ اے علیؑ تم ان سب سے پہلے ہو اور اس کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام تک سب کے نام لیے اور فرمایا کہ ان کا فرزند حجّت قائم خاتم اوصیاء اور میرا آخری خلیفہ ہوگا میرے دشمنوں سے انتقام لے گا اور وہ زمین کو ویسا ہی عدل و داد سے بھر دے گا جیسی کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابیطالب علیہ السّلام نے اپنے فرزند امام حسین علیہ السّلام کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ میرا یہ لڑکا سید و سردار ہے جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور عنقریب اس کی اولاد میں وہ فرزند ہوگا جس کا نام رسول اللہ کا نام ہوگا اور صورت و سیرت میں ان سے مشابہ ہوگا اور لوگوں کی غفلت اور حق کے مردہ ہونے پر اور ظلم و جور کے ظاہر ہونے پہ اس کا ظہور ہوگا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے صلح پر لوگوں کی ناگواری دیکھتے ہوئے فرمایا کہ "افسوس جو کچھ میں نے کیا تم لوگ اس کو نہیں سمجھتے ہو میرا یہ عمل میرے دوستوں کے لئے تمام ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب کا طلوع و غروب ہے کیا تم مجھے واجب الاطاعۃ امام نہیں جانتے کیا میں بنصِّ رسول سردار جوانان جنّت نہیں ہوں" سب نے اقرار کیا۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ خضر نے جب کشتی میں سوراخ کیا لڑکے کو قتل کیا دیوار کو درست کیا تو ان کے ان کاموں پہ موسیٰ ابن عمران ناراض ہوئے کیونکہ اس کی مصلحت ان سے مخفی تھی اور خدا کے نزدیک یہ سب کام ٹھیک تھے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی گردن میں سرکشوں کی بیعت کا طوق ڈالنے کی کوشش نہ کی گئی ہو سوائے اس قائم کے جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے۔ خداوند عالم اس کی ولادت کو پوشیدہ رکھے گا وہ نظر سے غائب رہے گا تاکہ بیعت کا سوال ہی پیدا نہ ہو یہ میرے بھائی حسینؑ کا نواں فرزند ہوگا اس کی غیبت طویل ہوگی جب ظہور ہوگا تو چالیس سال کے جوان کی صورت ہوگی تاکہ دنیا جان لے کہ خداوند عالم ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السّلام نے شب عاشور اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ ایک روز میرے نانا نے مجھ سے فرمایا کہ اے فرزند تم عراق میں پہنچائے جاؤ گے اور اس زمین پہ اترو گے جس کو کربلا کہتے ہیں وہیں تم شہید کئے جاؤ گے اور تمہارے ساتھ ایک جماعت کی شہادت ہوگی اب وہ وقت آگیا ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کل میں اپنے نانا سے ملوں گا پس تم میں سے جو کوئی واپس جانا چاہے وہ ابھی رات میں چلا جائے میری طرف سے اجازت ہے یہ سُن کر سب نے قسم کھا کر کہا کہ ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے اور ہرگز آپ سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بھی وہیں پہنچیں جہاں آپ جائیں گے، جب حضرت نے ان کی یہ ثابت قدمی دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ تمہیں جنت کی بشارت ہو قسم بخدا جو کچھ ہونے والا ہے اس سے اتنے عرصے بعد جو مشیت الہٰی میں ہے ہم اور تم اٹھائے جائیں گے ہمارے قائم کا ظہور ہوگا جو ظالموں سے انتقام لیں گے اور تم ان لوگوں کو طوق و زنجیر میں جکڑا سزائیں پاتے ہوئے دیکھو گے۔ اصحاب نے عرض کیا کہ اے فرزند رسول وہ قائم کون ہوں گے فرمایا کہ وہ میرے فرزند محمد باقرؑ کی اولاد سے ساتواں فرزند ہوگا یہ میرا فرزند حجتؑ بن حسن بن علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسےٰ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ ہے یہی وہ ہے جو مدت دراز تک غائب رہے گا پھر ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے قائم کی ولادت لوگوں پر پوشیدہ رہے گی یہاں تک کہ یہ کہنے لگیں گے کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اور ایسا اس لئے ہوگا کہ گردن جھکانے کے لئے ان سے کسی جابر و ظالم سلطنت کا سوال بھی نہ ہونے پائے۔

حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے خلقت عالم سے چودہ ہزار برس پہلے چودہ نور پیدا کئے جو ہماری ارواح ہیں عرض کیا کہ وہ چودہ کون ہیں فرمایا کہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اولادِ حسینؑ سے نو امام ہیں جن میں سب سے آخر قائم ہیں جو طولانی غیبت کے بعد قیام کریں گے دجال کو قتل کریں گے زمین کو جور و ظلم سے پاک کریں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمام آئمہ کی امامت کا اقرار کرے لیکن مہدیؑ کا منکر ہو تو وہ مثل اس کے ہے جو سب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انبیاء کا مقرر ہوا ور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوّت کا انکار کرے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کی اولاد میں مہدی کون ہے فرمایا کہ ساتویں کی اولاد میں پانچواں فرزند جو تم سے غائب ہوگا اور اس وقت اس کا نام لینا ممنوع ہوگا۔ پوچھا کہ غیبت کی وجہ کیا ہوگی فرمایا کہ خداوند عالم نے یہ چاہا ہے کہ اس میں انبیاء کے وہ طریقے جاری ہوں جو ان کی غیبتوں میں رہے ہیں اس کے لئے سب کی غیبتوں کا پورا ہونا ضروری ہے خداوندعالم نے فرمایا ہے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ پ۳۰ ع۹ یعنی جو لوگ تم سے پہلے تھے ان کے راستوں پر تم منزل بمنزل ضرور چلو گے۔

حضرت امام موسے کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں قائم بالحق ہوں لیکن وہ قائم جو زمین کو دشمنان خدا سے پاک کرے گا اور اس کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جیسے کہ وہ جور سے بھری ہوگی وہ میری اولاد میں پانچواں ہوگا۔ جس کے لئے مدّت دراز کی غیبت ہوگی اس میں بہت سی قومیں مرتد ہو جائیں گی کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے خوش حالی ہے ہمارے ان دوستوں کے لئے جو ہمارے قائم کی غیبت میں ہماری محبّت سے متمسک اور ہماری ولا پہ ثابت قدم رہیں اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہوں یہی لوگ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں وہ ہم سے خوش ہیں اور ہم ان سے راضی ہیں واللہ وہ روز قیامت ہمارے درجہ میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔

حضرت امام علیؑ رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے دوست میرے تیسرے فرزند کے بعد چراگاہ تلاش کریں گے مگر نہ پائیں گے عرض کیا گیا کہ یہ کیوں، فرمایا کہ اس لئے کہ ان کا امام ان سے غائب ہوگا پوچھا کہ غیبت کس وجہ سے ہوگی فرمایا اس لئے کہ جب وہ تلوار لے کر کھڑا ہو تو کسی کی بیعت کا اس سے سوال ہی نہ ہوا ہو۔

حضرت امام محمدؑ تقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرا فرزند علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام ہوگا اس کا حکم باپ کا حکم ہوگا اور اس کا قول باپ کا قول ہوگا اس کی اطاعت باپ کی اطاعت ہوگی، اس کے بعد اسی کا فرزند حسنؑ امام ہوگا اس کا حکم باپ کا حکم ہوگا اور اس کا قول باپ کا قول ہوگا اس کی اطاعت باپ کی اطاعت ہوگی۔ یہ فرما کر حضرت خاموش ہو گئے کسی نے پوچھا اے فرزند رسول حسنؑ کے بعد کون امام ہوگا اس پر حضرت بہت روئے اور فرمایا کہ حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق منتظرؑ دریافت کیا کہ قائم نام کیوں ہوگا فرمایا کہ اس لئے کہ اس کا ذکر مردہ ہونے کے بعد قائم ہوگا عرض کیا منتظر کس لئے فرمایا اس وجہ سے کہ غیبت طویل ہوگی اور مخلصین اس کے خروج کا انتظار کریں گے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد میرا قائم مقام میرا بیٹا حسنؑ ہوگا لیکن بعد اس کے قائم مقام فرزند کے بارے میں تمہاری عجیب حالت ہوگی عرض کیا گیا کہ مولا ہم آپ پر قربان، یہ کیوں" فرمایا اس لئے کہ تم اس کو نہ دیکھو گے اور تمہارے لئے اس کا نام لینے کی ممانعت ہوگی پوچھا کہ پھر کس طرح ذکر کریں فرمایا کہ آل محمدؐ میں سے حجّت خدا کہنا۔

حضرت امام حسنؑ عسکری علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ بنی اُمیّہ اور بنی عباس نے اپنی تلواریں ہم پر چھوڑیں جس کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ جانتے تھے کہ خلافت میں ان کا کوئی حق نہیں ہے وہ ڈرتے تھے کہ ہم خلافت کا دعویٰ کردیں اور وہ اپنی جگہ پر پہنچ جائے یہ ان خبروں سے خبردار تھے کہ ظالم لوگوں کے ملک کا زوال جن میں سے وہ خود بھی ہیں ہمارے قائم کے ہاتھ سے ہوگا اس لئے اہلبیتؑ رسول کے قتل اور رسول خدا کی نسل ختم کرنے کی انہوں نے کوشش کی تاکہ قائمؑ کی پیدائش ہی نہ ہو یا پیدا ہوں تو قتل کر دیئے جائیں اور ملک وسلطنت نہ نکلے لیکن خداوند عالم نے یہ امر کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا وہ تو اپنے نور کو پورا کر کے رہیگا اگرچہ کفار کو ناگوار ہو وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۵ پ ۲۸ ع ۹ -

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض آیات

قرآن کے بارھویں پارے کے آٹھویں رکوع میں یہ آیت ہے بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۵ یعنی اگر تم ایمان والے ہو تو خدا کا بقیہ تمہارے واسطے بہتر ہے۔ اس وقت پیغمبر اسلام و آئمہ علیہم السلام میں سے کوئی ذات سوائے آخری امام کے موجود نہیں ہے اور صرف یہی بقیۃ اللّٰہ ہیں خدا کی رحمت ہیں باقی ہیں اور انہیں کے برکات سے دُنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے، حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے علامات ظہور بیان کرنیکے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا اور وہ خانہ کعبہ کی دیوار سے سہارا دے کر کھڑے ہوں گے اور تین سو تیرہ مومنین ان کے پاس جمع ہوں گے تو سب سے پہلے وہ اس آیت کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے کہ میں بقیۃ اللّٰہ ہوں خدا کا خلیفہ ہوں اور تم پر اس کی حجّت ہوں اس وقت سے تمام لوگ ان کو یَا بَقِیَّۃَ اللّٰہِ ط کہہ کر خطاب کریں گے۔

تیرھویں پارے کے ساتویں رکوع میں ہے اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ ھَادٍ ۵ یعنی اے رسول تم صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہوتا ہے اس آیت سے ظاہر ہے کہ منجانب اللّٰہ ہر زمانہ میں ایک ہدایت کرنے والا رہتا ہے اور یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ زمین کبھی حجّت خدا سے خالی نہیں رہتی جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو رسول خدا نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ میں منذر ہوں خدا سے ڈرانے والا ہوں اور اپنے ہاتھ سے امیرالمومنینؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے علیؑ تم ہدایت کرنے والے ہو اور ہدایت یافتہ لوگ میرے بعد تم ہی سے ہدایت پائیں گے، چنانچہ امیرالمومنینؑ کی ہدایات بذریعہ آئمہ طاہرینؑ اب تک قائم ہیں اور ہر زمانہ میں ایک ہادی ہوا ہے کیونکہ ہر قوم سے مقصود ہر زمانہ والے اور ہر دور کے لوگ ہیں اور آیت کا یہی مطلب ہے کہ رسول اللّٰہ کے بعد خدا کی طرف سے بندوں کے لئے ایک ہادی ضرور رہوگا جس کو امام کہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاتا ہے اس وقت وہ ہادی حضرت حجّت علیہ السّلام ہیں۔

پندرھویں پارے کے آٹھویں رکوع میں ہے یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ یعنی اس دن کو یاد کرو کہ جب ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے یہ قیامت کا دن ہوگا جس میں سارے بندے اپنے اپنے امام کیساتھ بلائے جائیں گے یہ اس کی دلیل ہے کہ ہر زمانہ والوں کے لئے خدا کی طرف سے ایک امام اور پیشوا کا ہونا ضروری ہے اور اس وقت کے امام حضرت حجّت علیہ السّلام موجود ہیں۔

دسویں پارے کے گیارھویں رکوع کی یہ آیت ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ؁ یعنی خدا تو وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب فرمائے اگرچہ مشرکین کراہت کرتے رہیں اس آیت میں تمام دینوں پر دین اسلام کے غالب ہونے کی خوشخبری ہے لیکن ابھی تک اس غلبہ کا ظہور نہیں ہوا کثرت سے آبادیاں باطل مذہبوں پر قائم ہیں یہ بول بالا تو بذریعہ امام آخرالزمان علیہ السّلام ہوگا جن کا ظہور بمنزلہ ظہور رسول ہے جو اس وقت محافظ اسلام ہیں اور دنیا میں تشریف فرما ہیں قرآن پر ایمان رکھنے والے ذرا اس آیت کو سوچیں سمجھیں اور آیۂ استخلاف پر بھی غور کریں جو ظہور حضرت حجّت علیہ السّلام کے ذکر میں بیان ہوگی، کتنی معقول بات ہے کہ سید المرسلین کی رسالت فخر اولین و آخرین کی رسالت جس پر حضرت آدمؑ سے لے کر آخر تک ہر رسول و نبی ایمان لایا کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اس کا وقت آئے تو وہ دنیا کے ایک حصہ میں محدود ہو کر رہ جائے اور ساری دنیا پر نہ چھائے مگر ہوا تو ایسا ہی کہ وہ عظیم الشان پیغمبر اسلام جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو کر آئے ان کے زمانہ میں ان کی تبلیغ و ہدایت محیط عالم نہ ہو سکی اور نہ کچھ ہوا جتنا ہوا جس طرح ہوا اس کو سب جاننے والے جانتے ہیں لیکن حضرت اپنے بعد کے لئے اپنے قائم مقام و نائبین وہ بارہ آئمہ طاہرین چھوڑے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جن کی اماموں کے تذکرے برابر عالم انوار سے ہوتے رہے ہیں اور قدرت کو ان اہلبیت رسول کی عظمت و جلالت اس طرح بھی دکھانی تھی کہ آخری امام علیہ السّلام کے ہاتھوں وہ سب کچھ ہوگا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا تمام باطل مذاہب ختم ہو جائیں گے اور ہر ہر حصّہ ارض پر صرف دین اسلام و ایمان ہی ایمان ہوگا جو آخری رسول کی رسالت کا نتیجہ ہے یہ فضیلت مخصوص اسی گھرانے کی ہے کہ اسی گھر سے ابتدا ہوئی اسی گھر پہ انتہا ہے۔

دوسرے پارے کے پہلے رکوع کی یہ آیت ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۱ ط یعنی اوراسی طرح ہم نے تمہیں اُمّت عادل بنایا تاکہ تم عام لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تمہارے گواہ ہوں،، امیرالمومنین کا ارشاد ہے کہ امت عادل اور لوگوں پہ گواہ ہم ہیں اور رسول خدا ہم پر گواہ ہیں ہم خدا کی مخلوق پر خدا کے گواہ اور زمین پر اس کی حجّت ہیں،، ظاہر ہے کہ پیغمبر اسلام کے بعد امام نہ رسول ہوتا ہے نہ عوام الناس میں داخل ہوتا ہے بلکہ رسول کا قائم مقام اور کل امّت کا سردار ہوتا ہے،، پیغمبر اسلام کے بعد ان کے بارہ جانشین ہوئے جو اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے شاہد اعمال رہے اور اس وقت امت کی ہر ہر فرد کے اعمال دیکھنے والے گواہ امام زماں حضرت حجّت علیہ السّلام موجود ہیں جو امّت وسط کے آخری نمائندے ہیں اور یہ شہادت خلافت و امامت کے ہم معنی ہے، عام امّت میں تمام مسلمان داخل ہیں اور امّت وسط صرف چند حضرات معصومین ہیں جن کی لفظ اُمت سے تعبیر ایسی ہی ہے کہ جیسے اکیلے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو قرآن میں امّت کہا گیا ہے۔ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ط پ۱۴ ع۲۲

اختلافات اہل اسلام

فرقہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا یہ عقیدہ سابقہ بیانات سے واضح ہوگیا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا و رسول خدا و آئمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم کی متواتر نصوص کے مطابق حضرت حجّت علیہ السّلام جو امام حسن عسکری علیہ السلام کے صلبی فرزند ہیں اس زمانہ میں موجود ہیں اور یہی مہدئ موعود و قائم منتظر ہیں جو عام لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں اور ظہور کا وقت آ رہا ہے، چونکہ وہ پیشین گوئیاں جو حضرت کی ولادت سے قبل ہو چکی تھیں اور آخر زمانہ میں آنے والے کے متعلق نام و نسب اوصاف و شمائل و غیبت وغیرہ کی جو کچھ تصریحات احادیث میں کی گئی ہیں وہ سب کی سب حضرت پر منطبق ہیں جس طرح پہلے خبریں دی گئی تھیں اسی طرح حضرت کو پایا گیا اس لئے ان صفات و خصوصیات و علامات اور ظہور معجزات کے بعد اس وجودِ مسعود کے مہدئ موعود ہونے میں قطعاً کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی مسلمانوں میں کوئی ایسا فرقہ نہیں ہے جو حضرت کی امامت اور فرزند امام حسن عسکری علیہ السّلام ہونے کا تو معترف ہو لیکن اس وقت دنیا میں حضرت کی موجودگی سے انکار کرتا ہو یہ اعتقاد صرف اثنا عشری شیعوں ہی کا نہیں ہے بلکہ بڑے بڑے حضرات علماء اہلسنّت بھی اس کے معتقد رہے ہیں اور انہوں نے اپنی کتابوں میں حضرت کے حالات نقل فرمائے ہیں اور وہ اس عقیدہ کو اپنا ایمان سمجھ کر بہت سے مطالب قلم بندکر کے یادگار چھوڑ گئے ہیں ان صاحبان نے اپنے ہم عصر لوگوں سے جو حضرت کے وجود کا انکار کرتے تھے مقابلے کئے ہیں اور ان کے سوالات کے ایسے دندان شکن جوابات دیئے ہیں کہ منکرین کو ساکت ہونا پڑا ہے۔

مسلمانوں کے سب مشہور فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ پیغمبر اسلام فرما گئے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک رہنما مہدئ آئیں گے جو رسولِ خدا کے ہمنام ہوں گے وہ تمام دُنیا میں دین اسلام کو پھیلا دیں گے سارا جہان عدل و داد سے بھر جائے گا، یہاں تک تو سب مختلف مذاہب متفق ہیں لیکن اس کے بعد تشخیص وغیرہ میں اختلاف ہے کہ وہ آنے والے کون ہیں کس کی اولاد میں سے ہیں اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ پیدا ہو چکے ہیں یا نہیں، ان اختلافات کا سبب کچھ تاریخی حالات اور جعلی روایات ہیں اول تو ویسے ہی بظاہر مختلف معانی کی اسلامی روایتوں کو جمع کر کے ایک خاص نتیجہ پر پہنچنا آسان کام نہیں ہے چہ جائیکہ منافقین نے بکثرت روایات اسلام کو برباد کرنے کے لئے ایسی بھی گڑھی ہیں جو پیغمبر اسلام پر سراسر افترا و بہتان ہیں اور جن کی وجہ سے غیروں کو اسلام کی صحیح صورت نظر نہیں آتی پھر ان اخبار کا بھی ذخیرہ ہے جو بعض تام کی اسلامی حکومتوں میں حق پر پردے ڈالنے کے لئے فضائل اہلبیت رسول کے مقابل بنائی گئی ہیں، پس جہاں ہزاروں حدیثیں وضعی اور جھوٹی موجود ہوں وہاں صحیح و غیر صحیح کی تنقیح و تنقید کس قدر دشوار گزار مرحلہ ہے عوام بیچارے کیا جانیں کہ کونسی روایت غلط ہے اور کونسی حدیث سچی ہے کون ضعیف ہے کون قوی ہے، یہی وہ غلط فہمیاں ہیں جن کے سبب سے اسلام کے بہتّر ٹکڑے ہو گئے، کون کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کا اصولی اختلاف رحمت ہے ایسا اختلاف تو عذاب ہوا کرتا ہے اور اتفاق رحمت ہوتا ہے، بہرطور مسلمان اگرچہ منتشر ہو گئے لیکن ان کے انتشار سے اسلام کی حقیقت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ اسلام کی بنیاد وضعی احادیث و جعلی روایات پر نہیں ہے بلکہ اس کا دارومدار ناقابل انکار حقائق پر ہے دنیا میں ہر چیز کے پرکھنے کے کچھ قائدے اور طریقے ہوتے ہیں جب مسلمانوں کی مذہبی اخبار و روایات کو ان کے اصول و قواعد کی کسوٹی پر کسا جاتا ہے تو کھوٹے کھرے کا پتہ لگ جاتا ہے اور اچھی طرح یہ بات کھل جاتی ہے کہ راویوں کے کیا حالات ہیں کس طرح ان کی زندگیاں گزری ہیں کون کون جھوٹے ہیں کون کون سچے ہیں۔

جب حضرت حجّت علیہ السلام کی ولادت ہوئی ہے تو وہ زمانہ بنی عباس کی سلطنت کا تھا اور اوّل سے سب حکومتیں پیغمبر اسلام کی ان پیشین گوئیوں کو سمجھتی چلی آ رہی تھیں کہ اولاد رسول میں آخری امام ایسے ہوں گے جن کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سارے عالم پر حکومت ہوگی وہ جانتے تھے کہ اس وقت ہماری بادشاہتیں ختم ہوجائیں گی اس لئے وہ اس خبر سے بدحواس تھے اور قتل پر آمادہ رہے حضرت کی پیدائش کے بعد ایک طرف دوست داران اہلبیتؑ حفاظت کے لئے حضرت کے حالات کو چھپا رہے تھے دوسری طرف دشمنوں نے اپنی موروثی عداوت اور سیاست سلطنت کی بنا پر گیارہ اماموں کے گزرنے کے بعد بارھویں امام کے ذکر تک کو چھپایا تاکہ ایسا نہ ہو کہ عام لوگوں کے خیالات حکومت کی طرف سے پلٹ جائیں اور ان کی توجہ اہلبیتؑ رسول کی طرف ہو جائے۔ ان احادیث رسول سے انکار ہونے لگا جن میں آخری آنے والے کے اذکار تھے اور حضرت کا تذکرہ ممنوع ہوگیا اور احکام امتناعی جاری کردیئے گئے کچھ محدثین بھی اپنی ذاتی مصلحتوں سے کچھ اپنی مجبوری معذوری وغیرہ کی وجہ سے حکومت کے اس نظریہ کی تائید و اشاعت پر اتر آئے نتیجہ یہ ہوا کہ عوام الناس اس پھندے میں پھنس گئے کہ آخری حجّت خدا کے آنے کی کوئی اصلیت نہیں ہے لیکن صداقت والے صاحبان ایمان باوجود بڑی بڑی مصیبتوں کے اپنی سچائی پر قائم رہے اور کسی طرح اس عقیدے سے نہ ہٹے کہ بارھویں امام علیہ السلام موجود ہیں۔

چونکہ حضرت کے متعلق پیغمبر اسلام کی حدیثیں اور بشارتیں ایسی نہ تھیں جن کو بالکل پس پشت ڈال دیا جائے اس لئے چلتے چلتے ان اخبار و احادیث کو یہ معنی پہنائے گئے کہ وہ حجّت خدا آئیں گے تو مگر قیامت کے قریب پیدا ہوں گے جس کا وقت معلوم نہیں ہے لیکن یہ خیال بالکل بے دلیل ہے جس کی شہادت نہ قرآن کی کسی آیت سے ملتی ہے نہ کسی حدیث رسول سے اس کا پتہ ملتا ہے یہ تاویل ان عام دلائل عقلیہ کے خلاف ہے جو اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ کوئی زمانہ خدا کی حجّت سے خالی نہیں رہتا، یہ معنی ان آیات کے خلاف ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں خدا کی طرف سے ایک ہادی و رہنما

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا ہونا ضروری ہے، یہ مطلب ان احادیث رسول کے خلاف ہے جو اس کا کھلا ہوا ثبوت ہیں کہ بعد پیغمبر اسلام دنیا کسی وقت وجود امام سے خالی نہ رہے گی،، اس ترمیم سے رسول اللہ کی وہ ساری حدیثیں غلط ہوئی جاتی ہیں جن میں فرداً فرداً یکے بعد دیگرے قیامت تک آنے والے بارہ اماموں کے نام بتائے گئے ہیں اس عقیدے سے آخری حجّت خدا کا فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام ہونا بے معنی ہوا جاتا ہے اور احادیث میں ان کے لئے گیارھویں امام کے صلبی فرزند ہونے کی جو تخصیص ہے وہ بے اصل ہو کر رہ جاتی ہے،، اس اعتقاد سے معتقدین کے ہم مذہب تمام وہ علماء اسلام ناقابل اعتبار ہوئے جاتے ہیں جنھوں نے حضرت حجّت علیہ السّلام کی اخبار ولادت اور اس وقت حضرت کے وجود غیبت سے متعلق مضامین اپنی کتابوں میں نقل فرمائے ہیں۔

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود اولاد امام حسینؑ سے نہیں بلکہ اولادِ امام حسن علیہ السلام سے ہیں،، یہ بھی وہم ہی وہم ہے اور اس کی سند میں اپنے یہاں کی ایک روایت پیش کرتے ہیں جس میں لفظ حسنؑ ہے حالانکہ کاتب کبھی لفظ حسینؑ کو اس طرح بھی لکھ دیتے ہیں کہ حسنؑ پڑھا جائے اور مہدیؑ موعود کے اولاد امام حسین علیہ السلام سے ہونے کی مسلمانوں میں اس کثرت سے حدیثیں ہیں جن کے مقابلہ میں یہ روایت قابل توجہ نہیں رہتی اگرچہ اس اعتبار سے یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ جس طرح والدۂ ماجدہ کی طرف سے امام حسن علیہ السلام کی نسبت رسول اللہ سے ہے اور فرزند رسول ہیں اسی طرح حضرت حجّت علیہ السلام بھی فرزند امام حسن علیہ السلام ہیں کیونکہ امام محمد باقر علیہ السّلام کی والدہ امام حسن علیہ السلام کی دختر تھیں جن کی ساتویں پشت میں حضرت حجت علیہ السلام ہیں جو حسینی بھی ہیں اور حسنی بھی بلکہ حضرت کے پدر گوار کا نام بھی حسنؑ ہے اور لقب عسکری ہے۔

بعض آدمی اس خیال میں ہیں کہ مہدی موعود حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہیں جو بالکل بے اصل بات ہے اور ہزاروں اسلامی احادیث کے خلاف ہے اور قطعاً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناقابلِ التفات ہے اس وقت حضرت عیسیٰ کا وجود حضرت مہدی موعود کے وجود کی فرع ہے جب یہ ظہور فرمائیں گے تو وہ دعوت اسلام میں مددگار ہوں گے جب حضرت حجّت علیہ السّلام کا ظہور ہوگا تو حضرت عیسیٰ کا بھی نزول ہوگا اور حضرت حجّت علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے پیغمبر اسلام کے بعد تو علاوہ دین محمدی کے کسی نئے یا پرانے دین کی تبلیغ کے لئے کوئی نیا یا پُرانا رسول آنے والا نہیں ہے حضرت عیسیٰ رسول ہیں لیکن ان کو کسی حدیث میں مہدی موعود نہیں کہا گیا۔

رہی یہ بات کہ مختلف زمانوں میں کچھ لوگ مختلف صاحبان کو مہدی موعود سمجھ بیٹھے یا بعض لوگوں نے خود اپنی مہدویّت کا دعوےٰ کیا تو ایسے مذاہب سوائے ایک دو گروہوں کے قریب قریب سب ختم ہو گئے ہیں مثلاً واقعۂ کربلا کے بعد کچھ لوگ امیر المومنین علیہ السّلام کے فرزند محمدؐ بن حنفیہ کی امامت و مہدویت کے قائل ہو گئے تھے اور محرم ۸۱ھ میں ان کا انتقال ہو گیا طائف میں دفن ہیں پینسٹھ ۶۵ سال کی عمر ہوئی حالانکہ مہدی کی رحلت بغیر اس کے نہیں ہوسکتی کہ وہ روئے زمین کو عدل وداد سے بھر دے اور اس سے قبل اس کا انتقال اسلامی اجماع و اخبار متواترہ کے خلاف ہے محمد بن حنفیہؓ نے تو خود حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کا اعتراف کیا ہے جبکہ حضرت ان کو اپنے ساتھ لے کر حجر اسود کے سامنے تشریف لائے اور بحکم الٰہی گویا ہوا اس نے حضرت کے امام ہونے کی گواہی دی محمدؐ بن حنفیہؓ نے درحقیقت امامت کا دعوےٰ نہیں کیا تھا بلکہ شہادت حجر اسود کے ذریعہ لوگوں کے شکوک رفع کئے ہیں۔ اس فرقہ کو کیسانیہ کہا جاتا ہے کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مختار بن ابو عبیدہ ثقفی جن کو محمدؐ بن حنفیہؓ نے انتقامِ خون جناب سید الشہداء کے لئے مامور کیا تھا اسی مسلک پر تھے ایکن بظاہر وہ اس سے بری ہیں اور اخبار میں ان کی مدح ہے۔ یہی کیفیت دوسرے امام زادوں کے متعلق ایسے خیالات کی ہے کہ سوائے وہمی باتوں کے کچھ نہیں نہ ان کی عصمت و امامت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا کوئی ثبوت ہے نہ کوئی خصوصیت مہدویت کی ان میں پائی جاتی ہے فرقہ زیدیہ و اسماعیلیہ انہیں تو ہمات والوں میں سے ہیں۔

اسی طرح ان لوگوں کا خیال بھی غلط تھا جنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام کو امام غائب سمجھ لیا حالانکہ حضرت کو منصور نے زہر دلوایا ۱۴۸ھ میں شہادت ہوئی پدر بزرگوار کے قریب جنۃ البقیع میں قبر مبارک ہے اسی گروہ کو ناؤسیہ کہا گیا ہے،، کچھ لوگوں نے امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کو مہدی سمجھ لیا حالانکہ حضرت کی زندگی کا بڑا حصّہ قید کی حالت میں گزرا بالآخر ۱۸۲ھ میں ہارون رشید نے زہر سے شہید کیا قبر منوّر کاظمین میں ہے اسی عقیدے والے واقفیہ کہلائے ان حضرات نے تو ایسے عقیدت مندوں کی تکذیب فرمائی ہے اور ان اماموں کو کسی حدیث میں مہدی موعود نہیں کہا گیا۔ یہ حضرات اور دوسرے آئمہ اہلبیتؑ سینکڑوں مرتبہ آخری امام کی خبر دے کر مہدیؑ موعود کی تشخیص فرما چکے ہیں۔

دنیا میں ہیر پھیر کے ساتھ نبوّت کے بھی مدعی ہوتے رہے ہیں مہدی ہونے کے بھی دعوے کئے ہیں ان سب کے متعلق تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ نبوت ہو یا امامت ان عہدوں کے لئے باعتبار علم وغیرہ کے سارے عالم سے افضل ہونے کی شرط ہے صاحب اعجاز ہونے کی شرط ہے معصوم ہونے کی شرط ہے بلکہ مہدیؑ موعود کا عترت رسول سے ہونا لازم و ضروری ہے اس لئے نہ تو معمولی پڑھا لکھا شخص نبی و امام ہو سکتا ہے نہ بغیر معجزات دکھائے ایسا دعوےٰ صحیح ہے نہ غیر معصوم ایسا دعوےٰ کر سکتا ہے نہ غیر فاطمی مہدی ہو سکتا ہے نہ بغیر امامت کے مہدویت ہو سکتی ہے جب اصل امامت ہی ثابت نہ ہو تو مہدویت کا دعوےٰ بالکل بے سروپا اور قطعًا غلط ہے دعوے کرنے والوں نے مہدیؑ ہونے کا دعوےٰ تو کر دیا لیکن معصوم ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا جو منجانب اللہ اس منصب کا اصل اصول ہے اور جس کا مفصّل تذکرہ پہلے ہو چکا ہے،، نیز یہ کہ خود بنا ہوا یا دوسروں کا بنایا ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہدی جو بھی اب تک ظاہر ہوا وہ ختم ہو گیا مر گیا مگر اس کی موجودگی میں روئے زمین سے کفر کا خاتمہ نہ ہوا اور تمام عالم میں اسلام نہ پھیلا جو مہدی موعود کے ظہور کا مسلّم ویقینی ولازمی نتیجہ ہے لہذا یہ سارے دعوے بالکل جھوٹے ہیں" یہ ایک مختصر سی دلیل ہے جس کو ہر عاقل صاحب ایمان آسانی سے سمجھ سکتا ہے اِنَّ فِی ذَالِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ٥ پ ۲۳ ع ۱۶

چوتھا بیان ذکر القاب و حلیۂ مبارکہ و شجرۂ طیبہ

حضرت حجّت علیہ السّلام

حضرت حجّت علیہ السّلام اپنے جد بزرگوار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنام وہم کنیّت ہیں اخبار کثیرہ معتبرہ میں حضرت کا اسم مبارک لینے کی ممانعت وارد ہے یہ حکم حضرت کے خصوصیات میں سے ہے اور کسی خاص زمانہ و مخصوص حالات سے متعلق نہیں ہے بلکہ اخبار میں تا وقت ظہور کی توضیح ہے و نیز لقب اقدس کے زبان پر جاری ہونے یا کان میں پڑنے کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا بنظر احترام اٹھنا سلام کے لئے جھکنا مؤمنین کا فریضہ ہے جیسا کہ تمام ممالک عرب وعجم میں ان آداب کا بجالانا فرقہ حقّہ کا دستور رہا ہے" حضرت کے عظیم الشان القاب میں حجّت" صاحب" قائم" مہدی" منتظر" زیادہ مشہور ہیں حُجَّةُ یعنی حُجَّةُ اللهِ اور جملہ مخلوقات عالم پر خدا کی حجّت ودلیل" صاحب یعنی صاحب الامر صاحب العصر صاحب الزّمان خدا کی طرف سے تمام دنیا پر حکومت کرنے والے اور حکمران وقت وفرمانروائے زمان قَائِمْ یعنی حکم الٰہی کی بجا آوری کے لئے ہر وقت تیار کہ اشارے پر ظہور فرمائیں یا یہ کہ اپنے ذکر کے مردہ ہونے کے بعد امامت کے ساتھ کھڑے ہونے والے یا یہ کہ ان کے ذریعہ سے ساری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دُنیا میں حق قائم ہوگا یا قائم بحق ایسے کہ کربلا والوں کے خونِ ناحق کا انتقام لیں گے مَھْدِیْ یعنی منجانب اللہ حقیقت ہدایت کے ایسے ہدایت یافتہ جن کے لیئے حق کے اور حقیقت کے تمام دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر پوشیدہ امران کے سامنے ہے ایسے علم والا مھدی ہی ایسا ہادی ہو سکتا ہے کہ جس کی ہدایت سے کوئی حصّہ ارض خالی نہ رہے گا ہر بات کی طرف رہنمائی فرمائیں گے ہر شخص کو اس کے صحیح راستہ پر لگائیں گے مُنْتَظَرْ یعنی وہ کہ جن کے ظہور پُر نور کا انتظار کیا جا رہا ہے اس سے حرف "ظ" پہ زبر پڑھا جائے گا یا ظہور کے لیئے خداوند عالم کے حکم کا انتظار کرنے والے اس صورت میں "ظ" کے نیچے زیر رہے گا۔

حضرت کے شمائل سے متعلق اخبار کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ ہیں" میانہ قد" خوش رو" چاند سا نورانی چہرہ" داہنے رخسار پر تل ستارے کی طرح چمکتا ہوا یا جیسے کہ چاندی پہ نقطہ" سر مبارک گول" پیشانی فراخ و روشن" ابرو کشیدہ" چشمہائے منوّر سرمگیں بینیٔ مطہّر دراز و باریک" دندان مقدس کشادہ چمکدار" ریش اقدس سیاہ بھری ہوئی" کاندھوں تک گیسو شانے پر پیغمبر اسلام کی مُہر کی طرح علامت و نشان" دست اطہر نرم" سینۂ انور وسیع" شکم مبارک اور رینڈ لیاں امیر المومنین علیہ السلام کی مانند سارے جسم سے نور کی شعاعیں بلند" خلعت نورانیت سے آراستہ" ایسی خوبی کی ہیئت کردہ اعتدال و تناسب اعضاء کبھی کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔

حضرت کے والد بزرگوار جناب امام حسن عسکری علیہ السّلام ہیں اور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تک بارھویں امام خاتم الآئمہ علیہ السلام کا نسبی سلسلہ اس طرح ہے" حضرت حجّت امام زماں علیہ السلام بن امام حسن عسکری علیہ السّلام بن امام علی نقی علیہ السّلام بن امام محمدؑ تقی علیہ السلام بن امام علی رضا علیہ السّلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن امام جعفر صادق علیہ السلام بن امام محمدؐ باقر علیہ السّلام بن امام علی زین العابدین علیہ السلام بن سید الشہدا امام حسین علیہ السّلام بن امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام و سیدۂ عالم فاطمہؑ زہرا صلوات اللہ علیہا بنتِ رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم" یہ وہ پاک و پاکیزہ نورانی سلسلہ ہے جس کی عظمت و جلالت تمام اسلامی دنیا پر روشن ہے یہی وہ بے مثال و پا ئدار شجرۂ طیبہ ہے جس کی رفعت و بلندی سے کوئی دیندار انکار نہیں کرسکتا اسی سے ہدایت رسالت کے پھول اہل ایمان تک پہنچے جن سے ان کے دماغ معطّر ہیں اس کے پھلوں سے مومنین کے دِل تر و تازہ اور وہ دنیا میں پھل رہے ہیں۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۵ پ ۱۳ ع ۱۶ ۔

والدۂ ماجدہ

حضرت کی والدہؑ ماجدہ نرجس خاتون ہیں جو شاہ روم کے بیٹے یشوعا کی لڑکی تھیں اور ان کی مادر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی شمعون بن صفا کی اولاد سے ہیں، پہلا نام ملیکہ بھی ہے اور بعض ایام میں انہیں کو ریحانہ و سوسن و صقیل سے یاد کیا گیا ہے ان کا واقعہ شیخ جلیل عظیم الشان ابو محمدؐ فضل بن شاذان نے جن کی رحلت حضرت حجّت علیہ السلام کی ولادت کے بعد اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت سے قبل ہوئی ہے اور شیخ صدوق اور شیخ طوسی و دیگر حضرات نے اس طرح نقل فرمایا ہے کہ بشر بن سلیمان بردہ فروش سے روایت ہے جو ابو ایوب انصاری کی نسل تھے اور امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہ السلام کے موالیان میں سے اور ان حضرات کے ہمسایہ پڑوسی بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ کافور خادم میرے پاس آیا اور کہا کہ ہمارے مولا حضرت علی نقی علیہ السلام تمہیں بلاتے ہیں میں حاضر خدمت ہوا جب بیٹھ گیا تو فرمایا کہ اے بشر تم انصار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اولاد سے ہو اور ہماری محبت و دوستی ہمیشہ تم لوگوں میں رہی ہے یہ برابر تمہاری میراث چلی آتی ہے اور تم ہم اہلبیتؑ کے معتمدین میں سے ہو میں ایک خاص فضیلت کے لئے تمہیں منتخب کرتا ہوں جس سے ہمارے دوستوں پر تم سبقت لے جاؤ گے اور وہ راز کی بات ہے کہ ایک کنیز کی خریداری کے لئے تمہیں بھیجنا چاہتا ہوں پھر حضرت نے اک خط رومی زبان اور رومی خط میں لکھ کر اس پر مہر کی اور دوسو بیس اشرفیاں کپڑے میں بندھی ہوئی نکالیں اور فرمایا کہ یہ لو اور بغداد چلے جاؤ فرات کے گھاٹ پر پہونچنا وہاں دِن چڑھے چند کشتیاں اسیروں کی آئیں گی جن میں تم کنیزیں دیکھو گے ان کی خریداری کے واسطے بہت سے سرداران بنی عباس کے وکیل اور کچھ جوانان عرب جمع ہوں گے تم دُور سے اس شخص پر جس کو عمر بن یزید نخاس کہتے ہیں نگاہ رکھنا اور دن بھر انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ ان صفات کی کنیز خریداروں کے سامنے پیش کرے جو دو جامہ ریشمین محکم بھی پہنے ہوگی اور خریداروں کے سامنے پیش ہونے سے انکار اور ان کے دیکھنے ہاتھ لگانے سے منع کرتی ہوگی باریک پردے سے رومی زبان میں اس کو تم یہ کہتے ہوئے سنو گے کہ ہائے کیسی مصیبت ہے جو میری پردہ دری کی جاتی ہے اس کی عفت و پاک دامنی کی یہ صورت دیکھ کر ایک خریدار تین سو دینار میں اس کو لینا چاہے گا جس پر عربی زبان میں وہ کہے گی کہ کیوں اپنا مال ضائع کرتا ہے اگر تو حضرت سلیمان بن داؤد کی مملکت و حشمت بھی لے کر آئے تو بھی تیری طرف مجھ کو رغبت نہیں ہوسکتی اس وقت عمر بن یزید کہے گا کہ تم کو بیچنا تو ضروری ہے پھر تمہارے متعلق کیا کیا جائے وہ جواب دے گی جلدی نہ کرو میرا وہ خریدار آنے والا ہے جس کی دیانت دوفا پر مجھ کو اعتماد ہے،، اے بشر یہ سنتے ہی تم عمر بن یزید کے پاس جانا اور کہنا کہ میرے پاس ایک سید کا خط ہے جو انہوں نے رومی زبان و رومی خط میں لکھا ہے اور اس میں اپنے کرم و وفا و سخا و عطا کا ذکر ہے یہ خط لو اور اس کنیز کو دے دو تا کہ صاحب خط کے اخلاق و اوصاف کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ غور سے سمجھ لے اگر راضی ہو گئی تو خریداری کے لئے میں انکی طرف سے وکیل ہوں۔

بشر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مولا کے حکم کی تعمیل کی اور سب کچھ وہی ہوا جس طرح حضرت نے فرمایا تھا جب ان معظمہ نے وہ خط لے کر دیکھا اور پڑھا تو بہت روئیں اور عمر بن یزید سے کہا کہ جن کا یہ خط ہے انہیں کے ہاتھ مجھ کو فروخت کر دے اور قسمیں کھائیں کہ اگر ایسا نہ کیا تو میں اپنے کو ہلاک کر لونگی اس کے بعد دیر تک قیمت میں بات چیت ہوتی رہی یہاں تک کہ اسی رقم پر معاملہ ہو گیا جو حضرت نے میرے سپرد فرمائی تھی اور قیمت ادا کر کے بغداد میں اپنی قیام گاہ پر ان کو ساتھ لے آیا وہ نہایت خوش و مسرور تھیں بار بار اس خط کو بوسے دیتی تھیں آنکھوں سے لگاتی تھیں یہ دیکھ کر میں نے تعجب سے کہا کہ تمہارے نزدیک اس خط کی اتنی قدر و عظمت ہے حالانکہ لکھنے والے کو جانتی بھی نہیں ہو انہوں نے جواب دیا کہ اے عاجز اے انبیاؑ کی اولاد و اوصیا کے بلند مرتبہ کی کم معرفت رکھنے والے ذرا دل سے متوجہ ہو کر کان لگا کر میرا حال سُن لے۔

میں ملیکہ دختر یشوعا پسر قیصر روم ہوں میری والدہ شمعون بن صفا کی اولاد سے ہیں جو حضرت عیسٰیؑ کے وصی تھے میں ایک عجیب امر کی خبر دیتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت میں تیرہ سال کی ہوئی تو میرے دادا قیصر نے اپنے بھتیجے سے میرا عقد کرنا چاہا محل میں نسل حواریین اور علماء نصاریٰ سے تین سو بزرگوں کو صاحبان قدر و منزلت سے سات سو اشخاص کو امراء لشکر و سرداران قبائل سے چار ہزار نفر کو جمع کیا ایک تخت جواہر سے مرصع جو اس نے اپنی بادشاہی کے زمانہ میں تیار کرایا تھا اس کو چالیس پایوں پر نصب کیا گیا بتوں کو صلیبوں کو بلند مقامات پر رکھا گیا اس تخت پر اپنے بھتیجے کو بٹھایا جس وقت پادریوں نے پڑھنے کے لئے انجیل کی جلدیں ہاتھوں میں اٹھائیں صلیبیں سرنگوں ہو گئیں بت زمین پر گرنے لگے تخت کے پایئے ایسے شکستہ ہوئے کہ زمین پر آرہا،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دولہا بھی گر کر بے ہوش ہو گیا یہ صورت دیکھ کر پادریوں کے رنگ متغیّر ہو گئے ان کے جوڑ بند کانپنے لگے اور سب سے بڑے پادری نے میرے دادا سے کہا کہ اے بادشاہ اس کام سے ہم کو معاف رکھ جس کی وجہ سے نحوستیں نمایاں ہوئیں جو دین عیسوی کے جلدی زوال کی علامات ہیں،، میرے دادا نے بھی اس کو فال بد سمجھا اور حکم دیا کہ دوبارہ تخت وغیرہ لگائے جائیں اور بجائے اس بدقسمت لڑکے کے اس کے دوسرے بھائی سے عقد کر دیا جائے چنانچہ یہ سامان ہونے لگا اور دوسرا لڑکا تخت پر بٹھایا گیا انجیل کا پڑھنا شروع ہوا تھا کہ پھر وہی صورت پیش آئی اور وہی نحوست رونما ہوئی مگر کسی نے اس راز کو نہ سمجھا کہ جو کچھ ہوا ان بھائیوں کی نحوست نہیں ہے بلکہ ایک خاص سردار کی سعادت کا اثر ہے بالآخر سب لوگ متفرق ہو گئے میرا دادا بھی حرم سرا میں آ گیا اور خجالت کی وجہ سے باہر نہ نکلا ۔

پس جب رات کو سوگئی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیحؑ مع حواریین کے تشریف لائے اور نور کا منبر جو بلندی میں آسمان سے مقابلہ کر رہا تھا قصر شاہی میں اسی جگہ نصب کیا گیا جہاں میرے دادا نے نصب کیا تھا اس کے بعد حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰؐ نے مع اپنے وصی و داماد علی بن ابی طالبؑ کے اور مع ان فرزندوں کے جو امام ہیں محل کو اپنے نور سے منوّر فرمایا جناب مسیحؑ از روئے تعظیم و اجلال خاتم الانبیاء کے استقبال کے لئے آگے بڑھے ان سے گلے ملے اور خاتم انبیاء نے امام حسن عسکریؑ کی طرف اشارہ کر کے جوان کے بیٹے ہیں، جن کا یہ خط ہے جناب مسیحؑ سے ارشاد فرمایا کہ اے روح اللہ میں اس واسطے آیا ہوں کہ اپنے اس فرزند کے لئے آپ کے وصی شمعون صفا کی دختر ملیکہ کی خواستگاری کروں یہ سن کر حضرت مسیحؑ نے حضرت شمعون کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ خاتم الانبیاء دونوں جہان کا شرف تمہارے واسطے لے کر آئے ہیں یہ رشتہ کر دو اور رحم آل محمدؐ سے اپنے رحم کو ملا دو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کر دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کے بعد خاتم الانبیاء منبر پر تشریف لے گئے خطبہ ارشاد فرمایا اور حضرتؐ نے اور جناب مسیحؑ نے امام حسن عسکریؑ سے میرا عقد کر دیا جس کے گواہ آئمہ اور حواریینؑ ہوئے۔

جب میں اس خواب سے بیدار ہوئی تو جان کے خوف سے کسی سے میں نے ذکر نہ کیا اور اپنے دل میں رکھا مگر خورشید امامت کی آتش محبت روز بروز میرے سینہ میں مشتعل ہوتی رہی سرمایۂ صبر و قرار ختم ہونے لگا یہاں تک کہ کھانا پینا حرام چہرہ متغیر جسم لاغر ہو گیا۔ مملکت روم کا کوئی طبیب ایسا باقی نہ رہا جس کو علاج کے لئے میرے دادا نے بلایا نہ ہو مگر کوئی فائدہ نہ ہوا تب مایوس ہو کر میرے دادا نے مجھ سے دریافت کیا کہ بیٹی تیرے دل میں دنیا کی جو کچھ بھی خواہش و آرزو ہو وہ بیان کر تا کہ اس کو پورا کروں میں نے جواب دیا کہ کشائش کے دروازے میرے لئے بند ہو چکے ہیں صحت سے ناامید ہوں البتہ اگر آپ ان مسلمان قیدیوں کو جو قید خانہ میں مقید ہیں رہا کر دیں تو امید ہے کہ حضرت حق تعالےٰ اور حضرت مسیحؑ، ان کی مادر گرامی مجھ کو شفا عطا فرمائیں یہ سن کر میرے دادا نے ان قیدیوں کو چھوڑنا شروع کر دیا جب ایسا ہوا تو میں نے بھی کچھ صحت کا اظہار کیا کچھ کھانا بھی کھایا جس سے دادا کو خوشی ہوئی چار راتوں کے بعد میں نے یہ خواب دیکھا کہ سردار زنانِ عالم حضرت فاطمہ زہراؑ تشریف لائی ہیں اور حضرت مریمؑ بھی مع ہزار حورانِ بہشت کے ہمراہ ہیں مجھ سے حضرت مریمؑ نے فرمایا کہ تیرے شوہر امام حسن عسکریؑ کی یہ مادر گرامی ہیں یہ سن کر میں نے ان کا دامن پکڑ لیا اور رو رو کر یہ شکایت کی کہ امام حسن عسکریؑ میرے دیکھنے کے لئے نہیں آتے فرمایا کہ میرا فرزند کیسے آئے حالانکہ تو شرک کر رہی ہے میری بہن مریمؑ بھی تجھ سے اور تیرے مذہب سے بیزار ہیں اگر تو چاہتی ہے کہ حق تعالےٰ و حضرت مسیحؑ اور حضرت مریمؑ تجھ سے خوش ہوں اور تو میرے فرزند سے ملنے کی خواہش مند ہے تو کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ جب میں نے یہ کلمات طیبہ زبان پر جاری کیے تو ان معظمہ نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگا کر فرمایا کہ اب میرے فرزند سے ملاقات کی منتظر رہو میں بھیجتی ہوں جب میں یہ خواب دیکھ کر اٹھی تو کلمہ شہادتین میری زبان پر جاری رہا ملاقات کا انتظار کرتی رہی رات ہوئی تو خواب میں انہوں نے شرف زیارت سے مشرف فرمایا میں نے کہا کہ اے میرے محبوب آپ نے مجھ کو اسیر محبت کر کے کیوں جدائی اختیار کی ہے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ تم مشرکہ تھیں اب مسلمان ہوگئی ہو لہذا ہر شب برابر آتا رہوں گا یہاں تک کہ خداوند عالم مجھے اور تمھیں بظاہر یکجا فرمائے چنانچہ اس کے بعد کوئی رات ایسی نہیں گزری جو حضرت کو خواب میں نہ دیکھا ہو۔

بشر بن سلیمان نے دریافت کیا کہ تم اسیروں میں کیسے شامل ہوگئیں کہا کہ ایک شب کو انہیں حضرت نے مجھے یہ خبر دی کہ تمہارا دادا فلاں روز مسلمانوں کی طرف لشکر بھیجنے والا ہے اور خود بھی پیچھے جائے گا تم بھی اس طرح اپنی ہیئت تبدیل کر کے کہ کوئی نہ پہچانے کنیزوں خدمتگاروں میں پوشیدہ شریک ہو کر اپنے دادا کے پیچھے روانہ ہونا اور فلاں راہ سے چلنا، جب وقت آیا تو میں نے ایسا ہی کیا چلتے چلتے مسلمانوں کی جاسوس جماعت نے ہمیں دیکھ لیا اور گرفتار کر کے لے گئے اور آخر کار یہ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو اور اس وقت تک سوائے تمہارے کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ میں شاہ روم کی دختر ہوں ایک بوڑھے شخص نے کہ میں جس کے حصہ میں آئی تھی میرا نام پوچھا تو میں نے نرجس بتایا جس پر اس نے کہا کہ یہ تو کنیزوں کا سا نام ہے۔ اس کے بعد بشر بن سلیمان نے عرض کیا کہ تعجب ہے باوجودیکہ تم اہل فرنگ سے ہو مگر تم عربی خوب جانتی ہو، فرمایا کہ میرے دادا کو مجھ سے بہت محبت تھی اور وہ یہ چاہتا تھا کہ مجھے آداب حسنہ سکھائے اس لیے اس نے ایک ایسی معلمہ کو میرے واسطے مقرر کیا تھا جو فرنگی اور عربی زبان کو جانتی تھی وہ صبح و شام آتی اور زبان عربی کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھ کو تعلیم دیتی یہاں تک کہ میں خوب عربی بولنے لگی۔

بشر بن سلیمان کہتے ہیں کہ جب میں ان معظمہ کو سامرے لے کر آیا اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں پہونچیں تو حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم نے دین اسلام کی عزّت اور دین نصاریٰ کی ذلّت اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی فضیلت کس طرح تجھ کو دکھائی عرض کیا اے فرزند رسول میں اس بات کو کیا بیان کر سکتی ہوں جس کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں پھر فرمایا کہ تجھے عزّت دینا چاہتا ہوں ان دو صورتوں میں سے کونسی صورت پسند ہے کہ دس ہزار دینار تجھ کو دے دوں یا شرافت ابدی کی بشارت دوں" عرض کیا کہ میں مال کی خواہش مند نہیں بلکہ شرف کی خوشخبری چاہتی ہوں فرمایا کہ تجھ کو بشارت ہو ایک ایسے فرزند کی جو مشرق و مغرب عالم کا بادشاہ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا جب وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی" عرض کیا یہ فرزند کس سے ہوگا فرمایا اسی سے جس کے لئے جناب رسالت مآبؐ نے تیری خواستگاری حضرت عیسیٰؑ سے کی تھی یہ بتا کہ کس کے ساتھ تیرا عقد حضرت مسیحؑ اور ان کے وصی نے کیا تھا عرض کیا کہ آپ کے فرزند کے ساتھ فرمایا کہ ان کو پہچانتی ہے عرض کیا جس شب سے بہترین زنان عالم کے ہاتھ پر اسلام لائی ہوں ہر رات کو وہ میرے دیکھنے کے لئے آتے رہے ہیں" اس کے بعد حضرت نے اپنے خادم کافور کو طلب فرمایا اور کہا کہ جاؤ میری بہن حکیمہ خاتون کو بلا لاؤ جب وہ آئیں تو فرمایا کہ یہی وہ کنیز ہے جس کے لئے میں نے کہا تھا یہ سن کر انہوں نے گلے سے لگایا اور بہت مہربانی سے پیش آئیں" حضرت نے فرمایا کہ اے دختر رسول اس کو اپنے یہاں لے جاؤ اور واجبات و سنن کی تعلیم دو یہ حسن عسکریؑ کی زوجہ اور صاحب الزّمان کی والدہ ہے۔

اس روایت میں ان معظمہ کی کنیزی کا بار بار ذکر اور ان کی خریداری کا معاملہ وغیرہ یہ سب ظاہری باتیں سلطنت ظلم و جور کے دستور کی بنا پر وقتی حالات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومصالح شرعیہ پر مبنی تھیں" حقیقتہً " نہ وہ مال غنیمت جمع کرنے والوں کی کنیز ہو سکتی تھیں نہ عام مسلمانوں میں سے کسی کے حصہ میں آسکتی تھیں" یہاں تو جنگ بھی نہیں ہوئی وہ اسلام لا چکی تھیں جوش عقیدت میں آرہی تھیں اسیری میں آنا توان کی ایک تدبیر تھی وہ اصل میں مقید و مجبور ہو کر نہیں آئی تھیں" شریعت کا حکم یہ ہے کہ کفار کا وہ مال جو جائز لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ آئے یا کسی دوسری صورت سے ان کے قبضہ میں پہونچے تھوڑا ہو یا بہت اس میں سے خمس نکالا جائے گا" اور بغیر جنگ کے جو علاقہ ان کا حاصل ہو وہ امام وقت کا مال ہے وہ نفیس اشیا بھی مال امام ہیں جو خاص ان کے بادشاہ کی ہوں" وہ چیزیں بھی جنہیں مسلمان فوجی بغیر اذن امام کے لوٹیں امام کا مال ہیں اور انہیں کے لئے مخصوص ہیں بغیر ان کی اجازت کے کوئی متصرف نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے زمانۂ غیبت میں ایسی صورت پیش آنے پر کافروں کی عورتوں کی خرید فروخت کو مباح کر دیا گیا ہے۔ اس وقت اگرچہ امام علی نقی علیہ السلام امام تھے مگر امامت کی قید و بند کا خوفناک زمانہ تھا خاموشی کا عالم تھا لیکن طالب حق کو حق کی رہنمائی ہر حالت میں امام کا کام ہے اور امن و سلامتی کے ساتھ ہر صاحب حق کو ہی اپنا حق حاصل کرنے کا ہر طرح اختیار ہوتا ہے پس حسب مشیت الٰہی عالم باطنی میں جو کچھ ہو چکا تھا اس کا عالم ظاہری میں عملی صورت اختیار کرنا اسی پر موقوف تھا کہ خوبصورتی کے ساتھ نرجس خاتون کو حضرت خرید فرمائیں اور کنیزی کا غلط دعوے کرنے والے کے قبضہ سے ان معظمہ کو آزادی حاصل ہو" ان حقائق کے بعد آسانی سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ لفظ کنیز کا استعمال محض ظاہری طور پر تھا تاکہ حقیقی مسئلہ اور راز کی بات راز میں رہے اور دشمنوں تک نہ پہونچنے پائے" ان محترمہ بی بی کی عزت و شرافت کا کیا کہنا جو روم کی شہزادی تھیں عالم رویا میں حضرات معصومین علیہم السلام کی زیارت سے مشرف ہوئیں انہیں کے فیضان سے مسلمان ہوئیں عقد ہوا تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توفیقِ الٰہی سے دنیا کے اقتدارِ سلطنت کو ٹھکرایا گیا سے کیا ہوئیں کہاں سے کہاں آئیں کیسی حفاظت سے آئیں اور آ کر آخری حجّت خدا کی مادرِ گرامی بنیں۔

اگرچہ بعض برگزیدگان خدا کی کچھ ناپسند بیویاں اپنی بدقسمتی سے سرکش و نافرمان بھی رہی ہیں جن کا زوجیت میں آنا زمانے کی بڑی بڑی مصلحتوں پر مبنی تھا لیکن فطری بات یہ ہے کہ اچھے اچھوں کو پسند کرتے ہیں اور بُرے بُروں کو پاک عورتیں پاکیزہ مردوں کے واسطے موزوں ہیں اور پاکیزہ مرد پاک عورتوں کے لیئے۔ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ پ۱۸ ع ۹۔

پانچواں بیان ذکرِ ولادت حضرت حجّت علیہ السّلام

حضرت کی ولادت مخفی طور پر ہوئی پیدائش کی شب تک بالکل آثارِ حمل نمایاں نہیں ہوئے اور یہ کوئی تعجّب کی بات نہیں ہے پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے کیونکہ حضرات انبیاء و آئمہ علیہم السّلام کی ارواح نورانیہ مثل عام لوگوں کی روحوں کے نہیں ہوتیں بلکہ یہ صاحبانِ رُوح قدس ہوتے ہیں اور ان کے کمالات و تصرفات شکمِ مادر ہی سے معجزے کی صورت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اوّل سے بغیر ظہور آثار کے اعجازی شان کے ساتھ ولادت بھی ہو جاتی ہے" حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش اسی طرح ہوئی نمرود نے حکم دے دیا تھا کہ مرد عورتوں سے جدا کر دیئے جائیں اگر کسی کے لڑکا پیدا ہو تو اس کو ہلاک کر دیا جائے مگر جب حضرت ابراہیمؑ کا حمل ہوا تو شکمِ مادر سے کوئی اثر ظاہر نہ ہوتا تھا پیدا ہوئے تو والدہ ماجدہ ہلاکت کے خوف سے ایک غار میں رکھ آئیں اور وہیں انگوٹھے چوس چوس کر پرورش پائی، حضرت موسٰےؑ کی ولادت ایسے ہی ہوئی کہ حمل کے آثار بالکل نمودار نہ تھے والدہ خائف بھی ہوئیں مگر مولود نے تسلّی دی اور مادرِ گرامی سے کلام کیا اس لئے کہ ان کو فرعون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے قتل کا خوف تھا اس کے حکم سے بلیس پچیس ہزار بچے بنی اسرائیل کے ختم کر دیئے گئے تھے اس کو معلوم ہو چکا تھا کہ میری سلطنت کا خاتمہ بنی اسرائیل کے ایک بچے کے ہاتھ سے ہو گا پیدائش کے بعد حضرت موسےٰ کو کپڑے میں لپیٹ کر اک نہ خانہ میں رکھ دیا گیا پھر والدہ ماجدہ نے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا اور فرعون کی بیوی آسیہ نے نکالا اپنا بیٹا بنایا اور حضرت موسےٰ نے فرعون ہی کے گھر میں پرورش پائی،، اسی طرح حضرت حجّت علیہ السلام کے متعلق مختلف حکومتوں والے سلسلہ بسلسلہ پیغمبر اسلام کی پیشین گوئیاں، سنتے چلے آرہے تھے کہ حضرت کے بعد بارہ امام ہوں گے اور اولاد رسول میں یارھویں امام ایسے آئیں گے جو تمام روئے زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے اور سارے عالم پہ ان کی حکومت ہو گی ان ارشادات سے وہ سمجھے ہوئے تھے کہ ہماری سلطنت کا زوال اور ملوکیت کا خاتمہ اسی ذات کے ہاتھوں سے ہو گا لہٰذا اس کو پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے اور اگر پیدا ہو جائے تو زندہ نہ چھوڑا جائے مگر ان لوگوں کی ایسی کارروائیاں خدا کی قدرت اور رسول خدا کی صداقت سے ناشناسی پر مبنی تھیں سب کچھ کیا لیکن نتیجہ میں ناکام رہے حضرت کی پیدائش ہو گئی اور دشمنوں کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔

یوں تو بارہ اوصیاء کے تذکرے برابر ہوتے رہتے تھے اور ان حضرات سے جو بھی دنیا میں آیا اس کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک ہوئے وہ دُنیا کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہیں، بنی عباس کی سلطنت کا زمانہ ۱۳۲ھ سے شروع ہوا اور چلتے چلتے ۲۳۲ھ میں متوکل کو حکومت ملی اگرچہ اس وقت سے آخری امام علیہ السلام کی ولادت کے متعلق نگرانی کے انتظامات ہونے لگے تھے لیکن جب اس کا بیٹا معتمد فرمانروا ہوا تو اس کو خاص گھبراہٹ رہی کیونکہ اس کا زمانہ گیارھویں امام علیہ السلام کا زمانہ تھا وہ یہ خیال کئے ہوئے تھا کہ وقت آ گیا ہے اور میرے ہی زمانہ میں سب کچھ ہو گا اس لئے اس نے طرح طرح کے جال پھیلا رکھے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سے پہلے امام علی نقی علیہ السلام چودہ پندرہ برس نظر بند رہ چکے تھے گھر آنے جانے کی بندش نہ تھی نظر بندی کے بعد مکان پر رہنے کی اجازت ہو گئی تھی مگر تفحص حالات کے لیے جاسوس لگے رہتے تھے لیکن امام حسن عسکری علیہ السّلام کے واسطے قیدِ تنہائی رہی جہاں حضرت مقید تھے وہاں سے نہ کبھی باہر تشریف لے جا سکتے تھے نہ آپ سے ملاقات کے لئے کوئی آ سکتا تھا یہاں تک کہ راہب نصرانی کا یہ مشہور واقعہ پیش آیا کہ سامرے میں قحط کی وجہ سے لوگ پریشان ہو رہے تھے بارش نہ ہوتی تھی تین روز نماز استسقا بھی پڑھی گئی مگر کچھ نہ ہوا لیکن جب نصرانی جنگل کی طرف گئے اور راہب نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو بادل آ گیا اور پانی برسنے لگا یہ صورت دیکھ کر مسلمان دین نصاریٰ کی طرف مائل ہونے لگے بادشاہ وقت معتمد زوال سلطنت کے اندیشے میں بہت پریشان ہوا اور اس مصیبت میں اس کو امام وقت حضرت حسن عسکری علیہ السلام یاد آئے قیدخانہ سے بلایا اور فریاد کی کہ اپنے نانا کی امت کی خبر لیجیئے حضرت نے فرمایا کہ پریشانی کی بات نہیں ہے کل لوگوں کا یہ شک رفع ہو جائے گا چنانچہ دُوسرے روز معتمد بھرے مجمع کے ساتھ جن میں نصاریٰ بھی تھے حضرت کو ساتھ لے کر صحرا میں گیا اول راہب نے دُعا کی ابر آیا اور بارش ہونے لگی حضرت نے فرمایا کہ جو چیز راہب کے ہاتھ میں ہے وہ اس سے لے لی جائے چنانچہ ایک ہڈی جس کو وہ اپنی انگلیوں میں چھپائے ہوئے تھا نکال لی گئی اور حضرت نے اس کو کپڑے میں لپیٹوا دیا جس کے بعد پانی بھی رک گیا تب حضرت نے راہب سے فرمایا کہ اب دعا کرو اس نے ہرچند دُعا کی لیکن بے اثر رہی یہ حال دیکھ کر مخلوق حیرت میں رہ گئی حضرت نے معتمد سے فرمایا کہ یہ ایک نبی کی ہڈی ہے اور دستور ہے کہ جب کسی پیغمبر کی ہڈی ظاہر ہو گی تو باران رحمت نازل ہو گا اس بات کا امتحان ابھی کر لیا جائے چنانچہ وہ ہڈی کپڑے سے نکال کر ہاتھ پر رکھی گئی فوراً بادل آیا اور مینہہ برسنے لگا، پھر وہ ہڈی لپیٹ دی گئی اور حضرت نے اپنے طور پر نماز استسقا پڑھی اور دُعا فرمائی اس وقت بادل آیا اور خوب پانی برسا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس واقعہ سے معتمد کی کچھ آنکھیں کھلیں اور حضرت کو رہا کر دیا یہ قدرتی اسباب حضرت حجّت علیہ السّلام کی ولادت کے تھے کہ پدر بزرگوار کو قید و بند کی بلا سے نجات ملی اور خاموشی کے ساتھ حضرت نے خانہ نشینی اختیار فرمائی مگر بارھویں امام علیہ السّلام کی پیدائش کے متعلق نگرانی کا وہی رنگ رہا شدید انتظامات تھے نظریں لگی ہوئی تھیں لیکن خداوند عالم نے حفاظت کے ایسے انتظامات مہیا کئے کہ مخفی صورت سے ولادت ہوئی اور حضرت دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے جو خدا کو منظور تھا وہ ہوا نظام ربّانی اور منشاء یزدانی کے مقابل کسی کی تدبیر کامیاب نہیں ہوسکتی اس کی سب باتیں پوری ہوتی ہیں جن کا کوئی روکنے والا نہیں ہے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ پ ۱۶ ۔

حالاتِ ولادت

یہ بات پیش نظر رہے کہ انبیاء و آئمہ کو روح نورانی عطا ہوتی ہے رُوح قدس سے ان کی تربیت ہوتی ہے پوشیدہ ولادتیں ہوجاتی ہیں ان کی خلقت کا تعلق عالم امر سے ہوتا ہے عام لوگوں کی طرح خلقت مادی نہیں ہوتی کہ جہاں حمل میں پھر پرورش میں رفتہ رفتہ خارجی اسباب کی ضرورت ہوا کرتی ہے حضرت عیسٰےؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور پیدا ہوتے ہی گہوارے میں کلام کرنے لگے پیغمبر اسلام کی ولادت ہوئی کیسے کیسے معجزے ظاہر ہوئے شکم مادر ہی سے تسبیح و تہلیل کی آوازیں آنے لگی تھیں امیرالمومنین علیہ السلام اعجازی شان سے پیدا ہوئے اور دیوار کعبہ شق ہوئی حوریں خدمت کے لئے آئیں پیدا ہوتے ہی کلمہ پڑھا رسول اللہ کی جب صورت دیکھی تو سلام کیا اور قرآن سُنانا شروع کر دیا ایسے خوارق عادات کا ذرّیت رسول میں سلسلہ جاری رہا ہے کیونکہ سب کا مبداء ایک ہے سب کا مرکز ایک ہے سب کا نور ایک ہے سب کی روح ایک ہے سب کی ریاست ایک ہے سب کی خلافت و امامت ایک ہے۔

حضرت کی تاریخ ولادت پندرھویں ماہ شعبان ۲۵۵ھ روز جمعہ وقت صبح ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مقام پیدائش سامرہ ہے قدماء اصحاب میں شیخ جلیل الشان فضل بن شاذان نے جو حضرت کی پیدائش کے زمانہ میں بقید حیات تھے اور شیخ صدوق و شیخ طوسی و شیخ مفید و دیگر حضرات نے چند اسناد صحیحہ سے جو روایات نقل فرمائی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حکیمہ خاتون دختر امام محمد تقی علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جب میرے بھائی امام علی نقی علیہ السلام نے رحلت فرمائی اور امام حسن عسکری علیہ السلام قائم مقام ہوئے تو میں اس طرح زیارت کو جایا کرتی تھی جس طرح ان کے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی ایک روز جو حسب عادت پہونچی اور شام کو واپسی کا قصد کیا تو حضرت نے فرمایا کہ پھوپھی اماں آج روزہ ہمارے ہی پاس افطار کیجئے اور رات کو یہیں قیام رہے یہ شب نیمۂ شعبان کی شب ہے عنقریب وہ فرزند گرامی میرے یہاں پیدا ہونے والا ہے جو ساری مخلوق پر خدا کی حجّت ہوگا اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اس طرح زندہ کرے گا کہ وہ ہدایت و ایمان سے معمور ہو جائے گی میں نے دریافت کیا کہ یہ ولادت کس سے ہوگی فرمایا کہ نرجس خاتون سے یہ سُن کر میں نے عرض کیا کہ نرجس خاتون میں تو کوئی اثر حمل کا نہیں ہے فرمایا کہ نرجس ہی سے یہ پیدائش ہوگی میں اٹھی اور نرجس خاتون کے پاس پہونچی شکم و پشت کو دیکھا مطلق آثار حمل کے نہ پائے واپس ہو کر پھر میں نے یہی کہا جس پر حضرت مسکرائے اور فرمایا کہ جب صبح ہوگی تو معلوم ہو جائے گا اسکا حال مادر موسےٰ کی مثال ہے کہ وقت ولادت تک کسی کو علم نہیں ہوا اور نہ حمل کا کوئی اثر ظاہر ہو سکا کیونکہ موسیٰ کی جستجو میں فرعون کے حکم سے حاملہ عورتوں کے شکم چاک کیے جا رہے تھے یہ فرزند بھی نظیر موسےٰؑ ہے اے پھوپھی ہم گروہ انبیاءؑ و اوصیاءؑ کی مائیں ہمیں شکموں میں نہیں اٹھاتی ہیں بلکہ وہ ہم کو پہلوؤں میں رکھتی ہیں اور ہم داہنی ران کی جانب سے باہر آتے ہیں کیونکہ ہم نور خدا ہیں اور خدا کے نور کو کسی قسم کی پلیدی نہیں پہنچ سکتی اس کے بعد دوبارہ میں نرجس خاتون کے پاس آئی اور جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کی خبر دی اور حال پوچھا جس پر یہ جواب دیا کہ میں ایسی کوئی بات اپنے میں نہیں پاتی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ میں رات کو وہیں ٹھہر گئی نماز مغربین اور کھانے سے فارغ ہوکر نرجس خاتون کے پاس ہی آرام کیا آدھی رات کو اٹھی نرجس خاتون سو رہی تھیں میں نے نماز شب پڑھی ادعیہ وتعقیبات میں مشغول تھی کہ نرجس خاتون بھی بیدار ہوئیں وضو کر کے نمازیں پڑھیں اور پڑھ کر پھر لیٹ گئیں اس وقت تک ان میں کسی طرح کا کوئی تغیر نہ تھا اتنے میں صبح ہونے لگی اور میرے دل میں طرح طرح کے خیالات گزرنے لگے جس پر امام حسن عسکری علیہ السلام نے اسی جگہ سے جہاں وہ تشریف فرما تھے مجھ کو آواز دی اور بعلم امامت فرمایا کہ پھوپھی اماں گھبرائیے نہیں وہ وقت قریب آگیا ہے پس میں مطمئن ہوکر بیٹھی اور سورۂ الٓمٓ سجدہ و یٰسٓ پڑھنے لگی اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ نرجس خاتون مضطرب ہو رہی ہیں یہ دیکھتے ہی میں اپنی جگہ سے اٹھی اور ان کو سینہ سے لگا کر میں نے دریافت کیا کہ کیا کچھ محسوس کرتی ہو کہا کہ ہاں، تب میں نے کہا کہ اطمینان رکھو وہی ہونے والا ہے جو تم سے کہہ چکی ہوں اور میں نے اسماء الٰہی پڑھ کر دم کیئے حضرت نے آواز دی کہ سورہ اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ پڑھو اسی حالت میں پھر میں نے نرجس خاتون سے پوچھا کہ اب کیا حال ہے جواب دیا کہ جو کچھ مولا نے فرمایا تھا وہ ظاہر ہوگیا اور اس وقت میں نے اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ کی تلاوت شروع کر دی اس کے پڑھتے میں شکم مادر کے اندر ہی سے مولود کے بھی سورہ پڑھنے کی آواز آتی رہی اور مجھ کو سلام کیا جس سے میں ڈری لیکن حضرت نے آواز دی کہ پھوپھی اماں قدرت الٰہی سے تعجب نہ کیجیے خداوند عالم ہمارے بچوں کو حکمت کے ساتھ گویا فرماتا ہے اور روئے زمین پر بزرگی میں ہم کو اپنی حجت قرار دیتا ہے" ابھی حضرت کا کلام تمام نہ ہوا تھا جو نرجس خاتون میری نظروں سے غائب ہوگئیں گویا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ سا حائل ہوگیا میں فریاد کرتی ہوئی حضرت کی خدمت میں آئی فرمایا کہ پھوپھی اماں اندیشہ کی بات نہیں ہے واپس جایئے نرجس کو آپ وہیں پائیں گی چنانچہ میں آگئی تو دیکھا کہ پردہ اٹھا دیا گیا ہے اور نرجس خاتون سے ایسا نور ساطع ہو رہا ہے جس سے آنکھوں کو خیرگی ہوتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اور ایک صاحبزادے سجدے میں جھکے ہوئے انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کیے ہوئے فرما رہے ہیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ جَدِّیْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ اَبِیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حُجَّۃُ اللّٰہِ ط یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور میرے نانا محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور میرے دادا امیرالمومنینؑ حجّت خدا ہیں" اسی طرح ایک ایک امام کا نام لیا جب اپنے نام تک پہنچے تو کہا اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ وَاَتْمِمْ لِیْ اَمْرِیْ وَثَبِّتْ وَطْاَتِیْ وَامْلَاْءِ بِیْ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا ۔ یعنی بارالہا جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کو میرے لئے وفا فرما اور میرے امر کو پورا کر اور مجھ کو ثابت قدم رکھ اور میرے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے پُر فرما میں نے دیکھا کہ وہ صاحبزادے صاحب الامر علیہ السلام تمام الائشوں سے پاک و پاکیزہ پیدا ہوئے ہیں اور داہنے ہاتھ پر لکھا ہوا ہے جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ط پ ۱۵ ع ۹ ۔ یعنی حق آیا اور باطل گیا یقیناً باطل تو مٹنے والا ہی تھا اور دیکھا کہ ان سے ایک نور ساطع ہو کر اطراف آسمان میں پھیل گیا ہے کچھ پرندے آسمان سے آرہے ہیں اور اپنے پروں کو ان کے سر اور بدن سے ملتے ہیں اور اڑ جاتے ہیں"

حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ حضرت ابو محمدؐ یعنی امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھ کو آواز دی کہ میرے فرزند کو میرے پاس لے آؤ" میں لیکر گئی جب قریب پہنچی تو صاحبزادے نے پدر بزرگوار کو سلام کیا والد ماجد نے جواب دیا اور اس طرح ہاتھوں پر لیا کہ صاحبزادے کے پائے مبارک حضرت کے سینے پر تھے حضرت نے اپنی زبان فرزند کے منہ میں دی سر پر آنکھوں پر کانوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ پڑھو صاحبزادے نے اعوذ باللہ کہنے کے بعد بسم اللہ کے ساتھ یہ آیت پڑھی وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوٰرِثِیْنَ ہ وَنُمَکِّنَ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَجُنُوْدَھُمَا مِنْھُمْ مَّا کَانُوْا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یَحۡذَرُوۡنَ ۵ پ۲۰ ع ۴ یعنی ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین پر کمزور کر دیئے گئے ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں کو مالک قرار دیں اور انہیں کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو انہیں کمزوروں سے وہ چیز دکھا دیں جس سے یہ ڈرا کرتے تھے،، پھر رسول خدا اور آئمہ ہدیٰ پر درود بھیجا انبیاء کے صحیفوں کی تلاوت کی اول صُحف ابراہیمؑ کو سریانی زبان میں پڑھا، کتاب ادریسؑ و نوحؑ و صالحؑ اور توریت موسےٰ و انجیل عیسیٰ و فرقان محمدؐ مصطفےٰ کو پڑھا، حضرت نے ان مرغان سفید میں سے جن کی آمد و رفت ہو رہی تھی ایک کو حکم دیا کہ اس مولود کو لے جا اور اس کی حفاظت کر چنانچہ وہ لے گیا اور اس کے پیچھے باقی پرندے اڑ گئے اس وقت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرما رہے تھے کہ میں نے تم کو اس کے سپرد کیا ہے جس کی سپردگی میں موسےٰؑ کو مادر موسےٰ نے دیا تھا نرجس خاتون اس واقعہ سے رونے لگیں حضرت نے انہیں تسلّی دی اور فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ عنقریب یہ فرزند تمہارے پاس آئے گا اور تمہارے سوا کسی کا دُودھ نہ پیئے گا آمد و رفت ہوتی رہے گی حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ پرندے کیسے تھے فرمایا جو لے گیا وہ روح قدس ہے اور آئمہ پر موکل ہے جو ان کو ہر لغزش و خطا سے محفوظ رکھتا ہے اور باقی ملائکہ تھے اس کے بعد دوسرے روز بھی میں نے صاحبزادے کو نہ دیکھا جس سے میں متحیّر تھی مگر حضرت نے یہ کہہ کر مطمئن فرمایا کہ یہ مولود خدا کی امانتوں میں سے ہے البتہ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ گہوارے میں سو رہے ہیں اُوپر سبز کپڑا ڈھکا ہوا ہے جس کو میں نے ہٹایا انہوں نے آنکھیں کھولیں اور تبسّم ہوئے میں نے بوسے کے لئے ان کو اٹھایا تو ایسی خوشبو میرے دماغ میں پہنچی کہ اس سے قبل کبھی نہ سونگھی تھی اور چالیس روز کے بعد میں نے جو دیکھا کہ وہ جناب گھر میں چل پھر رہے ہیں جس پر امام حسن عسکری علیہ السلام سے عرض کیا کہ صاحبزادے تو دو سال کے معلوم ہوتے ہیں حضرت مسکرائے اور فرمایا کہ انبیاء و اوصیاء کے فرزند جو امام ہوتے ہیں ان کی نشو و نما خلاف عادت ہوتی ہے وہ ایک مہینے میں اتنا بڑھتے ہیں جتنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عام بچے ایک سال میں اور ہمارا ایسا بچہ شکم مادر میں کلام کرتا ہے قرآن پڑھتا ہے شیر خواری کے زمانہ میں خدا کی عبادت کرتا ہے ملائکہ صبح و شام اس کے پاس آتے رہتے ہیں حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں نے صاحبزادے کو ان کے والد ماجد کی وفات سے چند روز قبل مرد جوان دیکھا اور وفات کے بعد ہر روز صبح و شام صاحب الامر علیہ السلام کے پاس جایا کرتی جو کچھ لوگ مجھ سے سوالات کرتے حضرت سے ان کے جوابات لے کر سوال کرنے والوں کو بتلا دیتی خدا کی قسم کبھی کبھی ایسا ہوتا رہا ہے کہ میں نے دریافت کرنے کا ارادہ کیا اور سوال کرنے سے پہلے ہی حضرت نے جواب دے دیا، حجت خدا کی یہی شان ہوتی ہے قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵ پ ۸ ع ۵ -

کثرت روایاتِ ولادت

یہ خیال نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت حجتؑ علیہ السلام کی ولادت کی راویہ صرف حکیمہ خاتون ہیں ایسا نہیں ہے ان معظمہ کی روایت زیادہ اس وجہ سے نقل کی جاتی ہے کہ اس میں تفصیلی حالات ہیں اور ایسی معتبر اور مصدق ہے کہ صدوق علیہ الرحمۃ نے جن سندوں سے اس کو نقل فرمایا ہے ان میں سے ایک روایت موسیٰ بن محمد قاسم بن حمزہ بن موسےٰ بن جعفر علیہ السلام سے منقول ہے جس کو موسیٰ نے کتاب میں لکھ لیا تھا اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی تھی یہ حدیث ولادت حضرت کی سُنی ہوئی ہے ان محترمہ کے علاوہ خبر ولادت کے دوسرے بڑے بڑے معتمد راوی ہیں بے شک پدر بزرگوار نے صاحبزادے کی پیدائش کو اوّل ایسا مخفی رکھا تھا کہ قریبی رشتہ دار بھی مطلع نہ ہو سکے اپنے بھائی جعفر تک کو خبر نہ کی اور وہ بھائی کی شہادت تک یہ بھی نہ جانتے تھے کہ بھائی کے کوئی فرزند بھی ہے گھر کے تین چار وفادار غلام و کنیزیں اور بعض راز دار مومنین مخلصین خبردار تھے تاکہ یہ گواہ ہوں اور واقعہ ولادت شہادت سے خالی نہ رہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے چند کنیزوں کو جن سے اطمینان تھا طلب فرما کر حکم دیا کہ مولود کو سلام کرو انہوں نے بعد سلام بوسے لئے نسیم کنیز کا بیان ہے کہ صاحبزادے کی پیدائش سے ایک شب کے بعد میری حاضری ہوئی تو مجھے چھینک آئی صاحبزادے نے فرمایا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ جس کو سُن کر مجھ کو خوشی ہوئی پھر کہا کہ کیا اس کے متعلق تجھ کو خوشخبری دوں میں نے عرض کیا کہ ارشاد ہو فرمایا کہ چھینک کا آنا تین دن تک موت سے امان ہے" موسےٰ بن محمدؐ کہتے ہیں کہ میں نے عقید خادم امام علیہ السلام سے حدیث حکیمہ خاتون کی تصدیق چاہی تو جواب دیا کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا سچ کہا ہے" حسن بن حسین علوی کا بیان ہے کہ جب ولادت کی خبر ملی تو امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں تہنیت کے لئے میں حاضر ہوا" احمد بن اسحاق قمی کے پاس حضرت نے فرزند کی خبر پیدائش اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجی اور تحریر فرمایا کہ تمہارے علاوہ اپنے دوستوں میں بہت کم لوگوں کو اس کی اطلاع دی گئی ہے تم بھی پوشیدہ رکھنا اور تمہیں بھی اس لئے مطلع کیا گیا ہے تاکہ تمہاری مسرت کا باعث ہو" حسن بن منذر سے روایت ہے کہ حمزہ بن ابوالفتح میرے پاس آئے اور یہ خوشخبری پہنچائی کہ کل رات خانہ امامت میں فرزند کی ولادت ہوئی ہے جس کو پوشیدہ رکھنے کا حضرت نے حکم فرمایا ہے میں نے پوچھا کہ نام کیا رکھا کہا م ح م د " ابو جعفر عمری کا بیان ہے کہ جب صاحبزادے پیدا ہوئے تو امام علیہ السّلام نے بلا کر حکم دیا کہ بکرے عقیقہ کر دیئے جائیں ان اخبار کے علاوہ اسی قسم کی متعدد روایات مجلسی علیہ الرحمتہ نے بحار الانوار میں نقل فرمائی ہیں وہ اور یہ سب صاحبان براہ راست اطلاع والے خبردار لوگ ہیں اور بذاتِ خود مطلع ہوئے پھر رفتہ رفتہ حسب مصلحت ان کے ذریعہ سے دوسرے با اخلاص مومنین کو خبریں پہنچتی رہیں اور اس طرح روایات بڑھتی رہی ہیں۔

ایسے بعض معتمد مقامی لوگ جو ولادت سے مطلع ہوئے اور دور دراز مقامات کے رہنے والے ایسے سچے دوست جو امتحان محبّت و وفا میں پورے اتر چکے تھے اور جن کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے پیدائش فرزند کی اطلاعات بھیجی تھیں ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے علاوہ ایسے خوش قسمت صاحبان بھی ہیں جن کو وقتاً فوقتاً خود حضرت نے صاحبزادے کی زیارت سے مشرف فرمایا ہے چنانچہ ابو غانم کا بیان ہے کہ حضرت نے اپنے فرزند کا نام "م ح م د" رکھا اور پیدائش سے تین دن کے بعد باہر لا کر اپنے اصحاب کو دکھایا اور فرمایا کہ یہی لڑکا میرے بعد میرا قائم مقام اور تمہارا امام ہے یہی وہ قائم منتظر ہے جس کا انتظار ہوگا اور جب ساری زمین ظلم و جور سے پُر ہو جائے گی تو یہ تمام دنیا کو عدل و داد سے بھر دے گا محمدؐ بن ایوب وغیرہ سے نقل ہے کہ ہم چالیس آدمی ایک ساتھ امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنے فرزند کو دکھایا اور فرمایا کہ یہی میرے بعد تمہارا امام ہے کامل بن ابراہیم مدنی کا بیان ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اندر کے دروازہ پر پردہ پڑا ہوا تھا جو یکایک ہوا سے کھل گیا اب جو دیکھا تو ایک چاند سا بچہ نظر آیا حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آرزو پوری ہو گئی یہی میرے بعد حجّت خدا ہے یعقوب بن منفوس سے منقول ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ کے بعد یہ امر امامت کس سے متعلق ہوگا فرمایا کہ ذرا یہ پردہ اٹھاؤ میں نے پردہ اٹھایا تو ایک طفل کم سن برآمد ہوئے حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد یہ تمہارا امام ہوگا پھر صاحبزادے سے کہا کہ اندر چلے جاؤ وہ چلے گئے اس کے بعد مجھ کو حکم دیا کہ گھر میں جا کر دیکھو میں گیا تو وہاں کسی کو نہ پایا علی بن مطہر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ اپنے فرزند کی بڑی قدر فرماتے تھے عمرو اہوازی سے نقل ہے کہ حضرت نے اپنے فرزند کو مجھے دکھا کر فرمایا کہ میرے بعد یہی تمہارا امام ہے۔ خادم فارسی کا کہنا ہے کہ میں حضرت کی بارگاہ معلّیٰ میں حاضر تھا کہ اندر سے ایک کنیز اپنے ہاتھ پر پوشیدہ چیز لئے ہوئے آئی حضرت نے کہا دکھا اس نے کھولا تو مجھ کو نہایت حسین بچہ نظر آیا تب حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد یہی تمہارا امام ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بن امام موسےٰ کاظم علیہ السلام نے جو بہت سن رسیدہ بزرگ تھے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت کے فرزند کو اس وقت دیکھا ہے جب وہ بچے تھے" اسی طرح کی اور روایات بھی ہیں بلکہ بعض لوگوں کے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایسے واقعات ہیں کہ وہ کچھ مسائل دریافت کرنے کے لیئے آئے اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان کو صاحبزادے کے جمال جہاں آرا سے شرفیاب فرمایا اور صاحبزادے ہی نے سوالات کے اس طرح جوابات دیئے جس سے شان اعجاز نمایاں ہوتی ہے۔

ولادت سے خبردار دیندار اور بعد ولادت پدر بزرگوار کی موجودگی میں فرزند کی زیارت سے مشرف ہونے والے سعادتمند جو سب کے سب ایسے دیانتدار و امانت دار کہ جن کے قدم کسی منزل پر ڈگمگانے والے نہ تھے اگرچہ ان کا دائرہ محدود رہا لیکن پھر بھی ان کی کافی خاصی تعداد ہے اور اس سلسلہ میں بکثرت روایات ان صاحبان سے نقل ہو رہی ہیں یہ صرف خداوند عالم کی طرف سے حق کا تحفظ اور امام حسن عسکری علیہ السلام کا اعجازی انتظام اور تصرف تھا کہ کتنے دوست آخری حجّت خدا کی ولادت کے راز سے باخبر ہوئے مگر غیروں تک خبر نہ پہنچ سکی اور باوجود تفحّص و تجسّس کے سب دشمن بے خبر ہی رہے" اس وقت مصلحت اسی میں تھی کہ نہ تو خبر پیدائش پھیلنے پائے اور نہ بالکل پوشیدہ رکھی جائے تاکہ معاندین کے حملہ سے بھی حفاظت رہے اور پر خلوص مومنین بھی مطمئن ہوں اور گیارہویں امامت کے بعد کے لیئے اپنے بارھویں سردار کی موجودگی سے ان کے دل قوی رہیں اور واقعاتی حیثیت سے ان متدیّن لوگوں کی عینی شہادتیں بھی اس حجّت خدا کے پیدا ہونے کے متعلق مکمّل ہو جائیں جس کا وجود از روئے قرآن و حدیث لازم جس کے بارے میں بیشمار پیشین گوئیاں ہو چکی ہیں پھر انہیں اصحاب کے ذریعہ سے آئندہ نسلوں تک سلسلہ بسلسلہ اخبار ولادت پہنچیں جن سے ہر دور میں اہل ایمان کے جذبات ایمانی بلند رہے اور انکار کرنے والوں کا انکار دنیا پر چھانے نہ پایا۔

بہت سے علماء اسلام نے حضرت کی ولادت کے تذکرے فرمائے ہیں منجملہ ان کے شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف شافعی نے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزّمان میں، شیخ نورالدین علی بن محمّد صباغ مالکی نے فصول مہمہ میں، سبط ابن جوزی حنفی نے تذکرہ خواص الامۃ میں، ابن حجر مکّی نے صواعق محرقہ میں، علّامہ کمال الدین محمّد بن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلحہ قرشی نے مطالب السئول میں، ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی نے ہدایۃ السعداء میں، شیخ عبدالوہاب شعرانی نے یواقیت میں، سید جمال الدین شیرازی نے روضۃ الاحباب میں، ملا عبدالرحمٰن جامی نے شواہد النبوۃ میں حافظ خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں علامہ سلیمان قندوزی بلخی نے ینابیع المودۃ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے رسالہ مناقب و احوال آئمہ اطہار میں حضرت کی پیدائش کا ذکر کیا ہے ان کے علاوہ اور بہت سے صاحبان نے اپنی اپنی کتابوں میں حالات ولادت نقل فرمائے ہیں۔

غرضکہ مجموعی حیثیت سے حضرت سے متعلق تمام احادیث و روایات اور اقوال علماء محققین و مورخین معتمدین پر نظر کرنے سے یہ مسئلہ بالکل صاف ہوجاتا ہے کہ حضرت کی خبر ولادت متواترات سے ہے اور بلحاظ دیانت اسلامی کسی کو ان اخبار سے انکار نہیں ہوسکتا وہ صاحبان ایمان جن تک حضرت کی پیدائش کی خبریں پہونچیں یا امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی موجودگی میں جن کو صاحبزادے کی زیارت کا شرف بخشا ان کے علاوہ بکثرت ایسے مومنین ہیں جو پدر بزرگوار کی شہادت کے بعد قریبی زمانوں میں حضرت کی ملاقات سے مشرف ہوئے ہیں جناب شیخ صدوق کی کتاب کمال الدین میں اور علامہ نوری کی کتاب نجم ثاقب میں زائرین کی طویل فہرستیں ہیں بس سچائی کے ساتھ ایسے حالات پر غور کرنے اور اس قسم کے بیانات کو کان لگا کر سننے کی ضرورت ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ ۝ پ ۲۶ ع ۱۷۔

چھٹا بیان ذکر انتظام حفاظت حضرت حجت علیہ السلام

حضرت حجت علیہ السلام کی مخفی ولادت مسئلہ غیبت کی تمہید تھی بلکہ حضرت کی پیدائش سے قبل ہی قدرت نے عنوان غیبت قائم فرما دیا تھا کہ حضرت کے جدِّ نامدار اور پدر بزرگوار کی حیات طیبہ اس طرح گزری تھی کہ قید کے زمانوں کے علاوہ بھی امام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی نقی علیہ السلام عام مومنین سے نہ ملتے تھے بس صرف چند آدمیوں کی آمدورفت تھی اور امام حسن عسکری علیہ السّلام تو بیشتر خاص مومنین سے بھی پردہ کے اندر سے گفتگو فرماتے تھے سوائے ایسی مجبوری کے جو حکومت کی طرف سے پیش آتی تھی باہر نہ نکلتے تھے ان حضرات کا یہ عملدرآمد بھی آخری حجّت خدا کی غیبت کا مقدمہ تھا تاکہ لوگ حجاب غیبت سے مانوس ہو جائیں سلاطین کو اور آئمہ معصومین کی طرف سے یہ اطمینان تھا کہ ہماری بادشاہت کے خلاف حصول سلطنت کے لئے ان حضرات کا کوئی حملہ نہیں ہوسکتا مگر آخری امام علیہ السلام کے متعلق جانتے تھے کہ ان کے ہاتھ سے مغلوب ہونا پڑے گا اور ہر دولت و مملکت ختم ہو جائے گی بادشاہ وقت معتمد بن متوکل انتہائی کوشش میں تھا کہ کسی طرح حضرت پر قابو حاصل ہو جائے برابر تجسس میں رہا لیکن حافظ حقیقی نگہبان تھا قدرت کی طرف سے اپنی حجّت کی حفاظت کے لئے سامان مہیا ہو رہے تھے اس نے تو بارش کے اعجازی واقعہ کے بعد جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے حضرت کی ولادت سے قبل ہی امام حسن عسکری علیہ السلام کو معتمد جیسے دشمن کی قید تنہائی سے نجات دے کر صاحبزادے کی نگرانی کے لئے موقع عطا فرمایا تھا صاحبزادے کی ولادت کے بعد بس خدا کی عبادت تھی اور اس حجّت خدا کی ہر لحظ حفاظت جس میں ایسا اہتمام تھا کہ ہر وقت فرزند پر نظر رہتی تھی جو مقام کہ جس خاتون کے آرام کا تھا اس میں پردے چھوٹے رہتے تھے اور مکان کا یہ حصّہ بیرونی نشست گاہ سے ملا ہوا تھا اور کوئی بغیر اجازت کے اندر نہ جاسکتا تھا شب و روز دشمنوں کا ایسا خوف لگا رہتا تھا کہ کبھی کبھی رات کو صاحبزادے کی خواب گاہ بدل دی جاتی تھی آرام گاہ کی حیثیت سے مکان کے حصّوں کی تبدیلی ہوتی رہتی تاکہ کسی کو اچانک حملہ کے لئے صحیح طور پر قیام گاہ کا پتہ نہ مل سکے اور عزیزوں میں سوائے امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی حکیمہ خاتون کے جو وقت ولادت بھی موجود تھیں اور سوا دو ایک کنیزوں کے جو حاضر خدمت رہتی تھیں ان انتظامات سے کوئی مطلع نہ تھا۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کی عمر اٹھائیس سال ہوئی جن میں سے پانچ سال خزانہ رسالت کے آخری گوہر نایاب کے تحفظ میں ایسی ایسی مشکلات کا سامنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہا جن کا جھیلنا خاصان خدا سے مخصوص ہے آپ کے قتل کے لئے بھی بہت کچھ کوششیں حکومت کی ہوتی رہتی تھیں مگر حضرت تو ایک امانت الٰہی کے امین تھے سب حملوں سے محفوظ رہے جب ضرورتیں پوری ہوگئیں تب شہادت کا وقت آیا حضرت نے امامت کی ذمہ داریاں اپنے فرزند کو سپرد فرمائیں صاحبزادے قائم مقام ہوئے اور حضرت کو معتمد عباسی نے زہر سے شہید کیا۔

اگرچہ اس وقت صاحبزادے جوان نظر آنے لگے تھے لیکن سن مبارک ساڑھے چار سال تئیس دن کا تھا اس عمر میں حضرت سے ریاست امامت کا تعلق ایسا ہی ہے جیسا سابقہ نبوتوں میں ہوتا رہا ہے "بزرگی بعقل است نہ بہ سال" یہ انتخاب الٰہی ہے جس میں چھوٹے بڑے سب برابر ہوتے ہیں حضرت عیسیٰ گہوارے میں اور بڑے ہو کر یکساں باتیں کرتے تھے نبوت مل گئی تھی حضرت یحییٰ بچپن ہی میں نبی بنا دیئے گئے تھے یہ واقعات قرآن میں موجود ہیں۔" پیغمبر اسلام کے گھر میں روز اول ہی سے یہ سلسلہ رہا ہے کہ سب حضرات شکم مادر ہی سے علم و حکمت کے خزانے تھے امیر المومنینؑ آسمانی کتابوں کی تلاوت کرتے ہوئے پیدا ہوئے حسنینؑ وقت وفات رسولؐ چھ سات برس کے تھے اس سے پہلے ہی نانا نے اپنے نواسوں کو امام فرمایا ہے جو چادر تطہیر میں داخل ہوئے ہیں مباہلہ میں شریک رہے ہیں یہ بچوں کی باتیں نہیں ہیں امام محمد تقی علیہ السّلام کو سات سال چند ماہ کی عمر میں اور امام علی نقی علیہ السلام کو آٹھویں برس امامت مل چکی ہے۔

حضرت حجّت علیہ السلام کی ولادت سے ایک سال قبل ۳ رجب ۲۵۴ھ میں امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت ہو چکی تھی اور ۸/ ماہ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو امام حسن عسکری علیہ السلام شہید ہوئے جب یہ خبر سامرے میں مشہور ہوئی تو تمام لوگوں نے رسول زادے کے ماتم میں شرکت کی،" ابو دیان کا بیان ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے کچھ خطوط دے کر مجھ کو مدائن بھیجا تھا اور چلتے وقت یہ فرمایا تھا کہ پندرہ روز کے بعد تم یہاں آؤ گے اور اس مکان سے رونے کی آواز سنو گے اس وقت میرا غسل ہو رہا ہوگا،" حضرت کا یہ ارشاد سن کر میں بہت غمگین ہوا اور عرض کیا کہ مولا پھر آپ کے بعد کون امام ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا وہ کہ جو تم سے ان خطوط کے جواب طلب کرے اور میرے جنازہ کی نماز پڑھائے اور کیسہ کے اندر کی خبر دے چنانچہ میں روانہ ہو گیا اور پندرھویں دن واپس ہو کر وہی سب کچھ دیکھا جو حضرت نے فرمایا تھا لوگ رو رہے تھے تجہیز و تکفین ہو رہی تھی اتنے میں ایک خادم آیا اور جعفر سے کہا کہ چلئے کفن ہو چکا ہے بھائی کے جنازے پر نماز پڑھئے جملۂ مومنین اندر گئے لاش اقدس صحن میں رکھی ہوئی تھی جب صفیں درست ہو گئیں اور جعفر نے آگے بڑھ کر نماز پڑھنا چاہی تو یکایک ایک جلیل القدر صاحبزادے حجرے سے باہر آئے اور جعفر سے کہا کہ چچا پیچھے ہٹ جاؤ اپنے باپ کے جنازے پر نماز پڑھنے کا میں حقدار ہوں چنانچہ ان صاحبزادے نے نماز جنازہ پڑھائی اور مجھ سے خطوط کے جواب طلب کئے میں نے حاضر کر دیئے یہ دو علامتیں دیکھنے کے بعد تیسری بات کا میں منتظر رہا اور جعفر سے پوچھا کہ یہ صاحبزادے کون تھے جواب دیا کہ میں واقف نہیں ابو دیان کہتے ہیں کہ اس سے قبل ان صاحبزادے کو میں نے بھی نہیں دیکھا تھا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد قم سے کچھ لوگ آئے جب انہیں حضرت کی رحلت کی خبر معلوم ہوئی اور کسی سے یہ سنا کہ اب جعفر کی امامت ہے تو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ ہم کچھ خطوط وغیرہ لے کر آئے ہیں بتاؤ کہ کس کس کا خط ہے اور کس قدر مال ہے جعفر نے کہا کہ علم غیب تو سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اس وقت فوراً اک خادم نکل کر آیا اور ان لوگوں سے کہا کہ تمہارے پاس فلاں فلاں کے خط ہیں اور تھیلی میں ہزار اشرفیاں ہیں جن میں دس عدد کھوٹی ہیں یہ سن کر انہوں نے وہ ہمیانی اور تمام خطوط اس خادم کے حوالے کر دیئے اسی وقت یہ تیسری علامت میں نے دیکھ لی جس کے بعد حضرت حجّت علیہ السلام کی امامت کا یقین کامل ہو گیا۔

حضرت حجّت علیہ السلام نے کیسی خوفناک فضا میں پدر بزرگوار کی نماز جنازہ پڑھی اس لئے کہ امام کے جنازے پر امام ضرور نماز پڑھتے ہیں یہ صورت دیکھ کر جعفر جو امام علی نقی علیہ السلام کے چار بیٹوں میں سے ایک بیٹے تھے جن کو حضرت کی ولادت کی خبر تک نہ تھی وہ اور ان کے علاوہ دوسرے دیکھنے والے حاضرین حیرت میں رہ گئے مگر حضرت کی حفاظت کا یہ قدرتی انتظام ہوا کہ معتمد اس خبر کے ملنے پر اگرچہ حواس باختہ ہو گیا تھا مگر اس نے اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت خاموشی اختیار کی۔ جعفر کے پیشِ نظر اپنی امامت تھی اور معتمد کے سامنے اپنی سلطنت تھی ان دونوں خود غرضوں نے حضرت کے وجود کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹانی چاہی اور نمازِ جنازہ کی جو صورت ہوئی اس کو محض خیال یا کسی لڑکے کے لڑکپن کی بات بنایا جاتا رہا اِدھر جعفر نے مشاہدۂ نماز کو چھپایا اور اپنے بھائی امام حسن عسکری علیہ السلام کو لاولد ہی بیان کیا تاکہ مقصد فوت نہ ہو اور کسی طرح خود امام بن جائیں وہ اگر نماز کی کیفیت اور بھتیجے کی اعجازی شان و امامت کی روشن دلیل و واضح حجّت سے انکار نہ کرتے تو ان کے دعویٰ امامت کو کون سُنتا اُدھر معتمد اچھی طرح یہ سمجھے ہوئے تھا کہ رسول اللہ کی پیشین گوئی غلط نہیں ہوسکتی اب بارھویں امام کا ہونا ضروری ہے وہ اگرچہ پہلے ہی سے ایسی روایات پر پردہ ڈالنے کی کوشش اور اس عقیدے ہی کے مٹانے کی فکر میں لگا ہوا تھا لیکن عمائد سلطنت و ارکان دولت کی زبانی نمازِ جنازہ کے واقعہ کو سُن کر اور دیگر قرائن و حالات سے اس کو یقین ہوگیا کہ آخری امام پیدا ہوچکے اور اس وقت موجود ہیں مگر باوجود انتہائی پریشانی کے اس نے کسی کے سامنے کوئی بات اپنی زبان سے ایسی نہ کہی جس سے ان بیانات کی تصدیق و تائید کا پہلو پیدا ہوسکے نہ کوئی ایسی معاندانہ حرکت کی جس سے اس کی گھبراہٹ کا اور واقعہ نماز کی اہمیّت کا دوسروں پر اظہار ہو" وہ جانتا تھا کہ میرے ہر قولی یا عملی اعتراف سے عام طور پر دنیا کو حضرت کی موجودگی ثابت ہوجائے گی اور ساری وہ کوششیں رائےگاں جائیں گی جو زوالِ سلطنت کے خوف میں سلسلہ امامت کو ختم کرنے کے لئے اب تک ہوتی رہی ہیں اور تمام عالم اسلامی اپنے رسول کی پیشین گوئی پوری ہونے کے تصوّر میں اس حجّت خدا کی اطاعت و حمایت پر جمع ہوجائے گا اور یہ سمجھ لے گا کہ سارے جہان کا وہ فرمانروا آگیا جس کے ذریعہ روئے زمین پر اسلام کا بول بالا ہوگا اگر کہیں ایسی خبر پھیلنی شروع ہوگئی تو لوگوں کے خیالات بدل جائیں گے اور اس قائم مقام رسول کے مقابل میں بادشاہ وقت کی کوئی عظمت نہ رہے گی شاہی اقتدار ختم ہوجائے گا۔ اس لئے سیاسی نقطہ نظر سے معتمد نے یہ راستہ اختیار کیا کہ نماز کے اس واقعہ کو ظاہری طور پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قابل توجہ نہ قرار دیا جائے تاکہ یہ خبر عام نگاہوں سے گر جائے اور لوگ اس طرف متوجہ نہ ہوں اور حقیقت پر پردے پڑے رہیں البتہ بصیغۂ راز اندرونی طریقہ پر اس اصلیت کی جانچ ہونی چاہیئے اور خفیہ طور سے بالکل خاموشی کے ساتھ حضرت کو قتل کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ امام حسن عسکری علیہ السلام کو لاولد مشہور کرنے کے واسطے اور عوام کے دلوں میں یہ خیال بٹھانے کے لیئے ان حضرت کے ترکہ کا مستحق حسب فتویٰ بھائی کو قرار دے دیا گیا۔

جعفر کی غلط فہمی تھی کہ امامت کا دعویٰ کر بیٹھے لیکن خبردار مومنین مخلصین نے جو مسئلہ امامت اور اس کے شرائط کو اچھی طرح سمجھے ہوئے تھے قطعاً اعتنا نہ کی جعفر اپنی ناکامی دیکھ کر حکومت کی امداد کے خواہاں ہوئے ان کے اور معتمد کے درمیان سازباز ہو گیا ہر ایک نے اپنے مطلب کے لیئے دوسرے کی مدد چاہی جعفر کا یہ تصور تھا کہ معتمد سے تعلقات پیدا کرنے میں عزت بڑھے گی اس کے ذریعہ سے آسانی کے ساتھ میری امامت ہو جائے گی اور معتمد اس خیال میں تھا کہ جعفر گھر کے آدمی ہیں ان سے سب صحیح باتیں معلوم ہو جائیں گی یہی وجہ تھی کہ جعفر نے معتمد کی تحقیقات پر اگرچہ بھتیجے کے وجود سے انکار ہی کیا لیکن خمس وغیرہ حقوق اہلبیت کا شیعہ آبادیوں سے آنا اور ان کا وہ پوشیدہ انتظام جو پدر بزرگوار اور برادر عالی وقار کے زمانہ سے قائم تھا معتمد کو ظاہر کر دیا اور درخواست کی کہ اب یہ مال مجھ کو دلایا جائے معتمد نے جواب دیا کہ تمہارے والد اور بھائی کے معتقدین کا یہ اعتقادی معاملہ ہے اگر وہ لوگ تم میں بھی ان کے محامد و اوصاف دیکھیں گے تو خود بخود تمہاری طرف متوجہ ہوں گے اور اگر تم میں وہ فضل و کمال نہیں ہے؟ تو ہمارا تمہیں امام بنا دینا کچھ مفید نہیں ہو سکتا،، اس معقول جواب سے جعفر کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں وہ بے شک بھتیجے کی پیدائش اور بعد کے حالات سے بالکل بے خبر تھے لیکن برادر زادے کو بھائی کے جنازے پر تو دیکھا تھا اس سے ان کے انکار نے غافل لوگوں پر بڑا اثر ڈالا اور ناشناس افراد اس دھوکے میں آ گئے کہ بھائی کے بے اولاد ہوتے سے بھائی زیادہ واقف ہو سکتا ہے یہ سب کچھ ہوتا رہا اور خداوند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عالم نے حضرت کو حکومت کے شر سے محفوظ رکھا، جعفر نے کچھ عرصہ اپنی غلط امامت کے تصور میں گزارا آخر کار ان خیالات سے دست بردار ہو کر اپنے دوسرے مشاغل میں مصروف ہو گئے پھر اس باطل دعوے پر نادم ہوئے تو بہ کی اور حضرت حجّت علیہ السلام نے اپنے فرمان میں ان کے اس کردار کو برادران یوسف کی مثال سے نظر انداز فرما دیا۔ خداوند عالم کیسا غفور رحیم ہے کہ اس نے متعدد جگہ قرآن میں مجرم سے درگزر کرنے کی ترغیب فرمائی ہے کہیں اس طرح کہ بد عملی کا اتنا ہی بدلہ لیا جا سکتا ہے مگر جو شخص معاف کر دے تو اس کا اجر خدا پر ہے کہیں یہ کہ قصور کی معافی بڑے حوصلے کا کام ہے کبھی یہ کہ اگر تم اپنے ایسے دشمنوں کو جو تمہارے ہیں معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بعض جگہ اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے کہ ان قصورواروں سے درگزر کرو اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو عفو کا طریقہ اختیار کرو اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ ۵ پ۹ ع ۱۴۔

ساتواں بیان ذکر مصائب حضرت حجّت علیہ السلام

پدر بزرگوار کی شہادت کے بعد حضرت کے لئے ۳۲۸ھ تک کا زمانہ بڑی مصیبتوں کا گزرا ہے بنی فاطمہ پر سلاطین بنی عباس کے مظالم بنی امیہ کی بے رحمیوں سے کم نہ تھے۔ پہلے ہی سے ان بادشاہوں کے زمانوں میں جو واقعات پیش آچکے تھے ان کو دنیا جانتی ہے اور تاریخی اوراق میں محفوظ ہیں سرزمین بغداد گواہ ہے کہ سادات اور ان کے عقیدت مندوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں ان کے خون کے گارے بنائے گئے مکانوں کی بنیادوں میں دیواروں میں زندہ چنوائے گئے سولیوں پر چڑھائے گئے حبس دوام کی سزائیں جھیلیں جائدادیں ضبط ہوئیں طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد جب حکومت عباسیّہ کے فرمانروا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معتمد نے حضرت حجّت علیہ السلام کے قتل کی تدبیروں کے سلسلہ میں پوشیدہ طریقہ سے تفتیش شروع کی تو اوّل اس تجسّس میں باہر مرد معیّن کئے گئے اور بعض خبروں کی بنا پر حمل کے خیال سے اندر دائیاں بھیجی گئیں کنیزوں کی نگرانی ہونے لگی کہ اگر کوئی ولادت ہوئی تو مولود کو ضائع کر دیا جائے گا لیکن جب حراست غلط رہی تو حضرت کی سراغ رسانی کے دُوسرے بڑے بڑے انتظامات کئے گئے اس وقت منجانب حکومت حضرت کی خفیہ تلاش صرف شہروں ہی میں محدود نہ تھی بلکہ غیر آباد مقامات پر بھی جاسوس لگے ہوئے تھے خصوصاً شیعہ آبادیوں میں جگہ جگہ اس تجسّس کی ایسی مصیبت تاک صورت ہوگئی تھی کہ حضرت کے حالات سے واقفیت کا جس شخص پر ذرا بھی شبہہ ہوتا تھا اس کی گردن اڑادی جاتی تھی مومنین کی حالت یہ تھی کہ عزیزوں نے دوستوں سے آپس میں سُننا چھوڑ دیا تھا باپ بیٹے باہم عہد و پیمان کے بعد حضرت کے متعلق کوئی بات کہہ سکتے تھے ان پریشان حال لوگوں کا نہ کوئی کاروبار تھا نہ روزگار نتیجہ یہ ہوا کہ اپنا گھر بار چھوڑ کر خاندان کے خاندان اطراف عالم میں نکل گئے اور دوسرے دور دراز ملکوں میں سکونت اختیار کرلی بہت سے بے چارے جنگلوں میں پہاڑوں میں حیران و سرگردان پھرتے رہے اور خانہ بدوشی میں زندگی گزاری بہت سے غریب مہاجر اس غربت و مسافرت میں سر پٹک پٹک کر مرگئے بہر حال اس زمانہ کے راسخ العقیدہ اور کامل الایمان صاحبان نے نہایت استقلال کے ساتھ ناقابل برداشت مصائب کا مقابلہ کیا اور حق کی حفاظت میں ثابت قدم رہے جو ایسے ہی حق پرستوں کا کام ہے لیکن مومنین کے یہ مصائب حضرت کے لئے مصیبت عظیم بنے ہوئے تھے۔ سفینۃ البحار میں ہے کہ جب حضرت کی والدہ ماجدہ نرجس خاتون نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے ان حالات کو سُنا کہ میرے بعد ایسے ایسے واقعات پیش آئیں گے تو عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں آپ کے سامنے دنیا سے رخصت ہو جاؤں چنانچہ یہی ہوا کہ حضرت کی حیات ہی میں رحلت فرمائی۔

اگرچہ اس اثناء میں معتمد کو چودہ پندرہ برس ایسے گزرے کہ وہ ملکی جھگڑوں میں پھنسا رہا حجاز و یمن وغیرہ میں نظام سلطنت درہم برہم ہو رہا تھا وہ ہر وقت انہیں معاملات میں لگا رہتا تھا کسی دوسری بات کی طرف توجہ نہ تھی لیکن بعض ارکان حکومت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو عداوت اہلبیتؑ میں ڈوبے ہوئے تھے اپنی اس عادت سے باز نہ آئے اور حضرت کے تفحّص میں دوست داران اہلبیتؑ کے پیچھے ہی پڑے رہے یہاں تک کہ معتمد ۲۷۹ھ میں مرگیا اس کے مرنے کے بعد معتضد کی سلطنت ہوئی اگرچہ قتل و خونریزی میں وہ بھی بڑا دلیر تھا لیکن ابتدا میں اس نے عقل و فہم سے کام لے کر بہت نرمی کے ساتھ کار حکومت انجام دیا اور اس کے عہد میں موالیان اہلبیت کے لئے پانچ چھ برس کسی قدر سکون کے گزرے معتضد نے کچھ ایسے بھی کام کرنے چاہے جن سے بظاہر سادات بنی فاطمہ کی ہمدردی مترشح ہوتی تھی مگر چند مشیران سلطنت نے روکا اور اچھی طرح اس کے دل میں یہ بات بٹھائی کہ ہمیشہ ان لوگوں کے پیش نظر حکومت رہی ہے اور یہ گروہ اسی فکر میں لگا رہتا ہے ایسا نہ ہو کہ اس وقت کسی طرز عمل سے ان کی ہمتیں بڑھ جائیں ان کا مٹا ہوا وقار پھر لوٹ آئے اور عام نگاہوں میں ان کی عظمت و جلالت قائم ہو جائے" اس افہام و تفہیم کا معتضد پر ایسا اثر پڑا کہ اپنی سلطنت کی حفاظت کے لئے آبائی بغض و عناد پر اُتر آیا اور اولاد رسول کی بیخکنی فرض منصبی سمجھنے لگا بہت دنوں تک ملکی جھگڑوں میں گھرا رہا اور ایسی مصیبتیں اس کے سر پر آئیں جنہوں نے بادشاہت کی بنیادیں ہلا دی تھیں پس جب معتضد نے مملکت کے خلاف حملوں سے فرصت پائی تو حضرت حجتؑ علیہ السلام کے تجسّس کی طرف متوجہ ہوا جا بجا جاسوس لگا دیئے گئے مقدس مقامات عتبات عالیات مسجد کوفہ و مسجد سہلہ نجف اشرف کربلاۓ معلّٰی کاظمین میں خصوصیت کے ساتھ جستجو ہوتی رہی سامرہ میں جہاں بھی وہم و گمان ہوتا وہیں تلاشی لی جاتی تھی اور یہ سختیاں اس نوبت کو پہنچ گئی تھیں کہ حضرت کی طرف سے اپنی اور اپنے تابعین کی حفاظت کے پیش نظر وکلاء و سفراء کو یہ حکم ہو گیا تھا کہ کوئی مومن کسی حالت میں ہمارا نام اپنی زبان سے نہ لے ہمارے متعلق اشارات و کنایات میں گفتگو کی جائے اور جن مومنین کو تعلیم کی ضرورت ہے انہیں احکام تلقین کئے جائیں ہمارے حالات سمجھائے جائیں اگرچہ حضرت کے جدّ بزرگوار و پدر نامدار نے بھی مصیبتیں اٹھائی تھیں لیکن حضرت کے مصائب بہت بڑھ گئے تھے ایک طرح سے قید بھی تھی اپنے کو عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنا اپنی جان کی حفاظت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیحدہ مومنین کے جان و مال محفوظ رکھنے کی فکر جدا یہ سب باتیں مل کر مصائب کا پہاڑ ہو گیا تھا۔

ایک مرتبہ کسی مخبر کی خبر پر معتضد نے اپنے چند معتمد آدمیوں کو تنہائی میں بلایا اور یہ حکم دیا کہ ابھی فوراً شاہی اصطبل کے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر بغداد سے سامرہ روانہ ہو جائیں راستہ میں کہیں توقف نہ ہو وہاں پہنچ کر فلاں مکان میں جس کا پتہ و نشان یہ ہے بلا تامل داخل ہوں اور جس کو اندر دیکھیں اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لے آئیں چنانچہ یہ لوگ سامرے پہنچے آدھی رات کا وقت تھا حسب ہدایت ان نشانات کے مطابق جو بتائے گئے تھے اس مکان کے دروازے پر پہنچے دیکھا کہ ایک غلام بیٹھا ہوا ازار بند بُن رہا ہے اس سے دریافت کیا کہ اس مکان میں کون ہے اس نے بے پرواہی کے ساتھ جواب دیا کہ مالک مکان ہیں اور خود اپنے کام میں مشغول رہا آنے والوں کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور بالکل مزاحم نہ ہوا وہ اندر داخل ہو گئے دیکھا کہ بڑی خوش نما عمارت ہے جس کے صحن میں پانی کا دریا بہہ رہا ہے اور ایک صاحب نہایت حسین و جمیل نورانی صورت بوریہ پر عبادت الٰہی میں مصروف ہیں۔ سب کے سب یہ منظر دیکھ کر مارے حیرت کے کھڑے کے کھڑے رہ گئے بالآخر ان میں سے ایک شخص جرأت کر کے آگے بڑھا تا کہ ان نمازی تک پہنچ کر معتضد کے حکم کی تعمیل کرے لیکن پانی میں قدم رکھنا تھا کہ گر پڑا اور ہاتھ پاؤں مارنے لگا قریب تھا کہ ڈوب جائے جو دوسرے ساتھیوں نے ہاتھ پکڑ کر اس کو کھینچ لیا جب باہر نکلا تو بے ہوش تھا کچھ دیر تک اسی حالت میں پڑا رہا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی حماقت سے یہی ہمت کی اس پر بھی یہی آفت آئی تب تو سب پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ قدم اکھڑ گئے اور ان میں سے ایک سمجھ دار نے ان صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کلمات معذرت ادا کئے کہ میں اپنے اس اقدام جرم سے توبہ کرتا ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں میں آپ کی عظمت و جلالت سے واقف نہ تھا۔ اس کا کوئی جواب نہ ملا اور وہ اسی طرح خشوع و خضوع کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اس کے بعد جلدی سے یہ لوگ گزرتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے باہر نکل آئے اور سوار ہو کر بغداد کی طرف روانہ ہو گئے گھوڑوں کی باگیں اٹھا دیں اور شاہی محل میں پہنچ کر ہی دم لیا اس وقت معتضد ان لوگوں کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے ساری روئداد بیان کی جس کو سن کر وہ سکتہ میں رہ گیا اور کچھ دیر خاموشی کے بعد کہنے لگا کہ مجھ کو اب یقین ہو گیا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور اس نے نہایت سختی کے ساتھ ان جانے والوں سے عہد لیا کہ کسی پر اس واقعہ کا اظہار نہ ہو اور کانوں کان اس کی خبر نہ ہونی چاہیئے۔

معتضد کو اس معجزے سے حضرت کے موجود ہونے کا تو یقین ہو گیا اور شان امامت کو بھی سمجھ لیا لیکن حضرت کے ہاتھوں زوال سلطنت کے خیال نے پھر زور کیا خاندانِ رسالت سے عداوت کی رگ بھڑکی اور اس نے ایک روز اپنے خاص فوجی جوانوں کی کافی جماعت کو حکم دیا کہ سامرہ پہنچ کر امام علی نقی علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ کر لیں اور جس کو بھی وہاں پائیں گرفتار کر کے لے آئیں چنانچہ یہ سپاہی گئے چاروں طرف سے مکان کو گھیر لیا آمد و رفت کے راستے بند کر دیئے کچھ جوان مع افسران کے اندر داخل ہوئے اور حسب ہدایت اس سرداب مقدس کے قریب پہنچ گئے جو مکان کے آخری حصہ میں ایسے پوشیدہ مقام پہ واقع تھا جہاں کسی کے رہنے کا احتمال نہیں ہو سکتا اس میں ایسا اندھیرا تھا کہ یکایک کسی کو اندر جانے کی جرأت نہ ہوتی سرداب اس تہ خانہ کو کہتے ہیں جو گرم زمانہ کے لئے مکان میں زمین کے اندر بنایا جاتا ہے وہاں پانی ٹھنڈا رہتا ہے۔ جب یہ پہنچے تو اتنے میں وہاں سے بڑی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کی آواز ان لوگوں کے کانوں میں آنے لگی جس کو سن کر سب کی محویت کی یہ کیفیت ہوئی کہ کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور اس جماعت کے افسر نے مکان سے باہر والے سپاہیوں کو بھی اس خیال سے اندر بلا لیا کہ جو مقصد ہے وہ اسی سرداب میں پورا ہو گا جن کو گرفتار کرنا ہے وہ یہیں موجود ہیں محاصرہ کی ضرورت نہیں ہے اب سب مل کر پوری قوت کے ساتھ گرفتاری عمل میں لائیں کہ یکایک حضرت حجّت علیہ السّلام سرداب سے باہر تشریف لائے اور ان لوگوں کے آگے سے نکل کر سب کی نگاہوں سے غائب ہو گئے بہت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے سپاہیوں نے حضرت کو نکلتے ہوئے دیکھا کچھ کی نظریں نہ پڑیں مگر جب فوجی افسر نے سرداب کے اندر داخل ہونے کا سپاہیوں کو حکم دیا تو دیکھنے والوں نے کہا کہ ایک صاحب ابھی برآمد ہوئے تھے اور اس طرف کو چلے گئے افسر نے کہا کہ ہم نے تو کسی کو نکلتے نہیں دیکھا تم نے دیکھا تھا تو کیوں نہ پکڑا انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے منتظر رہے جب آپ نے کچھ نہ کہا تو ہم نے بھی توجہ نہ کی "اس صورت حال سے سب کے سب دنگ رہ گئے پھر ہر چند کوشش کی گوشہ گوشہ چھان ڈالا لیکن کوئی نشان نہ ملا آخر کار ندامت و شرمندگی کے ساتھ یہ گروہ بھی واپس ہو گیا اور معتضد کو صورت واقعہ کی اطلاع دی گئی یہ حضرت کا دوسرا معجزہ تھا جو دشمنوں میں سے دیکھنے والوں نے دیکھا اور سننے والوں نے سنا حق کو قدرت نے یہ بتا دیا کہ حجّت خدا کا حافظ و نگہبان خدا ہے اور معاندین کی کوئی ظالمانہ حرکت کامیاب نہیں ہو سکتی پہلے بھی خدا والوں کے کیسے کیسے محاصرے ہوتے رہے ہیں حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں نے گرفتار کر کے پھانسی دینے کے ارادہ سے ایک گھر میں بند کر دیا تھا مگر خداوند عالم نے ان کو تو اٹھا لیا اور یہودیوں کے سردار یہودا کو حضرت عیسیٰؑ کی شکل میں کر دیا جو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے قتل کرنے کے سلسلہ میں کفار و مشرکین بڑی بڑی تدبیریں کرتے رہے یہاں تک کہ شب ہجرت کیسا محاصرہ ہوا مگر حضرت اندر سے باہر تشریف لائے دشمنوں کے سامنے سے چلے گئے اور کسی نے نہ دیکھا اسی طرح حضرت حجّت علیہ السلام کی حفاظت کا واقعہ ہوا کہ سرداب سے تشریف لا کر حملہ کرنے والوں کے درمیان سے نکلے لیکن ان قاتلوں کی آنکھوں پر عقلوں پر ایسے پردے پڑے کہ کچھ نہ کر سکے مگر اپنی اس ناکامی و نشانِ الٰہی کے مظاہرہ سے بھی کچھ سبق نہ لیا اور گمراہی کی دیواروں میں محصور رہے۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۵ پ ۲۲ ع ۱۸ -

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آٹھواں بیان نظام ہدایت حضرت حجّت علیہ السّلام

پدر بزرگوار کی شہادت کے بعد منصب امامت حضرت حجّت علیہ السّلام سے متعلق ہوا اور باوجود عوام کی نظروں سے مخفی رہنے کے کار ہدایت نہایت مستحکم انتظام کے ساتھ انجام پاتا رہا حضرت کا یہ پوشیدہ نظامِ ہدایت پدر بزرگوار کے زمانہ ہی کا قائم شدہ تھا کیونکہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں بھی لوگوں کی زیادہ آمد و رفت حکومت کو ناگوار تھی اور آزادی کے ساتھ مومنین کی حاضری نہ ہوسکتی تھی اس لئے کچھ خاص معتمد صاحبان کے ذریعہ سے کار ہدایت ہوتا رہتا تھا وہی قابل اعتماد لوگ والد بزرگوار کی شہادت کے بعد حضرت کے کام آئے اور نیابت و وکالت سے امامت کی ذمّہ داریاں پوری ہوتی رہیں۔ پہلے ہی سے اس گھر میں دنیا کی ظاہری سلطنت و مملکت نہ تھی جو مالی ریاست و دولت خدم و حشم فوج و لشکر کے انتظام کی ضرورت ہوتی اس پر تو دنیا والے قابض چلے آ رہے تھے یہاں تو دین و ملت کی حفاظت لوگوں کی ہدایت کا کام تھا جو مخصوص نظام کے ماتحت انجام پاتا رہا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی نماز جنازہ کا واقعہ اور اہل قم کا معاملہ جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے بکثرت مومنین نے دیکھا اور سنا تھا جو اسی وقت سے حضرت حجّت علیہ السلام کی امامت کے معترف ہو گئے تھے اور اس سے قبل بھی بہت سے مقامات پر بعض مومنین کو حضرت کی ولادت و امامت کی اطلاع مخفی طور سے ہو چکی تھی خاص خاص لوگ سامرے پہنچ کر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے دور دراز شہروں بستیوں میں جابجا مومنین کی آبادیاں تھیں اس تمام گروہ کی ہدایت و اعانت حضرت کی ذمّہ داری تھی جس کی تکمیل میں بہ نسبت پہلے حضرات آئمہ علیہ السلام کے اس وقت حکومت کی تفتیش کے سبب سے بہت زیادہ دشواریاں حائل ہو رہی تھیں لیکن خدا کی شان کہ پوشیدہ طور پر بڑے نظم کے ساتھ عراق و حجاز و ایران وغیرہ میں یہ تمام کام پورے ہوتے رہے بغداد جو اسلامی مرکز سمجھا جاتا تھا اور جہاں ہزاروں مومنین خاموشی سے زندگی بسر کر رہے تھے اور ان کے علاوہ ہر جگہ کے صاحبان ایمان اپنی اپنی ضرورتوں سے آتے رہتے تھے وہاں ایک مقدس بزرگ حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے نائب خاص سردار مومنین کی حیثیت سے مقیم کئے گئے اور دوسرے بڑے شہروں میں ان کے ماتحت وکلاء وسفراء معیّن ہوئے قصبات و دیہات میں کارکنوں کا تقرر ہوا اور تمام آبادیوں کے حصّے اس طرح تقسیم کر دیئے گئے کہ ایک علاقہ ایک وکیل وسفیر کی سپردگی میں آ گیا اور بسلسلہ بسلسلہ افسری و ماتحتی کی صورت میں اس دینی سرکار کے جملہ انتظامات ہو گئے کہ کسی ایک دروازے پر مومنین کا ہجوم نہ ہوتا تھا جس سے راز فاش ہو سکے ضرورت مندوں کی درخواستیں حضرت کی خدمت میں نائب کے ذریعہ سے پیش ہوتی تھیں جن کی حاضری نہ تو اس طرح ہوتی تھی کہ جب چاہیں جائیں نہ اس کا کوئی وقت معیّن تھا بلکہ جب مصلحت ہوتی ان کو طلب کر لیا جاتا تھا اور وہ مومنین کے معروضات ان کے مسائل و دیگر متعلقہ امور خدمت مبارک میں عرض کرتے تھے بعض عرضیوں پر تحریری احکام صادر ہوتے تھے بعض کے جوابات زبانی ملتے تھے جن کو حرف بحرف نائب لکھ دیتے تھے ان تمام جوابوں کی تقسیم نہایت احتیاط سے ہوتی تھی اگر ذرا بھی کچھ خطرہ ہوتا تو درخواست والوں کو وہ نائب اپنے پاس بلا کر جوابات سے مطلع فرما دیتے کبھی کبھی دوسرے وکیل وسفیر بھی بعض ضرورتوں پر بارگاہ معلّےٰ میں خود حاضر ہو کر حالات عرض کرتے اور جوابات لے کر واپس چلے جاتے لیکن ہر مرتبہ یہ نہ ہوتا تھا کہ زیارت سے بھی مشرف ہوں۔

خمس وغیرہ امام وقت کے مالی حقوق جو منجانب خدا ورسول معیّن ہیں ہر حلقہ سے وہاں کے سفیر ووکیل کے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ سب رقمیں بذریعہ نائب کے حضرت کی خدمت میں پہنچائی جاتی تھیں اور نام بنام ان کی رسیدیں دربار امامت سے ملتی تھیں ،، مال حرام جعلی سکے کھوٹے درہم و دینار واپس کر دیئے جاتے تھے کمی بیشی کی بھی اطلاع دی جاتی تھی پھر نائب و وکلاء وسفراء کے ذریعہ سے مومنین مستحقین کو یہ مال تقسیم ہوتا تھا۔ چونکہ حکومت کی طرف سے جاسوسی کا سلسلہ برابر جاری تھا جب کسی نہ کسی طرح اس تحصیل خراج کی خبر بس دشمنوں تک پہنچنے لگیں تو صحیح طور پر پتہ لگانے کی یہ تدبیر سوچی گئی کہ ان بعض محصّلین کے پاس جن کے متعلق تحصیل وصول کا شبہ ہے کچھ آدمی مال لے کر بھیجے جائیں اور وہ جا کر کہیں کہ یہ رقوم حضرت کی خدمت میں روانہ کر دیں اور ان کی رسیدیں منگا دیں لیکن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قبل اس کے کہ حکومت کا یہ مکروفریب عمل میں آئے حضرت کا فرمان صادر ہو گیا کہ کہیں کسی نئے آدمی سے ہرگز اس وقت کوئی رقم نہ لی جائے جب تک کہ وصول کنندہ کی اس شخص سے ذاتی واقفیت اور اس پر پورا بھروسہ نہ ہو۔ پھر تو مومنین کے لباس میں بہت سے نابکار غدار جابجا اس کام کے لئے گشت کرنے لگے اور اچھی طرح یہ جال پھیلایا گیا مگر کوئی اس دام میں نہ پھنسا ضرورت کے وقت خاص صاحبان وکلاء و سفراء یا دوسرے مومنین مخلصین بارگاہ امامت میں حاضر ہونا چاہتے تو ان کی حاضری مخفی طور سے حضرت کی قیام گاہ پر ہوتی رہتی تھی لیکن جس وقت مکان کے اندر حضرت کی تلاش کے سلسلہ میں وہ واقعات پیش آئے جن کا ذکر ہو چکا ہے تو اس کے بعد سرداب مقدس کا دربار برخاست ہو گیا اور سامرے کی آبادی سے دور صرف ایک بزرگ کے لئے حضرت سے ملاقات کا شرف باقی رہ گیا تھا جو نہایت رازداری واحتیاط کے ساتھ حاضر خدمت ہوا کرتے اور ہدایات حاصل کر کے احکام بذریعہ ذرائع سے مومنین تک پہنچاتے تھے اجراء احکام و ہدایات کے انتظام کی صورت میں حسب مصلحت تغیر و تبدل ہوتا رہتا تھا حکومت کی طرف سے حضرت کی تفتیش میں جتنی سختی بڑھتی تھی ادھر اتنی ہی احتیاط سے کام لیا جاتا تھا حکمران کو جب بھی ملکی جھگڑوں سے فرصت ملتی تو حضرت پر قابو پانے کی کوشش میں مشغول ہو جاتا بڑی بڑی کوششیں ہوئیں مگر سب مکاریاں تدبیر الٰہی سے ناکام رہیں وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ۵ پ ۳ ع ۱۳-

نائبین

اس نظام ہدایت کے سلسلہ میں چار صاحبان حضرت کے نائب خاص ہوئے جو بڑے جلیل القدر عالی مقام حضرات تھے حضرت کی برکت سے ایسی کرامتیں ان سے ظاہر ہوتی تھیں کہ لوگوں کے دلی حالات بیان کر دیا کرتے تھے جو مومنین اطراف و اکناف سے حقوق امام علیہ السلام لے کر آتے تھے قبل اس کے کہ لانے والے کچھ کہیں مال کی مقدار بھیجنے والوں کے نام وغیرہ بتا دیتے تھے۔ ان بزرگوں میں سے ہر ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیابت کی تصدیق کے واسطے اور اطمینان مومنین کے لئے حضرت کی نص صریح پیش کرتا اور کوئی نہ کوئی حضرت کا معجزہ اپنے ذریعہ سے دکھاتا تھا۔

ان نائبین خاص میں پہلے نائب جناب ابوعمرو عثمان بن سعید عمری اسدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کو چار اماموں کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے گیارہ برس کی عمر سے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی بارگاہ میں پرورش پائی تھی حضرت امام علی نقی علیہ السلام و حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے ان حضرات کے ایسے معتمد و امین تھے کہ ان کے زمانوں میں بھی وکالت کا پورا کام انجام دیتے تھے مومنین کی نگاہوں میں بڑی قدر و منزلت تھی ہر طرح دیانت و امانت کا یقین تھا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد تجہیز و تکفین کے کام بظاہر انہیں کی ذمہ داری میں ہوئے اور حضرت حجت علیہ السلام کی ولادت کے بعد ہی پدر بزرگوار نے صاحبزادے کی نیابت کے لئے ان کو نامزد فرما دیا تھا اس منصب پر فائز ہوئے اور ۲۹۵ھ میں وفات ہوئی مدفن بغداد ہے۔

دوسرے نائب جناب ابوجعفر محمد بن عثمان علیہ الرحمہ ہیں جو نائب اول کے بیٹے تھے ان کے کام میں شریک رہتے شروع ہی سے حضرت کے معتمد تھے والد کے بعد یہ عہدہ ان کے سپرد ہوا امام حسن عسکری علیہ السلام نے بعض مومنین کو اول ہی ان کے تقرر کی خبر دے دی تھی ان کے تام حضرت حجت علیہ السلام کا فرمان صادر ہوا جس میں والد بزرگوار کی تعزیت تھی اور یہ کہ اب اس منصب پر تم مقرر کئے جاتے ہو یہ کمال سعادت مندی ہے کہ خداوند عالم نے تمہارے باپ کو تم جیسا فرزند عطا فرمایا جو ان کے بعد ان کا جانشین ہوا ان بزرگوار نے اپنی زندگی میں قبر کھدوا کر اس پر تختے لگا دیئے تھے روزانہ قبر میں اترتے قرآن پڑھتے پھر اوپر آ جاتے جب اس انتظام کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھ کو تیار رہنے کا حکم ہو گیا ہے چنانچہ اس سے دو مہینے بعد ۳۰۵ھ میں انتقال فرمایا بغداد میں دفن ہوئے۔

تیسرے نائب جناب ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی تیمی رحمۃ اللہ علیہ ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان بزرگوار نے اپنی زندگی تقیہ کے حالات میں گزاری تھی جس کی وجہ سے مسلمین مخالفین بھی ان کا احترام کرتے تھے ہر فرقہ کا دعوٰے تھا کہ یہ ہم میں سے ہیں" نائب دوم، کے مخصوصین میں سے تھے انہیں ان پر خاص اعتماد تھا اور اپنی نیابت کے زمانہ میں ان سے کام لیا کرتے تھے لیکن ان سے زیادہ دوسرے بزرگ جعفر بن احمد کو خصوصیت حاصل تھی جس کی وجہ سے کچھ صاحبان کا یہ خیال تھا کہ ان کے بعد نیابت کا عہدہ جعفر بن احمد کی طرف منتقل ہوگا مگر ایسا نہ ہوا بلکہ یہ صورت پیش آئی کہ دوسرے نائب کی وفات کے آخر وقت ان کے سرہانے جعفر بن احمد بیٹھے تھے اور پائنتی کی طرف حسین بن روح تھے اسی عالم رخصتی میں جعفر بن احمد سے فرمایا کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ جملہ امور نیابت حسین بن روح کے سپرد کردوں یہی میرے قائم مقام ہیں یہ سنتے ہی جعفر بن احمد اٹھے اور حسین بن روح کا ہاتھ پکڑ کے سرہانے بٹھایا اور خود پائنتی کی طرف بیٹھ گئے اس تقرر کے سلسلہ میں حضرت کا جو فرمان صادر ہوا تھا اور جس میں حسین بن روح کی منزلت کا اظہار تھا اس کی اطلاع بزرگان مومنین کو دے دی گئی تھی ان کی رحلت ۳۲۶ھ میں ہوئی ہے بغداد میں قبر ہے۔

چوتھے نائب جناب ابوالحسن علی بن محمد سمری علیہ الرحمۃ ہیں بڑے صاحب عظمت و جلالت بزرگ تھے حضرت کے آخری نائب خاص ہوئے جب تیسرے نائب کی وفات کا زمانہ قریب ہوا تو ان کے پاس حضرت کا حکم ان کو قائم مقام بنانے کے لئے پہنچا ان بزرگ کے ہاتھوں بھی بہت سی کرامات کا ظہور ہوتا رہا اور حضرت کے معجزات دیکھے گئے ان کی علالت کے آخری زمانہ میں حضرت کا یہ فرمان صادر ہوا کہ چھ روز کے اندر تمہاری وفات ہے اپنا انتظام درست کرلو آئندہ یہ منصب کسی کے سپرد نہ ہوگا جو تمہارے بعد تمہارا قائم مقام ہو" کچھ لوگ چھٹے روز ان کی عیادت کے لئے آئے دیکھا کہ رخصت ہو رہے ہیں کسی نے اسی حالت میں پوچھا کہ اب کیا صورت ہوگی فرمایا لِلّٰهِ الْاَمْرُ هُوَ بَالِغُهٗ۔ معاملہ خدا کے ہاتھ ہے وہ اس کا پورا کرنے والا ہے یہ ان کی آخری بات تھی جو لوگوں نے سنی اور اسی دن ۵ اشعبان ۳۲۸ھ کو انتقال فرمایا بغداد میں دفن ہوئے ان چوتھے نائب کی رحلت پر نیابت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اس کے متعلقہ انتظامات بند کردیئے گئے جس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اطلاع مومنین کی تمام آبادیوں میں پہنچ گئی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝ پ ع ۶ -

نواں بیان ذکرِ غیبت حضرت حجّت علیہ السّلام

حضرت حجّت علیہ السلام کے پوشیدہ رہنے کا وہ زمانہ جس کے کچھ مختصر حالات پہلے ذکر کئے گئے سال ولادت سے لے کر شعبان ۳۲۸ھ تک تہتّر برس ہوتا ہے جس میں شہادت پدر بزرگوار کے بعد وہ نظامِ ہدایت جو بیان ہو چکا اڑسٹھ سال پانچ مہینے اور چند روز قائم رہا۔ حضرت کی اس غیبت کو غیبت صغریٰ یعنی چھوٹی غیبت کہا جاتا ہے اس کے بعد غیبت کبریٰ یعنی بڑی غیبت کا زمانہ شروع ہو گیا جو اب تک چل رہا ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ زمانہ غیبت صغریٰ میں حضرت کی نیابت کا سلسلہ اس طرح جاری رہا تھا کہ خاص نائبین معیّن ہوتے رہے جو حضرت کی خدمت میں قیام گاہ پر حاضر ہوا کرتے تھے ان صاحبان کے ذریعہ سے حضرت کے احکام جاری ہوتے تھے مسائل و عرائض کے جوابات ملتے تھے اور تبلیغ و ہدایت کے انتظامات مذکورہ قائم تھے لیکن غیبت کبریٰ میں پیغمبری کا یہ طریقہ بند ہو گیا حضرت کا محل و مقام نظروں سے مخفی ہے اس طرح ملاقات کے لئے وہاں کوئی شخص حاضر خدمت نہیں ہو سکتا جس طرح پہلے مشرف ہوا کرتے تھے البتہ ہدایات و ملاقات کی اب دوسری صورتیں ہیں جن کی تفصیلات آگے چل کر آئیں گی اور جن کے سمجھنے سے ایمان روشن ہوتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ - پ ۲۸ ع ۶ -

غیبت صغریٰ

غیبت صغریٰ جس کا تھوڑا سا زمانہ تھا اس کے اسباب ظاہر ہیں کہ حضرت کی ولادت سے پہلے ہی آخری حجّت خدا بارھویں امام علیہ السلام کے دُنیا میں آنے کی خبر ول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے اور سارے عالم میں ان کے غلبہ و تسلط کی پیشین گوئیوں سے حکومتیں گھبرانے لگی تھیں جتنا زمانہ قریب ہو رہا تھا اتنی ہی دشمنوں کی گھبراہٹ بڑھ رہی تھی یہاں تک کہ بارھویں امامت کا وقت آیا تو حضرت کی جستجو میں طرح طرح کی کوششیں ہوئیں اور جیسا کہ پہلے ہو چکا ہے حضرت کی تلاش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی لیکن ظالموں کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو سکی اگرچہ وہ سلطنت کے جھگڑوں اور ملکی فتنہ و فساد میں بھی گھرے رہے مگر اہلبیت سے عداوت کی عادت نہ بدلی اور حضرت کے تجسّس کا نظریہ قائم رہا" ان حالات میں دشمنوں کی دست رسی سے تحفظ کی یہی ظاہری صورت ہو سکتی تھی کہ حضرت عام لوگوں کی نظروں سے مخفی رہیں اور بجز چند مومنین مخلصین کے خدمت مبارک میں کسی کی رسائی نہ ہو سوائے اس کے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ پوشیدہ رہنے کی وجہ نہ دنیا والوں کی طرح جان کا خوف تھا نہ قید خانہ کی اذیت و تکلیف کا خیال تھا ایسے مصائب تو اس گھرانے کا حصّہ رہے ہیں اتمام حجّت کے لئے ان باتوں کا برداشت کرنا اور ہدایت عالم میں جان دے دینا امام کا کام ہے جو امام آیا وہ شہید ہوا بلکہ حضرت کے مخفی رہنے کا سبب اس آخری امامت کی یہ خصوصیّت تھی کہ اس کا حامل کسی طرح کسی حیثیت سے کسی دنیوی حکومت کی گرفت میں آنے والا نہیں خداوند عالم کی طرف سے بارھویں امام علیہ السلام وہ خاص امور آخر زمانہ میں انجام دینے کے ذمّہ دار تھے جن کی وجہ سے حکومتیں پریشان تھیں ایسی صورت میں اگر حضرت ظاہر رہتے تو یقیناً دشمنوں سے مقابلہ ہوتا دنیا کی تمام حکومتوں سے جنگ و جدال کا سلسلہ جاری ہو جاتا اور وقت سے پہلے ہی قیامت آنے لگتی اس لئے حضرت پوشیدہ رہے اور باوجود بڑی بڑی رکاوٹوں کے مومنین کی ہدایت و تلقین کا کام ہوتا رہا۔

حضرت حجّت علیہ السلام کی غیبت صغرٰے کا مسئلہ قریب قریب ایسا ہی ہے کہ جیسے دیگر آئمہ علیہ السلام کے حالات رہے ہیں اس لئے کہ اوّل ہی سے فرمانروا یا دشاہ کو پیغمبر اسلام کا قائم مقام اور مسلمانوں کا مقتدا و پیشوا خیال کیا جاتا تھا اور ہمیشہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان بادشاہوں کو حضرات آئمہ علیہم السلام کا اقتدار ناگوار رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمام لوگ ان کی طرف رجوع ہو جائیں اور دنیا ان کو اسلام اور اہل اسلام کا سردار سمجھ لے اسی وجہ سے ان حضرات کی نگرانی ہوتی تھی قید خانوں میں رکھے جاتے تھے اگرچہ خود غائب نہیں ہوئے مگر عام طور پر امامتیں ان کی بھی پردۂ غیبت میں رہیں اور ان کے حقیقی وارثان رسول کے فیوض و برکات سے صرف حق شناس لوگ اچھی طرح مستفید ہو سکے پس جس طرح امامت کے پردۂ غیبت میں ہوتے ہوئے ان سب اماموں نے اپنے اپنے زمانہ میں فرائض امامت کو انجام دیا اسی طرح حضرت حجّت علیہ السلام نے بھی باوجود عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہنے کے تمام کاموں کو پورا فرمایا اور فرما رہے ہیں۔

حضرت حجّت علیہ السّلام کی غیبت ایسی ہی ہے کہ جیسی گذشتہ امتوں میں بعض حضرات انبیاء و اولیاء کی غیبتیں ہوئیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا یہ ارشاد سب کو تسلیم ہے کہ میری امت میں ہو بہو وہ باتیں ہوں گی جو پچھلی امتوں میں پیش آتی رہی ہیں لہٰذا حسب حالات مذکورہ اس امت میں بھی بتقاضائے عالم آخری حجّت خدا کی غیبت ہوئی۔

سب سے پہلے ظالمین کے ظلم و ستم کی وجہ سے حضرت ادریسؑ کو جو حضرت آدمؑ کی پانچویں پشت میں حضرت نوحؑ کے پردادا ہیں غیبت کا حکم ہوا جبکہ بادشاہ وقت ان کے قتل کی فکر میں تھا چنانچہ وہ غائب ہوئے اور قوم کی شقاوت و نافرمانی سے اس شہر میں اور اس کے اطراف و جوانب میں بیس برس تک پانی نہ برسا اتنی مدّت تک حضرت ادریسؑ پہاڑوں میں ویرانوں میں پوشیدہ رہے جب وہ ظالم حکمران ہلاک ہوگیا اور قوم نے توبہ کی تو حضرت ادریسؑ ظاہر ہوئے اور آپ کی دعا سے بارش ہوئی پھر وہ وقت آیا کہ بالائے آسمان اٹھا لئے گئے۔

حضرت نوحؑ نے وقت وفات مومنین سے فرمایا تھا کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا یہاں تک کہ مدّت کے بعد قائم آل نوحؑ ظاہر ہوں گے جن کا نام ہود ہوگا چنانچہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی ہوا اور حجّت خدا کی غیبت کا زمانہ اتنا طویل رہا کہ لوگ حضرت ہودؑ کے ظہور سے ناامید ہونے لگے تھے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی غیبت اب تک ہے اور حضرت حجّت علیہ السّلام کے رفیق ہیں نام تالیا ہے اور آپ کا یہ معجزہ رہا ہے کہ جس خشک زمین پر بیٹھتے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی جس خشک لکڑی پر تکیہ کرتے اس سے پھول پتّے نکل آتے چونکہ خضرۃ کے معنی سبزی کے ہیں اس لئے ان کو خضر کہتے ہیں آبِ حیات پیا ہے اور صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے۔ بعض صالحین نے ان کو مسجد سہلہ اور مسجد صعصعہ میں دیکھا ہے۔ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس نے انہیں ایک حجرے میں بند کر کے راستے مٹی پتھر سے روک دیئے تھے جب دروازہ کھولا گیا تو حجرہ خالی تھا بحکم الٰہی وہیں سے غائب ہو گئے اور خداوند عالم نے وہ قوت عطا فرمائی کہ جس شکل و صورت میں چاہیں مُتشکّل ہو جائیں حضرت خضر کا تعلق دریاؤں سے ہے بے راہوں کی رہبری فرماتے ہیں ہلاکت سے بچاتے ہیں اور حضرت حجّت علیہ السلام کے رفقاء میں ہیں۔

اسی طرح حضرت الیاس کی غیبت ہے بنی اسرائیل کے پیغمبر رہے قوم تکذیب و توہین کرتی رہی مدّت تک ایذا رسانی پر صبر کیا مگر جب وہ قتل پر آمادہ ہوئے تو یہ ایک پہاڑ میں پوشیدہ ہو گئے اور سات برس اس حالت میں گزرے کہ زمین کی گھاس غذا رہی خداوند عالم نے وحی فرمائی کہ اب جو چاہو سوال کرو عرض کیا کہ میں بنی اسرائیل سے بہت آزردہ خاطر ہو چکا ہوں تو مجھے دنیا سے اٹھا لے ارشاد ہوا کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو زمین و اہل زمین کو تم سے خالی رکھوں اس عہد میں زمین تمہاری وجہ سے قائم ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ ضرور رہتا ہے پس خداوند عالم نے وہ طاقت کرامت فرمائی کہ حضرت الیاسؑ بھی حضرت خضرؑ کی طرح زمین پر موجود و غائب ہیں حضرت حجّت علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل ہے جنگلوں میں پریشان حالوں کی رہنمائی ضعیفوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

حضرت صالح جب اپنی قوم ثمود کو ایک سو بیس برس تک ہدایت کرتے رہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر انھوں نے بت پرستی نہ چھوڑی تو ان سے پوشیدہ ہو گئے اور اتنی مدّت تک غیبت رہی کہ کچھ لوگ خیال کرنے لگے کہ انتقال فرما گئے ایک گروہ کو یقین تھا کہ وہ زندہ ہیں جب ظاہر ہوئے تو کسی نے ان کو نہ پہچانا حضرت صالح سے کہا گیا تھا کہ اس پتھر سے جس کی پرستش کرتے تھے اونٹنی مع بچّہ کے نکال دو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے آپ نے دُعا کی قبول ہوئی پھر بھی ایمان نہ لائے اور ایک شقی کو لالچ دے کر اس کے پاؤں کٹوا دیئے ٹکڑے ٹکڑے کیا گوشت کھایا توبہ کے لیئے تین دن کی مہلت ملی لیکن وہ نہ سمجھے چوتھے روز بڑی چیخ چنگھاڑ کی آواز ہوئی کانوں کے پردے پھٹ گئے زمین کو زلزلہ ہوا قلب و جگر پاش پاش ہو گئے آسمان سے آگ آئی جس نے سب کو جلا کر بھوسے کے چورے کی طرح کر ڈالا۔

حضرت شعیبؑ کی عمر دو سو بیالیس برس کی ہوئی قوم کو ہدایت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے اور مدّت تک غائب رہے پھر بقدرت خدا جوانی کی حالت میں لوٹے اور رہنمائی میں مصروف ہوئے قوم نے کہا کہ ہم نے تمہارا کہنا اس وقت نہ مانا جب تم بوڑھے تھے تو اب جوانی میں تمہاری باتوں کا کیسے یقین کریں۔

حضرت یونسؑ بھی اپنی قوم سے غائب ہوئے بلکہ ان کی غیبت تو ایسی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں رہے تینتیس ۳۳ برس سمجھایا مگر دو شخصوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا بارگاہ الٰہی میں بڑے اصرار کے ساتھ نزول عذاب کی دعا کی بالآخر عذاب نازل ہونے کا مہینہ دن وقت مقرر ہو گیا جس کی اطلاع دے کر خود آبادی سے باہر آئے اور پہاڑ کے کسی گوشہ میں چھپ گئے جب عذاب کا معیّنہ زمانہ قریب ہوا تو اس قوم نے صحرا میں پہنچ کر بوڑھوں کو جوانوں سے عورتوں کو شیر خوار اطفال سے حیوانوں کو ان کے دودھ پیتے بچّوں سے جدا کر کے فریاد شروع کی یکایک عذاب کا عنوان دیکھا کہ زرد آندھی آئی جس میں خوف ناک صدائے عظیم تھی سب نے گریہ و زاری کے ساتھ توبہ و استغفار کی آوازیں بلند کیں بچّے اپنی ماؤں کو ڈھونڈتے اور روتے تھے جانور اپنے بچوں سے علیحدہ ہونے پر شور کر رہے تھے رحمت الٰہی جوش میں آئی اور عذاب ٹل گیا۔ اسکے بعد حضرت یونسؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ خیال کر کے کہ سب ہلاک ہو گئے ہوں گے شہر کی طرف آئے مگر وہاں سے چرواہوں کو آتے دیکھا اور سمجھ گئے کہ عذاب نہیں آیا اس تصوّر میں کہ قوم مجھے جھوٹا کہے گی پوشیدہ ہو گئے بیابانوں میں پھرے یہاں تک کہ دریا پر آئے کشتی میں سوار ہوئے اور مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اپنی قوم میں واپس آئے تب سب نے تصدیق کی اور ان میں رہنے لگے۔ حضرت یونسؑ کی غیبت ایسی تھی کہ جس کے متعلق خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اس کی تسبیح نہ کرتے تو روز قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

حضرت عیسےٰؑ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے پہنچاتے جب یہودی تھک گئے تو پھانسی دینے کے ارادہ سے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا رات کا وقت تھا بحکم الٰہی جبرئیلؑ آئے اور حضرت عیسےٰؑ کو روشن دان سے نکال کر بالائے آسمان لے گئے صبح کو یہ سب ظالم پھانسی لگانے کے قصد سے جمع ہوئے اور ان کا سردار جس کا نام یہودا تھا حضرت عیسےٰؑ کو باہر لانے کے لئے تنہا اس مکان میں داخل ہوا خداوند عالم نے اس کو حضرت عیسےٰؑ کی شکل میں کر دیا جب اس نے ان کو وہاں نہ پایا تو اوروں کو خبر دینے کے واسطے لوٹا اس کے باہر آتے ہی قبل اس کے کہ وہ کچھ کہے یہودا کو عیسےٰؑ سمجھ کر پکڑ لیا بہت کچھ اس نے شور مچایا کہ میں عیسےٰؑ نہیں ہوں یہودا ہوں مگر کسی نے ایک نہ سُنی اور اس کو سولی دے دی پھر خدا کی قدرت سے اس کی اصلی صورت ہو گئی اس وقت سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی غیبت ہے جب حضرت حجّت علیہ السلام کا ظہور ہو گا تب آسمان سے اتریں گے اور ظاہر ہوں گے۔

مذکورہ بالا غیبتوں کے علاوہ دیگر انبیاء کی غیبتیں بھی ہیں جب بنی اسرائیل پر بلاؤں کا وقت آیا ہے تو چار سو سال تک انبیاء و اوصیاء ان سے غائب رہے باوجودیکہ روئے زمین پر حجّت خدا موجود تھے لیکن غیبت رہی یہاں تو صرف چند حضرات سے متعلق روایات کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے جس پر نظر کرنے سے حضرت حجّت علیہ السلام کی غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ دونوں کی صورتیں سمجھنے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ پ ٦ ع ٣

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غیبت کبریٰ

غیبت صغریٰ کے بعد حضرت کی غیبت کبریٰ کے ثبوت میں یہ مختصر دلیل کافی ہے کہ جب عقلی و نقلی دلائل آیات قرآن و احادیث سے یہ ثابت ہے کہ کوئی زمانہ خدا کی حجّت سے خالی نہیں رہتا خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اس لئے اس وقت بھی ایک معصوم سردار عالم کا وجود لازم و ضروری ہے اور وہ امام وقت گیارھویں امام علیہ السلام کے فرزند ہیں جو موجود ہیں مگر عام لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں پس جس طرح حضرت کی امامت یقینی ہے اسی طرح غیبت یقینی ہے۔ چونکہ مسئلہ غیبت مسئلہ امامت کی فرع ہے اس وجہ سے جس شخص کا حضرت کی امامت پہ ایمان نہ ہو اس کو اسبابِ غیبت کے متعلق سوال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور ایسی گفتگو بیکار ہے غیبتِ کبریٰ جواب تک ہے اور نہ معلوم کب تک رہے اس کے سلسلہ میں یہ پیش نظر رہنا چاہیئے کہ اسلام کا قانون اس کے جملہ اصول و فروع عقل و حکمت کے مطابق ہیں ان کی خوبیاں خوب سمجھ میں آتی ہیں اسلام ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں فلسفہ و مذہب دونوں کا ساتھ ہے لیکن ہر بات کی اصل حقیقت تک پہنچنا ہر شخص کے قابو کی بات نہیں ہے کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے اعمال و افعال پر تو نظر نہیں رکھتے مگر خدائی کاموں میں چون و چرا کرتے رہتے ہیں کہ یہ حکم کیوں ہوا یہ بات کس لئے ہوئی ہر جگہ ایسے سوالات کرنا بے موقع ہوتا ہے ان مسائل کے علاوہ جن کو اچھی طرح سمجھنا انسان کا فرض ہے تمام امور الٰہیہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ہر امر کی باطنی کیفیت عقل بشری میں آجائے مثلاً پنجگانہ نماز کیسی عظیم الشان عبادت ہے لیکن کوئی نمازی اپنے شوق عبادت کی بنا پر اس کی معیّنہ رکعتوں میں اک رکعت کا بھی اضافہ نہیں کرسکتا یا ماہ رمضان کے روزے ایسے واجب ہیں کہ ضروریات دین میں داخل ہیں مگر عید کو روزہ رکھنا حرام و گناہ ہے پس اگرچہ ان احکام کی ظاہری خوبیاں اچھی طرح سمجھ میں آتی ہیں لیکن باطنی وجوہ کے لئے سوال کی گنجائش نہیں ہے حکم حاکم ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معبود کا فرمان ہے جس پر ایمان بندوں کا فریضہ ہے اور کتنی باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق بے جا گفتگو کی ممانعت ہے چنانچہ سبب غیبت کے بارے میں تو حضرت حجّت علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ پ ع ۴ - یعنی اے ایمان دارو ایسی چیزوں کو نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں۔

حضرت کی غیبت میں جو ظاہری مصلحتیں ہیں وہ عقل میں آنے والی باتیں ہیں اور سمجھنے والوں کے لیئے ہر طرح کافی ہیں پھر بھی درحقیقت اسرار الٰہیّہ میں سے یہ ایک راز ہے جس کی حقیقی وجہ وہی خوب جانتا ہے یہ راز تو اسی وقت ظاہر ہوگا جب حضرت کا ظہور ہوگا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا تھا کہ آخری امام علیہ السّلام کی غیبت کا سبب کیا ہوگا تو جواب میں فرمایا کہ اس کا انکشاف بعد ظہور ہوگا جس طرح خضرؑ کا کشتی میں سوراخ کرنا ایک لڑکے کو قتل کرنا دیوار کو درست کرنا ان کاموں کی حکمت حضرت موسےٰ کے لئے ظاہر نہ ہوئی مگر اس وقت کہ جب دونوں جدا ہونے لگے تھے ان حضرات کی ملاقات کا واقعہ قرآن کے پندرھویں پارے کے آخر اور سولھویں کے شروع میں بیان ہوا ہے جب حضرت خضرؑ نے حضرت موسےٰ کو ان امور کی حقیقت بتائی تب وہ مطمئن ہوئے یہ ظاہری علوم کے حامل تھے اور اُن کو علم باطنی تھا وہ جس علم پہ مامور تھے اس کا تعلق ان سے نہ تھا جب ایسے برگزیدہ خدا والے کلیم اللّٰہ کی یہ صورت ہے تو بھلا ناقص عقلوں والے بندے عالم کے حقائق پر کس طرح حاوی ہو سکتے ہیں اور ہر واقعہ کی باطنی کیفیت کیسے ان کے ذہن میں آسکتی ہے اس وقت غیبت میں جو مصالح الٰہیّہ ہیں ان کو وہ گھرانہ ہی خوب جانتا ہے جس سے غیبت کا تعلق ہے اور جس کی بہت کچھ تعلیمات اس سلسلہ میں ہمارے لیئے موجود ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے قرآن میں آیات متشابہات کے معنی پوشیدہ ہیں جو سوائے خدا و رسول و اہلبیتؑ کے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتے قرآن میں محکم وہ آیات ہیں جن کے معانی بالکل صاف ہیں اور کوئی دوسرا احتمال نہیں اور متشابہ وہ آیات ہیں جن کے معانی و مطالب واضح نہیں

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں بلکہ گول مول الفاظ ہیں اور مطلب کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں ان آیتوں کے اصلی مطلب جاننے والے وہی ہیں جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور عام بندوں کا یہ فرض ہے کہ ان آیات پر ایمان رکھیں کہ یہ کلام الٰہی ہیں اور ان کے مطلب میں تفسیر اہلبیت کا اتباع کریں یہی صورت حضرت حجّت علیہ السلام کے اسباب غیبت کی ہے۔ وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّی وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ط ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۵ پ ۱۶ ع ۵۔

ظاہری اسبابِ غیبتِ کبریٰ

بظاہر حضرت کا مخفی رہنا خود اس کی دلیل ہے کہ غیبت کے ضرور ایسے اسباب ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو غیبت بھی نہ ہوتی جیسا کہ حضرت کے آباء طاہرین میں کسی کی غیبت نہیں ہوئی سب کچھ جھیلا طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کیں مگر نظروں سے پوشیدہ نہیں ہوئے اگرچہ ان حضرات کی آزادی پر پہرے لگے ہوئے تھے مگر سلطنتیں جانتی تھیں کہ یہ اپنی دنیوی سلطنت قائم کرنے کے لئے کبھی کھڑے نہ ہوں گے بلکہ اس کا تعلق مہدی موعود سے ہے جو گیارہ اماموں کے بعد آنے والے ہیں اس لئے سب سلاطین ظالمین کی آنکھیں اول ہی سے حضرت کی طرف ایسی لگی ہوئی تھیں کہ قدرت کے انتظامات سے حضرت کی ولادت بھی پوشیدہ طور پر ہوئی وہ یہ تو سمجھے ہوئے تھے کہ بارھویں امامت کے زمانہ میں دنیا کی صورت بدلے گی مگر یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس زمانہ میں یہ سب انقلابات کب ہوں گے کس وقت ہوں گے اگر انہیں یہ خبر ہوتی کہ ہماری حکومت ان کے ہاتھ سے نہیں بلکہ پہلے ہی حوادث زمانہ سے ختم ہو جائے گی تو شاید حضرت کے تجسّس میں ایسی کوششیں نہ کرتے جو ہوئیں۔ حضرات آئمہ سابقین کے واقعات اور حضرت حجّت علیہ السلام کے حالات میں بڑا فرق تھا ان حضرات کی شہادتوں پر سب کے قائم مقام موجود رہے ہیں اور ہر امام نے اپنے بعد کے لئے امامت کی ذمّہ داریاں اپنے جانشین کے سپرد فرمائی ہیں لیکن حضرت آخری امام تھے بارہ کے بعد تیرہواں آنے والا نہ تھا آئندہ کے لئے امامت کا دروازہ بند ہو چکا تھا اگر حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر دشمنوں کا قابو چل جاتا تو نتیجہ میں حجّت خدا کے وجود سے دنیا خالی ہوجاتی وہ پیشین گوئیاں صحیح نہ رہتیں جو اول روز سے مہدی موعود کے متعلق ہوتی چلی آرہی تھیں وعدہ الٰہی غلط ہوجاتا کہ ان کی حکومت کل روئے زمین پر ہوگی انہیں کے ہاتھ سے ظالموں کے ظلم و جور کا خاتمہ ہوگا اور ساری زمین نجاستوں سے پاک ہوکر عدل و داد سے بھر جائے گی حالانکہ یہ ناممکن ہے کہ فرمان خدا و رسول میں جو آنے والے واقعات بیان کیئے گئے ہیں وہ وقوع میں نہ آئیں یہ سب باتیں دنیا کے آخری حصّہ میں پوری ہوکر رہیں گی اور اس وقت تک دُنیا میں حضرت کا موجود رہنا لازمی امر ہے لیکن دنیا والے کسی وقت بھی اپنے مظالم سے باز آنے والے نہ تھے خداوند عالم کی طرف سے مجبور نہیں کیئے جا سکتے تھے کیونکہ بندے اپنے افعال میں مختار ہیں اور جبر غلط چیز ہے پس حضرت کی حفاظت صرف صورت غیبت میں منحصر تھی اس لیئے حضرت عوام کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اور کار امامت ہو رہا ہے ۔

حضرت کی غیبت کبریٰ سے قبل غیبت صغریٰ رہی چونکہ حضرت کے وجود و امامت کا مسئلہ مشتبہ بنایا جانے والا تھا اس لیئے ضرورت تھی کہ ایک زمانہ ایسا بھی ہو جس میں دیکھنے والے حضرت کو بحیثیت امامت پہچان کر دیکھ لیں تاکہ حضرت کے وجود سے انکار کرنے والوں کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ جس کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اس کی موجودگی اور امام ہونے پر کیسے ایمان لایا جائے یہ تو خدا ہی کی خصوصیّت ہے کہ اس کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ آئندہ کبھی کوئی دیکھ سکتا ہے وہ خود دکھائی نہیں دیتا بلکہ اس کے آثار وجود نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت کی ولادت کے بعد پدر بزرگوار نے بقدر ضرورت اپنے فرزند کو دکھایا اور بہت سے لوگوں کو اطلاعیں بھیجیں پھر کافی زمانہ تک خود حضرت نے مومنین کو اپنی ملاقات سے مشرف فرمایا ہزاروں آدمی مطلع ہوئے اور نائبین کے ذریعہ سے تمام کام پورے ہوتے رہے لیکن جب حالات بدلے اور نائب خاص کی خدمت میں لوگوں کی حاضری نظروں میں کھٹکی اور ان کی مرجعیّت بھی حکومت کو ناگوار ہونے لگی اور اس میں بھی مصیبتوں کا مقابلہ ہوا تو غیبت صغریٰ کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صورت ختم ہو گئی اور غیبت کبریٰ کا وقت آ گیا۔

غیبت صغریٰ میں یہ صورت پیش آئی کہ نیابت و سفارت کے جھوٹے مدعی پیدا ہونے لگے جن پر حضرت نے اپنے فرمانوں میں لعنت فرمائی ہے اور اظہار برأت کیا ہے ابو محمد شریعی و محمد بن نصیر نمیری و احمد بن ہلال کرخی و محمد بن علی شلمغانی وغیرہ نے اپنے اپنے لئے غلط دعوے کر کے فتنہ و فساد پھیلانا شروع کر دیا خمس وغیرہ کی رقمیں وصول کرنے لگے حضرت پر افترا و بہتان باطل عقیدے بیہودہ مسئلے تلقین ہونے لگے کفر و الحاد کی نوبت پہنچ گئی اور ایسی خلاف شریعت باتوں کا سادہ لوح افراد پر بُرا اثر پڑنے لگا، حکومت کے مظالم تو جھیلے جا رہے تھے لیکن عقیدت مندی کے پردے میں ان دشمنوں کا یہ ظلم و ستم طرح طرح کی گمراہیاں پھیلانا مومنین میں تفرقہ اندازی ان کو دھوکے دینا حضرت کی طرف سے اپنا تقرر بتا کر رسوخ پیدا کرنا اس جھوٹی نسبت کو اپنی بدکرداریوں میں کامیابی کا ذریعہ بنانا ناقابل عفو جرائم تھے جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا اور جن کے انسداد کی یہی صورت تھی کہ سفارت و وکالت کا وہ سلسلہ ہی ختم کر دیا جائے جس کے بہانے سے یہ کاذب و ظالم سب کچھ کر رہے تھے چنانچہ نیابت کا دروازہ بند ہو گیا جس کی اطلاعات مخلصین مومنین کو پہنچ گئیں اور وہ ان کی بلاؤں سے محفوظ ہو گئے نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت کا وہ نور ہدایت بھی حجاب میں آ گیا جو زمانۂ غیبت صغریٰ نے نائبین کے ذریعہ نفاذ احکام سے مومنین میں پھیلا ہوا تھا اور غیبت کبریٰ واقع ہو گئی۔

غیبت کبریٰ کا یہ سبب بھی کتنا واضح ہے کہ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو دنیا بھر میں خونریزی کا سلسلہ جاری ہو جاتا کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ آخری امام کا وجود آخری وقت تک رہنے والا ہے جس میں سارے عالم پر آپ کی حکومت ہو گی اس خوف میں ہر زمانہ کی تمام سلطنتیں اپنے اپنے زوال کے خیال سے حضرت کے مقابلہ میں آتیں چاہے یہ مدافعانہ لڑائیاں ہوتیں لیکن روئے زمین پر خون کی ندیاں بہتی رہتیں حالانکہ اسلامی نظریہ ہمیشہ صلح پسندی رہا ہے مسلم ہر ایک کی سلامتی کا خواہاں رہتا ہے مومن دنیا میں بقاء امن و ایمان کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حامی ہوتا ہے اسی لیئے پیغمبر اسلام کی طرف سے کسی جنگ کی ابتدا نہیں ہوئی اور تبلیغ اسلام کے واسطے حضرت نے اخلاقی ہتھیاروں کو چھوڑ کر مادّی آلات کو استعمال نہیں کیا اور کبھی تلوار نہیں اٹھائی بلکہ جتنی لڑائیاں ہوئیں سب دفاعی اور جوابی حیثیت رکھتی تھیں ،،

حضرات آئمہ طاہرین کے پیش نظر ہمیشہ دنیا میں قیام امن و امان کا مسئلہ رہا طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں مگر صبر کیا اپنے حقوق پامال ہوتے دیکھے مگر تحمل سے کام لیا پہلے امام امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام جن کی تلوار کے جوہر بدر و احد و خندق و خیبر وغیرہ رسول اللہ کے زمانہ کی لڑائیوں میں یادگار ہیں انہوں نے پچیس برس کیسی خاموشی سے گزارے اور اپنی حق طلبی کے لیئے جنگ پر آمادہ نہ ہوئے کیونکہ جانتے تھے کہ اس سے اسلام کا شیرازہ بکھر جائے گا حق کا مطالبہ زبانی ہوتا رہا لیکن شمشیر انتقام نیام سے باہر نہ آئی اور کوئی ایسا اقدام نہیں فرمایا جس سے ظاہری امن و امان کو ٹھیس لگے البتہ جب تمام مسلمانوں نے اپنی خوشی سے مملکت کی ذمّہ داریاں حضرت کو سپرد کر دیں اور کچھ لوگ اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت فتنہ و فساد پر آمادہ ہوئے تو حضرت بھی ان کی شرارتوں کو روکنے اور ان کے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیئے تیار ہو گئے اور جنگ جمل و صفین و نہروان میں ہوا جو کچھ ہوا۔ امام حسن علیہ السلام نے اسی امن و امان کی خاطر معاویہ سے صلح فرمائی باوجودیکہ یہ بات ساتھیوں کو ناگوار ہوئی لیکن حضرت نے اس مخالفت کی کچھ پروا نہ کی اور جنگ کی آگ کو بھڑکنے نہ دیا۔ اسی طرح امام حسین علیہ السلام بھائی کی شہادت کے بعد دس برس خاموش رہے مگر جب یزید نے بیعت کا مطالبہ کیا اور جان کے پیچھے پڑ گیا تو حضرت نے بغیر لشکری تیاری کے جس سے امن و امان میں خلل پڑتا تھا فوج یزید کا مقابلہ کیا کربلا کے میدان میں اپنا سارا گھر بار قربان کر دیا راہ خدا میں جان دے دی مگر بیعت نہ کی اور اسلام کو موت سے بچا لیا کیونکہ حق کسی باطل کا اتباع نہیں کر سکتا یہ وہ کارنامہ ہے جس سے اسلام زندہ رہا اور حسینؑ کے نام کا سکّہ ساری دنیا میں چل رہا ہے اور کربلا والوں کی صدائے بازگشت فضاء عالم میں گونج رہی ہے " پھر اس قیامت خیز واقعہ کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السّلام تک سب حضرات کی عمریں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصیبتوں میں گزریں بڑے بڑے مظالم جھیلے مگر کسی وقت لڑائی کا خیال بھی نہ کیا قید خانوں میں رہے مگر صبر کیا یہاں تک کہ خفیہ طور پہ زہر دے دے کر شہید کئے گئے پس جس طرح ان جملہ حضرات کے پیشِ نظر امن وامان کا مسئلہ رہا ہے اسی طرح بارھویں امام علیہ السلام کی اس غیبت میں امن وامان کے بقا کا راز مضمر ہے دشمنوں کا قابو نہیں چلتا خون ریزی کی نوبت نہیں آتی بلکہ جب ظہور ہوگا تب بھی دعوت ایمان کے لئے تلوار نہ اٹھائی جائے گی بلکہ آیات الٰہی دنیا کے سامنے آئیں گی اور خدائی نشانیاں سارے جہان کو اس رہنمائے عالم کی طرف متوجہ کر دیں گی ایک ایسی ندائے آسمانی بلند ہوگی کہ تمام عالم متوجہ ہو جائے گا اس وقت حق بھی ایسا روشن ہوگا کہ کسی کے لئے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہ رہے گی اس پر بھی اگر کچھ دنیوی قوتیں اپنے زوال اقتدار و مملکت کے خیال میں آڑے آئیں گی اور دینِ الٰہی کے مقابل میں فوج کشی پر آمادہ ہوں گی تو ان کو اسی حیثیت سے جواب دیا جائے گا جس طرح پیغمبر اسلام نے کفار کی سرکوبی کی تھی اور نتیجہ میں حق کا بول بالا ہوگا ابھی ساری دنیا پر حضرت کی ظاہری حکومت کا وقت نہیں آیا دنیا کو ڈھیل دی گئی ہے اس کی مشیئت میں جتنی جابر و ظالم سلطنتوں کا آنا ہے وہ آتی رہیں سب کے زمانے گزر جائیں تب حجت خدا کی حکومت دنیا کے سامنے قائم ہو پھر یہ بھی کہ کفار و منافقین کی اولاد میں صاحب ایمان بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں جب یہ سب امانتیں جو ان کے اصلاب میں ہیں باہر آ جائیں گی اس وقت حضرت کا ظہور ہوگا اور کفر و نفاق کا ایسا خاتمہ ہوگا کہ زمین ان نجاستوں سے بالکل پاک وصاف ہو جائے گی۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ پ ۲۱ ع ۱۴

فوائد وجود اقدس

قرآن میں سب سے اول غیبت پر ایمان لانے والوں کا ذکر ہے سورۂ الحمد کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ہی آیت ہے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ یعنی یہ وہ کتاب ہے جس کے کتاب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں یہ ان پرہیز گاروں کے لیئے رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ خداوند عالم کے اس فرمان کے بعد ہر مسلمان کے لیئے غیب پر ایمان لانے کی اہمیت ظاہر ہے اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ بندوں کو اپنی زندگی میں غیب کی باتوں کا اقرار کیئے بغیر چارہ کار نہیں یہی وجہ ہے کہ لامذہب شخص کو بھی اس کا قائل ہونا پڑتا ہے اور مذہب والے تو خدا کو مانتے ہیں وہ بلا تامل ایک ایسی طاقت کے سامنے سر جھکاتے ہیں جو نہ کسی کے مشاہدہ میں آئی اور نہ آسکتی ہے خدا کی نشانیاں نظر آتی ہیں مگر وہ خود نظر نہیں آتا پھر قیامت پر حساب وکتاب پر بہشت ودوزخ پر بے دیکھے ایمان لانا ضروری ہے پس ایسی تمام غیبی چیزوں پر ایمان رکھنے والے ہر منصف مزاج کو اس حجّت خدا کے غائبانہ وجود پر ایمان لانے اور فائدہ سمجھنے میں کوئی پس وپیش نہیں ہوسکتا جن کی موجودگی کی سینکڑوں دلیلیں موجود ہیں۔

موجودات عالم میں غیبت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ وہ چیزیں نظر ہی نہ آتی ہوں جیسے کہ جنّت یا اصحاب کہف اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ غائب ذاتیں نظر تو آتی ہیں مگر ان کی پہچان نہیں ہوتی جیسے کہ جنّات یا حضرت خضرؑ یا حضرت الیاسؑ وغیرہ بس یہی صورت حضرت حجّت علیہ السلام کی ہے کہ لوگ حضرت کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں اور اس غیبت کا صرف یہ مطلب ہے کہ امام زمانہ درپردہ منصب امامت کی ذمّہ داری انجام دے رہے ہیں جنّت درپردہ موجود ہے مگر نہ اس کی نعمتیں ہم تک آتی ہیں نہ ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں پھر بھی کوئی عاقل اس وقت اس کے وجود کو بے فائدہ نہیں کہہ سکتا اس لیئے کہ اس کے تذکرے اطاعت الٰہی کی طرف متوجہ کرتے ہیں لہٰذا جب غیبت میں جنّت کا وجود مفید ہے تو کم از کم اسی طرح بحالت غیبت امام زمانہ کا وجود مفید ہے خدا کی بنائی ہوئی جنّت کو اس وقت لوگ نہیں دیکھتے لیکن اس کے بنائے ہوئے امام وحجّت کو پہلے بھی دیکھا گیا اور اب بھی خوش قسمت صاحبان زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

ہر امام کا کام دین وملّت کی حفاظت ونگہداشت ہے وہی رہنمائے عالم ہوتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن اس رہنمائی کی دو صورتیں ہیں اگر اس کو دنیوی اقتدار بھی حاصل ہے تو کارِ ہدایت حکومت کے ذریعہ سے انجام پائے گا اور اگر مخالف قوتوں کی مزاحمت سے ایسا تسلّط نہ ہوگا تو اس کار منصبی کی تکمیل مخفی طریقے پر ہوتی رہے گی جیسی کہ اس زمانہ میں ہو رہی ہے کہ اصول اسلام و قانون شریعت محض فیوض امام علیہ السلام سے باقی ہیں اور جزدی مسائل میں ہر شخص کے لیئے حضرت کے احکام نافذ نہ ہونے سے منصب امامت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ دنیا والوں نے بدقسمتی سے اپنا یہ نقصان آپ کیا ہے ان کے مظالم اور کمزوریاں ہی اس پردۂ غیبت کا باعث ہیں اور یہ سب کچھ ان کے کردار کا نتیجہ ہے انبیاؑ ہوں یا ائمہؑ جب سب کا تقرر خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ دین و دنیا دونوں کے بادشاہ ہوتے ہیں کسی کی رعیّت نہیں ہوتے اگر کہیں دنیوی ریاست و حکومت پر دوسرے لوگ قابض ہو جائیں تو اس سے ان کی نبوّت و امامت میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح یہ حضرات حاضر ہوں یا غائب ہوں ہر حالت میں نبی و امام رہتے ہیں حضور و عدم حضور یا غیبت و ظہور سے شان نبوت و امامت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی انبیاؑ کی بھی غیبتیں ہوئیں نبی تھے اور نبی رہے اسی طرح حضرت حجّت علیہ السلام ہر حال میں امام ہیں اور حضرت کا وجود مبارک تمام عالم کے لیئے خدا کی رحمت و نعمت ہے۔

حضرت حجّت علیہ السلام اسی نور رسول اللہ کے حامل ہیں جس سے خطاب الٰہی ہوا تھا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ یعنی تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا پس عالم کی پیدائش جس پر موقوف ہے اسی پر عالم کا بقا موقوف ہے اگر یہ نہ ہو تو ساری دُنیا ختم ہو جائے اسی لئے تو اس نور کے حامل امام علیہ السلام موجود ہیں اور ہر قسم کی نعمتیں عام خلائق کے شامل حال ہیں آسمان سے بارش ہوتی ہے زمین سے دانہ اگتا ہے درختوں میں پھل آتے ہیں عقلوں میں سمجھنے کی قوت ہے آنکھوں میں بصارت ہے کانوں میں سماعت ہے زبان میں گویائی ہے اور ان انعامات الٰہیہ کا ذریعہ روئے زمین پر حجّت خدا کا وجود ہے جو رحمۃ للعالمین کے فرزند ہیں جن کی برکت سے دنیا باوجود ان بد کرداریوں کے جو سابقہ امتوں پر نزول عذاب کا باعث ہوتی رہی ہیں عذابوں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محفوظ ہے اور پہلے کے عالم گیر عذاب مسخ وخسف غرق وحرق یعنی صورتوں کا بدل جانا زمین میں دھنسنا پانی میں ڈوبنا آگ میں جلنا سب کے سب انہیں کے سبب سے رُکے ہوئے ہیں کیونکہ عذاب نازل نہ ہونے کے دو سبب قرآن میں بیان ہوئے ہیں یا رسول اللہ کی موجودگی یا بندوں کا استغفار، "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۵ پ ۹ ع ۱۸ یعنی اے رسول جب تک تم ان میں موجود ہو خدا ان پر عذاب نہ کرے گا اور نہ ایسی حالت میں عذاب نازل فرمائے گا کہ لوگ استغفار کرتے رہیں" پس اب نہ رسول اللہ تشریف فرما ہیں نہ سب بندے معافی کے خواہاں ہیں توبہ واستغفار مثل نہ ہونے کے ہے پھر عذاب کیوں نہیں نازل ہوتا صرف اس لئے کہ وہ قائم مقام رسول ہمنام رسول موجود ہیں جو فرزند رسول ہیں وارث رسول ہیں جن کا فعل فعل رسول ہے جن کا وجود وجود رسول ہے جن کا نور نورِ رسول ہے اور وہ اسی نور مبارک کے حامل ہیں جو غایت خلقت عالم اور سبب بقاء عالم ہے یہی مطلب اس فرمان نبویؐ کا ہے اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَاَهْلُ بَيْتِىْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ۔ یعنی ستارے اہلِ آسمان کے لئے امان کا سبب ہیں اور میرے اہلبیتؑ زمین والوں کے واسطے باعث امن وامان ہیں۔ ستارے نہ ہوں تو آسمان والوں کے لئے مصیبت ہے اور میرے اہلبیتؑ میں سے کوئی نہ ہو تو زمین والوں کے لئے مصیبتیں ہیں۔ یہ بھی حضرت کا ارشاد ہے کہ اگر ایک ساعت بھی روئے زمین حجّت خدا سے خالی ہو جائے تو ساری زمین تباہ وبرباد ہو جائے گی اور حجّت خدا نہ ہونے کی صورت میں زمین اس طرح موجیں مارے گی جس طرح سمندر موج زنی کرتا ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ آیا زمانہ غیبت میں قائم آل محمدؐ سے دوستوں کو فائدہ پہنچے گا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے جابر اس خدا کی قسم جس نے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یقیناً ان کی غیبت میں وہ ان سے منتفع ہوں گے اور ان کے نور ولایت سے اسی طرح روشنی حاصل کریں گے جس طرح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگ آفتاب سے فائدے حاصل کرتے ہیں اگرچہ اس پر بادل چھایا ہوا ہو" یہ پیغمبر اسلام کا مختصر کلام ہے جس میں حضرت نے اپنے فرزند کو آفتاب سے تشبیہہ دی ہے اس پر جتنا بھی غور کیا جائے گا اتنا ہی آنکھوں میں نور دل میں سرور پیدا ہوگا جس طرح آفتاب سے دنیا روشن رہتی ہے وہ کائناتِ عالم کی زندگی کا ذریعہ ہے اس کی روشنی سے مخلوقات کے کام نکلتے ہیں ضروریات پوری ہوتی ہیں حاجات بر آتی ہیں اسی طرح وجود عالم کی روشنی امام علیہ السلام سے ہے انہیں کے ذریعہ سے دنیا میں نور ہدایت قائم ہے وہی علوم و معارف کا وسیلہ ہیں ان کے توسل سے حاجت روائی ہوتی ہے بلاؤ مصیبت کے ایسے موقعوں پر جب کوئی فریاد رس نہ ہو امیدوں کے دروازے ہر طرف سے بند ہو چکے ہوں مایوسی کا عالم ہو تو وہی بارگاہ الٰہی میں شفاعت کرتے ہیں اور ساری بلائیں دفع ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جیسا مکان ہوتا ہے ویسی ہی اس میں روشنی پہنچتی ہے جتنی بھی حائل ہونے والی چیزیں کم ہوں گی اتنی ہی اس میں دھوپ آئے گی جتنے وسیع دروازے ہوں گے جتنے روشن دان ہوں گے اتنی ہی شعاعیں کمروں میں داخل ہوں گی اسی طرح انسان جس قدر علائق جسمانیہ سے منزہ اور معارف روحانیہ پر فائز ہو گا اسی قدر اس کا سینہ امام علیہ السلام کے انوار امامت کی روشنی سے منور رہو گا یہاں تک کہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو آسمان کے نیچے ہو اور چاروں طرف سے آفتاب کی راحت رساں روح افزا شعاعیں اس پر پڑ رہی ہوں" پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ایک بستی میں سورج نظر نہ آئے تو دوسری آبادی میں چھپا رہے بلکہ بیک وقت کسی شہر میں دھوپ ہوتی ہے کسی میں گھٹا ہوتی ہے کسی ملک میں دن ہے کسی میں رات ہے کہیں دھوپ میں مصلحت ہے جب آفتاب صاف دکھائی دے رہا ہو تو تھوڑی سی دیر بھی آنکھیں کھول کر اس کی طرف نظر قائم نہیں رہتی اور ایسی صورت سے ہر شخص اس کی روشنی کا متحمل نہیں ہو سکتا بلکہ بعض اوقات ایسے عمل سے بینائی جاتی رہتی ہے اسی طرح یہ ایسا وقت ہے کہ اگر امام علیہ السلام ظاہر ہو جائیں تو بہت سے لوگ حضرت کو دیکھنے سے بالکل اندھے اور حق سے منحرف ہو سکتے ہیں کیونکہ ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے وہ کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں کہ حقیقت حق کے تحمل کی قوت باقی نہیں رہی حالانکہ وہ بظاہر اس زمانہ غیبت میں اسلام پر قائم ہیں اس وقت حضرت حجّت علیہ السلام کی مثال آفتاب کی مثال ہے جب کہ وہ بادل میں پوشیدہ ہو کہ ایسی حالت میں بھی اس کی روشنی سے دنیا فائدے اٹھاتی ہے اگرچہ بے بصارت آدمی محروم رہتا ہے اسی طرح امام علیہ السلام کے فیوض سے ایمان کی بینائی والے مستفیض ہو رہے ہیں لیکن بے بصیرت لوگ محروم ہیں۔ اور یہ کہ باوجود ابر کے بھی بعض اہل نظر سورج کو اسی طرح دیکھ لیتے ہیں کہ یکایک ذرا بادل ہٹا اور ان کی نگاہ اس پر پڑ گئی مگر دوسروں کو دکھائی نہیں دیا آفتاب کے مقابل ابر کا حصّہ دفعتہً ہلکا ہوا اور تیز نظر لوگوں نے قرص آفتاب کو دیکھ لیا لیکن عام طور پر سب لوگوں کی نظریں اس پر نہ پڑ سکیں اسی طرح کچھ خوش قسمت لوگ موجودہ زمانہ غیبت میں بھی امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور ان کو شرف ملاقات ہو سکتا ہے۔

یہ خیال غلط ہے کہ اس زمانۂ غیبت میں امام زمان علیہ السلام کی کہیں حکومت نہیں ہے باطنی حکومت تو سارے عالم میں ہے جس سے کوئی خطہ خالی نہیں اور ظاہری سلطنت بھی قائم ہے وہ حصۂ ارض وہ آبادیاں وہ شہر جن تک دنیا والے حکمرانوں کا دسترس نہیں ہوا ان سب میں حضرت ہی کی حکومت ہے جہاں نیکی ہی نیکی ہے بدی و نافرمانی کا نام نہیں اور بڑی تعداد و مخلوق خدا کی حضرت کی سلطنت کے ظاہری فوائد سے بھی مستفید ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے ملکوں کے رہنے والوں کی حیرانی و پریشانی کے مواقع پر حضرت امداد فرماتے ہیں بلکہ اس طرح بھی ہدایات ہو جاتی ہیں کہ جیسے انسان کا قلب جو اس کے اعضاء و جوارح پر خدا کا بنایا ہوا حاکم ہے ہر ایک عضو کو شک و شبہ کے موقع پر اس صورت سے ہدایت کر دیتا ہے کہ دوسرے عضو کو خبر نہیں ہوتی۔ ان سب باتوں کا مفصل تذکرہ آگے چل کر حضرت کے قیام گاہ کے بیان اور ذکر واقعات ملاقات میں آئے گا۔

ایمان بالغیب و انتظار ظہور ضرور دشوار گزار منزل ہے مگر ایسی مبارک کہ جناب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جن میں ایک شخص اجر و ثواب میں تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم نے تو بدر و احد و حنین میں جہاد کیئے ہمارے تذکرے قرآن میں ہیں فرمایا کہ اگر ان کے جیسے مصائب و صعوبتیں تمہیں پیش آئیں تو تم ان کی طرح صبر نہیں کر سکتے " جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ظہور کے منتظر رہنا کیونکہ خدا کے نزدیک بہترین عمل انتظار ظہور ہے اور ہمارے امر کا منتظر مثل اس شخص کی ہے جو راہ خدا میں شہید ہو اور اپنے خون میں لوٹے " اس طرح بہت سی احادیث میں منتظرین ظہور کے مدارج بیان ہوئے ہیں پھر اس کے بعد انتظار ظہور کے اجر و ثواب کا کیا ٹھکانا ہے جبکہ رسولِ خدا کو قیامت کے فیصلوں کا انتظار ہے اور امام منتظر کے منتظر ہیں۔ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۵ پ ۱۱ ع ۷ -

دسواں بیان ذکر طول عمر حضرت حجّت علیہ السّلام

اس بات کے سمجھنے کے بعد کہ خداوند عالم نے ہر زمانہ میں اپنی حجّت کا وجود واجب و لازم قرار دیا ہے جس پر ایمان لانا ضروری ہے موجودہ زمانہ کے امام علیہ السلام کے متعلق طول عمر وغیرہ کے شبہات وغیرہ محض شیطانی وسوسے ہیں جب خدا کے نزدیک مدت دراز سے امامت کو ایک ذات خاص میں منحصر رکھنا مصلحت ہے تو وہی اپنی قدرت سے طویل عمر بھی کرامت فرمائے گا جس میں بیجا خیالات کا پیدا ہونا خود شان الٰہی میں اور امام عصر علیہ السلام کی موجودگی میں شک و شبہ کے معنی ہے اس لئے اوّل بنیادی مسئلوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے ورنہ حضرت کے سن و سال کے سلسلہ میں بات چیت بے کار ہے پھر بھی لمبی لمبی عمروں کی چند مثالیں پیش کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیخ صدوق ابن بابویہ علیہ الرحمۃ و علامہ مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ اور دیگر حضرات علماء کی کتابوں میں طویل عمر لوگوں کی طویل فہرستیں موجود ہیں جن کے مفصل حالات کتب تواریخ میں نقل کئے گئے ہیں یہ مسئلہ سمجھنے کے لئے تو صرف حضرت خضرؑ کی ذات کافی ہے جن کے روئے زمین پر موجود ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔ ذوالقرنین کو معلوم ہوا تھا کہ جو شخص چشمۂ آب حیات کا پانی پی لے اس کو اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک کہ صور کی آواز نہ سُنے یا خود موت کا خواہش مند نہ ہو ذوالقرنین تلاش میں نکلے بارہ برس کا سفر کیا ظلمات میں گشت کرتے رہے مگر چشمہ نہ ملا لیکن ان کے ہمراہی حضرت خضر کو مل گیا پانی بھی پیا غسل بھی کیا اور اب تک زندہ ہیں پس جب کہ قدرت نے آب حیات میں یہ اثر دیا ہے تو حضرت حجّت علیہ السلام کی طولانی حیات پر کیسے تعجّب ہوسکتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے سارے عالم کی حیات اور وجود آب حیات کا باعث ہیں حضرت ادریسؑ حضرت الیاسؑ حضرت عیسیٰؑ اب تک زندہ ہیں جن کو خزانۂ غیب سے روزی مل رہی ہے اصحاب کہف سو رہے ہیں زندہ ہیں ان کا کتّا تک بقید حیات ہے۔ دجال ابھی تک موجود ہے۔

حضرت آدمؑ کی عمر نو سو چھتیس سال حضرت شیثؑ نو سو بارہ سال حضرت نوح ڈھائی ہزار برس سام بن نوحؑ کی چھ سو برس لقمان حکیم کی ایک ہزار برس لقمان بن عاد کی تین ہزار برس اوج بن عناق دشمن خدا تین ہزار چھ سو برس شداد کی نو سو برس عمر ہوئی اسی طرح سلاطین و بزرگان عجم میں بڑی لمبی عمروں والے ہوتے رہے۔ جمشید نے پانچ سو سال سلطنت کی ضحاک نے ایک ہزار برس کی فریدوں عادل کی ایک ہزار سال سے زائد عمر ہوئی زال کی چھ سو پانچ برس رستم کی چھ سو سال ہوئی عرب کے معمر لوگوں میں عمر بن عامر کی عمر آٹھ سو برس اس کے چاروں بیٹوں کی پانچ پانچ سو سال جلہمہ بن ادوبن زید کی پانچ سو برس اس کے بھتیجے کی بھی پانچ سو سال قیس بن ساعدہ کی چھ سو برس عبید بن سرید جرہمی کی ساڑھے تین سو سال عبد المسیح کی بھی اتنی ہی وغیرہ وغیرہ ان صورتوں سے یہ صحیح اندازہ ہوسکتا ہے کہ خدا کی مصلحت کے ماتحت باعتبار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قوت وطبیعت اور بلحاظ اوقات و مقامات کے مختلف مقدار کی عمریں ہوتی رہی ہیں اب اگرچہ اس زمانہ میں طول عمر کی وہ صورتیں نہیں ہیں جو پہلے زمانوں میں تھیں، نہ ہوں لیکن حضرت حجّت علیہ السّلام کی عمر کا طویل ہونا اور ۲۵۵ھ سے دنیا میں ذات اقدس کی موجودگی کو جو حامل نور الٰہی ہے بعید از عقل سمجھنا یا خلاف عقل کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ اوّل تو کسی امر کا خلاف عادت وجود میں آنا خلافِ عقل نہیں ہوتا ہے موجودہ زمانہ میں برقی قوت کے کیسے کیسے حیرت انگیز کرشمے دنیا دیکھ رہی ہے جو کبھی خواب و خیال میں بھی نہ آتے تھے ماہرین فنون کی کیسی کیسی ایجادات نظروں کے سامنے ہیں جن کا تصوّر بھی نہ ہوتا تھا۔

حکما کے نزدیک انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس سال سہی لیکن وہی یہ بھی کہتے ہیں کہ دیگر امور و عوارض کی وجہ سے ہر زمانہ میں اس مقدار میں کمی بیشی ہو سکتی ہے" اسلام کی تو یہ تعلیم ہے کہ نظم قدرت کسی وقت کسی امر میں مخلوق کے اقتضاء طبیعت و نظام فطرت کا پابند نہیں ہو سکتا اور اتباع شان الوہیت کے خلاف ہے پھر یہ کہ اس آخر زمانہ میں نئی نئی چیزوں کی پیداوار کے علاوہ پرانی باتیں بھی لوٹ کر آ رہی ہیں سابقہ امتوں میں کیسی کیسی طویل عمر والی شخصیتیں گزر چکی ہیں اس لئے اس امت میں بھی طویل عمر رہنما کا آنا ضروری تھا چنانچہ پیغمبر اسلام خود فرما گئے تھے بلکہ اس گھر کے بعض غلاموں اور مصاحبین کی عمریں بھی طویل ہوئی ہیں۔

نجم ثاقب میں ہے کہ شیخ بہاؤ الدین اعلی اللہ مقامہ کے جد امجد شیخ شمس الدین محمدؐ بن علی جو صاحب کرامات عالم تھے انہوں نے عالم جلیل سیّد تاج الدین محمد بن معیہ حسنی سے جن کی عظمت شان وجلالت قدر میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا جن سے شہید اوّل نے اجازہ حاصل کیا تھا ماہ شعبان ۸۵۹ھ میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ان کے والد جلال الدین قاسم بن حسین فرماتے تھے کہ ایک شخص معمر غوث سنبسی نام دو مرتبہ حلّہ میں وارد ہوئے ایک کبھی پہلے زمانہ میں اور دوسری دفعہ اس وقت آئے جبکہ میری عمر آٹھ سال کی تھی اور فقیہہ اعظم مفید الدین بن جہم کے یہاں چند روز مہمان رہے ان کی زیارت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لئے لوگوں کی بہت زیادہ آمد و رفت رہتی تھی میں بھی اپنے ماموں کے ساتھ گیا تھا دیکھا کہ وہ بلند قد و قامت کے آدمی ہیں ہاتھوں کی یہ حالت ہے کہ سوائے پوست و استخواں کے کچھ باقی نہیں وہ اپنے کو امام حسن عسکری علیہ السلام کے غلاموں میں سے ایک غلام بیان کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ وہ زمانہ ولادت حضرت حجّت علیہ السّلام میں موجود تھے محدث جلیل سید نعمت اللہ شرح کتاب غوالی اللیالی میں فرماتے ہیں کہ سید معتمد ہاشم بن حسین احسائی نے مدرسہ دار العلم شیراز میں یہ بیان کیا کہ میرے اُستاد معظم شیخ محمد ہر خوشی جو اکابر علماء عاملین و فقہاء کاملین میں بڑے محقّق و مدقّق تھے اور جن کا انتقال ۱۰۵۹ھ میں ہوا ہے کہتے تھے کہ میں جس زمانہ میں شام میں تھا تو ایک روز میرا گزر راس مسجد کی طرف ہوا جو آبادی سے دور ہے وہاں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو روشن رخسار سفید کپڑے پہنے بڑی اچھی ہیئت میں بیٹھے ہوئے تھے دیر تک میری ان سے بات چیت ہوتی رہی اور میں نے ان کو ایسا علم والا پایا جو بیان سے باہر ہے تب میں نے نام وغیرہ دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں معمّر ابوالدنیا مصاحب امیر المومنین علیہ السلام ہوں میں جنگ صفین میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا میرے سر اور چہرہ پر جو نشان دیکھتے ہو یہ اس چوٹ کا اثر ہے جو حضرت کے گھوڑے کے پاؤں سے لگی تھی۔ میں نے ان سے روایت کتب اخبار کے اجازہ کی خواہش کی جس پر انہوں نے امیر المومنینؑ و جملہ آئمہ طاہرینؑ سے یہاں تک کہ حضرت حجّت علیہ السلام سے روایات کا مجھ کو اجازہ دیا۔ آقا نعمۃ اللہ جزائری فرماتے ہیں کہ شیخ ہر خوشی نے اس طریقہ کا اجازہ اپنے شاگرد سید احسائی کو دیا اور ان سے میں نے حاصل کیا ایسا اجازۂ عالیہ علماء و محدثین متقدین و متاخرین میں سے آج تک کسی کو نہیں مل سکا۔ اس واقعہ کے علاوہ معمّر ابوالدنیا کی ملاقات کے بہت سے طویل واقعات مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں بکثرت نقل ہوئے ہیں سب کا خلاصہ یہ ہے کہ بلاد مغرب کے رہنے والے تھے جن سے مصر میں بھی لوگ ملے ہیں مکّہ معظمہ میں بھی دیکھے گئے ہیں پیغمبر اسلام کی زیارت سے تو مشرف نہ ہو سکے تھے مگر تینوں خلافتوں کے زمانے دیکھے تھے اور امیر المومنین علیہ السّلام کی خدمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں روزِ شہادت تک حاضر رہے امام حسن علیہ السلام کے ساتھ سابا ط مدائن میں موجود تھے سفرِ کربلا میں جناب سید الشہداء کے ہمراہ تھے شہادت قسمت میں نہ تھی چلے آئے اور مغربی شہروں میں قیام اختیار کیا۔

پس ان دونوں معمّرین کی عمریں کتنی طویل ہوئیں قطع نظر اس کے کہ یہ کب پیدا ہوئے تھے اور کب تک زندہ رہے صرف واقعات مذکورۂ بالا کے اوقات کے لحاظ سے کم از کم غوث سنبسی کی عمر چھ سو سات سو سال کے درمیان اور ابو الدنیا کی عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہوئی ہے حالانکہ اس زمانہ میں بھی اتنی لمبی عمریں نہ ہوتی تھیں۔

حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ جو ہزاروں برس پہلے سے دُنیا میں موجود ہیں ان کا یہ بقا اور عمر کی درازی اس کی غرض ان کی پیغمبری نہیں ہوسکتی جس کا آئندہ وہ اظہار فرمائیں نہ ان پر کوئی آسمانی کتاب نازل ہونے والی ہے جس کے انتظار میں ان کو زندہ رکھا گیا ہو نہ آگے چل کر ان کے پیش نظر کسی شریعت تازہ کی ترویج ہے نہ ان کے متعلق کسی ایسی پیشوائی کی خبر دی گئی ہے جس پر بندوں کے لئے ان کی اقتدا و اطاعت فرض ہو بلکہ ان کی زندگی کا فلسفہ یہ ہے کہ مخلوق خدا ان کے طول عمر کو دیکھتے ہوئے آخری حجّت خدا کی عمر طویل ہونے سے متعجّب نہ ہو اور حضرت کے وجود سے انکار نہ کرے اور اس حیثیت سے بھی بندوں پر حجّت الٰہیہ قائم ہو جائے۔ اسی طرح اس وقت حضرت عیسٰےؑ کے زندہ رہنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کی تصدیق سے پیغمبر اسلام کی رسالت پر اہل کتاب ایمان لائیں اور ان کی زندگی سے حضرت حجّت علیہ السلام کی زندگی کا ثبوت ہو جائے کیونکہ خاتم الانبیاء کے بعد کسی کی نبوت و رسالت کا وقت نہیں رہا۔ حضرت عیسٰےؑ امام زمانہ کی متابعت کریں گے اور دعوت اسلام میں ان کے معین و مددگار ہوں گے اور چالیس برس رہ کر دنیا سے رحلت فرمائیں گے، وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ پ ۶ ع ۲

گیارھواں بیان ذکر وجود اولاد حضرت حجّت علیہ السلام

حضرت حجّت علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں بعض صاحبان متحیّر رہتے ہیں جس کی وجہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ ہے کہ بیشتر محافل و مجالس میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں ہوتا اور خود فرصت نہیں کہ ان کتابوں کو دیکھیں جن میں اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں بہت سی روایات میں اس قسم کے بیانات ملتے ہیں اور عقل بھی اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ عینی طور سے کسی امر پہ ہمارا مطلع نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا ہم کیا اور ہمارا علم کیا اگر ایک چیز ہمیں معلوم نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ اس شئے کا وجود ہی نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایک بات کی اطلاع نہ ہو لیکن دوسرے لوگ اس سے مطلع ہوں۔

بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت کے بالکل اہل و عیال نہ ہوں اور عقد ہی نہ فرمایا ہو اور جد امجد کا وہ طریقہ چھوڑے ہوئے ہوں جس پر چلنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور جس کے ترک پر کافی تہدید وارد ہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باہم نکاح کرو نسل بڑھاؤ اس لئے کہ میں تمہاری کثرت سے یہاں تک کہ ساقط ہوئے بچہ پر قیامت کے دن دوسری امتوں کے مقابل فخر کروں گا۔ حضرت ہی کا ارشاد ہے کہ تمہارے مردہ لوگوں میں وہ مرد اور عورت بڑے ہیں جو بے نکاح رہے ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ دو رکعت نماز جو بیوی والا شخص پڑھتا ہے ان ستر رکعتوں سے افضل ہے جو بے زوجہ والا پڑھے ہر زمانہ کے امام علیہ السلام احکام اسلام کے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں اور ان کے لئے کسی ایسے حکم سے کوئی وجہ استثناء نہیں ہو سکتی نکاح نہ کرنا خصائص امام علیہ السلام میں بھی شمار نہیں کیا گیا۔

مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار میں ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے جمال الاسبوع میں شیخ ابراہیم کفعمی علیہ الرحمۃ نے مصباح میں اور دیگر علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں حضرات آئمہ طاہرینؑ پر اس صورت کے سلام وصلوات اور ایسی ادعیہ و زیارات نقل فرمائی ہیں جن میں حضرت حجّت علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ ساتھ آپکے متعلقین کے بالفاظ مختلفہ تذکرے ہیں کسی میں حضرت کی ذرّیت پر سلام ہے کسی میں حضرت کی عترت طاہرہ پر سلام ہے کسی میں حضرت کے اہلبیت پر سلام ہے کہیں لفظ آل بیت ہے کہیں لفظ ولی عہد ہے کہیں لفظ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولاد ہے و نیز بعض واقعات ملاقات میں بھی حضرت کے صاحبزادوں کے متعلق بیانات ہیں۔ ان تمام باتوں کے بعد حضرت کی ازواج و اولاد کے وجود میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا یہ تفصیل معلوم نہیں کہ حضرت کے کتنے فرزند ہوئے یا اولاد کی کتنی تعداد ہے۔ جب حضرت پر دۂ غیبت میں ہیں تو حضرت سے تعلق رکھنے والی بعض باتیں بھی پردے میں ہیں۔" صاحبزادوں کی آبادیاں اور ان کی حکومتوں کا تذکرہ آگے چل کر بیان واقعات ملاقات میں آئے گا۔

غرضکہ بیوی اور اولاد ہونے کی ایسی اہمیت ہے کہ خداوند عالم نے قرآن میں اپنے خاص بندوں کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس وصف کا بھی ذکر فرمایا ہے، کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ہماری بارگاہ میں عرض کیا کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا ان لوگوں کو بہشت میں ہمیشہ کے لئے بڑا بلند مقام ملے گا اور انہیں تحیہ و سلام ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ه اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ه خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ه پ ۱۹ ع ۴

بارھواں بیان ذکر قیام گاہ حضرت حجّت علیہ السّلام

حضرت حجّت علیہ السّلام کی قیام گاہ یا سلطنت و مملکت کے ذکر پر جزیرہ خضرا یا کچھ نامعلوم مقامات کے نام سُننے سے بعض لوگوں کے کان کھڑے ہونے لگتے ہیں اور اس بات کو بڑے تعجّب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ ایسے روشنی کے زمانے میں جبکہ دُنیا کے اندر کیسے کیسے ذرائع تحقیقات مہیّا ہوچکے ہیں برّ و بحر کے سیّاحوں کو گوشہ گوشہ کی اطلاع ہے روئے زمین کا چپّہ چپّہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہے مشرق و مغرب جنوب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وشمال زمین و آسمان ایک کر دیئے ہیں تمام دنیا کی آبادیاں پیش نظر ہیں صفحات عالم کے نقشے مرتب ہیں مگر نہ اس جزیرے کا پتہ ہے نہ ان آبادیوں کے نام ہیں جو حضرت کی مملکت یا سکونت سے منسوب کئے جاتے ہیں پھران روایات میں بھی اختلافات ہیں کسی میں اس مقام کا کچھ نام ہے کسی میں کچھ نام ہے اس لئے یہ باتیں عقل میں نہیں آتی ہیں "

اس سلسلہ میں اوّل یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ حضرت حجّت علیہ السلام کی قیام گاہ کا سوال ایک جزوی مسئلہ ہے اور اصل اصول حضرت کے وجود مبارک کا اقرار و اعتقاد ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر دوسری صحیح خبروں سے کسی شخص کی زندگی کا یقین ہوتا ہے۔ تو اس کی جائے قیام کا پتہ معلوم نہ ہونے سے اس کی موجودگی کے یقین پر کوئی اثر نہیں پڑا کرتا پس جب حضرت حجّت علیہ السلام کے وجود مبارک کا یقین ہے لوازم حیات محل و مقام وغیرہ کا ہونا بھی یقینی ہے لیکن چونکہ حکم خدا سے حضرت کی غیبت ہے اس لئے قدرتی طور پر قیام گاہ بھی پوشیدہ ہے بلکہ جب حضرت موجود ہیں تو اہل و عیال کا ہونا بھی قرین عقل ہے اور غیبت کی اس طویل مدّت میں سلسلۂ اولاد کئی پشتوں کا ہو سکتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ کسی نہ کسی حصۂ ارض پر جملہ حضرات کی ایسی آبادی ہو جہاں اطمینان کے ساتھ سب کے سب متعلقین تشریف فرما ہیں اور وہاں کسی غیر کا داخلہ نہ ہونے پائے جس کا پہنچنا فلسفۂ غیبت کے خلاف ہو۔

ابتدا میں حضرت کا مقام سامرے کا مکان رہا لیکن جس وقت حضرت کے تجسّس میں حکومت کی طرف سے خانہ تلاشی کا حکم ہوا تو آنے والے آئے حضرت مکان کے سرداب میں جس کو تہ خانہ کہا کرتے ہیں تشریف رکھتے تھے وہاں سے اعجازی شان کے ساتھ حضرت ان لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے " اس احترام کی نظر سے زائرین سرداب مقدس میں خداوند عالم سے دعائیں کرتے ہیں زیارتیں پڑھتے ہیں اور جن جن مقامات مخصوصہ پر غیبت صغرٰی میں حضرت کا قیام رہا ہے اس زمانہ کی قیام گاہ کو ناحیۂ مقدسہ کہا جاتا ہے جس سے نائبین و وکلا مطلع رہتے اور وہاں حاضر خدمت ہوتے تھے اس کے بعد جب غیبت کبرٰی ہو گئی تو حضرت کی جائے قیام بھی سب پر مخفی ہے " حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے اذکار ہیں جن جگہوں کے نام آئے ہیں مثلاً کرعہ یا ذی طوی یا کوئی جنگل یا بہت سے شہروں کا کوئی جزیرہ یا جزیرۂ خضرا وغیرہ یہ سب کے سب اس زمانہ میں حضرت کے مقامات رہائش نہیں ہیں بلکہ کسی کا تعلق قرب ظہور کے وقت سے ہے کوئی مقام وقت خروج سے متعلق ہے کوئی صرف وقتی زیارت کا مقام تھا کوئی منزل سفر ہے کوئی منزل حضر ہے کسی میں حضرت کے فرزندوں کی حکومت کا ذکر ملتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ تعدّد اسماء تعدّد مسمّٰی کو مستلزم نہیں ہے یعنی یہ لازم نہیں ہے کہ اگر کئی نام ہوں تو نام والے بھی کئی ہوں بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ چیز ایک ہوتی ہے مگر اس کے نام متعدد ہوتے ہیں۔ ان مقامات کے بیانات میں کوئی اختلافی صورت نہیں ہے اور ان کو کہیں حضرت کی جائے سکونت اس وقت کے لئے نہیں کہا گیا۔ رہے وہ مقامات جو وادی السلام و مسجد سہلہ وغیرہ میں حضرت سے منسوب ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ وہاں حضرت کے معجزات دیکھے گئے ہیں بہت سے لوگ حضرت کی زیارت سے وہاں مشرف ہوئے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں۔

جزیرۂ خضرا جس کا روایات میں ذکر ہے اور آگے چل کر واقعات ملاقات میں بیان ہوگا اس کا پتہ نہ لگنا کوئی غیر معقول بات نہیں ہے آج وہ دنیا والے جن کا یورپ کے محققین کی تحقیقات پر ایمان ہے جن کی دماغی کوششوں کا کلمہ پڑھا جاتا ہے جن کی معلومات پر یہ لوگ فریفتہ اور ان کی مادی قوت و طاقت سے ایسے مرعوب ہیں کہ علمی میدان میں ان کے سامنے سپر انداختہ ہو چکے ہیں اگر ان لوگوں کا خدا پر ایمان ہے تو ذرا دیکھیں کہ جزیرۂ گرین لینڈ جس کا شمالی حصّہ قطب شمالی سے قریب ہے اس میں داخل ہونے سے قابل حیرت ساز و سامان والے بڑے بڑے مدبرین کے قدم پیچھے ہٹے ہوئے ہیں وہاں پہنچنے سے عاجز و قاصر ہیں برف کے دریا کو عبور نہیں کر سکتے وہاں جا کر کوئی زندہ نہیں آ سکتا سینکڑوں میل تک کوئی انسان و حیوان نظر نہیں آتا یہ سارا رقبہ برف کے پردوں میں ڈھکا رہتا ہے صحیح طور پر اندرونی حالات کی آج تک خبر نہیں حالانکہ ایک خاص قسم کی روشنی کبھی کبھی دکھائی دے جاتی ہے مگر سردی کی شدت برف باری کی کثرت کچھ نہیں ہونے دیتی اور برّ و بحر پر اقتدار والے اہل مملکت یہاں مجبور و ناچار ہیں اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے لئے بھی اس موقع پر قدرتی اسباب کا سمندر حائل ہو رہا ہے پھر کون سے تعجب کی بات ہے اگر عالم کے اندر گرین لینڈ سے بالاتر قدرتی پردوں میں زمین کا ایسا حصّہ بھی ہو جس کے حالات دنیا سے بالکل پوشیدہ ہوں اور خداوند عالم نے اس مقام کو سمندر کے قلعہ میں ایسا محفوظ رکھا ہو جس کا احساس ان دوربین نظروں کی قوت سے باہر ہو اور جہاں تک کہ رسائی کے لئے ہوائی و برقی جملہ آلات بھی ناکام رہیں گرین لینڈ کا ترجمہ اُردو میں سبز زمین ہے جہاں برف کا سفید دریا ہے اور یہی معنی جزیرۂ خضرا کے ہیں یعنی سبز جزیرہ اس سبز جزیرہ کو حضرت کے صاحبزادوں کی حکومت کا مقام کہا گیا ہے اس کا تعلق بھی بحر ابیض یعنی سفید دریا سے ہے گرین لینڈ کا سبزہ سال میں کچھ دنوں کے لئے چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں پر مشتمل بتایا جاتا ہے لیکن جزیرۂ خضرا گلشن رسالت و گلزار امامت کا ہمیشہ پر بہار و بے خار سبزہ زار ہے جاڑے گرمی سے انسان طبعی متاثر ہوا کرتا ہے مگر روحی انسانوں پر یہ چیزیں اثر انداز نہیں ہوتیں رجزیرۂ خضرا کا نام حضرت کے متعلقین و مومنین و مخلصین کی آبادی کے سلسلہ میں مبہم طریقہ پر بتایا گیا ہے یہی فلسفہ غیبت کا مقتضی تھا تاکہ مقام کا ذکر بھی ہو جائے اور پردہ بھی رہے دوستوں کے دل روشن ہوں اور اس ابہام سے دشمن حیران رہیں اور ان کو خضرا کے سبزے یا ابیض کی سفیدی کے سوا کچھ معلوم نہ ہو سکے کہ وہاں کتنے صحرا ہیں کتنے دریا ہیں کتنے پہاڑ ہیں کتنی آبادیاں ہیں اور کون کون شخصیتیں آباد ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسمان برّ و بحر کی وسعت کو خدا ہی جانتا ہے جو ان کا بنانے والا ہے دنیا والوں کو اس کا پورا علم نہیں ہو سکتا وہ لوگ جو عقل و حکمت کے فرمانروا سمجھے جاتے ہیں آج تک یہ بھی نہیں سمجھ سکے کہ ہم کس لئے پیدا ہوئے ہیں اور ہماری خلقت کی غرض و غایت کیا ہے اور ان کی عقلیں تو دنیا کی دولت و مملکت کی باتوں میں الجھ کر رہ گئی ہیں مادیّت کی تاریکی اور روحانیت کی روشنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے خدا خدا ہے بندے بندے ہیں کہاں قوت الٰہیّہ اور کہاں طاقت بشری اس کا اس کا کیا مقابلہ۔ کائنات عالم کی تفصیلات اور کل ارض و سماوات کے حالات رب العالمین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی خوب جانتا ہے یا وہ حضرات جانتے ہیں جن کو یہ باتیں اس نے تعلیم فرمائی ہیں اور انہوں نے دوسروں کو سمجھائی ہیں اس لئے ایسی آبادیاں جو حضرت حجت علیہ السلام سے منسوب ہیں ان کی خبریں بالکل قرین عقل ہیں اور جزیرۂ خضرا وغیرہ کو دنیا کے قابل فخر د ناز جغرافیائی معلومات، والوں کا نہ دیکھنا بھی ٹھیک ہے اور خدا والوں کا دیکھنا بھی صحیح ہے۔

مسلّم معقولی مسئلہ ہے کہ عدم علم کو علم بالعدم لازم نہیں ہے یعنی کسی امر کے نہ معلوم ہونے سے اس کے نہ ہونے کا یقین نہیں ہو سکتا کچھ مقامات کو اہل تحقیقات کا نہ دیکھنا وجود مقامات کی نفی نہیں کر سکتا دنیا بھر کی سیر و سیاحت ولے فضاء عالم میں پرواز کرنے والے اگر جزیرۂ خضرا وغیرہ کے حالات سے مطلع نہیں ہو سکتے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے قادر مطلق کے سامنے دنیا کی ساری مشینیں اور آلے بے کار ہیں قدرت کے آگے مملکتوں کو ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں حکیم برحق کی حکمت کے مقابل کسی کا فلسفہ دفن ہیئت کامیاب نہیں ہو سکتا تمام عالموں کی تمام مخلوق مل کر بھی حجاب قدرت کو نہیں ہٹا سکتی جو چیزیں اس نے پردے میں رکھی ہیں جب تک اس کی مصلحت ہے وہ پردے ہی میں رہیں گی لہٰذا اس وقت دنیا والوں کا جزیرۂ خضرا کو نہ دیکھنا اور مخصوص حصّۂ ارض کا ان کے علم میں نہ آنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا معجزہ خلاف عقل نہیں ہوتا بلکہ صرف عادت کے خلاف ایسی بات ہوا کرتی ہے جس کو وجود میں لانا اس وقت کے لوگوں کی طاقت بشری سے باہر ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کو پیغمبر اسلام کے یہ معجزات تسلیم ہیں کہ حضرت کعبہ و بیت المقدّس کی طرف رخ کئے ہوئے حجر اسود کے مقابل نماز میں مشغول ہیں مگر کسی کو نظر نہیں آتے یا حضرت ایک صحابی کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں جو دشمن تلاش میں تھے انہوں نے ان صحابی سے پوچھا کہ محمدؐ کہاں ہیں جواب دیا میں نے نہیں دیکھا یہ سُن کر وہ ڈھونڈنے والے واپس ہو گئے یا ہجرت کے موقع پر گھر کا محاصرہ ہے لیکن حضرت باہر آئے اور دشمنوں کے سامنے سے نکل کر تشریف لے گئے اور کسی نے نہ دیکھا گھر کے اندر بے خوف و خطر بڑے اطمینان سے تلواروں کے سایہ میں حضرت کی جگہ شیر خدا علی مرتضیٰ سو رہے نیچے بستر رسول اوپر چادر رسول تھی جانشینی کا فریضہ ادا ہو رہا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت غار کے اندر پہنچے اور ہمراہی پریشان ہوئے تو حضرت نے اپنا پائے مبارک غار کی پشت پر مارا فوراً دروازہ نمودار ہوا اور ایک دریا دکھائی دینے لگا جس میں کشتی بھی تھی حضرت نے فرمایا کہ گھبراؤ مت اگر کفار یہاں داخل ہونے لگے تو ہم اس راستہ سے نکل جائیں گے۔ "پس جب خدا کی قدرت سے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ذات آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے نگاہوں سے پوشیدہ رہے یا خشکی میں دریا نظر آجائے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بہت سے پررونق مقام ہزاروں لاکھوں آدمیوں سے آباد ہوں اور عام نظروں میں بالکل خالی دکھائی دیں یا بحر ذخار و میدان سبزہ زار نظر آئیں خداوند عالم ارشاد فرمارہا ہے" وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا۔ پ ۱۵ ع ۵ یعنی اے رسول جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک گہرا پردہ ڈال دیتے ہیں۔ "مفسرین نے لکھا ہے کہ خدا نے اپنے رسول کو کافروں کے شر سے اس طرح محفوظ رکھا کہ حضرت قرات و ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور یہ لوگ آپ کے پاس سے گزر جاتے مگر حضرت پر کسی کی نظر نہ پڑتی" جب قدرت نے اپنے رسول کی حفاظت کا ایسا انتظام کر دیا تھا تو نائب رسولؐ امامؑ کی حفاظت کے لیئے اس انتظام پر حیرت نہ ہونی چاہیئے کہ ان کی جائے سکونت پر دنیا کی نظریں نہ پڑ سکیں اور جہاں حضرت کی اولاد آباد ہے اس طرف سے گزرنے والوں کے اور اس مقام کے درمیان ایسے ایسے حجاب حائل ہو جائیں کہ وہاں سوائے سمندر یا بیابان اور سبز میدان کے کچھ دکھائی نہ دے بالآخر باغ ارم قصر شدّاد کا قرآن میں ذکر ہے مگر نظر خلائق سے غائب ہے جس کے حالات علمائے اسلام و مورخین نے نقل کیئے ہیں حالانکہ صحرائے یمن میں اس کا وقوع بیان کیا جاتا ہے یہ وہ مہتم بالشان چیز تھی جس کی تعمیر سارے دنیا کے بادشاہ خدائی کے دعویدار شدّاد نے کی تھی اور اپنے دادا کے نام پر اس کا نام ارم رکھا تھا اور پیغمبروں کی زبانی بہشت کے حالات سن کر اس کے مقابلہ میں یہ باغ تیار کیا گیا تھا جو دو سو برس میں مکمل ہوا اس کی چار دیواری کی انٹیں سونے چاندی کی تھیں شگافوں میں ہیرے موتی بھرے گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے اس میں ہزار محل تھے ہزار بالاخانے تھے ہزار ایوان تھے ہر مکان کے سامنے ایک ایسا درخت تھا جس کی ڈالیاں سونے کی پتّے زبرجد کے خوشے موتیوں کے تھے لیکن، عمارت کی تکمیل کے بعد جب اس کے افتتاح کے لیئے شداد آیا تو ایک پاؤں اندر تھا اور ایک باہر تو اس کی روح قبض کر لی گئی اور اسی وقت سے یہ بے مثال بے نظیر مکان دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہے" اس کے علاوہ حد سکندر کا کہیں پتہ نہیں لگتا جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے جو دنیا بھر کے بادشاہ برگزیدۂ خدا سکندر ذوالقرنین نے تیار کی تھی اور وہ لوہے کی دیوار ہے جو قوم یاجوج و ماجوج کو حملہ سے روکے ہوئے ہے یہ لوگ حضرت یافث بن نوحؑ کی اولاد سے لاکھوں کی تعداد میں دو گروہ ہیں یہ آبادی نظر سے مخفی ہے ان کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے جب اس کا وقت آئے گا یہ دیوار گر جائے گی اور یاجوج ماجوج کے لیئے راستہ کھل جائے گا، اصحاب کہف والا غار بھی کسی کو نظر نہیں آتا حالانکہ ان چیزوں کے تذکرے قرآن میں موجود ہیں لیکن یہ مقامات اور آبادیاں تحقیقاتی دُنیا کے سیّاحوں کی نگاہوں سے غائب اور تمام قوتیں ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں اور تا قیامت عاجز رہیں گی اسی طرح حضرت حجّت علیہ السلام کا مسکن عام نظروں سے مخفی ہے اور جب تک خدا کی مصلحت ہے مخفی رہے گا ظہور کا وقت آنے پر دیکھنے والے دیکھیں گے تو جنّت کا نمونہ نظر آئے گا کہ وہاں ہر طرح کی نعمت اور بہت بڑی مملکت ہے حضرت خضرؑ حضرت الیاسؑ کو دنیا زندہ کہہ رہی ہے مگر کسی کو ان حضرات کے مقامات رہائش معلوم نہیں پھر بھی ان برگزیدگان خدا کی زندگی سے انکار نہیں ہے یہی صورت حضرت حجّت علیہ السلام کے مقام رہائش کی ہے۔ بکثرت اخبار اس مضمون کی وارد ہیں کہ روئے زمین پر مشرق و مغرب میں دو بڑی آبادیاں ہیں جن کو جابلسا و جابلقا کہتے ہیں وہاں کے تمام رہنے والے حضرت حجت علیہ السلام کے انصار ہیں، حضرات آئمہ علیہم السلام معالم دین کی تعلیم کے لیئے اوقات معیّنہ میں ان مقامات پر پہنچتے رہے ہیں ان لوگوں کی عمریں طویل ہوتی ہیں اور ایسے قوی ہیں کہ اگر حملہ کریں تو دونوں طرف کے درمیان کی آبادی کو ختم کر دیں موجودہ لوہا ان کے جسم پر اثر نہیں کر سکتا ان کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تلواریں دوسری قسم کی ہیں جن کی ضرب سے پہاڑ کے بھی ٹکڑے ہو جائیں یہ سب حضرت حجّت علیہ السلام کے ظہور پر جہاد میں شریک ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں مخالفین کے تمام آلاتِ جنگ بے کار رہیں گے یہ ہر طرح کے ہتھیار والوں پر غالب ہوں گے ان لوگوں کے ایسے حالات ہیں لیکن ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں ہیں بہت بڑی آبادی ہے مگر ہماری آنکھوں سے وہ بالکل ہر طرح سے پوشیدہ ہے اسی طرح حضرت کی قیام گاہ بھی نظر نہیں آتی چونکہ روایات صحیحہ کی بنا پر تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جب حضرت حجت علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو دنیا بھر کے سارے وہ خزانے اور دفینے ظاہر ہو جائیں گے جو اس وقت خلائق کی نظروں سے مخفی ہیں اور تمام دنیا حضرت کے قبضہ واختیار میں آجائے گی اور کل جہان حضرت کے نور سے روشن ہو جائے گا اس وقت یہ سب کچھ خدا کی قدرت و رحمت سے ہوگا تو کون سے تعجّب کی بات ہے کہ خداوند عالم نے اس وقت بھی حضرت کو وہ قوت وطاقت کرامت فرمائی ہے کہ روئے زمین کے ایسے علاقے قبضہ میں ہیں جن سے دنیا کے صاحبانِ مملکت واقتدار خبردار نہیں انہیں میں حضرت کی قیام گاہ ہے کہ وہاں تک بغیر حکم کے کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی انہیں میں حضرت کے متعلقین کی رہائش ہے انہیں میں خدّام مومنین رہتے ہیں یہاں بڑی بڑی آبادیاں ہیں اور ایک ہی نہیں بلکہ بہت سے جزیرے ہیں جن کے نام بھی بعض موقعوں پر بتائے ہیں مبارکہ وزاہرہ درالثقہ وصافیہ وناعمہ وصالحیہ ونوریہ وبیضاویہ وخضرویہ وعقلیہ وغیرہ ان سب میں اسوقت بھی حضرت کی عظیم الشان سلطنت ہے جس کے کچھ حالات بعض واقعات ملاقات میں بیان ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ جب اس وقت حضرت حجّت علیہ السلام کی غیبت ہے تو حضرت سے متعلق بعض دیگر امور مکان وغیرہ بھی عوام الناس کے لئے حجاب غیبت میں ہیں اور اس کا منشا کہ حضرت نظر خلائق سے غائب ہیں یہی ہے کہ حضرت کی رہائش دنیا والوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے "جس طرح اس زمانہ میں بعض خوش قسمت مومنین حضرت کی ملاقات سے مشرف ہو سکتے ہیں اسی طرح حضرت کی حیات طیبہ سے تعلق رکھنے والے دوسرے معاملات کی اطلاع خاص لوگوں کو ہو سکتی ہے اور ایسی باتوں کو بعید از عقل سمجھنا ایمانی کمزوری کی دلیل ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس ذات اقدس کی خصوصیت یہ معجزہ ہے کہ اگر کسی بے آب و گیاہ مقام پر بھی مع اپنے خواص کے قیام فرمائیں تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے وہاں نہریں جاری ہونے لگتی ہیں اور جب حضرت وہاں سے تشریف لے جاتے تو وہ منزل اپنی پہلی صورت اختیار کر لیتی ہے جس معجز نما کی یہ شان ہو تو اس کی جائے سکونت اسکا دار السلطنت اس کے لوازم مملکت سب کے سب آیات الٰہیّہ ہوں گے۔ پس یہ راز کی باتیں جو پردے کے اندر ہیں ان کو عقل ونقل دونوں کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے " وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۵ پ ۱۸ ع ۱۱ -

تیرھواں بیان ذکر ظہور حضرت حجّت علیہ السّلام

ضرورت ظہور

چونکہ سینکڑوں دلائل عقلیہ ونقلیہ سے حضرت حجّت علیہ السّلام کی امامت ثابت اور موجودگی محقق ہے لیکن بمصالح الٰہیّہ اس وقت حضرت کی غیبت ہے اور غائبانہ طور پر حضرت کے مبارک وجود سے سارا عالم مستفید ہو رہا ہے مگر احساس نہیں ہے آنکھوں پہ پردے پڑے ہوئے ہیں لہٰذا اس کے بعد ایک ایسے وقت کا آنا بھی بحکم الٰہی یقینی اور لازم وضروری ہے جس میں کھلّم کھلّا اس جمال جہاں آرا سے دنیا روشن ومنوّر ہو حضرت کا ظہور پُر نور ہو جائے اور وہ سماں بھی سب کی آنکھیں دیکھ لیں جس کی پیشین گوئیاں ہزاروں برس پہلے سے ہوتی چلی آرہی ہیں دنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ایسا ہو جو کسی آنے والے کا انتظار نہ کر رہا ہو۔

جب حضرت کی ذات اقدس سے تمام انبیاء واولیاء کی خدمات کا آخری نتیجہ وابستہ ہے اور خلافت الٰہیّہ کا سلسلہ حضرت پر ختم ہے اور یہی آخری حجّت خدا ہیں تو خداوند عالم آپ ہی کے واسطے ایسے اسباب سلطنت مہیّا فرمائے گا کہ سارا عالم مسخّر ہو جائے گا کوئی آبادی ایسی باقی نہ رہے گی جہاں سے کلمہ طیّبہ کی آوازیں بلند نہ ہوں یہی اس وعدہ وفائی کا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت ہوگا جس کا آیۂ استخلاف میں ذکر ہے "وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ پ ۱۸ ع ۱۳۔

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین پر ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کو فرود اس دین پر پوری قدرت دے گا جو اس نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا کہ وہ میری عبادت کریں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں اور جو شخص بھی اس کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں، اس آیت میں علاوہ اس کے کہ خداوند عالم نے واضح الفاظ کے ساتھ یہ فرمادیا ہے کہ وہی خلیفہ مقرر فرماتا ہے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو وعدے اس نے فرمائے ہیں وہ اب تک پورے نہیں ہوئے اور کوئی وقت اسلام کے لئے ایسا نہیں آیا جس میں صاحبان ایمان اور اعمال صالحہ والے بندگان خدا کی حکومت روئے زمین پر رہی ہو اور خدا کے پسندیدہ دین کے لئے ان کو پوری قدرت حاصل ہوئی ہو اور خوف امن سے بدل گیا ہو بلکہ ان تینوں وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آنے والا ہے یہ وہی وقت ہے جب آخری حجت خدا کا ظہور ہوگا جس کا انتظار کرنا چاہیئے، "قُلِ انْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ پ ۸ ع ۷

علاماتِ ظہور

یہ سوال کہ حضرت حجت علیہ السلام کا ظہور کب ہوگا اس کو تو خدا ہی جانتا ہے مگر موجودہ زمانہ کے حالات بتاتے ہیں کہ وہ وقت قریب ہے جس کے متعلق سینکڑوں برس پہلے پیشین گوئیاں ہو چکی ہیں یہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی سچائی ہے کہ رسول و اہلبیت رسول نے جو خبریں دی ہیں اور آخر زمانہ کی علامتیں بیان فرمائی ہیں وہ رفتہ رفتہ سامنے آرہی ہیں اگرچہ ظہور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مبارک کے لئے ان میں کچھ باتیں حتمی ہیں مگر سب ایسی نہیں ہیں واقعات کے اوقات مصالح الٰہیہ سے بدل سکتے ہیں اور بدلتے رہے ہیں بحکم الٰہی ہر چیز میں تبدیلی ہو سکتی ہے نظام عالم تابع قضا و قدر ہے خالق کائنات قادر مطلق ہے مختار کل ہے جس وقت جو چاہے کرے چاہے نہ کرے یہی مطلب ان احادیث کا ہے جو عمر کی کمی بیشی کے سلسلہ میں وارد ہیں۔

اخبار کا خلاصہ یہ ہے کہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ ہدایت عالم کے لئے اس وقت ظاہر ہوں گے جب دنیا میں عظیم انقلابات رونما ہوں گے دنیا میں بے دینی پھیل جائے گی دین دنیا سے بیچا جائے گا۔ خواہش نفس کی پیروی ہوگی، نماز کی طرف توجہ نہ رہے گی۔ حج تجارت اور دکھاوے کے لئے ہوگا، خمس و زکوٰۃ متروک ہو جائیں گے مسجدوں میں آرائش ہونے لگے گی ان کے منارے بلند بنائے جائیں گے۔ وہاں لوگ صف بستہ ایک دوسرے سے قریب ہوں گے ظاہری اجتماع ہوگا مگر باطنی افتراق رہے گا دل بھیڑیوں کے جیسے ہوں گے راہ خیر بند ہو جائے گی شر کے دروازے کھل جائیں گے۔ حرام حلال ہونے لگے گا لوگ حق کا راستہ بھول جائیں گے۔ فسق و فجور بڑھ جائے گا۔ علانیہ بدکاریاں ہوں گی۔

علماء و محدثین ذلیل و حقیر سمجھے جائیں گے۔ واعظوں کا قول و فعل یکساں نہ رہے گا۔ کتاب و سنت معطل ہو جائیں گے۔ قاریان قرآن فاسق و فاجر ہوں گے، اہل باطل اہل حق پر غالب آئیں گے۔ مومنین تنگی میں فاسقین عیش میں ہوں گے اولاد نافرمان اور ماں باپ کے مرنے سے خوش ہوگی۔ چھوٹے بڑوں کا وقار نہ کریں گے۔ بڑوں کی چھوٹوں پر مہربانی نہ رہے گی۔ پڑوسی سے پڑوسی کو اذیت ہوگی سچے جھوٹے اور جھوٹے سچے سمجھے جائیں گے امین خائن اور خائن امین سمجھا جائے گا۔ وعدہ خلافی اور عہد شکنی ہونے لگے گی غیبت عیب نہ رہے گی۔

شراب خوری و سود خوری بڑھ جائے گی شراب کھلم کھلا فروخت ہوگی خونریزی پھیلے گی کسی کو مار ڈالنا معمولی بات ہو جائے گی۔ چوریوں کی زیادتی ہوگی یہاں تک کہ قبریں کھود کھود کر مردوں کے کفن نکالے جائیں گے۔ لہو و لعب کے جلسے ہوں گے۔ گانے بجانے کی محفلیں ہوں گی کوچہ بازار گلی در گلی گانا ہوگا جس کی کوئی روک ٹوک نہ ہوگی حرم خدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ورسول میں ساز و تنبور کے نا شائستہ اعمال بر ملا ہونے لگیں گے۔

زنا کاری کی زیادتی ہوگی۔ مرد عورتوں کی کمائی کھائیں گے۔ فرمسائی کا زور ہو گا۔ بیویاں شوہروں پر مسلّط ہوں گی۔ بے حیائی کی یہ حالت ہوگی کہ مقاربت پردے میں نہ رہے گی بلکہ دوسرے حیوانوں کی طرح سڑکوں پہ یہ عمل ہونے لگے گا۔ عورتوں کا پردہ اُٹھ جائے گا۔ مثل مردوں کے عورتوں کے بھی جلسے ہونے لگیں گے۔ مرد اپنے لئے عورتوں کی صورت اختیار کریں گے عورتیں مردوں کی شبیہہ ہوں گی۔ عورتیں مردانہ لباس پہنیں گی عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ مرد مردوں پر اکتفا کریں گے۔ عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی۔ شوہروں کے ناجائز تعلقات جن مردوں سے ہوں گے ان سے ساز باز بیویوں کا ہو گا۔

جور و ظلم بڑھ جائے گا۔ امراء و وزراء ظالم ہوں گے۔ سچی شہادت رد کر دی جائے گی رعایا میں سرکشی ہو گی۔ جان و مال کا نقصان ہوگا۔ ہر چیز کی گرانی ہوگی۔ وبائی امراض ہوں گے۔ موتوں کی کثرت ہوگی۔ درخت کم پھولے پھلیں گے۔ کھیتیاں کم بڑھیں گی۔ میووں میں برکت نہ رہے گی۔ حلال روزی حاصل کرنے پر مذمّت اور حرام کمائی پر مدح ہو گی فقیروں کو دینا رحم وکرم کی بنا پر نہ ہوگا بلکہ مسخرا پن کیا جائے گا۔ ہر سال تازہ بدعت نمودار ہوگی۔ انسانوں کی آنکھیں خشک ہو جائیں گی لوگوں کے لیے ذکر خدا سنگین ہوگا۔

رکن و مقام کے درمیان آل محمدؐ میں سے ایک جوان نفس زکیّہ قتل کیے جائیں گے شام سے سفیانی اور یمن سے یمانی لشکر کثیر کے ساتھ نکلیں گے۔ ہزاروں آدمی قتل ہوں گے سینکڑوں عورتوں کی فضیحت ہوگی۔ لشکر سفیانی کے آدمی اطراف کوفہ کو تباہ کریں گے مدینہ میں تین شبانہ روز لوٹ مار ہوگی۔ جب مکّہ کی طرف چلیں گے اور ارض بیدا پر پہنچیں گے آخر کار حکم الٰہی سے سب زمین میں دھنس جائیں گے سارا لشکر ختم ہو جائے گا۔ دجّال نکلے گا جو درحقیقت ایک بلا و فتنہ ہے جیسے کہ قوم موسےٰ کے لئے گوسالہ اسی وجہ سے پیغمبر اسلام ہی نہیں بلکہ ہر پیغمبر اس فتنہ سے مخلوق خدا کو ڈراتا رہا ہے مگر ابھی وہ پیش نہیں آیا اور خداوند عالم نے تاخیر فرمائی ہے دنیا کے ابتلاء و امتحان کے لئے شیطان کی طرح خلاق عالم نے اس کو بھی ڈھیل دے دی ہے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ دجّال کا نام صائد بن صید ہے وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک جزیرے میں مقید ہے یہ بدترین خلائق لشکر اصفہان موضع یہودیہ سے برآمد ہوگا داہنی آنکھ مدار دبائیں خونی پارچہ کی طرح پیشانی پر اور گدھے پر سوار آگے آگے دھوئیں کا پہاڑ پیچھے کوہ سفید جس کو قحط کے زمانہ میں لوگ روٹیوں کا پہاڑ سمجھیں گے جس چشمہ یا جس کوئیں پر پہنچے گا وہ خشک ہو جائے گا خدائی کا دعوٰے کرتا ہوگا اس کے یار و مددگار ولدالحرام ہوں گے جن کے سروں پر سبز ٹوپیاں ہوں گی اس کے تابعین زیادہ یہودی اور عرب کی جنگلی عورتیں مرد ہوں گے حضرت صاحب العصر علیہ السلام یا حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ہاتھ سے شام میں درۂ عقبہ پر مارا جائے گا۔

نبوّت کا جھوٹا دعوٰے کرنے والے تقریباً ساٹھ آمیوں کا گزر ماہ ۱۵ ر ماہ رمضان کو سورج گہن۔ دمدار ستارہ کا مشرق سے طلوع، مسجد براثا کی بربادی، دیوار مسجد کوفہ کا انہدام جانب غرب سے ایک لشکر کا اٹھنا اور سمت شرق سے اس کا مقابلہ، مشرق سے عالمگیر فتنہ کا اس طرح بلند ہوتا کہ جیسے کتّا پیشاب کرتے وقت اپنی ٹانگ اونچی کیا کرتا ہے، مغرب کی جانب بڑی آگ کا بھڑکنا، خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا بلند ہونا، عجم کی دو جماعتوں میں جدال و قتال، ترکوں کا بعض جزیروں میں فروکش ہونا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، مصر میں ایک مغربی شخص کا ظاہر ہونا اور شام کے شہروں پر اس کی حکومت۔ شام کی خرابی عراق میں بدامنی، بغداد میں اول روز سیاہ آندھیوں کا آنا پھر زلزلہ سے بہت سی عمارتوں کا منہدم ہونا، ٹڈیوں کا ہجوم، کھیتوں کی تباہی۔ یہ سب صورتیں قرب قیامت کی علامات ہیں پس ایسے خوفناک دور میں اور ایسی گمراہی کے زمانہ میں اس رہنما کا ظہور ہوگا جو سارے جہان کے لئے ہدایت و رحمت ہے تاکہ دنیا کو امن و امان کا پیغام پہنچائے اور مادہ پرستی کے طوفان عظیم میں سفینۂ عالم کی ناخدائی کرے، صفحۂ عالم ظلمت کفر و معصیت سے پاک ہو اور ہر ہر حصۂ ارض نور ایمان سے جگ مگا اُٹھے۔

یہ قیامت کی ایک روشن دلیل ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۵ پ ۲۵ ع ۱۲ -

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعاتِ وقتِ ظہور

مذکورہ بالا علامات کے بعد جب حضرت حجتؑ علیہ السّلام کے ظہور پر نور کا وقت آئے گا تو حسب روایات حضرت کے اسم مبارک کے ساتھ ندائے آسمانی بلند ہوگی جس سے تمام عالم متنبہ ہو جائے گا ہر شخص اپنی اپنی زبان میں اس آواز کو سُنے گا سوتے ہوئے لوگ اٹھ بیٹھیں گے بیٹھے ہوئے آدمی کھڑے ہو جائیں گے کھڑے ہونے والے بیٹھ جائیں گے، حضرت مکّہ معظمہ میں ظاہر ہوں گے حضرت کے اعضاء و جوارح پر بوڑھاپے کے آثار مطلق نمایاں نہ ہوں گے بلکہ تیس چالیس سالہ جوان کی شکل ہوگی، سر پر سفید ابر کا سایہ ہوگا پیراہن رسول بر میں اور ذوالفقار حیدری کمر میں ہوگی" علاوہ پیغمبر اسلام کی اس زرہ کے جو ہر امام کے جسم پر پوری اتری ہے اور امامت کی علامت بنی رہی ہے دوسری زرہ بھی حضرت کے مبارک قد پر ٹھیک ہوگی" رسول اللہ کا وہ علم حضرت کے ساتھ ہوگا جو سوائے جنگ بدر اور جنگ جمل کے کہیں نہیں لہرایا گیا" مکّہ سے واپسی کے بعد دارالسلطنت کوفہ ہوگا۔ جو سال بھی ہو کسی طاق سال میں محرّم کی دسویں تاریخ روز جمعہ حضرت کھڑے ہوں گے" حضرت عیسےٰ کا نزول ہوگا وہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھیں گے" حضرت کے تین سو تیرہ اصحاب بتعداد اصحاب بدر جمع ہو جائیں گے خدا کی شان یہ صاحبان اپنے دور دراز مقامات سے رات کو چلیں گے اور صبح مکّہ میں ہوں گے تلواریں حمائل کئے ہوئے ہوں گے جن پر کلمہ طیبہ لکھا ہوگا بروایت مقدس اردبیلی قدس اللہ سرّہ ان تین سو تیرہ ابتدائی با اخلاص حضرات میں سے چار پیغمبر حضرت عیسےٰ حضرت ادریسؑ حضرت خضرؑ حضرت الیاسؑ ہوں گے چار صاحبان، اولاد امام حسنؑ سے بارہ اولاد امام حسینؑ سے چار اولاد حضرت عقیل سے چار بنی تمیم سے تین بنی عروہ سے تین بنی حبّہ سے دو بنی اسد سے،، چار نفر مکّہ سے چار بیت المقدس سے چار خراسان سے چار کرمان سے چار جرجان سے چار نیشاپور سے چار واسط سے چار رے سے پانچ کوہپایہ رے سے چار مصر سے چار خوار سے چار کوس سے" تین آذربائجان سے تین دامغان سے تین موالیہ سے تین مردہ سے تین غزنین سے تین ماوراءالنہر سے تین حبش سے تین حلب سے سات طوس سے سات شیراز سے سات بغداد سے سات بصرہ سے چھ نواحی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بصرہ سے سات کوہستان سے بارہ یمن سے بارہ شام سے بارہ سبزوار سے بارہ قُم سے بارہ کوفہ سے دو طبرستان سے ایک اصفہان سے ایک مکران سے پانچ ہندوستان سے ہوں گے جس کا ایک حصّہ اب پاکستان کے نام سے موسوم ہے خداوند عالم ان سب کو بیک وقت ایک جگہ جمع فرما دے گا

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۵ پ ۲ ع ۲ -

حالات بعد ظہور

احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حجت علیہ السلام کے خروج کے بعد ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین عدل و داد سے پر ہو جائے گی" تمام خزانے اور دفینے خود بخود زمین سے باہر آ جائیں گے زمین و آسمان کی نعمتوں کی ایسی فراوانی ہو گی جو پہلے کبھی نہ ہوئی تھی" آسمان سے بارانِ رحمت و برکات کا نزول ہو گا" زمین سے پیداوار کی کثرت ہو گی اور ایسی سرسبزی و شادابی کہ اگر کوئی عورت بھی پا پیادہ عراق سے شام تک کا سفر کرے تو اس کا ہر قدم سبزے پر پڑے گا" ساری زمین کفر و شرک سے پاک ہو گی" درختوں کے پھل دگنے ہو جائیں گے وحشی جانور آدمیوں میں پھرتے نظر آئیں گے نہ ان کو ان سے وحشت ہو گی نہ انہیں ان سے اذیت ہو گی، باہم حیوانات کی عداوت اٹھ جائے گی بکری بھیڑیا گائے اور شیر ایک گھاٹ پانی پیئیں گے ہر حیوان دوسرے حیوان سے محفوظ رہے گا دریاؤں میں مچھلیاں آشیانوں میں پرندے اپنے انڈوں بچوں سے بے پروا ہوں گے، زہریلے جانوروں کے زہر زائل ہو جائیں گے، ایسا امن و امان ہو گا کہ کسی کو کسی سے ضرر نہ پہنچے گا ہر طرح خیر کا وجود ہو گا اور شر بالکل مفقود ہو جائے گا لوگوں میں علم و حکمت کی کثرت ہو گی، اخلاص و یقین زہد و تقویٰ صداقت و عبادت عادت بن جائیں گے بغض و حسد کینہ و عداوت طبیعتوں سے دور ہو جائیں گے مساوات کا دور ہو گا، برتری کا دعوٰے نہ رہے گا۔ بڑوں کی چھوٹوں پر مرحمت ہو گی چھوٹے بڑوں کا احترام کریں گے نماز وقت پر پڑھی جائے گی زکوٰۃ وقت پر ادا ہو گی حضرت کے اعوان انصار میں ہر ایک کی قوت چالیس آدمیوں کے برابر ہو گی ان کے دل لوہے کی طرح مضبوط ہوں گے وہ جسمانی آفت و بلا سے محفوظ رہیں گے" حضرت کے اصحاب میں خلافِ عادت ایسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قوت بصارت وسماعت ہوگی کہ بغیر کسی آلہ کے مشرق سے مغرب میں مغرب سے مشرق میں بھائی بھائی کو دیکھے گا میلوں کی مسافت سے گفتگو کر سکیں گے۔ ان صاحبان کی عمریں طویل ہوں گی۔ حضرت کے لشکر میں آدمیوں کی کثیر تعداد کے علاوہ ملائکہ وجن کا لشکر بھی ہوگا جملہ امور میں علم امامت سے احکام جاری ہوں گے۔ کسی معاملہ میں گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی تعلیم قرآن اس ترتیب سے ہوگی جس طرح وہ نازل ہوا تھا اس میں مدنی سورے مکی سوروں سے اول نہ ہوں گے مکی آیات مدنی آیتوں میں مخلوط نہ ہوں گی اس وقت علم شریعت کی یہ صورت ہوگی کہ گھروں میں عورتیں خدا کی کتاب اور سنت رسول کے مطابق" احکام جاری کریں گی حضرت کی سلطنت زمانہ رجعت تک رہے گی اور مدت کا خداوند عالم ہی خوب عالم ہے اگرچہ اس کی خبر دی گئی ہے مگر روایات میں اختلاف ہے اور بظاہر یہ اختلافات مختلف تعبیرات کی بنا پر ہیں کسی میں ہمارے اس زمانے کے حساب سے مقدار بیان کی گئی ہے کسی میں اس زمانہ کے شب وروز کا حساب ہے کہیں ایک حیثیت کا لحاظ ہے کہیں دوسری حیثیت ملحوظ ہے کیونکہ موجودہ زمانہ سے وہ آئندہ زمانہ ایسا مختلف ہوگا کہ اس وقت کا ایک دن اس وقت کے دس دنوں کے برابر ہوگا اس بنا پر ستّر برس بھی بیان کیئے گئے ہیں اور سات سال کا بھی ذکر ہے اس کے علاوہ دیگر حیثیتوں سے بھی تذکرے ہیں حضرت کا ظہور تو قرب قیامت کی علامت ہے اس لئے قیامت کے قرب رات دن کے اس تغیّر وتبدّل پر تعجّب نہ ہونا چاہیئے قرآن میں روز قیامت کی مقدار ہزار برس کی بیان ہوئی ہے جس میں آسمان وزمین کے خالق آفتاب و ماہتاب کے پیدا کرنے والے دن کو دن رات کو رات بنانے والے کے لئے زمانہ کی رفتار میں تبدیلی ہر طرح ممکن ہے شق القمر کا معجزہ ہو چکا ہے سورج غروب ہو کر پلٹ چکا ہے روز قیامت تو صورت فلکیہ وارضیہ ایسی بدلے گی کہ زمین اور ہوگی آسمان اور ہوگا رات اور ہوگی دن اور ہوگا" یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ہ پ ۱۳ ع ۱۹۔

رجعت

حضرت حجّت علیہ السلام کے ظہور پرنور کے بعد حضرت معصومین علیہم السلام پھر دنیا میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریف لائیں گے بلکہ ہر طبقہ سے بہترین خالص نیک کردار اور بدترین محض بدکار قیامت سے قبل زندہ کئے جائیں گے تاکہ خدا و رسول و اہلبیت رسول کے سچے دوست اور پکے دشمن ثواب وعذاب آخرت سے پہلے اپنے اپنے اعمال کا کچھ نتیجہ دنیا میں دیکھ لیں اسی واپسی اور دوبارہ دنیا میں آنے کا نام رجعت ہے جس پر ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے" تین روز ایام اللہ ہیں ایک یوم قیام قائم دوسرا یوم رجعت تیسرا یوم قیامت ان سب کی تہ دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار ہر مومن کے لئے لازم ہے زیارت یا وارث میں جس کو مومنین معمولاً پڑھا کرتے ہیں اسی کی شہادت کے متعلق یہ الفاظ ہیں" وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰائِكَتَهٗ وَاَنْبِيَاءَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّیْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ۔ یعنی خدا کو اور اس کے ملائکہ کو اور اس کے انبیاؑ اور اس کے رسولوں کو گواہ کرتا ہوں کہ آپ سب حضرات پر میرا ایمان ہے اور آپ کی رجعت کا یقین رکھتا ہوں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم و امیرالمومنین علیہ السلام و سیدالشہدا صلوات اللہ علیہ کی رجعت متواترات سے ہے سیدہ عالم و دیگر آئمہ علیہم السّلام کی تشریف آوری بھی روایات صحیحہ میں ہے۔ اس آخر زمانہ میں یہی حضرات روئے زمین کے مالک و حاکم ہوں گے اگر سب حضرات یک وقت جمع ہو جائیں تو ایک بزرگوار کی حکومت سب کی حکومت ہوگی نماز میں جس کو آگے بڑھائیں وہی مقدّم رہیگا البتہ رسول خدا اور امیرالمومنینؑ سے کوئی مقدم نہیں ہو سکتا"

زمانہ رجعت میں واپس آنے والوں کی تھوڑی سی تعداد ہوگی جو قیامت صغریٰ ہے لیکن قیامت کبریٰ میں سارا عالم زندہ کیا جائے گا اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ رجعت میں سب مظلومین و ظالمین اور مقتولین و قاتلین واپس آئیں گے جس ظالم نے جیسا ظلم کیا ہوگا ویسا ہی بدلا لیا جائے گا اور عذاب آخرت اس کے علاوہ ہے" مومنین کی رحلتیں ہوں گی جس کے بعد قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے اور دشمنانِ دین معذب ہوں گے مرتے رہیں گے پھر روز قیامت پیشی ہوگی زمانہ رجعت میں ہزارہا ملائکہ و جن کا لشکر ہوگا تمام شیاطین کی جماعت بھی ہوگی ابلیس مع اپنے ساتھیوں کے آئے گا ان شیطانوں سے ایسا معرکہ جدال و قتال ہوگا کہ اوّل روز خلقت سے کبھی پیش نہیں آیا نتیجہ میں ابلیس اور اس کے جملہ تابعین ہلاک ہوں گے۔"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب سے اول جناب سید الشہداؑء کی رجعت ہوگی جملہ شہداء کربلا ساتھ ہوں گے بلکہ بارہ ہزار مومنین کی جماعت ہمراہ ہوگی قاتلان سیّد الشہداؑ سب کے سب زندہ کئے جائیں گے بارھویں امام علیہ السلام اپنے جدِ بزرگوار اور ان کے اعوان و انصار کے خون کا انتقام لیں گے اور اپنے ہاتھ سے ان ظالموں کو قتل کریں گے" پھر امیر المومنین علیہ السّلام تشریف لائیں گے حضرت کی سب اولاد جمع ہوگی بعد ازاں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع شہداء مہاجرین و انصار ظہور فرمائیں گے وہ لوگ بھی حاضر کئے جائیں گے جنھوں نے حضرت کی تکذیب اور حضرت کے احکام و ہدایات سے روگردانی کی تھی اسی طرح سیّدۂ عالم اور باقی آئمہ طاہرینؑ کی واپسی ہوگی ان حضرات پر ظلم کرنے والے بھی ہوں گے اور یہ حضرات اپنی اپنی مصیبتیں بارگاہِ رسالت میں بیان فرمائیں گے ان حضرات کی تشریف آوری کا منظر بڑا قیامت خیز ہوگا" امیر المومنین علیہ السلام سیّدۂ عالم صلوات اللہ علیہا امام حسن علیہ السلام کی شکایات کے بعد جناب سید الشہداؑ اپنے مصائب بیان کریں گے جس پر نانا اپنے نواسے کو گلے لگا کر اس طرح روئیں گے کہ تمام اہل زمین و آسمان میں کہرام ہو جائے گا سیّدۂ عالم کا گریہ ایسا دردناک ہوگا کہ زمین متزلزل ہو جائے گی جب بارھویں امام علیہ السلام وفات پائیں گے تو جناب سیّد الشہداؑ غسل دیں گے حنوط فرمائیں گے کفن پہنائیں گے نماز پڑھیں گے دفن کریں گے" جناب سیّد الشہداؑ کی مملکت اتنے بڑے زمانہ تک رہے گی اور اتنی عمر ہوگی کہ حضرت کی ابروئے مبارک آنکھوں پر آجائیں گی اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام کی سلطنت بہت طویل مدّت تک رہے گی تمام انبیاء و مرسلینؑ آئیں گے اور دشمنانِ دین کے قتل میں امیر المومنینؑ کے ساتھ شریک ہوں گے رجعت کا زمانہ اور اس میں کسی نہ کسی حجّت خدا کا وجود اور خدا والوں کی حکومت مخلوق کی ہدایت کا سلسلہ قیامت کبرےٰ تک جاری رہے گا جو بظاہر سینکڑوں برس کا زمانہ ہے اصل حقیقت کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔

رجعت کے بارے میں تقریباً دو سو حدیثیں پچاس سے زیادہ علماً اعلام نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل فرمائی ہیں اور تمام اعصار و امصار میں اس مسئلہ کا چرچا رہا ہے مذاکرات و مباحثات ہوتے رہے ہیں قرآن نے بتا دیا ہے کہ یوم رجعت اور ہے اور یوم قیامت اور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چودھویں پارے کے تیسرے رکوع میں اور تیئسویں پارے کے چودھویں رکوع میں یہ آیات ہیں۔ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ٥ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ٥ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ٥ یعنی ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار مجھ کو اس دن تک کی مہلت عطا فرما کہ جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے خداوند عالم نے فرمایا کہ تجھے مقررہ وقت کے دن تک مہلت دی گئی" ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ جب خداوند عالم نے ابلیس کو حکم دیا تھا کہ تو جنت سے نکل جا تو مردود ہے اور تجھ پر روز جزا تک لعنت ہوتی رہے گی تو اس نے یوم قیامت تک کے لئے خدا سے مہلت چاہی تھی مگر اس کی یہ درخواست منظور نہیں ہوئی اور روز قیامت تک کی مہلت نہیں دی گئی بلکہ یوم وقت معلوم تک مہلت ملی ہے اور یہی یوم رجعت ہے اگر قیامت کے دن تک کی مہلت ہوتی تو صرف اتنا ارشاد الٰہی کافی تھا کہ اچھا منظور ہے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کی درخواست پر یہ حکم ہوا کہ خاص معیّن وقت تک مہلت دی جاتی ہے جو قیامت کے علاوہ ہے اور اسی کو احادیث میں یوم رجعت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مزید برآں یہ امر کہ ابلیس کو جس وقت تک مہلت دی گئی ہے وہ رجعت ہی کا وقت ہے اس کی یہ دلیل بھی بہت واضح ہے کہ جب یہ بات سب کو تسلیم ہے کہ روز قیامت سے قبل اور مہدیؑ موعود کے ظہور کے بعد تمام روئے زمین پر ہر طرف حق ہی حق ہوگا باطل کا نام و نشان باقی نہ رہے گا تو شیطان کو اغوا شرک و وغیرہ بندوں کو بہکانے کی ساری کارستانیاں ختم ہو جائیں گی شیطان و شیطنت کا خاتمہ ہوگا درآنحالیکہ رجعت کا زمانہ مہدیؑ موعود کے ظہور ہی کا سلسلہ ہے اس لئے یہ صورت و حقیقت اس کا زبردست ثبوت ہے کہ آیۂ مذکورہ میں جس وقتِ معلوم تک ابلیس کو ڈھیل دی گئی ہے وہ روز جزا اور قیامت کا دن نہیں ہے بلکہ وہ وقت رجعت ہے جس میں وہ ہلاک ہوگا بیسویں پارے کے تیسرے رکوع میں ارشاد الٰہی ہے" وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ٥۔

یعنی اس دن کو یاد کرو جب ہم ہر امت میں سے ایک ایسے گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے پھر وہ ترتیب سے کر دیئے جائیں گے۔ چونکہ اس آیت میں ہر امت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے ایک ایک گروہ زندہ کرنے کی خصوصیّت ہے اس لئے یہ دن قیامت کا روز تو نہیں ہو سکتا کیونکہ قیامت میں تو سب کے سب زندہ کئے جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا جیسا کہ پندرھویں پارے کے اٹھارھویں رکوع میں فرمایا ہے، وَحَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا - یعنی ہم سب کو اس روز جمع کریں گے پس ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس دن کل لوگ زندہ کئے جائیں گے وہ دن اور ہے اور جس میں بعض لوگ زندہ ہوں گے یہ دن اور ہے اور یہی یوم رجعت ہے۔

پیغمبر اسلام کا فرمان ہے کہ اس اُمّت میں وہ سب باتیں ہوں گی جو گذشتہ امتوں میں ہوتی رہی ہیں" قرآن میں احادیث میں پچھلی امتوں کے بہت سے واقعات بیان ہوئے ہیں جو مثل رجعت کے ہیں حضرت حزقیل کا گزر ہڈیوں کے ایک ڈھیر کی طرف ہوا جو عرصہ دراز سے پڑی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کی تھیں جو ہزاروں کی تعداد میں طاعون کے خوف سے بھاگے تھے اور ایک آواز غیبی پیدا ہوئی تھی جس سے سب ہلاک ہو گئے تھے حضرت حزقیلؑ نے دعا کی حکم ہوا کہ چلّو میں پانی لے کر ان پر چھڑکو حضرت پانی چھڑک رہے تھے اور مُردے زندہ ہوتے چلے جاتے تھے یہ واقعہ نوروز کے دن کا تھا۔ حضرت موسےٰ ستّر آدمیوں کا انتخاب کرکے کوہ طور پر لے گئے ان سب پر بجلی گری اور ہلاک ہو گئے پھر حضرت کی دُعا سے زندہ ہوئے مدّت تک زندہ رہے نکاح ہوئے اولاد ہوئی اور پھر اپنی موت سے مرے۔ حضرت عیسےٰؑ کے کتنے معجزے ہیں کہ بحکم الٰہی مرے زندہ کئے جاتے تھے پھر وہ ایک زمانہ تک زندہ رہتے تھے۔ یا اصحاب کہف تین سو نو برس تک غار میں سوتے رہے گویا کہ مُردہ پڑے رہے پھر اُٹھائے گئے پھر سو رہے اس طرح کہ دیکھا جائے تو یہ سمجھ میں آئے کہ جاگ رہے ہیں پیغمبر اسلام کے زمانہ میں چونکہ پھر سو گئے اور اب اس وقت جاگیں گے جب حضرت حجّت علیہ السلام کا ظہور ہوگا حضرت ارمیا یا حضرت عزیز سو برس تک مُردہ رہے جب اہل و عیال سے جُدا ہوئے تھے تو پچاس سال کا سن تھا بیوی حاملہ تھیں لڑکا پیدا ہوا جب زندہ ہو کر آئے تو خود پچاس سال کے تھے اور بیٹا سو سال کا۔ ذوالقرنین ایک دفعہ پانچ سو برس مردہ رہے پھر زندہ ہو کر آئے اور ساری دنیا کے بادشاہ ہوئے۔ حضرت جرجیس پیغمبر چار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دفعہ قتل کیئے گئے بادشاہ کے حکم سے ان کے سر میں آہنی مینچیں ٹھو کی گئیں پارہ پارہ کر کے کنوئیں میں ڈال دیا ، میکائیل نے آواز دی یہ صحیح سالم باہر آگئے پھر آگ میں جلائیے گئے راکھ ہوگئی اور بقدرت خدا زندہ ہوئے پھر ان کے دو ٹکڑے کر کے دیگ میں پکایا لیکن اُٹھ کھڑے ہوئے ہر مرتبہ زندہ ہو کر تبلیغ رسالت کی پھر قتل ہوئے بالآخر ظالموں پر عذاب آگیا۔ بنی اسرائیل میں ایک جوان بے قصور قتل کر دیا گیا قاتل کا پتہ نہ لگتا تھا حکم الٰہی ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی ٹکڑا لاش پر مارو یہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کا نام بتا دے گا چنانچہ یہی ہوا اور مقتول زندہ ہوئے کے بعد ایک سو تین سال زندہ رہا یہ سب رجعت کی واضح مثالیں ہیں اور دنیا کے اندر جو از تکلیف ہے ایک بار سے زیادہ مرنے جینے کے واقعات ہیں رجعت میں بھی کچھ لوگوں کے لیئے زندگی اور موت ہے۔ روز قیامت بارگاہ الٰہی میں کفار یہ شکایت کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہم کو دو مرتبہ مارا اور دو مرتبہ زندہ کیا اب ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے تو کیا اسوقت یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی راستہ ہے رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۵ پ ۲۴ ع ،

چودھواں بیان ذکر ملاقات حضرت حجت علیہ السّلام

حضرت سے ملاقات کے متعلق غیبت صغریٰ کے زمانہ میں تو کوئی اشکال ہی نہیں ہے مومنین حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے ہیں مگر اس زمانۂ غیبت کبریٰ میں کچھ لوگوں کو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ حضرت علی العموم سب کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اور کسی شخص سے بھی حضرت کی ملاقات معنیٔ غیبت کے خلاف ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ غیبت کبریٰ کا منشأ یہ ہے کہ غیبت صغریٰ میں خاص خاص صاحبان سے جو ملاقات کی صورت تھی وہ ختم ہوگئی اور حضرت کی قیام گاہ پر حاضری کا پہلا طریقہ باقی نہیں رہا اب حضرت کا محل و مقام نظروں سے پوشیدہ ہے اور اس کا مطلب کہ حضرت نظر خلائق سے غائب ہیں یہی ہے کہ حضرت کی رہائش گاہ سوائے مامورین خدمت کے دنیا والوں کی نگاہوں سے غائب ہے وہاں ملاقات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناممکن ہے البتہ دیگر مقامات پر شرف زیارت حاصل ہو سکتا ہے چنانچہ مشرف ہونے والے حضرات کسی مسجد میں کسی روضۂ مبارک میں کسی مجلس میں کسی جنگل وغیرہ میں حضرت کی زیارت سے شرف یاب ہوئے ہیں جس کو کسی طرح معنیٔ غیبت کے خلاف نہیں کہا جا سکتا۔

عقلاً اوّل تو یہ بات ہے کہ اگرچہ حضرت کی ذات بابرکات معجز نما ذات ہے خدا کی قدرت سے سب کچھ ہو سکتا ہے مگر پھر بھی ایک انسان کے لئے دنیا میں روئے زمین پر سینکڑوں برس زندگی بسر کرنا کہ ہمہ اوقات تنہائی ہی تنہائی ہو نہ وہ کسی کے پاس جائے نہ اس کے پاس کوئی آئے یہ صورت خلاف دستور ہے بلکہ انسان کی زندگی کا مدار میل جول پر ہے گھر والے ہوتے ہیں دوست و احباب ہوتے ہیں ملازم و خدمت گار ہوتے ہیں جو اپنے سردار کے ضروری کام انجام دیتے رہتے ہیں ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی نام کو بھی اس کا رفیق و مونس تنہائی نہ ہو اس لئے حضرت کی بارگاہ میں حاضر رہنے والے خدّام کا وجود لازمی ہے جس کا ثبوت اخبار سے بھی ملتا ہے پس جس طرح حضرت کی خدمت میں ایسے اشخاص کی حاضری رہتی ہے اور ان خادموں کا حضرت کو دیکھنا معنیٔ غیبت کے خلاف نہیں ہے اسی طرح دوسرے مومنین صالحین میں سے کسی کا در پردہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہونا منشاء غیبت کے منافی نہیں ہو سکتا۔

عقل یہ بھی کہتی ہے کہ حضرت سے جن مومنین کی ملاقات میں وجوہ غیبت حائل نہ ہوں ان کا زیارت سے محروم رہنا بلاوجہ ہوگا مثلاً ہر زمانہ کے وہ مجتہد اعظم جو سب کا مرجع ہوتے ہیں اور جن کے احکام اس وقت امام علیہ السلام کے احکام ہیں ان کی حضرت سے ملاقات صرف ممکن ہی نہیں بلکہ بعض اوقات ضروری ہو جائے گی، کیونکہ ہو سکتا ہے ان کے لئے کسی موقع پر ایسے امور پیش آجائیں جن میں خاص حضرت کا حکم درکار ہو تو ایسی صورت میں مصالح الٰہیہ کے ماتحت حلّ مشکل کے لئے کسی نہ کسی حیثیت سے ان بزرگوار کو ضرور شرف ملاقات حاصل ہوگا۔ یا ایسے کامل الایمان صاحبان جن کے کمال ایمان کا امتحان ہو چکا ہو ایسی پاکیزہ ہستیاں جن کی بینائی خوفِ الٰہی میں روتے روتے کم ہو گئی ہو پیاس سے ہونٹ خشک رہتے ہوں ذکر الٰہی سے منہ خوشبودار ہو بھوک کی وجہ سے شکم پشت سے لگا ہوا ہو کثرت سجود سے کمر خمیدہ ہو ایسے برگزیدہ حضرات جن میں یہ سب علامات پائی جاتی ہوں جو امیر المومنین علیہ السّلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے اپنے سچے دوستوں اور تابعین کی بیان فرمائی ہیں حضرت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکتے ہیں یہ ان کا حق ہے اور بارگاہ امامت میں کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہیں رہ سکتا۔

عقلی حیثیت سے مسئلہ غیبت اور ملاقات میں منافات نہیں ہے ملائکہ نظر سے غائب ہیں مگر حضرات انبیاء و مرسلینؑ کے پاس ان کی آمد و رفت سے انکار نہیں کیا جا سکتا گروہ جن نظروں سے مخفی ہے لیکن بعض لوگ ان کو دیکھتے ہیں اور ملاقات ہوتی ہے حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ کی غیبت ہے مگر کچھ لوگ ان دونوں حضرات سے ملتے رہتے ہیں پس جس طرح باوجود مقام و مکان معلوم نہ ہونے کے ان سے ملاقات ہو سکتی ہے اسی طرح حضرت سے ملاقات ہو سکتی ہے اور پردۂ خفا بھی باقی رہتا ہے۔"

بکثرت حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ حضرت ہر سال حج فرماتے ہیں وہاں لوگ حضرت کو دیکھتے ہیں حضرت سب کو پہنچانتے ہیں مگر وہ سب حضرت کو نہیں پہنچانتے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بحالت غیبت قائم آل محمدؐ سے مومنین اسی طرح فیض حاصل کریں گے جس طرح بادل میں ہوتے ہوئے سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اس ارشاد کی تشریح بیان غیبت میں ہو چکی ہے اور یہ تشبیہ اس کا ثبوت ہے کہ ایمان والوں کو حضرت کی زیارت ہوتی ہے۔ بعض مقامات پر ایسے بیانات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر باعمل مومن اپنی زندگی میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہو سکتا ہے شیخ صدوقؒ و شیخ طبرسیؒ و محمدؒ بن جریر طبری نے علی بن مہزیار اہوازی کا واقعہ نقل فرمایا ہے اہواز سے کوفہ پہنچنا کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ آنا اور حضرت کے حالات کی تلاش میں رہنا یہاں تک کہ بحالت طواف ایک جوان سے ملاقات ہوئی جوانؑ کو اپنے ساتھ لے کر طائف کے قریب گئے اور حضرت کی خدمت میں پہنچا دیا جب یہ جوان ملے ہیں جو حضرت کے خواص میں سے تھے تو اوّل انہوں نے ابن مہزیار سے پوچھا کہ تم کس جستجو میں ہو کیا چاہتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ وہ امام جو حجاب میں ہیں فرمایا کہ وہ تم سے حجاب میں نہیں ہیں مگر تم لوگوں کی بدعملی نے پوشیدہ کر رکھا ہے" اس کلام میں یہ اشارہ ہے کہ اگر کردار و گفتار گناہوں کی آلودگیوں سے پاک و صاف ہو تو حضرت کی خدمت میں پہنچنے سے کوئی امر مانع نہیں ہے۔ ایسی حالت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں کہ شدت کا وقت ہو جان پر بن رہی ہو امام زمان علیہ السلام سے استغاثہ کا حکم ہے جس ملک میں جس شہر میں جس زبان میں پکارا جائے حضرت آواز سُنتے ہیں پس جب ایسے یار و مددگار مجبور و ناچار مومنین کے لیئے حضرت سے فریاد کرنے کی ہدایت ہے تو امداد فرمانا امام وقت کا منصب ہے اور اس فریاد رسی میں حضرت کی زیارت ہو سکتی ہے۔

مومنین متقین کے جنازوں پر حضرت کی شرکت ہوتی ہے اور عام طور پر حاضرین کو خبر بھی نہیں ہوتی ہر زمانہ کے امام ایسے موقع پر شریک ہوا کرتے ہیں چنانچہ علماء کی ایک جماعت نے مثل ابن شہر آشوب و قطب الدین راوندی وغیرہ کی ایک طویل روایت نقل فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نیشاپور میں مومنین نے جمع ہو کر تیس ہزار اشرفیاں دو ہزار کپڑوں کا سامان امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچانے کے لیئے ابو جعفر محمد بن ابراہیم نیشاپوری کو معین کیا ایک بوڑھی فاضلہ عورت نے بھی جس کو شطیطہ کہتے تھے ایک درہم اور چند گز کرپاس سفید سوتی کپڑا جس کی قیمت چار درہم ہوتی تھی دینا چاہا مگر لے جانے والے صاحب نے کہا کہ حضرت کی خدمت میں اس کو پیش کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے مومنہ نے جواب دیا کہ میرے مال میں اس حق سے خدا تو حیا نہیں فرماتا تھوڑا ہو یا بہت ہو میں یہ نہیں چاہتی کہ ایسی حالت میں مروں جو امام علیہ السلام کا کوئی حق میری گردن پر ہو بالآخر وہ لے کر روانہ ہوئے جب کوفہ پہنچے تو حضرت کی خبر شہادت سُنی مدینہ آئے اور یہ سب مال امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا حضرت نے اس ضعیفہ مومنہ کے لیئے فرمایا کہ اس کو ہمارا بہت بہت سلام کہہ دینا اور یہ کہ اس کا کپڑا میں نے اپنے کفنوں میں رکھ لیا ہے اور ایک کپڑا ان کفنوں میں سے اس کے کفن کے لیئے بھیجتا ہوں اور اپنے پاس سے چالیس درہم دیئے کہ یہ بھی اس کو دے دینا وہ انیس روز کے بعد فوت ہو جائے گی اور میں اس کے جنازہ پہ نماز پڑھوں گا جب اس وقت تم مجھے دیکھو تو کسی پر ظاہر نہ کرنا غرضکہ وہ صاحب یہاں سے فارغ ہو کر نیشاپور واپس آئے اور حضرت کا عطیہ اس مومنہ کو پہنچایا تو مارے خوشی کے اس کی یہ حالت ہوئی قریب تھا کہ کلیجہ پھٹ جائے انہیں صاحب کا بیان ہے کہ جس وقت کے لیئے حضرت نے فرمایا تھا اسی روز اس کا انتقال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا جنازے پر مومنین کا ہجوم تھا میں نے دیکھا کہ حضرت بھی اونٹ پر تشریف لا رہے ہیں اتر کر سب کے ساتھ نماز پڑھی اور قبر میں میت کو رکھتے وقت اس پر خاک شفا چھڑکی فراغت کے بعد ناقہ پر سوار ہو گئے اس کا رخ صحرا کی طرف کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ اپنے لوگوں کو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہہ دینا کہ جہاں کہیں بھی تم ہو ہم اہلبیتؑ میں سے ہر امام کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ تمہارے جنازوں میں شریک ہوں پس خدا سے ڈرتے رہو پرہیزگاری اختیار کرو اپنا کردار نیک بناؤ اور اپنی نجات کے لئے ان امور سے ہماری مدد کرو اس سے معلوم ہوا کہ جب ہر امام کے لئے اپنے زمانہ کے مومنین صالحین کے جنازوں پر شرکت فرمانا ضروری ہے تو موجودہ زمانہ میں امام عصر علیہ السلام بھی صاحبان خیر و تقویٰ کے جنازوں پر یقیناً شریک ہوتے ہیں اور حاضرین جنازہ کو شرف زیارت ہو سکتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ برادران یوسفؑ پیغمبروں کی اولاد تھے حضرت یوسف کے بھائی تھے ان سے ان لوگوں نے غلّے کا معاملہ کیا باتیں بھی ہوئیں مگر ان کو پہچان نہ سکے جب تک کہ حضرت یوسفؑ نے خود یہ ظاہر نہ کیا کہ میں یوسف ہوں پھر کون سی تعجّب کی بات ہے کہ حجّت خدا خلائق کے شہروں میں پھریں ان کے فرشوں پہ قدم رکھیں اور لوگ ان کو نہ پہچانیں جب خداوند عالم یہ حکم نہ دے کہ وہ اپنے کو ظاہر کریں۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ بغیر پہچانے حضرت کی زیارت ہوتی رہتی ہے اور گفتگو وغیرہ کے لئے اصولاً کوئی امر مانع نہیں ہے۔"

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ صاحب الامر کے واسطے غیبت ضروری ہے اور غیبت میں عزلت لازمی ہے اور تیس کے ساتھ کوئی وحشت نہیں یعنی تیس مومنین مونس و ہمدم ہوں گے ان کی حاضری رہے گی اور عام مخلوق سے علیحدگی میں کوئی افسردگی نہ ہوگی۔ پس اس حدیث کی بنا پر جو اسناد معتبرہ سے منقول ہے جب تیس صاحبان ہر زمانہ میں حاضر خدمت رہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بظاہر وہ طول عمر نہیں ہے جو حضرت کے واسطے ہے تو ان کی حلقوں پر ایک بزرگ گئے بعد دوسرے نئے بزرگ آ کر اس جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں اس طرح ہر دور میں ہر عصر میں یہ تعداد قائم رہتی ہے اور آئندہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمر بھر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں، علامہ مجلسی نے ان حضرات کو رجال الغیب سے تعبیر فرمایا ہے "

کفعمی علیہ الرحمۃ نے حاشیۂ مصباح میں ذکر دعاء اُم داود کے موقع پر فرمایا ہے کہ کہا گیا ہے زمین ایک قطب چار اوتاد چالیس ابدال ستّر نجباء تین سو ساٹھ صالحین سے خالی نہیں رہتی امام علیہ السلام قطب ہیں دنیا خیمہ کی مانند ہے جس کا ستون امام زمانہ ہیں اور چار نفر منتخبین، ظنایں ہیں ظاہرا حضرت خضرؑ حضرت الیاسؑ اوتاد میں سے ہیں جو دائرۂ قطب سے ملے ہوئے ہیں ان کے بعد ابدال کا درجہ ہے پھر نجباء ہیں پھر صالحین ہیں ان چاروں کے درجات میں سے کسی ایک ذات کی رحلت پر ماتحت درجہ کا شخص قائم مقام ہو جاتا ہے اوتاد میں کمی پر ابدال سے آتا ہے اور ابدال میں سے کم ہونے پر نجباء میں سے بدل ہو جاتا ہے اور نجباءٗ میں کمی پر صالحین میں سے اور صالحین میں کمی پر دیگر مومنین سے انتخاب ہوتا رہتا ہے، اس ترتیب و تفصیل کے متعلق متقدمین کی کسی نہ کسی کتاب میں جس کا اس وقت پتہ نہیں کوئی خبر کفعمی علیہ الرحمۃ کی نظر سے ضرور گزری ہوگی ورنہ وہ ہرگز تحریر نہ فرماتے" بہر طور جو جماعتیں بھی حضرت سے تعلق رکھتی ہیں ان کو دربار معلّٰی میں شرف باریابی حاصل ہے ان کے مفصل حالات و خدمات عام مومنین سے پوشیدہ ہیں لیکن یہ واضح رہے کہ بالفرض ان میں سے اگر کوئی کسی امر کے لئے حضرت کی طرف سے مامور ہو کر آئے گا تو حضرت کا کوئی نہ کوئی معجزہ لے کر آئے گا جیسا کہ اطمینان مومنین کے واسطے غیبت صغریٰ کے زمانہ میں حضرات نائبین کے لئے ہوتا رہا ہے۔

غرضکہ جب حضرت سے امکان ملاقات کا مسئلہ عقلاً و نقلاً ثابت و محقق ہے تو ان واقعات ملاقات میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی جو بڑے بڑے علماء متکلمین و محدثین کی کتابوں میں منقول ہیں جن کی روایات مدار شریعت ہیں جن کی عظمت و جلالت سب کو تسلیم ہے یہاں منجملہ ایسے صدہا واقعات کے تھوڑے سے واقعے بیان کئے جائیں گے جن میں ان بزرگان ملت کی ملاقات کے بھی بیانات ہیں جن کے علم و فضل تقویٰ و تقدس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا بلکہ ان حضرات کے مقامات عالیہ و کرامات باہرہ سے غیروں کو بھی انکار نہیں ہے۔"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ واقعات ملاقات حضرت کے وجود مبارک کی مستحکم دلیل ہیں اور ان معجزات کی طرح نہیں ہیں جو حضرات آئمہ علیہم السلام کی شہادتوں کے بعد بھی ان کے مزاروں سے آشکار ہیں بلکہ حضرت کے یہ معجزے ذات اقدس کی موجودگی و بقا سے وابستہ ہیں جن سے ان تنگ نظر لوگوں کو تسکین ہو سکتی ہے جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ جب حضرت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا تو وجود بے کار ہے" حضرت کے معجزات کی تو یہ شان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انبیاء و اوصیاءؑ کے معجزوں میں کوئی معجزہ ایسا نہیں ہے جس کو خداوند عالم اتمام حجّت کے لئے ہمارے قائم کے ہاتھ پر ظاہر نہ فرمائے"۔

یہ واقعات ملاقات حضرت کی امامت کا ثبوت ہیں اور یہ معجزات ان معجزوں کے علاوہ ہیں جو زمانہ غیبت صغریٰ ظاہر ہوتے رہے ہیں اور حضرت کی امامت کے لئے براہان قطعی ہیں" حضرت کی بارگاہ سے حل مشکلات روائے حاجات دینی امور میں ہدایات دنیوی مصیبتوں میں امداد رعایا کی دستگیری ایسی باتیں ہیں جن سے اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے کہ حضرت متصرّف عالم ہیں اور قدرت کی طرف سے سارا جہان حضرت کے زیر دست ہے یہی وہ ریاست عالیہ ہے جس کا نام امامت ہے اور اس منصب کی ذمّہ داریاں مخفی طور پر انجام پا رہی ہیں"۔

ان واقعات میں بعض ایسی حکایات بھی ہیں کہ بحالت خواب شرف زیارت حاصل ہوا ہے یہ خواب میں زیارتیں ایسی ہی ہیں جیسے بیداری میں حضرت سے ملاقاتیں اس لئے کہ حسب احادیث حضرات معصومین علیہم السلام کو سوتے میں دیکھنا بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسا جاگتے میں دیکھنا کیونکہ ان حضرات کی مبارک شکلوں میں شیاطین نہیں آسکتے" بعض اخبار میں تو یہاں تک وارد ہے کہ اگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یا حضرات آئمہ علیہ السلام کو جس بستی کے اندر کوئی شخص خواب میں دیکھے تو اس آبادی میں امن و امان رہے گا ہر طرح کا خوف دفع ہو گا آرزوئیں پوری ہوں گی"۔

ان واقعات مندرجہ میں چند ایسے واقعے بھی ہیں جن میں حضرت سے ملاقات کی وضاحت نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی واضح قرینہ ہے بلکہ احتمال ہوتا ہے کہ کسی دوسرے بزرگوار سے ملاقات ہوئی ہو لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ایسے موقعوں پر اگر خود حضرت کی زیارت نہ ہو تو حضرت کے زائرین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی زیارت ہو جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت کے خدّام حضرت کے حکم سے حاجت مند مومنین کے کام آتے ہوں تو بھی ظاہر ہے کہ دنیا میں بڑی غیبی امدادیں ہوتی ہیں رجال الغیب بھی ایمان بالغیب والے ہیں امام غائب کے تابعین و زائرین صاحبان میں سے ہیں ان کی یہ استطاعت کہ دوسروں کی مدد کریں حضرت ہی کا فیضان ہے پھر حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ اپنے اپنے کاموں میں ہیں جو امام زمانہ کی رفاقت میں ہوتے رہتے ہیں پس ایسا واقعہ جس میں حضرت کو دیکھنے کا یقین نہ ہو دو حال سے خالی نہیں یا تو واقعاً حضرت ہی کو دیکھا یا حضرت کو دیکھنے والے کو دیکھا لیکن اس دوسری صورت میں بھی مقصد حاصل ہے اور اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ دیکھنے والے حضرت کو دیکھتے ہیں اور دنیا میں حضرت کا وجود مبارک ہے اسی لئے ایسے واقعہ کا حضرت سے ملاقات کے واقعات میں اندراج ہے جو بالکل صحیح ہے۔

ان واقعات ملاقات میں زیادہ تر ایسے غیبی مشاہدات ہیں جن میں حضرت کو اس طرح پہنچان کر نہیں دیکھا گیا کہ حاضر خدمت ہونے والے شخص کو اول ہی یہ یقین ہو کہ جن بزرگ سے ملاقات ہو رہی ہے وہ حجّت خدا امام زماں علیہ السلام ہیں بلکہ یہ بات اس کو کسی سابقہ یا لاحقہ قرینے سے معلوم ہوتی ہے اور بغیر اس علم کے حضرت سے گفتگو ہونے لگتی ہے پھر اثناء کلام میں احساس ہوتا ہے یا اس کے بعد یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت جن بزرگوار کی زیارت ہوئی وہ امام زمانہ ہیں اس طرح حضرت کی زیارت مومنین کے لئے بہت بڑی نعمت ہے ہر شخص اپنے ذاتی حالات نفسانی کیفیات پر غور کرتے ہوئے اچھی طرح فیصلہ کر سکتا ہے کہ کہاں تک وہ اس رحمت کا مستحق ہے"

اس موقع پر یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر کہیں ایسی روایت دیکھی یا سنی جائے جس سے یہ خیال پیدا ہونے لگے کہ بزمانۂ غیبت کبریٰ حضرت سے ملاقات نہیں ہو سکتی تو ایسا شبہہ آسانی سے رفع ہو سکتا ہے کیونکہ اصولی حیثیت سے کسی خبر واحد یا ضعیف روایت کی بنا پر ان روایات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو امکان ملاقات کے سلسلہ میں وارد ہیں اور نہ ان واقعات ملاقات سے انکار ہو سکتا ہے جو اکابر علماء کے بیانات ہیں اور وہ سب مل کر اس علم و یقین کا باعث ہیں کہ حضرت سے ملاقات ہو سکتی ہے کوئی عاقل ایسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ کو تسلیم کرنے میں تامل نہیں کیا کرتا جس کے راوی معتمد اور خبریں مستند ہوا کرتی ہیں ورنہ دنیا میں تاریخی مشاہدوں کی کوئی اصلیت نہ رہے گی اور عینی شواہد بیکار ہو جائیں گے پس ایسی کوئی عبارت جس سے ملاقات کی ممانعت ظاہر ہوتی ہو اس میں یا تو وہ ملاقات مراد ہو گی جو غیبت صغریٰ کی طرح حضرت کی نیابت و سفارت کے دعوے کے ساتھ ہو کہ یہ صورت غیبت کبریٰ میں قطعاً باطل و غلط ہے اور ایسی ملاقات کا دعوے دار جھوٹا ہے یا وہ جس کا تعلق حضرت کی موجودہ قیام گاہ سے ہو یہ ملاقات بھی نا ممکن ہے یا وہ ملاقات مراد ہو گی جو فلسفۂ غیبت کے خلاف ہو جس کا امکان نہیں ہے بہر طور ملاقات کی نفی کسی نہ کسی قید سے مقیدّ ہو گی اور علی الاطلاق حضرت کی زیارت ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی جیسا کہ جزیرۂ خضرا کے واقعہ میں حضرت کے فرزند نائب خاص کا ارشاد ہے اور سید مرتضٰے علیہ الرحمتہ نے تنزیہ الانبیاءؑ میں اور شیخ طوسی نے کتاب غیبت میں سید علی بن طاؤس نے کشف المحجہ میں مجلسی نے بحار میں بحر العلوم نے کتاب رجال میں یہی فرمایا ہے کہ غیبت کبریٰ میں حضرت سے ملاقات ہو سکتی ہے۔

حضرت کی ملاقات کا شرف حاصل ہونا یہ اپنی اپنی قسمت ہے بہت خوش نصیب ہیں وہ حضرات جو مشرف ہوئے یا ہوں اس تاریکی کے زمانہ میں معرفت و ایمان کی روشنی والے بھی ہیں مختلف اوقات میں بڑی بڑی ہستیاں گذری ہیں بڑے بڑے صاحبان زہد و تقویٰ ہوتے رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کو حضرت کی زیارت ہوئی ہو اور واقعات کو اس خیال سے پوشیدہ رکھا ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اظہار سے خود نمائی ہو جائے جو واقعے یہاں بیان ہوں گے ان سے بہت کچھ رہنمائیاں ہوں گی طرح طرح کے سبق ملیں گے ایسے قصوں کا پڑھنا سُننا بھی عبادت ہوتا ہے قرآن میں بہت سے واقعات کا ذکر ہے اور خداوند عالم نے اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے کہ یہ قصّے لوگوں سے بیان کرو تاکہ وہ ان میں غور کریں" فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ پ ۹ ع ۱۲ -

اعمالِ ملاقات

کربلائے معلّٰے روضۂ مبارک جناب سید الشہداءؑ میں چالیس شب جمعہ شب بیداری یا مسجد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوفہ میں چالیس شب جمعہ اور مسجد سہلہ میں چالیس شب چہارشنبہ حاضری حضرت حجّت علیہ السّلام کی زیارت سے مشرف ہونے کا بڑا مشہور عمل ہے اس سے ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے،، اگرچہ حضرت کی زیارت کے لئے خصوصیّت کے ساتھ مقامات مذکورہ میں چالیس روز تک ان اعمال کی بظاہر کوئی سند نہیں ہے لیکن ایسی سب چیزیں ایک عام دلیل عقلی و نقلی کے ماتحت ہیں اور کتاب و سنت سے چلّے کے عمل کا ثبوت ملتا ہے اسی لئے چالیس دن تک کسی خاص عمل کو پورا کرنا یا چالیس رات مخصوص طور پر عبادت الٰہی میں مشغول رہنا علمائُ و صالحین کا طریقہ رہا ہے، کسی حاجت کے لئے متواتر چالیس روز کی دعا قبول ہوتی ہے پے در پے چالیس دن کسی عمل کی بجا آوری سے حالات زندگی میں تغیّر و تبدل ہو جاتا ہے حضرت موسیٰ کو بھی چلّہ کرنا پڑا چالیس شب و روز کسی خاص ذکر الٰہی میں رہے چالیس روزے بھی رکھے تب چالیس رات کے بعد توریت ملی اوّل تو خداوند عالم نے انسان کی خلقت ہی میں اس مدت کی رعایت رکھی ہے رحم مادر کے اندر چالیس روز نطفہ رہتا ہے پھر چالیس دن علقہ ہوتا ہے پھر چالیس روز میں مضغہ یعنی گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے ان قدرتی باتوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ چالیس چالیس دن کی انسانی فطرت میں مدخلیت ہے اور مادہ کی استعداد کیفیت و انقلابی صورت بھی چلّہ کی پابند ہے پھر یہ کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس صبح خداوند عالم کی عبادت میں مشغول رہے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے اُبل کر زبان پر جاری ہونے لگتے ہیں حضرات آئمہ علیہم السلام کے ارشادات ہیں کہ جو شخص چالیس صبح ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو خداوند عالم اس کو زاہد بنا دیتا ہے،، اسی طرح چالیس کے عدد کا دوسری باتوں میں بھی لحاظ ہے مثلاً ایک جگہ مل کر چالیس مومنوں کی دعا قبول ہے یا جو کوئی چالیس برادر ایمانی کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا اپنے اور ان کے حق میں مستجاب ہوتی ہے اسی لئے نماز شب میں چالیس مومنین کے واسطے خواہ زندہ ہوں یا مردہ مغفرت کی دعا کی جاتی ہے یا نماز میّت میں چالیس مومن شریک ہوں اور یہ شہادت دیں کہ لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا یعنی اس سے سوائے نیکی کے ہم کچھ نہیں جانتے تو خداوند عالم ان کی گواہی منظور فرماتا ہے اور مرنے والے کو بخش دیتا ہے۔ اس طرح کی بہت سی باتیں شریعت میں موجود ہیں پس ایسے حالات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں اس مقصد عظیم کے لئے کہ حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے مذکورہ مقامات مقدسہ پر عبادات الٰہیہ میں مشغولیت کا چلّہ بڑے بڑے علماء کا آزمایا ہوا عمل ہے"

نجم ثاقب میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا جو شخص بعد نماز فریضہ کے اس طرح دعا کرتا رہے تو وہ امام م ح م د بن حسن علیہ وعلیٰ آبائہ السلام کو ضرور بیداری یا خواب میں دیکھ لے گا۔ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَیْنَمَا کَانَ وَحَیْثُمَا کَانَ مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا سَھْلِھَا وَجَبَلِھَا عَنِّیْ وَعَنْ وَالِدَیَّ وَعَنْ وُلْدِیْ وَاِخْوَانِی التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰہِ وَزِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَمَا اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ اَللّٰھُمَّ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ صَبِیْحَۃِ ھٰذَا الْیَوْمِ وَمَا عِشْتُ فِیْہِ عَنْ اَیَّامِ حَیَاتِیْ عَھْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَۃً لَہٗ فِیْ عُنُقِیْ لَا اَحُوْلُ عَنْھَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَنُصَّارِہِ الذَّابِّیْنَ وَالْمُمْتَثِلِیْنَ لِاَوَامِرِہٖ وَنَوَاھِیْہِ فِیْ اَیَّامِہٖ وَالْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ اَللّٰھُمَّ فَاِنْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہُ الْمَوْتُ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عَلٰی عِبَادِکَ حَتْمًا مَقْضِیًّا فَاَخْرِجْنِیْ مِنْ قَبْرِیْ مُؤْتَزِرًا شَاھِرًا سَیْفِیْ مُجَرِّدًا قَنَاتِیْ مُلَبِّیًا دَعْوَۃَ الدَّاعِیْ فِی الْحَاضِرِ وَالْبَادِیْ اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الطَّلْعَۃَ الرَّشِیْدَۃَ وَالْغُرَّۃَ الْحَمِیْدَۃَ وَاکْحُلْ بَصَرِیْ بِنَظْرَۃٍ مِّنِّیْ اِلَیْہِ وَعَجِّلْ فَرَجَہٗ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ اَزْرَہٗ وَقَوِّ ظَھْرَہٗ وَطَوِّلْ عُمْرَہٗ وَاعْمُرِ اللّٰھُمَّ بِہٖ بِلَادَکَ وَاَحْیِ بِہٖ عِبَادَکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ فَاَظْھِرِ اللّٰھُمَّ لَنَا وَلِیَّکَ ابْنَ ابْنَۃِ نَبِیِّکَ الْمُسَمّٰی بِاسْمِ رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَتّٰی لَا یُظْھِرَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَہٗ وَیُحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَیُحَقِّقَہٗ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ الْغُمَّۃَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِظُھُوْرِہٖ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَنَرَاہُ قَرِیْبًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ ۔

دعا کے قبول ہونے کی سب سے بڑی شرط خدا کی معرفت اور توبہ خلوص ہے جب دعا کرے تو اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے قبول ہونے کا یقین ہو دل کو مضبوط رکھے ناکامی کا خیال بھی نہ آنے پائے ناخیر سے نہ گھبرائے تضرّع وزاری کے ساتھ حاجت پیش کرتا رہے ضرور مقصد حاصل ہوگا خداوند عالم نے صحیح دعا کے قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور وعدہ خلافی اس کی شان کے خلاف ہے،، وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ پ ۲۴ ع ۱۱ -

استغاثہ و عریضہ

حضرات محمدؐ و آل محمدؐ صلوات اللہ علیہم سے اپنی دعاؤں میں توسل ان سے مدد طلب کرنا ان کو بارگاہ الٰہی میں تشفیع بنانا دعا کے قبول ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے یہ حضرات رحلت وشہادت کے بعد بھی ہمارے مددگار ہمارے حالات سے خبردار ہماری آوازوں کو سُننے والے ہمارے لئے دونوں جہان میں فیوض الٰہیہ کا واسطہ ہیں اور انہیں کے طفیل سے اس کی رحمت کا سلسلہ جاری ہے یوں تو جملہ حضرات آئمہ علیہم السلام شہداء راہ خدا ہیں اور زندہ ہیں لیکن حضرت حجّت علیہ السلام امام زمانہ ہیں اور متصرف عالم ہیں آپ ہی کے مبارک وجود سے نظام عالم وابستہ ہے اس لئے جب کوئی مددگار نظر نہ آئے صبر کی گنجائش نہ رہے تو ایسی پریشانی کے موقع پر حضرت سے فریاد اور حضرت کے آباء طاہرین کی خدمات میں حضرت سے سفارش کی درخواست ہر بلا سے نجات دروائے حاجات کے لیئے بہت کامیاب صورت ہے۔ مصیبت کی شدت پر جتنا ہو سکے اس طرح استغاثہ کیا جائے" یَا مَوْلَایَ اَدْرِکْنِیْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ۔ جب کسی مومن کو کوئی بڑی مشکل پیش آئے دشمنوں میں گھر جائے کسی بلا میں مبتلا ہو روزی تنگ ہو تو یہ عریضہ لکھ کر حضرت آئمہ علیہ السلام کے مشاہد مطہرہ میں حاضر کرے یا پاک مٹی میں بند کر کے دریا یا نہر یا گہرے کوئیں میں ڈالے،، عرضی حضرت کی بارگاہ میں پہنچے گی حضرت کفیل ہوں گے خداوند عالم حاجت پوری فرمائے گا" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَوَسَّلْتُ اِلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ م ح م د بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ النَّبَاءِ الْعَظِیْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعِصْمَۃِ اللَّاجِیْنَ بِاُمِّکَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِاٰبَائِکَ الطَّاهِرِیْنَ وَبِاُمَّهَاتِکَ الطَّاهِرَاتِ بِیٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الْحَکِیْمِ وَالْجَبَرُوْتِ الْعَظِیْمِ وَحَقِیْقَۃِ الْاِیْمَانِ وَنُوْرِ النُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ اَنْ تَکُوْنَ سَفِیْرِیْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَاجَۃِ .. ..

اپنی حاجت تحریر کرے" اگر دریا وغیرہ میں ڈالنے کا ارادہ ہو تو ڈالتے وقت حضرت کے نائبوں سے اس طرح خطاب کرے" یَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیْدٍ وَیَا مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ وَاَصِلْ قِصَّتِیْ اِلٰی صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ یہ دونوں صاحبان باپ بیٹے یکے بعد دیگرے حضرت کے پہلے دوسرے نائب رہے ہیں"

ہر جمعہ کا دن ہر پنجشنبہ کو عصر کا وقت۔ اور روز عاشورا ۱۵ شعبان کے شب و روز ماہ رمضان کی شب ہائے قدر روز نوروز" خصوصیت کے ساتھ تعجیل ظہور کی دعاؤں کے واسطے اور حضرت سے استغاثہ و فریاد کے اوقات ہیں ضرورت پر ایمان والوں کے لئے ہر وقت ہر تکلیف میں حضرت سے متوسل ہونا خداوند عالم کی طاعت و عبادت ہے اور اس کی قربت کا وسیلہ ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔
پ ۶ ع ۱۰ ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تذکرۂ واقعاتِ ملاقات و معجزات حضرتِ

صاحب الامر علیہ السّلام

حضرات چہاردہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ہم عدد چودہ بیانات مذکورہ کے بعد اس زمانہ غیبت کبریٰ میں حضرت امام الانس والجان صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ سے ملاقات کے سینکڑوں واقعات میں سے صرف ایک سو چودہ واقعات و معجزات بیان کئے جاتے ہیں تاکہ قرأت قرآن صامت میں جتنی صورتیں نگاہوں کے سامنے آتی ہیں کم از کم اتنی ہی صورتیں زیارت قرآن ناطق کی ناظرین کے پیش نظر ہو جائیں یہ جملہ حکایات بڑے بڑے علماء کرام و فضلاء عظام مومنین متقین زاہدین عابدین معتمدین صالحین کے بیانات ہیں جو چودہ حصوں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں خداوند عالم نے بھی قرآن میں بہت سے ہدایت آمیز قصے اسی لئے بیان فرمائے ہیں کہ پڑھنے والے پڑھ کر سننے والے سن کر غور کریں سبق لیں ایمان لائیں اور ایمان والے صراط مستقیم پر ثابت قدم رہیں ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پ ۳ ع ۱۴

واقعاتِ متعلقہ عظمتِ شانِ ملاقات

جناب علامہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کی عظمت و جلالت دنیا کی نگاہوں کے سامنے ہے ان کی تصنیفات و تالیفات میں بحار الانوار ہی ایسی جامع کتاب ہے کہ نہ اس سے قبل لکھی گئی اور نہ اس کے بعد ہوئی جو سارے عالم میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کا ہر منبر پر نام لیا جاتا ہے یہ کتاب اخبار و آثار رسولِ مختار و آئمہ اطہار کا ایسا دریائے زخار ہے جس میں صدہا کتب و رسائل سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر مضمون کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں اور ساڑھے تین سو کتابیں اس کا ماخذ ہیں اس کتاب کی پچیس جلدیں ہیں ۔

اگر ان سب کو ایک جلد اور حیوۃ القلوب کی جلدوں کو ایک جلد شمار کیا جائے تب بھی مجلسی کی مصنفہ و مولفہ ساٹھ کتابیں اور رسالے ہوتے ہیں بلاد اسلامیہ میں کوئی شہر ایسا نہ ملے گا جو مجلسی کی کتابوں سے خالی ہو ہر شیعہ بستی میں کچھ نہ کچھ موجود ہوں گی بلکہ علمی ذوق کا ہر شیعہ گھر کسی نہ کسی کتاب سے آباد ہو گا مجلسی علیہ الرحمۃ ہزاروں اہل علم کے استاد تھے کیونکہ محصّلین تو آتے جاتے رہا کرتے ہیں اور مجلسی کی مجلس درس میں بیک وقت ایک ہزار صاحبان دیکھے گئے ہیں مجلسی دارالسلطنۃ اصفہان میں شیخ الاسلام تھے اور اس نظر سے کہ مجتہد اعظم ہی مستحق حکومت ہے شاہ حسین صفوی کی جانب سے گویا سر بر حکومت پر متمکن تھے کس قدر حیرت کی بات ہے کہ حکومت کے کاموں میں بھی مشغولیت تھی مقدمات کے فیصلوں کی بھی ذمہ داری تھی تصنیفات کا بھی کیسا عظیم الشان سلسلہ تھا درس کا بھی شوق تھا نہ کبھی نماز جماعت فوت ہوئی نہ نماز جنازہ۔ یہ کرامت اس دعا کی برکت ہے جو علاّمہ کے والد ماجد نے بارگاہ الٰہی میں اس طرح کی تھی کہ ایک مرتبہ نماز تہجد سے فراغت کے بعد ان پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی جس سے اندازہ کیا کہ یہ وقت دعا کے قبول ہونے کا ہے جو سوال کروں گا پورا ہو جائے گا اسی خیال میں تھے کہ صاحبزادے کے رونے کی آواز آئی وہ اپنی والدہ کے پاس سو رہے تھے پس فوراً پدر بزرگوار نے انہیں کے لئے دعا کی کہ پروردگار میرے اس بچہ کو مروّج دین و ملّت ناشر احکام شریعت قرار دینا اور اس سلسلہ میں توفیقات غیر متناہیہ شامل حال فرما۔ مجلسیؒ کی ولادت ۱۰۳۷ھ میں ہوئی اور ۱۱۱۱ھ میں وفات ہے اصفہان میں قبر منور ہے ۔

علاّمہ مجلسی نے بحارالانوار میں منجملہ ایسے واقعات کے جو ان کے قریبی زمانہ کے لوگوں سے منقول ہیں مقدس اردبیلی علیہ الرحمۃ کے متعلق حضرت حجت علیہ السلام سے ملاقات کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے ۔ جناب محقق مدقق مولانا احمد بن محمد مقدس اردبیلی اعلی اللہ مقامہ کا تقدس و تقویٰ اس درجہ کا تھا کہ مقدس لقب ہو گیا تھا کہا جاتا ہے کہ جب کربلا معلّٰی میں مقیم ہوتے تو روضہ مبارکہ سے ایک میل تک رفع حاجت نہ فرماتے تھے جب نجف اشرف سے کاظمین یا سامرہ کرایہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی سواری لے کر جاتے اور واپسی میں کوئی شخص کسی کے لئے خط دے دیتا تو اس کو جیب میں رکھ کر پیدل چلتے اور فرمایا کرتے تھے کہ مالک نے سواری پر اس خط کے بار کی صاف اجازت نہیں دی ہے جب گھر سے نکلتے تو سر پر بڑا عمامہ ہوتا تھا تاکہ اگر کوئی حاجت مند راستہ میں کپڑا مانگے تو اس میں سے پھاڑ کر دے دیں ۹۹۳ھ میں رحلت فرمائی نجف اشرف میں روضۂ مبارکہ کے منارے سے متصل قبر مقدس ہے"

یہ واقعہ فاضل جلیل امیر علام سے نقل کیا گیا ہے جو مقدس اردبیلی کے خاص شاگرد اور اسم بامسمّیٰ علّامہ تھے ان کا یہ بیان ہے کہ ایک شب کو میں مطالعہ سے فارغ ہو کر صحن اقدس امیرالمومنین علیہ السلام میں اپنے حجرہ سے باہر آیا تو رات زیادہ گزر چکی تھی اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ایک صاحب روضۂ مبارکہ کی جانب آئے میں انکی طرف ذرا آگے بڑھا اگرچہ انہوں نے تو مجھ کو نہ دیکھا لیکن میں نے پہچان لیا کہ وہ استاد مقدسؒ اردبیلی ہیں میں ان سے اپنے کو چھپائے رہا یہاں تک کہ وہ در اقدس تک پہنچ گئے دروازہ مقفل تھا لیکن ان کے پہنچتے پر قفل گر پڑا دروازہ کھل گیا اور وہ اندر داخل ہو گئے جس کے بعد ان کے بولنے کی ایسی آواز میں نے سُنی کہ جیسے وہ کسی سے باتیں کر رہے ہیں پھر وہ باہر آئے اور دروازہ بند ہو گیا اس کے بعد وہ چل پڑے میں بھی پوشیدہ طور سے ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا یہاں تک کہ نجف سے نکل کر ان کا رخ مسجد کوفہ کی طرف ہو گیا میں نے بھی دراستہ ان کے ساتھ اس طرح طے کیا کہ انہوں نے مجھ کو نہ دیکھا بالآخر مسجد میں داخل ہوئے اور امیرالمومنین علیہ السلام کی محراب شہادت کی طرف آئے وہاں بہت دیر تک ٹھہرے اور طویل توقف کے بعد واپس ہوئے پھر مسجد سے باہر آکر نجف ہی کی طرف چلے اب بھی میں پوشیدہ طریقہ سے ساتھ ساتھ رہا لیکن مسجد حنّانہ کے قریب مجھے ایسی کھانسی اٹھی جس کو میں نہ روک سکا اور انہوں نے مجھ کو پہچان لیا اور فرمایا کہ امیر علّام تم یہاں کیا کر رہے ہو میں نے عرض کیا کہ جب آپ روضۂ مقدسہ میں داخل ہوئے تھے اسی وقت سے میں آپ کے ساتھ ہوں آپ کو امیرالمومنین علیہ السلام کے حق کی قسم ہے کہ آج رات از اوّل تا آخر جو صورت پیش آئی ہے بیان فرما دیجئے روضۂ مبارک میں کس سے گفتگو ہوئی اور مسجد کوفہ میں کس سے ملاقات تھی فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ عہد کر لو کہ میری زندگی بھر کسی سے نہ کہو گے تو ظاہر کر سکتا ہوں چنانچہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے وعدہ کر لیا تب فرمایا کہ میں بعض مسئلوں میں بہت متفکر تھا جو حل نہ ہوتے تھے جس پر میرے دل میں یہی آیا کہ بارگاہ امیرالمومنین علیہ السلام میں حاضر ہو کر سوال کروں جب میں درِ مبارک پر پہنچا تو تم نے دیکھا کہ بغیر کنجی کے قفل کھل گیا اور اندر داخل ہو کر خداوند عالم سے تضرع وزاری کے ساتھ میں نے یہ دُعا کی کہ میرے مولا کی طرف سے ان باتوں کا جواب مجھ کو مل جائے پس قبر منوّر سے آواز آئی کہ مسجد کوفہ جاؤ اور اپنے امام زمانہ سے پوچھو میں حسب حکم یہاں آیا اور جو کچھ دریافت کرنا تھا سب کے جوابات حضرت حجّت علیہ السّلام سے مل گئے اور اب اپنے گھر واپس جا رہا ہوں "

۲

جناب محقق علاّمہ شیخ جمال الدین ابو منصور عاملی فرزند عالم ربانی جناب شہید ثانی یکتائے روزگار جلیل القدر عظیم الشان عالم متبحر تھے مشہور کتاب معالم الاصول آپ ہی کی ہے قوانین ورسائل سے پہلے اسی پر اجتہاد کا دارومدار تھا آقا سید محمد علیہ الرحمتہ جن کی کتاب مدارک ہے علاّمہ کے بھانجے تھے دونوں ماموں بھانجے مقدس اردبیلی اور عبداللہ یزدی کے درس میں اس طرح شریک رہے ہیں کہ جیسے ایک ماں کے دو شیر خوار بچے اور ہر ایک کی یہ کوشش رہتی تھی کہ دوسرے سے آگے بڑھ جائے علاّمہ کی ولادت ۹۵۹ھ میں ہوئی اور ۱۰۱۱ھ میں وفات ہے دس پشتوں تک آپ کے آباؤ اجداد اکابر علماء و مجتہدین میں شمار ہوتے رہے ہیں۔

صاحب کتاب درِ منثور آقا شیخ علی جو علاّمہ موصوف کے پوتے اور مشاہیر اہل علم و کمال سے تھے اپنے جد بزرگوار کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب وہ حج کو تشریف لے گئے تو یہ فرمایا تھا کہ میں اس سفر میں اس کا بھی امیدوار ہوں کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے کیونکہ حضرت ہر سال حج فرماتے ہیں چنانچہ وقوف عرفات میں جب انھوں نے یہ چاہا کہ اطمینان کے ساتھ گوشہ تنہائی میں دعاؤں کا موقع مل جائے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم سب باہر چلے جاؤ اور در خیمہ پر بیٹھ کر مشغول دعا ہو۔ اس اثنا میں ایک صاحب جن کو وہ نہ پہچانتے تھے خیمہ کے اندر داخل ہوئے سلام علیک ہوئی اور بیٹھ گئے جد بزرگوار فرماتے تھے کہ اس وقت ان صاحب کے آنے سے ایسی ہیبت مجھ پر طاری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئی کہ مبہوت ہوگیا اور بات کرنے کی طاقت نہ رہی انہوں نے مجھ سے کلام فرمایا اور اٹھ کر چلے گئے لیکن جس وقت وہ خیمہ سے نکل رہے تھے مجھے اپنی امید کا خیال آیا اور فوراً جلدی سے باہر نکلا مگر وہ صاحب دکھائی نہ دیئے تب میں نے اپنے ہمراہیوں سے پوچھا ان سب نے کہا کہ ہم نے تو اس وقت نہ کسی کو خیمہ میں داخل ہوتے دیکھا اور نہ کسی کو نکلتے ہوئے دیکھا۔

۳

علاّمہ آقا حسین بن محمد تقی نوری طبری علیہ الرحمۃ قریبی زمانہ کے علماء میں بڑے محقق متبحّر عالم تھے حجۃ الاسلام سرکار میرزا محمد حسن شیرازی اعلی اللہ مقامہ کے معتمدین مخصوصین میں سے تھے علاّمہ نوری کی مولفہ و مصنفہ کتب قابل قدر یادگار ہیں خصوصاً حضرت حجّت علیہ السّلام کے حالات بابرکات میں جنۃ الماوٰی و نجم ثاقب بڑی لاجواب عظیم الشان مشہور کتابیں ہیں ۱۲۵۴ھ میں پیدائش ہوئی اور ۱۳۲۰ھ میں انتقال فرمایا چھیاسٹھ سال عمر ہوئی نجف اشرف ایوان مبارک میں دفن ہیں دونوں مذکورہ کتابوں میں چند واقعات بحرالعلوم قدّس سرّہ کے بیان کئے گئے ہیں۔ فخر الشیعہ زین الشریعہ آیۃ اللہ بحرالعلوم آقا سید مہدی طباطبائی اعاظم علماء نجف اشرف سے صاحب کرامات و مقامات عالیات بزرگ گزرے ہیں جن کی یہ منزلت تھی کہ جب حجاز تشریف لے گئے ہیں تو اس سفر میں یہودیوں کی کثیر جماعت آپ کے حالات دیکھ کر ایمان لے آئی تھی۔ جناب غفران مآب مولانا سید دلدار علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ جو ہندوستان کو دارالایمان بنانے والے تیرھویں صدی کے رہنما ہیں بحرالعلوم کے درس میں شریک رہے تھے جب جناب غفران مآب نے تحصیل علم کے لئے سفر عراق فرمایا ہے تو ایک بزرگ مجاور نجف اشرف کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر بفرض محال اس زمانہ میں بحرالعلوم عصمت کا دعوےٰ بھی کریں تو کسی کو جرح قدح کی مجال نہیں ہے۔ یہ متواتر خبر ہے کہ بحرالعلوم کو بہت سی مرتبہ حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں باریابی کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے نجف میں آپ کا جلیل خاندان آل بحرالعلوم کے نام سے مشہور ہے۔ ولادت ۱۱۵۵ھ میں کربلا معلّٰی میں ہوئی اور ۱۲۱۲ھ میں نجف اشرف میں رحلت فرمائی باب مسجد طوسی کے پہلو میں دفن ہوئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحرالعلوم کے متعلق یہ واقعہ صاحب جنتہ الماویٰ و نجم ثاقب نے اپنے دوست عالم عامل عارف کامل آغا علی رضا سے اور انہوں نے عالم جلیل مولانا آقا زین العابدین سلماسی سے نقل کیا ہے جو بحرالعلوم کے خاص شاگرد اور مختار کار و داروغہ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں بحرالعلوم کی مجلس درس میں حاضر تھا کہ جناب محقق میرزا ابوالقاسم علیہ الرحمتہ جب عجم سے عراق آئے تو بحرالعلوم کی ملاقات کے لئے بھی تشریف لائے اس وقت سو آدمیوں سے زیادہ مجمع تھا جب سب لوگ چلے گئے اور صرف تین ایسے صاحبان بیٹھے رہ گئے جو مدارج اجتہاد پر فائز تھے تو محقق نے بحرالعلوم سے کہا کہ آپ نجف اشرف میں مقیم ہیں جہاں قربِ مکان ظاہری و باطنی اور ولایت روحانیہ و جسمانیہ حاصل ہے اس خوان نعمت کی نعمتوں میں سے اور اس باغ جنّت کے پھلوں سے کچھ ہمیں بھی تصدق دیجئے تاکہ ہمارے سینے منوّر ہوں بحرالعلوم نے یہ سُن کر فوراً کہا کہ میں پرسوں شب جمعہ کو کوفہ میں تھا اور یہ ارادہ کئے ہوئے کہ اول صبح نجف پہنچ جاؤں گا تاکہ درس معطل نہ ہو اسی مقصد سے جب باہر آیا تو میرے دل میں مسجد سہلہ کا شوق پیدا ہوا لیکن اس تردد میں تھا کہ جاؤں یا نہ جاؤں ایک قدم آگے بڑھتا تھا ایک پیچھے ہٹتا تھا جو یکا یک ایسی تیز ہوا چلی اور آندھی سی آئی جس نے اُٹھا کر مجھ کو مسجد سہلہ کے دروازے پر پہنچا دیا میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ مسجد زائرین سے بالکل خالی ہے مگر ایک جلیل القدر بزرگ مناجات میں مشغول ہیں اور ایسے کلمات ادا کر رہے ہیں جن سے سخت دلوں پر بھی رقت طاری ہو جائے اور پتھریلی آنکھیں بھی آنسو بہانے لگیں میرے ہوش اڑ گئے حالت متغیّر ہو گئی پاؤں لرزنے لگے آنکھوں سے اشک جاری تھے ایسے الفاظ میرے کانوں نے کبھی سُنے تھے نہ ادعیۂ ماثورہ میں کبھی آنکھوں نے دیکھے تھے وہ اس مناجات سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے اور فارسی زبان میں فرمایا "مہدی بیا مہدی بیا" یعنی مہدی آؤ مہدی آؤ یہ سن کر میں آگے بڑھا اور ادب کے خیال سے چند قدم پر رُک گیا پھر انہوں نے آگے بڑھنے کے لئے فرمایا جس پر اور تھوڑا سا بڑھا مگر پھر ٹھہرا تب انہوں نے یہ کہہ کر حکم دیا کہ ادب تعمیل حکم کا نام ہے یہ سُن کر میں آگے بڑھا اور اتنا قریب ہو گیا کہ میرا ہاتھ ان تک اور ان کا دست مبارک مجھ تک پہنچ جائے اس وقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے یہ بات فرمائی "آقا سلماسی کہتے ہیں کہ" یہاں تک بیان کر کے اس آخری فقرے کے بعد بحرالعلوم یکا یک رُک گئے اور اس بات کو ظاہر نہ کیا بلکہ کلام کا رخ بدل کر اس امر میں گفتگو کرنے لگے جس کا اس واقعہ کے بیان سے پہلے ذکر ہو رہا تھا اور محقق نے دریافت کیا تھا کہ آپ کی قلت تصانیف کا کیا سبب ہے لیکن باوجود ٹالنے کے محقق نے پھر اسی واقعہ کو چھیڑا کہ ان بزرگ نے کیا فرمایا تھا جس پر بحرالعلوم نے ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا جس کا منشا یہ تھا کہ "بس اب یہ ایک راز ہے جو اس وقت بیان نہیں ہو سکتا"

جناب محقق میرزا ابو القاسم بن حسن قمی جاپلاقی علیہ الرحمتہ علماء و فقہاء میں بڑے بلند پایہ صاحب کرامت فقیہہ محقق تھے اور استاد الکل آقا محمد باقر بہبہانی کے خاص شاگرد تھے کتاب قوانین الاصول جو درس میں داخل ہے آپ ہی کی یادگار ہے ۱۲۳۱ھ میں انتقال فرمایا ہے۔

۴

مذکورہ بالا کتابوں میں یہ واقعہ بھی اسی سلسلہ سے نقل ہے آقا سلماسی بیان فرماتے ہیں کہ میں بحرالعلوم قدس سرّہ کی مجلس درس میں حاضر تھا ان سے ایک شخص نے زمانہ غیبت کبریٰ میں حضرت حجت علیہ السلام کی ملاقات کے متعلق سوال کیا کہ آیا موجودہ زمانہ میں حضرت کی زیارت ممکن ہے" اس وقت ان کے ہاتھ میں حُقہ تھا سائل کو کچھ جواب نہ دیا خاموش رہے اور سر جھکا کر آہستہ آہستہ بار بار یہ فرماتے رہے جو میں نے سُنا کہ اس شخص کو کیا جواب دوں حالانکہ حضرت نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا ہے بالآخر سوال کرنے والے سے صرف اتنا جواب میں فرمایا کہ اخبار اہل عصمت میں تو حضرت کے دیکھنے کا دعوےٰ کرنے والے کو جھوٹا کہا گیا ہے۔ بیان ملاقات میں ایسے ارشادات کے مطلب کا ذکر ہو چکا ہے اور سائل کو علاّمہ مرحوم کا صاف صاف جواب نہ دینا کسی خاص وقتی شرعی مصلحت پر مبنی تھا۔

۵

انہیں کتابوں میں حکایت ہے کہ متورع متقی صالح صفی شیخ احمد نجفی نے نقل کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ان کے دادا مولانا محمد سعید صد توعانی جو بحر العلوم علیہ الرحمۃ کے شاگردوں میں سے تھے ان کا یہ بیان مجھ تک پہنچا ہے کہ ایک روز بحر العلوم کی مجلس میں واقعات ملاقات حضرت حجّت علیہ السّلام کا ذکر ہونے لگا منجملہ اور لوگوں کے بیانات کے خود بحر العلوم نے بھی فرمایا کہ ایک روز میرا دل چاہا کہ مسجد سہلہ میں جا کر نماز پڑھوں وقت ایسا تھا جس میں لوگوں سے مسجد خالی ہونے کا گمان تھا میں اسی خیال سے چلا جب وہاں پہنچا تو مسجد کو بھرا ہوا پایا ذکر و قرأت کی آوازیں بلند تھیں حالانکہ میں یہ سمجھے ہوئے تھا کہ اس وقت یہاں کوئی نہ ہوگا میں نے دیکھا کہ نماز جماعت کے لئے صفیں درست ہونے لگیں مجمع اتنا تھا کہ کہیں جگہ خالی نہ رہی تب میں ایک کنارہ پر دیوار سے مل کر ذرا اونچے مقام پر کھڑا ہوا تا کہ دیکھوں کہ کسی طرف کوئی گنجائش ہے یا نہیں صرف ایک صف میں اتنی جگہ دکھائی دی کہ ایک شخص کھڑا ہو سکے چنانچہ میں اس جانب گیا اور جا کر کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک بحر العلوم نے فرمایا تھا جو حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب کہنے لگے کہ یہ بھی تو فرمائیے کہ میں نے حضرت کو دیکھا" اس کہنے پر بحر العلوم ساکت ہو گئے اور ایسے خاموش ہوئے گویا سو رہے ہیں اس کے بعد ہر چند کوشش کی گئی لیکن آپ نے اس بیان کو پورا نہ فرمایا۔

۶

صاحب جنّۃ الماویٰ کا بیان ہے کہ مجھ سے فاضل صالح مرزا حسین لاہجی نے جو علماء میں بڑے معتمد تھے عالم ربّانی مولانا زین العابدین سلماسی مذکور سے نقل کیا ہے کہ ایک روز علّامہ بحر العلوم اعلی اللہ مقامہ جب حرم امیر المومنین علیہ السلام میں آئے تو لحن کے ساتھ اس مصرعہ کو پڑھنا شروع کر دیا، "چہ خوش است صورت قرآن ز تو دلربا شنیدن" یعنی مولا آپ کے قرآن پڑھنے کی کیسی پیاری آواز آ رہی ہے" جب اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ حرم محترم میں آ کر میں نے دیکھا کہ حضرت حجّت علیہ السلام قبر مبارک کے سرہانے بیٹھے ہوئے بآواز بلند قرآن پڑھ رہے ہیں جس کو سن کر فوراً میں نے بھی یہ مصرعہ پڑھا اور حضرت اسی وقت تلاوت ختم فرما کر تشریف لے گئے"

۷

نجم ثاقب میں آقا سلماسی سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک روز حرم عسکریین علیہما السّلام میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علّامہ بحر العلوم کے ساتھ میں نماز پڑھ رہا تھا دوسری رکعت کا تشہد ختم کر کے اٹھنے کا قصد تھا کہ یکا یک ان پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ اٹھنے میں کچھ توقف ہوا جس کے بعد کھڑے ہو گئے جب نماز سے فراغت ہوئی تو ہم سب متعجب تھے مگر کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی اور نہ کسی کو ان سے دریافت کرنے کی جرأت ہوئی یہاں تک کہ قیام گاہ پر پہنچے دسترخوان بچھایا گیا اس وقت منجملہ اصحاب بعض سادات نے میری طرف اشارہ کیا کہ اس توقف کا سبب پوچھو لیکن میں نے انکار کیا اور کہا کہ آپ لوگ زیادہ قریب ہیں خود سوال کیجئے جس پر علّامہ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا گفتگو ہے تب میں نے جسارت کی اور عرض کیا کہ یہ صاحبان اس کیفیت کی وجہ معلوم کرنا چاہتے ہیں جو اس وقت نماز میں پیش آئی جواب دیا کہ "حضرت حجّت علیہ السّلام اپنے پدر بزرگوار کے سلام کے لئے روضۂ مبارکہ میں تشریف لائے تھے جس سے میری یہ صورت ہوئی اور اس وقت تک رہی کہ حضرتؑ واپس ہو گئے"

۸

صاحب کتاب مذکور نے تحریر فرمایا ہے کہ عادل و امین و معتمد آغا محمدؒ نے جو مجاور کاظمین اور چالیس سال سے روضۂ مبارکہ میں روشنی کے مہتمم ہیں اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کیا کہ ایک مرتبہ عالم ربّانی و موید سبحانی مولانا آقا زین العابدین سلماسی ان کے اہل و عیال کا اور میرا سرداب مقدس میں روز جمعہ ساتھ ہو گیا وہاں موصوف اس طرح دعاء ندبہ پڑھنے میں مشغول ہوئے کہ برابر رقت طاری تھی اور بے قراری میں فریادیوں کی طرح گریہ و بکا کی آواز بلند تھی ہم لوگ بھی انہیں کے ساتھ دعا پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے اس وقت سوائے ہمارے وہاں کوئی اور نہ تھا اسی اثنا میں یکا یک مشک کی خوشبو سرداب میں ایسی پھیلی کہ تمام فضا معطّر ہو گئی اور ہماری یہ کیفیت ہوئی کہ اپنی حالت پر نہ رہے کلام کی قدرت نہ تھی نہ حرکت کی طاقت سب کے سب بالکل خاموش اور عالم حیرت میں تھے لیکن تھوڑی دیر میں وہ خوشبو بند ہو گئی جس کے بعد ہم سنبھلے اور پھر اسی طرح دعا میں مصروف ہو گئے جب واپس ہوئے اور گھر لوٹے تو میں نے آقا سلماسی سے اس خوشبو کی وجہ دریافت کی فرمایا کہ تمہیں اس سوال کی کیا ضرورت ہے اور جواب دینے سے اعراض کیا یہ بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھا ہے کہ مولانا علی رضا جو آقا سلماسی کے راز دار دوست تھے ان سے حضرت حجت علیہ السلام کی ملاقات کے متعلق اس خیال سے ایک مرتبہ سوال کیا کہ ان کو بھی اپنے استاد بحر العلوم کی طرح شرف حضوری حاصل ہے تو جواب میں انہوں نے حرف بحرف یہ واقعہ بیان فرمایا تھا۔

۹

اعلم اعظم جناب شیخ مرتضٰے انصاری اعلی اللہ مقامہ کی عظمت و جلالت ان کی عظیم الشان تصنیفات سے ظاہر و روشن ہے ایک کتاب مکاسب اور دوسری رسائل جماعت علماء میں ایسی مقبول ہیں جو مدت سے درس میں داخل اور موجودہ زمانہ میں معیار اجتہاد ہیں ۱۲۱۴ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۲۸۱ھ میں رحلت فرمائی۔

آپ کے متعلق یہ واقعہ صاحب کتاب دار السلام نے اپنے ہم عصر برادر ایمانی فاضل ربانی آقا میرزا حسن آشتیانی سے نقل فرمایا ہے جو جناب شیخ موصوف کے شاگرد تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم کچھ طلبہ حرم امیر المومنین علیہ السلام میں مشرف ہو رہے تھے جو ایک شخص کو صحن اقدس میں دیکھا کہ اس نے آکر شیخ استاد کو سلام کیا اور مصافحہ میں ہاتھوں کو چوما بعض لوگوں نے جناب شیخ سے اس کا تعارف کرایا کہ ان صاحب کا یہ نام ہے اور جفر و رمل کے بڑے ماہر ہیں بڑے روشن ضمیر ہیں دل کی بات بتا دیتے ہیں یہ سن کر شیخ متبسم ہوئے اور بنظر امتحان فرمایا کہ اگر ایسی خبر دیتے ہو تو یہ بتاؤ کہ اس وقت میرے دل میں کیا ہے عرض کیا کہ آپ کے دل میں یہ سوال ہے کہ آیا میں نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا ہے؟ ہاں دو مرتبہ حضرت کی زیارت سے آپ شرف یاب ہوئے ہیں ایک دفعہ سرداب مقدس میں دوسری بار اور جگہ یہ سنتے ہی فوراً جناب شیخ کھڑے ہو گئے اور وہاں سے اس طرح تشریف لے گئے جیسے کہ وہ شخص جو دوسروں پر اپنی پوشیدہ بات کا اظہار نہ چاہتا ہو۔

کتاب دار السلام عمدۃ العلماء شیخ محمود میثمی نجفی طہرانی کی مؤلفہ ہے جو صاحب تصنیفات عالم ہیں یہ کتاب ۱۳۰۱ھ کی تالیف ہے۔

جناب حاج محمد حسن قزوینی مرحوم کتاب ریاض الشہادۃ میں جو ۱۲۲۷ھ کی تالیف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں حضرت حجّت علیہ السلام کے جو معجزات ظاہر ہوتے رہے ہیں ان کا شمار نہیں ہو سکتا مجھ کو جب بھی سرداب مقدس میں تضرع وزاری کا اتفاق ہوا تو اسی شب کو حضرت کو نوازش فرماتے ہوئے خواب میں دیکھا اور دن میں وہ تمام خواہشیں پوری ہو گئیں جو عرض کی تھیں اور جن کے متعلق حضرت نے وعدہ فرمایا تھا بلکہ ایک دفعہ دشمنوں اور چوروں سے حفاظت کے بارے میں عجیب وغریب معجزہ ہو چکا ہے جس کی تفصیل بہت طویل ہے اور وہ لوگ جن کے متعلق میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ وہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے یا میں نے خود ان صاحبان کو دیکھا ہے ان سب کی اتنی تعداد ہے جن کے واقعات جمع کرنے کے لئے بڑے بڑے مجلد درکار ہیں باوجود اہل سامرہ کے تعصب وعناد کے وہاں کے چھوٹے بڑے مرد عورت اور دیگر اطراف کے رہنے والے شیعہ واہلسنّت اور عرب وعجم کے زائرین سب سے متواتر طریقہ پر یہ خبریں سُنی ہیں کہ ہر سال وہاں حضرت چند مرتبہ زیارت کے لئے تشریف لاتے ہیں اور بیشتر تشریف آوری ایسی اندھیری راتوں میں ہوتی ہے کہ بادل گرج رہا ہے بارش ہو رہی ہے لیکن اس تاریکی میں ساری فضا زمین سے آسمان تک ایسی روشن ہو جاتی ہے کہ جیسے دن نکل آیا اور ہر چیز لکڑی وغیرہ جو بھی کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس کا سرا مثل شمع کے چمکنے لگتا ہے اور عورتیں بچے یہ تمام صورتیں دیکھ کر صدائے ہَلْهَلہٗ بلند کرنے لگتے ہیں جیسا کہ شادی اور خوشی کے موقع پر عربوں کا دستور ہے ایک مقدس بزرگ عالم دین کا یہ بیان ہے کہ ہم لوگ سامرہ میں روضۂ مبارکہ کے اندر مشغول زیارت تھے آدھی رات ہو چکی تھی اور علاوہ اس روشنی کے جو اندر باہر ہو رہی تھی ہم چھ سات آدمیوں کے ہاتھ میں شمعیں بھی تھیں جو یکایک سب گل ہو گئیں ہم نے دیکھا کہ کسی دوسرے نور سے ساری عمارت منوّر ہو رہی ہے عورتوں میں شور ہے اس وقت ہمارے بدنوں میں لرزہ پڑ گیا جسم ایسے کانپے کہ دانت سے دانت بجنے لگے دہشت عظیم طاری تھی بولنے کی قوت نہ تھی جس سے یقین ہو گیا کہ اب حضرت تشریف لائے ہیں نقل کرنے والے بزرگ نے قسم کھا کر یہ بھی بیان کیا کہ میری جیب میں لوہے کی کنجی تھی جب اس کو نکالا تو وہ مشعل کی طرح چمک رہی تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۱

صاحب کتاب مفتاح النبوۃ فاضل ملا رضا ہمدانی نے اس کلام کے ضمن میں کہ حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت سے مخصوص حضرات مشرف ہوتے رہے ہیں تحریر فرمایا ہے کہ اب سے پچاس سال پہلے منجملۂ علماء متقین مولانا عبدالرحیم دماوندی کو بھی یہ شرف حاصل ہوا ہے جن کے صلاح و تقوے میں کسی کو کلام کی مجال نہیں انہوں نے خود اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے گھر کے اندر ایسی اندھیری رات میں جس کی تاریکی سے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی حضرت کو اس طرح دیکھا ہے کہ جانب قبلہ تشریف فرما ہیں اور چہرۂ مبارک سے ایسا نور ساطع ہے جس کی روشنی میں قالین کے نقش و نگار دکھائی دینے لگے تھے۔

۱۲

صاحب جنۃ الماوی تحریر فرماتے ہیں کہ فاضل جلیل عالم نبیل مولانا سید محمد رضوی نجفی معروف بہ ہندی نے جو اتقیاء علماء و ائمہ جماعت حرم امیرالمومنین علیہ السلام میں سے تھے مجھ سے یہ بیان فرمایا کہ مرد صالح حاجی عبداللہ واعظ جن کی آمد و رفت مسجد سہلہ و مسجد کوفہ میں بہت زیادہ رہتی تھی ان کے متعلق عالم معتمد شیخ باقر بن شیخ ہادی کاظمی مجاور نجف اشرف نے شیخ مہدی زریجاوی سے نقل کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد کوفہ میں تھا جو حاجی عبداللہ کو دیکھا کہ وہ نصف شب کے بعد نجف جانے کا ارادہ کر رہے ہیں تاکہ علی الصباح وہاں پہنچ جائیں میں بھی ان کے ہمراہ ہو لیا جب ہم اس کنوئیں پر پہنچے جو وسط راہ میں واقع ہے تو ایک شیر نظر آیا جس کو دیکھتے ہی میں رک گیا جس پر حاجی عبداللہ نے کہا کیا بات ہے میں نے جواب دیا کہ وہ سامنے شیر بیٹھا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ آؤ اور بالکل مت ڈرو میں نے کہا کہ میری تو ہمت نہیں ہوتی ان کا چلنے پر اصرار تھا اور میری طرف سے انکار یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ اچھا میں بڑھتا ہوں شیر کے آگے کھڑا ہو جاؤں گا تو بھی چلو گے یا نہیں تب میں نے اقرار کیا کہ ہاں یہ ہو سکتا ہے چنانچہ یہی ہوا کہ وہ آگے بڑھے اور شیر کے پاس پہنچ کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ دیا یہ دیکھ کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں بھی مارے خوف کے دوڑتا ہوا نکل گیا اور حاجی مذکور چل کر میرے پاس پہنچ گئے اور شبیر وہیں بیٹھا رہا، انہیں کے متعلق یہ واقعہ آغا شیخ باقر موصوف نے بیان کیا کہ میرے ماموں قاری شیخ محمد علی جو فن قرأت میں تین کتابوں کے مصنّف اور واقعات کربلا میں از اوّل تا آخر ایسی کتاب کے مؤلف ہیں جس کو بڑی خوبی سے ترتیب دیا گیا ہے اور احادیث منتخبہ پر مشتمل ہے ایک مرتبہ میں ایام جوانی میں ان کے ہمراہ مسجد سہلہ گیا اس زمانہ میں یہ موقع رات کو بہت وحشتناک رہتا تھا اور نئی آبادی نہ تھی مسجد میں پہنچ کر مقام حضرت حجّت علیہ السّلام میں ہم نے نماز تحیہ پڑھی فراغت کے بعد وہاں سے روانہ ہو گئے ماموں تمبا کو وغیرہ کی تھیلی اٹھانا بھول گئے جو مسجد کے دروازہ پر یاد آئی اور انہوں نے مجھ کو اس کے لانے کے لئے لوٹایا عشا کا وقت تھا میں واپس ہو کر اس مقام مقدس تک آیا وہ تھیلی مل گئی لیکن میں نے یہ دیکھا کہ وہاں درمیان حصّہ میں ایسی چمک ہے جیسے آگ کا بڑا انگارہ مشتعل ہوتا ہے جس سے میں ڈر گیا اور ہراساں ترساں اپنے ماموں کے پاس پہنچ کر یہ کیفیت میں نے بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم ابھی مسجد کوفہ چلتے ہیں وہاں حاجی عبداللہ سے دریافت کریں گے وہ ضرور اس صورت سے واقف ہوں گے وہ یہاں بہت آتے جاتے رہتے ہیں چنانچہ ہم مسجد کوفہ پہنچے اور ماموں نے اس روشنی کے متعلق جو میں نے دیکھی تھی حاجی صاحب سے سوال کیا جس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ میں بہت سی مرتبہ یہی صورت دیکھتا رہا ہوں اور جملہ مقامات زیارت میں حضرت حجّت علیہ السّلام کے مقام کی یہ خصوصیّت ہے۔

واقعات اعمال ملاقات

۱۳

جناب علامہ سید محمد باقر قزوینی نجفی اعلی اللہ مقامہ اعیان علماء میں ایسے جلیل القدر صاحب کرامات بزرگ تھے کہ دو سال پہلے سے ۱۲۴۶ھ میں عراق کے اندر وباء طاعون پھیلنے کی خبر دے دی تھی اور ارشاد فرماتے تھے کہ اس موقع پر سب سے آخر میں میری موت واقع ہو گی جس کے بعد یہ بیماری دفع ہو جائے گی امیر المومنین علیہ السّلام نے خواب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں ان باتوں سے مجھ کو آگاہ فرما دیا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا مرحوم کا قابل حیرت کارنامہ اس زمانہ میں یہ تھا کہ شہر میں اور شہر سے باہر چالیس ہزار سے زیادہ مرنے والوں کی تجہیز و تکفین کے متکفل رہے اور سب پر خود نماز میّت پڑھی بیس بیس تیس تیس جنازوں پر ایک ساتھ نماز ہو جاتی تھی بلکہ ایک روز ایک ہزار نفر پر ایک ہی نماز پڑھی گئی" علامہ کے اخلاص کی یہ حالت تھی کہ کسی کو اپنے ہاتھوں کا بوسہ نہ لینے دیتے تھے لوگوں کو دست بوسی کے لئے حرم اقدس میں ان کے آنے کا انتظار رہا کرتا تھا جب وہاں پہنچتے تو یہ کیفیت ہو جاتی کہ لوگ ہاتھ چومتے اور علاّمہ کو اس طرف توجہ نہ ہوتی تھی "

جنۃ الماوٰی میں ہے کہ مولانا سید محمد رضوی نجفی معروف بہ ہندی نے نقل فرمایا کہ علاّمہ قزوینی موصوف کے فرزند سید جعفر نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد سہلہ کی طرف جا رہا تھا جب ہم قریب مسجد کے پہنچے تو میں نے یہ عرض کیا کہ لوگوں سے یہ سنتے ہیں کہ جو شخص چالیس شب چہار شنبہ مسجد سہلہ میں حاضر ہو تو وہ صاحب الامر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے اس کی کوئی اصل معلوم نہیں ہوتی جس پر انہوں نے غصّہ سے فرمایا کہ کیوں" کیا صرف اس وجہ سے کہ تم نے حضرت کو نہیں دیکھا اور جو تم نہ دیکھو تو اس کی کوئی اصلیت ہی نہیں، اسی طرح انہوں نے اور کلمات ادا فرمائے جن سے میں بہت نادم ہوا بالآخر ہم مسجد میں داخل ہوئے اس وقت وہ لوگوں سے خالی تھی والد دو رکعت نماز استخارہ کے لئے درمیان مسجد میں کھڑے ہو گئے جو ایک صاحب مقام حضرت حجّت علیہ السّلام کی طرف سے تشریف لائے ان سے والد کا سلام و مصافحہ ہوا ذرا وہ ہٹے تھے کہ والد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جانتے ہو یہ کون تھے میں نے کہا کیا یہی امام زماںؑ ہیں فرمایا کہ پھر کون ہیں یہ سن کر میں دوڑا اور مسجد کے اندر باہر ہر طرف تلاش کیا مگر کوئی دکھائی نہ دیا "

۱۴

صاحب جنۃ الماوٰی نے تحریر فرماتے ہیں کہ عالم عامل فقیہہ کامل آقا سید محمد کاظمی نے جو استاد اعظم شیخ مرتضٰے انصاری طاب ثراہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں اور جن کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خاندان باعتبار علم و فضل و صلاح و تقویٰ کے عراق میں مشہور ہے یہ واقعہ مجھ کو لکھا بھی اور زبانی بھی بیان کیا کہ ۱۲۷۵ھ میں جبکہ میں بسلسلۂ تحصیل علوم نجف اشرف میں مقیم تھا اکثر اہل علم و اہل دیانت سے ایک شخص کا تذکرہ سنا کرتا جس کا پیشہ سبزی کی تجارت تھی کہ اس نے حضرت حجّت علیہ السّلام کی زیارت کی ہے میں اس کی تلاش میں رہا یہاں تک کہ ملاقات ہوگئی میں نے اس کو مرد صالح و متدین پایا اور یہ کوشش رہی کہ کہیں تنہائی کا موقع ملے تو زیارت کی کیفیت دریافت کروں جس کے اسباب میں نے اس طرح مہیّا کرنے شروع کئے کہ بیشتر اس کے پاس پہنچتا سلام علیک کرتا چیزیں خریدتا یا آخر دوستانہ تعلقات ہو گئے اور ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بدھ کی رات کو اعمال کے لئے میں مسجد سہلہ کی طرف گیا تو دروازہ مسجد پہ شخص مذکور کو کھڑا دیکھا اور یہ وقت غنیمت سمجھ کر میں نے خواہش ظاہر کی کہ اس شب کو وہ اور میں ساتھ رہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہاں سے فارغ ہو کر ہم مسجد کوفہ چلے گئے کیونکہ اس زمانہ میں یہی دستور تھا مسجد سہلہ میں قیام کی جگہ یا خادم وغیرہ کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مسجد کوفہ چلے جاتے تھے، وہاں پہنچ کر اوّل ہم اعمال بجالائے جب فارغ ہو گئے اور ایک جگہ ٹھہرے تو میں نے کہا حضرت سے ملاقات کا پورا پورا واقعہ مجھ سے بیان کرو وہ اس وقت اس طرح یہ قصّہ مفصل سنایا کہ میں اکثر صاحبان معرفت سے یہ سُنتا تھا کہ جو شخص حضرت کی ملاقات کے قصد سے چالیس شب چہارشنبہ مسجد سہلہ میں عمل استخارہ بجالائے اس کو حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے جس سے مجھ کو بھی شوق ہوا اور میں نے یہ عمل شروع کر دیا برابر پابندی سے ہر بدھ کی رات کو وہاں رہنا کبھی اس کام کے آگے گرمی سردی یا بارش کی میں نے پرواہ نہ کی اور اسی حالت میں قریب ایک سال کے زمانہ گزر گیا یہاں تک کہ ایک دفعہ منگل کے دن عصر کے وقت پیدل نجف اشرف سے چلا جاڑے کا موسم تھا بادل گھرا ہوا تھا مینھہ برس رہا تھا یہ خیال تھا کہ دوسرے لوگ بھی مسجد میں آگئے ہوں گے لیکن جب پہنچا تو سورج چھپ گیا تھا مسجد بالکل خالی تھی وہ خادم بھی نہ تھا جو اس رات کو آیا جایا کرتا تھا اندھیری رات تھی بجلی کی کڑک بادل کی گرج تنہائی کی صورت سے میں بہت پریشان ہوا اور یہ رائے قائم کی کہ نماز مغرب پڑھ کر جلدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمل استخارہ کروں اور مسجد کوفہ پہنچ جاؤں چنانچہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد نماز استخارہ پڑھ رہا تھا کہ یکایک اس جگہ خوب روشنی دکھائی دی جو مقام حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے اور کسی کے نماز پڑھنے کی آواز بھی آنے لگی جس سے میں مطمئن ہو گیا کہ یہاں دوسرے زائرین بھی موجود ہیں پھر تو باطمینان خاطر میں نے اپنا عمل پورا کیا اور فراغت کے بعد اس مقام مقدس کی طرف گیا دیکھا کہ بڑی روشنی ہو رہی ہے لیکن کوئی چراغ نظر نہیں آتا جس سے میں مدہوش سا ہو گیا ایک باہیبت سید جلیل اہل علم کی ہیئت میں دکھائی دیئے جو کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں کسی قدر غور کے بعد سمجھا کہ یہ کوئی مسافر زائر ہیں و اہل نجف سے نہیں ہیں پس میں نے اس مقام مبارک کے آداب دستور کے مطابق زیارت امام عصر علیہ السلام کو پڑھنا شروع کر دیا اس کے بعد نماز زیارت پڑھی جب فارغ ہو گیا تو ارادہ کیا کہ ان صاحب سے مسجد کوفہ چلنے کی خواہش کروں لیکن ان کی عظمت و جلالت کی وجہ سے عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی باہر دیکھا تو بڑی تاریکی چھائی ہوئی تھی خوب بارش ہو رہی تھی تب ان صاحب نے میری طرف رخ کیا اور مہربانی اور تبسم کے ساتھ فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ ہم مسجد کوفہ چلیں میں نے عرض کیا کہ یا سیدنا یہی خواہش ہے اور ہم اہل نجف کی عادت بھی یہی ہے کہ یہاں کے اعمال سے مشرف ہو کر وہاں چلے جاتے ہیں پس وہ کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کہ چلو ہم روانہ ہو گئے اور مجھ کو ان کی ہمراہی سے بڑی مسرت ہوئی سارا راستہ روشنی و خشکی و خوشگوار ہوا میں اس طرح طے کیا کہ چلنے سے پہلے کی بارش اور اندھیرے کا تصور بھی نہ رہا اور گذشتہ حالات سے بالکل غافل ہو گیا اور یہاں تک کہ ہم مسجد کے باہر والے دروازے پر پہنچے وہ بند تھا میں نے کھٹکھٹایا تو خادم نے پوچھا کون ہے میں نے کہا دروازہ کھولو وہ کہنے لگا کہ اس تاریکی اور بارش کی شدت میں کہاں سے آ رہے ہو میں نے جواب دیا کہ مسجد سہلہ سے یہ سن کر خادم نے دروازہ کھول دیا اب جو میں متوجہ ہوا تو ان سید جلیل کو نہ پایا اور وہ جناب نظر سے غائب تھے پھر تو وہی پہلا انتہائی اندھیرا تھا اور بڑے زور کی بارش ہو رہی تھی میں نے پکارنا شروع کیا یا سیدنا یا مولانا تشریف لایئے دروازہ کھل گیا اور میں پیچھے لوٹ کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فریاد کرتا ہوا دوڑا مگر کوئی نظر نہ آیا اور اس تھوڑے سے وقت کی بارش اور سردی نے مجھ پر بہت اثر کیا آخر کار مسجد میں داخل ہو گیا اور اپنی غفلت پر ملامت کرتا رہا کہ کیسی کیسی علامات ظاہرہ دیکھیں مگر میں متنبہ نہ ہوا، مقام مقدس پر باوجود شمع نہ ہونے کے ایسی عظیم روشنی کہ اگر بیس چراغ بھی وہاں ہوتے تو اس کا مقابلہ نہ کر سکتے اور آنجناب کا میرا نام لینا حالانکہ میں نہ پہچانتا تھا نہ دیکھا تھا اور مسجد سہلہ سے روانگی کے قبل فضا میں بہت تاریکی گرج چمک بارش کا زور شور لیکن ان جناب کے ہمراہ مسجد کوفہ تک ایسی روشنی کہ ہر قدم کے رکھنے کی جگہ نظر آتی تھی زمین خشک تھی ہوا طبیعت کے موافق چل رہی تھی پھر دروازے پر پہنچنے کے بعد جب وہ تشریف لے گئے تو وہی تاریکی تھی وہی سردی تھی وہی تیز ہوا تھی وہی بارش تھی اور ان کے علاوہ بھی دیگر عجیب صورتیں پیش آئیں یہ باتیں قطعی طور پر اس یقین کا باعث ہیں کہ وہ بزرگوار حضرت حجت صاحب الامر علیہ السلام تھے جن کے جمال مبارک کی زیارت کا میں متمنی تھا اور جن کی راہ میں مدت تک میں بڑی بڑی گرمیوں سردیوں کو جھیلتا رہا اور اس عمل کو بجا لایا یہ خدا کی بڑی نعمت ہے جس پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ہ

۱۵

اسی کتاب میں عالم ثقہ جناب شیخ باقر سے ایک ایسے صادق و صالح شخص کا یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے جو اپنے بوڑھے باپ کا بڑا خدمت گزار بیٹا تھا اور اتنا حاضر باش کہ پاخانہ میں لوٹا رکھتا اور جب تک باپ فارغ ہو کر باہر نہ نکلتا یہ انتظار میں کھڑا رہا کرتا تھا ہر وقت باپ کی خبر گیری میں لگا رہتا اور اس کے پاس سے جدا نہ ہوتا البتہ شب چہار شنبہ کو مسجد سہلہ چلا جاتا تھا مگر ایک زمانہ میں اس نے وہاں جانا بھی چھوڑ دیا جب اس سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو کہنے لگا کہ ایک مرتبہ جب کہ چالیس چہار شنبوں سے برابر جا رہا تھا آخری بدھ کے روز ایسا اتفاق ہوا کہ دن میں روانہ نہ ہو سکا رات ہو گئی اگرچہ چاندنی تھی لیکن میں تنہا تھا چلتے چلتے تہائی راستہ باقی تھا کہ میں نے ایک عرب کو گھوڑے پر سوار اپنی طرف آتے دیکھا دل میں خیال کیا کہ اس وقت کپڑے اتر جائیں گے سوار نے قریب آ کر دیہاتی زبان میں مجھ سے کلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا اور اول یہ پوچھا کہ کہاں جانتے ہو میں نے کہا کہ مسجد سہلہ کا قصد ہے پھر دریافت کیا کہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے میں نے کہا کہ کچھ بھی نہیں کہا کہ اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھو میں نے پھر وہی جواب دیا کہ کوئی چیز نہیں ہے جس پر کسی قدر جھڑکا تب میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا دیکھا کہ کشمکش کے کچھ دانے ہیں جو میں نے اپنے بچے کے لئے خریدے تھے اور اس کو دینا بھول گیا تھا اس کے بعد تین مرتبہ کہا کہ میں تمہارے بوڑھے باپ کے بارے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں تنبیہ کرتا ہوں حکم دیتا ہوں یہ فرما کر وہ سوار میری نگاہ سے غائب ہو گئے اور فوراً مجھ کو یقین ہو گیا کہ وہ حضرت حجت علیہ السلام تھے جن کو ایک رات بھی باپ کی خدمت سے میری جدائی ناگوار ہے بس یہ وجہ ہے کہ شب چہار شنبہ کو مسجد سہلہ جانا بھی چھوٹ گیا۔

۱۶

کتاب دارالسلام میں جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے مولانا عبدالحمید قزوینی نجفی کے متعلق ایک حکایت تحریر ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا مذکورہ مجھ سے بہت مانوس تھے پنجشنبہ کو مجلس عزا سید الشہداء میرے یہاں آیا کرتے تھے اور نجف سے کربلا زیارت مخصوصی کے لئے پیدل جاتے تھے ۱۲۹۴ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے چہار شنبہ کی شب میں جب بھی میں مسجد سہلہ ہوتا تو ان کو وہاں ضرور دیکھتا یا راستہ میں ملاقات ہو جاتی تھی اس سے میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ بھی اعمال مسجد سہلہ کے پابند ہیں ایک مرتبہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ مسجد سہلہ میں جو راتیں گزارتے ہیں اس کا کوئی خاص سبب بھی ہے کہنے لگے کہ پہلی بات تو یہ ہوئی کہ مجھ پر قرضے کا بار تھا جس سے میں بہت متفکر و پریشان رہتا تھا ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا جنہوں نے فرمایا کہ مسجد سہلہ جاؤ چنانچہ میں نے تعمیل کی اور چہار شنبہ کی چند راتیں گزاری تھیں جو بالکل خلاف امید میرا سارا قرضہ ادا ہو گیا پھر تو اس عمل میں یہ اثر دیکھ کر چالیس چہار شنبوں میں یہاں حاضری کا میں نے ارادہ کر لیا کہ شاید حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو جائے اور برابر پابندی کے ساتھ آتا رہا یہاں تک کہ چالیسویں رات آ گئی چونکہ میرا یہ معمول تھا کہ عمل سے فارغ ہو کر آرام کے لئے اس مقام کی چھت پر چلا جاتا تھا جو مسجد کے غربی گوشہ میں واقع ہے اور آخر شب میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُٹھ کر نماز شب پڑھا کرتا اس رات کو بھی ایسا ہی ہوا وہاں لیٹ کر مجھ کو کچھ نیند آ گئی تھی جو ایک شخص نے چھت پہ آکر مجھے ہلایا اور یہ کہا کہ شاہزادے تشریف رکھتے ہیں اگر شرف ملاقات چاہتے ہو تو آؤ میں نے جواب دیا کہ شاہزادے سے مجھے کیا کام یہ سن کر وہ چلے گئے مگر میں اُٹھا اور صحن مسجد کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ مسجد کی ساری فضا روشن ہو رہی ہے اور حلقہ کی صورت میں ایک مجمع ہے جس کے درمیان میں ایک صاحب کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اس وقت میں یہ سمجھا کہ عجم کے شاہزادوں میں سے کوئی نجف آئے ہوں گے جو رات کے لئے یہاں آ گئے ہیں یہ خیال کر کے میں دوبارہ لیٹ گیا لیکن پھر یہ تصوّر ہوا کہ بغیر شمعوں کے اس وقت یہاں ایسی روشنی اور عبادت کی یہ صورت ان باتوں سے کسی شاہزادے کو کوئی مناسبت نہیں اس حیرت میں اُٹھ کر بیٹھا اور مسجد کے صحن کو دیکھا تو نہ وہ روشنی تھی نہ وہ حلقہ تھا جس سے میں سمجھ گیا کہ وہ شاہزادے میرے مولا و آقا حضرت حجّت علیہ السّلام تھے اور اپنی بد قسمتی پر افسوس کرتا رہا کہ اس وقت حضرت کی خدمت میں حاضری کی سعادت نصیب نہ ہو سکی صبح کو روتا ہوا نجف واپس آ گیا مگر میں نے اس عمل کو نہ چھوڑا اور برابر ہر بدھ کی رات کو مسجد سہلہ آتا رہا ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مسجد میں اوّل وقت نماز صبح پڑھ کر نجف جا رہا تھا تاکہ درس فوت نہ ہو جو ایک مرد عرب پیچھے سے آئے اور بعد سلام کہنے لگے کہ ملّا عبد الحمید تم چاہتے ہو کہ حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کو دیکھو یہ سن کر مجھے تعجّب ہوا کہ میرے ان کے جان پہچان نہیں یہ کون ہیں جو میرا نام لے کر یہ بات کہہ رہے ہیں مگر میں نے فوراً جواب میں کہا کہ "میرا ایسا نصیب کہاں" انھوں نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضرت یہ ہیں اور نجف جا رہے ہیں بیعت کر لو میں نے تشریف لاتے ہوئے تو دیکھا لیکن متحیر ہو گیا کہ کیا کروں اگر بیعت کرتا ہوں تو ہو سکتا ہے کہ حضرت نہ ہوں اور اگر نہیں کرتا ڈرتا تھا کہ حضرت ہی ہوں تو کیسا غضب ہوگا اسی کشمکش و پیچ میں اول یہ خیال کیا کہ حضرات انبیاء کی امانتوں کے متعلق سوال کر دوں اس کے جواب سے معلوم ہو جائے گا پھر دل میں آیا کہ نجف چل رہے ہیں بہتر یہ ہے کہ وہاں پہنچنے تک خاموشی اختیار کی جائے جلدی نہ کرنی چاہیئے یہ سوچنے کے بعد جو میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا نہ وہ عرب جنہوں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیعت کے لئے کہا تھا نہ وہ صاحب جو تشریف لا رہے تھے پھر تو میں نے سمجھ لیا کہ جو کچھ دیکھا اس سے زیادہ میری قسمت میں نہیں ہے۔"

۱۷

جنتہ الماویٰ میں ہے کہ عالم و فاضل متقی سید محمدؒ بن سید امان اللہ بن سید معصوم قطیفی رحمہم اللہ تعالےٰ بڑے پرہیزگار بزرگ تھے اور دریائے محبت اہلبیتؑ میں ایسے غرق کہ زیادہ تر اپنے اوقات انہیں حضرات کے تذکروں میں صرف کیا کرتے تھے شاعر و ادیب ایسے کہ اکثر ادبی مسائل کے جوابات میں مرثیوں سے سند پیش فرماتے اور اسی سلسلہ میں نہایت خوب صورتی کے ساتھ ذکر مصائب تک پہنچ جاتے اور وہ صحبت شعر و ادب مجلس ماتم بن جاتی تھی وہ بہت سے ایسے قصیدوں مرثیوں کے مصنف تھے جو لوگوں کے زبان زد ہیں اور ایسے صالح و متقی عالم تھے کہ جناب شیخ علامہ عبدالحسین طہرانی اعلی اللہ مقامہ بہت کچھ مدح و ثنا کے ساتھ ان کا ذکر خیر فرمایا کرتے تھے۔

سید موصوف کا یہ بیان عالم جلیل فاضل نبیل حاجی ملا محسن اصفہانی مجاور کربلائے معلیٰ نے نقل کیا ہے کہ ایک ایسے زمانے میں شب جمعہ مسجد کوفہ کا میں نے قصد کیا جبکہ راستہ لٹیروں کی وجہ سے خوفناک ہو رہا تھا صرف ایک طالب علم میرے ساتھ تھا جس وقت ہم مسجد میں داخل ہوئے تو سوائے ایک شخص کے وہاں کوئی نظر نہ آیا ہم آداب مسجد بجالائے غروب آفتاب کے وقت ہم نے ہی مسجد کا دروازہ بند کیا اندر سے کچھ اینٹ پتھر بھی لگا دیئے تاکہ باہر سے کھلنے نہ پائے اور اطمینان سے رہیں اس کے بعد ہم نماز پڑھنے لگے جب فارغ ہوئے تو ہم دونوں مقام دکتہ القضا میں رو بقبلہ بیٹھ گئے اور تیسرا شخص باب الفیل کے قریب بلند آواز سے دعائے کمیل پڑھنے میں مشغول تھا چاندنی کھل رہی تھی میں آسمان کی طرف نظر لگائے ہوئے تھا کہ یکایک ساری فضا و ہوا میں ایسی خوشبو پھیلی جو مشک ازفر نسیم سحر سے زیادہ خوشگوار اور روح افزا تھی اور چاندنی کی شعاعوں میں ایک ایسی شعاع بلند ہوئی جس سے آنکھیں چکا چوند ہونے لگیں دعائے کمیل پڑھنے والے کی بھی آواز بند ہو گئی میں ہر طرف نگاہ کر رہا تھا کہ ایک جلیل الشان شخص مسجد کے بند دروازہ کی طرف سے آتے دکھائی دیئے جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل حجاز کے لباس میں تھے کاندھے پر جانماز اور نہایت سکون و وقار کی رفتار تھی ان کی ہیبت و جلالت سے میرے حواس گم ہو گئے انہوں نے ہمارے قریب پہنچ کر سلام کیا جس سے میرا ہمراہی تو بالکل بے قابو ہو گیا لیکن میں نے بڑی مشکل سے اپنے کو سنبھالا اور سلام کا جواب دیا جب وہ مسجد کے اندر داخل ہو گئے اور ہماری نظروں سے پوشیدہ ہوئے تب ہمارے دل کی دھڑکن بند ہوئی کچھ ہوش آیا تو آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں اسی گھبراہٹ میں ہم اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور دعا کمیل پڑھنے والے کی طرف چلے دیکھا کہ اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے ہیں اور بڑی بے چینی کے ساتھ رو رہا ہے ہم نے کیفیت پوچھی جس پر اس نے کہا کہ میں چالیس شب جمعہ سے برابر یہاں آ رہا تھا تاکہ ناموس دہر و خلیفۂ عصر عجل اللہ فرجہ کی ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے آج چالیسویں رات تھی اور چلّہ ختم تھا جس کے نتیجہ میں جو کچھ ہوا تم نے بھی دیکھا میں تو بیٹھا دعا میں مصروف تھا کہ حضرت سر پر تشریف لے آئے اور فرمایا چہ میکنی یعنی کیا کر رہے ہو جس کا میں کچھ جواب نہ دے سکا اور حضرت تشریف لے گئے" یہ بیان سُن کر ہم دروازہ کی طرف گئے دیکھا کہ وہ اسی طرح بند ہے جس طرح ہم نے بند کیا تھا بس نہایت مسرت کے ساتھ شکر خدا ادا کرتے رہے کہ زیارت کی نعمت مل گئی۔

۱۸

کتاب نجم ثاقب میں ہے کہ شیخ محمد طاہر نجفی جو برسوں مسجد کوفہ کے خادم رہے اور مع اہل و عیال کے وہیں رہتے تھے بہت دیندار پرہیزگار آدمی تھے آخر میں نابینا ہو گئے تھے ان کا بیان ہے کہ بعض علماء نجف اشرف نے جو مسجد کوفہ آیا کرتے تھے اور میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا ایک وِرد مجھ کو تعلیم فرمایا جس کو بارہ برس ہر شب جمعہ مسجد کے ایک حجرے میں بیٹھ کر میں نے پڑھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرات آئمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین سے ترتیب وار متوسل ہوتا رہا یہاں تک کہ جب بارھویں امام علیہ السلام سے توسل کی نوبت آئی تو رات کو یکایک ایک صاحب حجرے میں تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا معاملہ ہے جو برابر تمہارے ہونٹ ہلتے رہتے ہیں دیکھو ہر دعا کے لئے ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حجاب ہے وہ اٹھ جائے تو پھر سب قبول ہے یہ فرما کر وہ باہر تشریف لے گئے اور صحن حضرت مسلم کی طرف رخ فرمایا فوراً میں باہر نکلا تو کوئی نظر نہ آیا۔

۱۹

جنتہ الماوئی میں فاضل ثقہ شیخ باقر کاظمی کا یہ بیان نقل ہے کہ نجف میں ایک صاحب علم مرد مومن جن کا نام شیخ محمد حسن سریرہ تھا بہت پریشان اور فقر و فاقہ میں مبتلا تھے مریض بھی ایسے کہ کھانسی میں خون آ تا رہتا تھا بیشتر تحصیل روزی کے لئے اطراف میں چلے جاتے تھے مگر اتنا حاصل نہ ہوتا تھا جو معمولی خرچ کے لئے بھی کافی ہو سکے اور باوجود ایسے حالات کے نجف ہی کے ایک خاندان میں عقد کے بھی خواہش مند تھے مگر لڑکی والے بوجہ ان کی معیشت کی تنگی کے منظور نہ کرتے تھے بالآخر وہ ان بلاؤں میں اس علاج کی طرف متوجہ ہوئے جو اہل نجف میں مشہور و معروف ہے کہ جو شخص چالیس شب جمعہ مسجد کوفہ میں گزارے وہ حضرت حجّت علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے شیخ محمد حسن کہتے ہیں کہ جب چالیسویں شب آئی اندھیری رات تھی سردی کا زور تھا تیز ہوا چل رہی تھی بارش بھی تھی جس طرح ہو سکا مسجد پہنچا اور دروازہ ہی میں بیٹھ گیا اس وقت خون کی شکایت میں زیادتی تھی تھوکنے کے خوف سے اندر داخل نہ ہوا جاڑے کے مارے بے چین تھا تکلیف سے سینہ پھٹا جاتا تھا اور ساتھ میں یہ فکر و غم کہ آج آخری رات ہے ہر دفعہ آنے جانے کی کتنی مشقتیں اٹھائیں اور اب تک کچھ نہ ہو سکا تھوڑا سا قہوہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا اس کے گرم کرنے کے لئے آگ روشن کی جو نہی کہ ایک شخص کو میں نے باہر سے آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ اطراف مسجد کے رہنے والوں میں سے کوئی اعرابی ہے اور قہوہ پینے کے لئے آ رہا ہے میری طبیعت مکدر ہوئی کہ اگر اس کو دیتا ہوں تو میں ویسے ہی رہ جاؤں گا آنے والے نے قریب آ کر میرا نام لے کر سلام کیا میں نے جواب سلام دیا لیکن پہچان نہ سکا اور اس تعجب میں تھا کہ یہ میرا جاننے والا کون ہے شاید نجف کے قرب و جوار کا رہنے والا ہو جہاں میری آمد و رفت رہتی ہے اس لئے میں نے دریافت کیا کہ تم فلاں قبیلے سے ہو کہا نہیں فلاں گروہ سے ہو جواب دیا کہ نہیں فلاں جماعت سے ہو کہا نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تب میں نے اکتا کر کچھ الفاظ بے معنی طنز و مزاح کے استعمال کئے جس پر وہ متبسم ہوئے اور کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہیں جہاں کا بھی ہوں مگر تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو میں نے کہا کہ جب تم نہیں بتاتے تو میں بھی نہیں بتاتا پھر انہوں نے کہا کہ بیان کرنے میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے اس مرتبہ ان کی شیریں کلامی اور حسن اخلاق کا مجھ پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ ان کی طرف میرا دل کھنچنے لگا اور فوراً میں نے قہوہ کا فنجان پیش کیا جس کو انہوں نے لے لیا اور تھوڑا سا پی کر واپس کیا اور کہا کہ یہ تم پی لو میں نے بے خیالی میں پی لیا اور یہ بھی کہا کہ خداوند عالم کے فضل سے اس وقت آپ میرے لئے مونس تنہائی ہو گئے اب آپ اور میں روضۂ حضرت مسلمؑ چلیں وہاں بیٹھ کر باتیں ہوں گی جواب دیا کہ اچھا مگر کچھ اپنا حال تو کہو تب میں نے اپنی عسرت و بیماری کی شکایت جہاں شادی کی تمنّا ہے وہاں سے انکار کی کلفت تینوں پریشانیاں بیان کیں اور یہ بھی کہا کہ نجف کے ملّا لوگوں نے یہ عمل بتا کر اور مصیبتوں میں ڈالا کہ چالیس راتیں جمعہ کی مسجد کوفہ میں بسر کرو تو امام زمانہ کی زیارت بھی ہو جائے گی اور ساری مشکلیں حل ہوں گی چنانچہ یہ عمل کیا اور بڑی مشقتیں جھیلیں آج آخری چالیسویں شب ہے لیکن ابھی تک میں نے کوئی اثر نہیں دیکھا یہ سن کر انہوں نے کہا کہ بیماری سے اچھے ہو جاؤ گے عنقریب عقد بھی ہو جائے گا مگر فقیری مرتے دم تک تمہارے ساتھ رہیگی" ان کے اس بیان کی طرف میں نے کوئی خاص توجہ نہ کی اور کہا کہ حضرت مسلمؑ کی طرف نہیں چلتے انہوں نے کہا کہ چلو کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد میں اور وہ دونوں ساتھ بڑھے جب مسجد کی سرزمین پر پہنچے تو کہا کہ نماز تحیۃ مسجد پڑھ لو وہ بھی پڑھنے لگے اور میں بھی ان کے پیچھے کچھ فاصلہ سے کھڑا ہوا اور نماز شروع کی تکبیرۃ الحرام کہہ کر الحمد پڑھ رہا تھا کہ ان کے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی آواز ایسے لب و لہجہ کے ساتھ میرے کان میں پڑی جو پہلے کبھی نہ سُنی تھی اور اس حسن قرأت سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہی بزرگ حضرت صاحب الزّمان علیہ السّلام ہیں یکایک اسی حالت نماز میں چاروں طرف سے ایک نور عظیم نے ان کو گھیر لیا جس سے میری آنکھیں چکا چوند ہو گئیں جسم میں لرزہ پڑ گیا جوڑ بند کانپنے لگے مگر مارے خوف کے نماز قطع کرنے پر بھی قادر نہ تھا جس طرح ہو سکا نماز کو پورا کیا مگر یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھا کہ وہ نور مبارک بلند ہوتے لگا بے ساختہ میری آواز گریہ بلند ہوئی اور وہ روشنی حضرت مسلم کی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئی خوب روتا رہا آگے چلنے پر قادر نہ تھا وہیں بیٹھا رہ گیا اور اپنی بے ادبیوں پر اس قدر افسوس میں رہا کہ صبح طالع ہوگئی اب جوان کے فرمانے کی طرف متوجہ ہوا اور غور کیا تو نہ وہ سینہ کا درد تھا نہ کھانسی تھی بلکہ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ خداوند عالم نے عقد کا مرحلہ بھی آسان فرما دیا اور وہیں میرا نکاح ہوگیا جہاں کا میں آرزو مند تھا لیکن حسب فرمان میری فقیری باقی رہی "

۲۰

صاحب کتاب مذکور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم جلیل فاضل نبیل شیخ علی رشتی نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ زیارت جناب سید الشہداء سے فارغ ہوکر فرات کے راستہ سے نجف کا میں نے ارادہ کیا ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار ہوگیا جس میں سب لوگ حلّہ کے تھے اور طویرج سے نجف و حلّہ کا راستہ کٹ جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ساری وہ جماعت لہو ولعب میں مشغول ہے سوائے ایک شخص کے جو اس ہنسی مذاق سے بالکل علیحدہ ہے یہاں تک کہ ایک مقام پر پانی کم ہونے کی وجہ سے ہم سب کو نہر کے کنارے کنارے پیدل چلنا پڑا اور اس شخص کا اور میرا ساتھ ہوگیا تب میں نے کچھ حال پوچھا جس پر اس نے کہا کہ یہ لوگ میرے رشتہ دار مگر مذہب میں غیر ہیں میرا باپ بھی انہیں میں سے ہے لیکن ماں شیعہ ہے میں خود بھی انہیں کے مذہب میں تھا مگر حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی برکت سے شیعہ ہوگیا ہوں یہ سُن کر میں نے اس کی وضاحت چاہی تو اس نے بیان کیا کہ میرا نام یاقوت ہے اور مشغلہ گھی کی تجارت ہے ایک سال مال کی خریداری کے لئے میں حلّے سے باہر دیہات میں گیا ہوا تھا واپسی میں حلّے کے رہنے والوں کا ساتھ ایک جگہ آرام کے لئے ہم سب اُترے اور سو گئے جب میں اٹھا تو دیکھا کہ سب چلے گئے ہیں کسی کا پتہ نہیں جلدی میں نے اپنا سامان خچر پر لادا اور ساتھیوں کا پیچھا کیا مگر غلط راستہ پر پڑ گیا متحیر تھا کہ کیا کروں پیاس کی شدّت درندوں کا خوف اس حالت میں تضرع وزاری کے ساتھ میں نے خلفاء و مشائخ سے فریاد شروع کی مگر کچھ نہ ہوا اس وقت مجھے خیال آیا کہ میں نے اپنی والدہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ ہمارے امام زندہ ہیں ان کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کنیت ابو صالح ہے وہ گم گشتہ راہ کو راستہ بتا دیتے ہیں بیکس و بے بس کی فریاد کو پہنچتے ہیں ضعیفوں کی مدد کرتے ہیں پس میں نے خدا سے یہ عہد کیا کہ ان سے استغاثہ کرتا ہوں اگر انہوں نے مجھ کو نجات دے دی تو اپنی ماں کے مذہب پر ہو جاؤں گا اس کے بعد میں نے ان کو پکارا اور فریاد کی یکایک دیکھا کہ ایک صاحب میرے ساتھ چل رہے ہیں جن کے سر پر سبز عمامہ ہے انہوں نے مجھ کو راستہ بتایا اور ماں کا مذہب اختیار کرنے کا حکم دیا یہ بھی فرمایا کہ بہت جلد تم ایسی بستی میں پہنچ جاؤ گے جہاں کے رہنے والے سب شیعہ ہیں اس وقت میں نے عرض کیا یا سیدی آپ میرے ساتھ اس آبادی تک نہ چلیں گے فرمایا کہ نہیں کیونکہ بہت شہروں کے اطراف میں ہزاروں نفر مجھ سے استغاثہ کر رہے ہیں جن کی فریاد رسی کے لئے مجھ کو پہنچنا ضروری ہے یہ فرما کر وہ میری نظر سے غائب ہو گئے ،، لیکن میں نے ابھی تھوڑا سا راستہ طے کیا تھا جو آبادی میں پہنچ گیا حالانکہ مسافت بہت لمبی تھی اور میرے ساتھی لوگ ایک روز بعد وہاں پہنچ سکے پس جب ہم حلّے آگئے تو میں سیّد الفقہاء آقا سید مہدی قزوینی قدس سرّہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصّہ بیان کیا انہوں نے مجھ کو معالم دین تعلیم فرمائے میں نے ایسا عمل بھی ان سے پوچھا جو میرے لئے دوبارہ حضرت کی زیارت کا وسیلہ ہو جائے تو انہوں نے فرمایا کہ چالیس شب جمعہ جناب امام حسینؑ کی زیارت کو جاؤ چنانچہ میں نے یہ عمل شروع کر دیا کہ زیارت شب جمعہ کے لئے حلّے سے کربلا جاتا تھا جب ایک روز باقی رہ گیا تو میں جمعرات کے دن کربلا کی طرف روانہ ہوا شہر کے دروازہ پر پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سرکاری جانچ کرنے والے آنے والوں سے داخل ہونے کے لئے اجازت کے کاغذات کا مطالبہ کر رہے ہیں جو میرے پاس نہ تھے میں متحیّر ہوا کہ کیا کیا جائے دروازہ پر ہجوم تھا اندر جانے والے لوگ ایک دوسرے کے مزاحم ہو رہے تھے چند مرتبہ میں نے چاہا کہ چھپ کر نکل جاؤں مگر موقع نہ مل سکا اسی حالت میں میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام اندر تشریف فرما ہیں دیکھتے ہی میرے دل نے فریاد کی حضرت باہر تشریف لے آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اس طرح داخل کر دیا کہ کسی نے مجھ کو نہ دیکھا اس کے بعد جو میں نے نظر کی تو حضرت کو نہ پایا اور حسرت میں رہ گیا آقا قزوینی علیہ الرحمتہ کا تذکرہ آگے چل کر آئے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعاتِ استغاثات

۲۱

مجلسیؒ اول علامہ اخوند ملا محمد تقی علیہ الرحمۃ جناب ملا محمد باقر مجلسی کے والد ماجد بڑے صاحب کمالات ومظہر کرامات عالم ربانی تھے دولت صفویہ میں سب سے پہلے آپ ہی نے شیعہ احادیث کی اشاعت فرمائی ہے بلند مرتبہ علماء میں بے مثال حافظ احادیث تھے آپ کی کتابوں کی طویل فہرست ہے والد بزرگوار کا نام مقصود علی اور تخلص مجلسی تھا علامہ موصوف کا سال رحلت سنہ ۱۰۷۰ ہجری ہے اور اصفہان میں دفن ہیں۔

شرح کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں موصوف نے ذکر فرمایا ہے کہ "ایک مرتبہ مشہد سے واپسی میں ہم لوگ راستہ بھول گئے آخر کار ایک جگہ اتر پڑے میں نے حضرت حجت علیہ السلام سے بہت فریاد کی یہاں تک کہ ایک مرد عرب سامنے آئے اور ہمیں ٹھیک راستے پر لگا کر نظروں سے غائب ہو گئے جس کے بعد میں نے بہت کچھ گریہ وزاری کی لیکن پھر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا"

۲۲

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار الانوار میں یہ واقعہ اپنے والد ماجد ملا محمد تقی مجلسی سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں ایک مرد عابد وزاہد امیر اسحاق استر آبادی تھے جنہوں نے چالیس حج پا پیادہ کئے تھے اور کربلائے معلّٰی میں دفن ہیں۔ لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ ان کے لئے طیّ الارض ہوتا ہے ایک سال حج کو جاتے ہوئے وہ اصفہان میں آگئے تو میں نے ان سے مل کر اس شہرت کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ بہت سے حاجیوں کے ساتھ حج کو جارہا تھا راستہ میں مکّہ معظّمہ سے سات آٹھ منزل پر بوجہ تھکن وغیرہ کے میں قافلہ سے پیچھے رہ گیا جو اتنا آگے نکل گیا تھا کہ اس کا کوئی نشان نہ مل سکا اور میں راستہ بھول گیا متحیّر تھا کہ کیا کروں کیا نہ کروں پیاس کا غلبہ تھا زندگی سے مایوسی تھی جانکنی کی صورت میں زمین پر پڑ گیا شہادتین زبان پر جاری تھیں اور حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حجت علیہ السّلام کو پکار رہا تھا یا اَبَا صَالِحْ میری مدد فرمایئے کہ یکا یک میں نے اپنے بالائے سر ایک خوبصورت جوان پاکیزہ رنگ کو دیکھا میں نے اسی حالت میں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا مجھ کو پانی پلایا اور یہ فرما کر کہ تم قافلے سے ملنا چاہتے ہو مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کر لیا چونکہ میں روزانہ حرز یمانی پڑھنے کا عادی تھا اس کو پڑھنے لگا اور وہ بعض موقعوں پر اصلاح فرماتے رہے اب جو دیکھا تو ہم مکہ معظمہ پہنچ گئے تھے انہوں نے کہا کہ اتر جاؤ بس میرا اترنا تھا کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے جس کے بعد میں نے پہچانا کہ یہ صاحب الامر علیہ السلام تھے اور اپنی بے خیالی پر بہت نادم ہوا اور حضرت سے جدائی پر افسوس کرتا رہا ساتویں روز وہ قافلہ بھی آ گیا جب ان لوگوں نے جو میری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے مجھ کو مکے میں موجود دیکھا تو بہت متعجّب ہوئے اس روز سے میرے متعلق طیّ الارض کی شہرت ہو گئی اس کے بعد مجلسی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ والد نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے استرآبادی مذکور کے سامنے حرز یمانی کو پڑھا اور امام علیہ السّلام کی تصحیح کے موافق اس دُعا کی روایت کا مجھے انہوں نے اجازہ دیا۔"

۲۳

صاحب جنّت الماویٰ لکھتے ہیں کہ ہماری طرف کے اہل ایمان میں سے ایک مرد مومن نے جن کا نام شیخ محمد قاسم تھا اور جنہوں نے بہت سے حج کئے تھے یہ بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ حج کے راستے میں چلتے چلتے خستہ ہو کر ایک درخت کے نیچے سو گیا اور اتنی دیر تک سوتا رہا کہ حاجی لوگ راستے سے گزر گئے جب اٹھا تو سمجھا کہ وہ بہت دور نکل گئے راستہ معلوم نہ تھا بالآخر ایک سمت کو متوجہ ہو کر میں نے بلند آواز کے ساتھ حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے اس طرح فریاد شروع کی یَا اَبَا صَالِحْ یَا اَبَا صَالِحْ ۔ جیسا کہ ابن طاؤس نے کتاب امان میں راستہ چھوٹ جانے پر حضرت سے فریاد کا طریقہ بیان کیا ہے پس اسی حالت میں کہ استغاثہ کر رہا تھا یکایک دیکھا کہ ایک صاحب عربی لباس میں ناقہ پر سوار آئے اور مجھ سے فرمایا کہ تم حاجیوں سے جدا ہو گئے ہو میرے ساتھ سوار ہو جاؤ تاکہ ان لوگوں کے پاس پہنچا دوں چنانچہ میں سوار ہو گیا اور ذرا سے وقت میں قافلہ کو پکڑ لیا جس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے قریب مجھ کو اتار دیا اور فرمایا کہ جاؤ اپنا کام کرو میں نے عرض کیا کہ پیاس کی بہت تکلیف ہے جس پر انہوں نے پانی کا مشکیزہ نکال کر مجھ کو سیراب کیا خدا کی قسم وہ عجیب لذیذ و شیریں پانی تھا جب میں قافلہ میں پہنچ گیا تو اِدھر اُدھر دیکھا مگر پھر وہ نظر نہ آئے اور میں نے ان کو حاجیوں میں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھا"

۲۴

کتاب مذکور میں ہے کہ صاحب خیر المقال عالم فاضل سیّد علی خاں موسوی لکھتے ہیں کہ ایک میرے معتمد مرد مومن نے بیان کیا کہ وہ کچھ لوگوں کے ساتھ احساء کے راستہ سے حج کے لئے گئے تھے چھوٹا سا قافلہ تھا فراغت کے بعد واپسی میں اک منزل پر قافلہ کی رفتار کچھ زیادہ رہی تھی اس لئے آرام کے واسطے سب اتر پڑے اور استراحت کے بعد روانہ ہوئے مگر ایک شخص جس کے لئے سواری مہیّا نہ ہوئی تھی سفر کے تعب میں وہیں سوتا رہ گیا دوسرے لوگوں نے بھی کچھ خیال نہ کیا یہاں تک کہ وہ دھوپ کی تیزی سے بیدار ہوا تو کسی کو نہ پایا تنہا چل پڑا چلتے چلتے اس پریشانی کے عالم میں ہلاکت کا یقین ہونے لگا تب اس نے امام زمان علیہ السلام سے فریاد شروع کی ابھی استغاثہ کر رہا تھا جو ایک صاحب دیہاتیوں کے لباس میں ناقہ پر سوار آتے ہوئے نظر آئے وہ شخص کہتا ہے جب قریب پہنچے تو میرا نام لے کر فرمایا کہ تو قافلے سے چھوٹ گیا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے رفقاء کے پاس تجھ کو پہنچا دوں اچھا قریب آ اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر مجھ کو پس پشت سوار کر کے چل پڑے ابھی چند قدم طے کئے تھے کہ قافلہ دکھائی دینے لگا جب اس کے قریب پہنچے تو فرمایا کہ یہی تیرے ہمسفر لوگ ہیں اور مجھ کو وہاں اتار کر تشریف لے گئے"

۲۵

کتاب مذکور میں نقل ہے کہ عالم عابد صالح تقی سید محمد عاملی نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں زیارت کے لئے مشہد مقدّس رضوی گیا وہاں مدّت تک میرا قیام رہا چونکہ ناداری اور تنگی کی حالت میں تھا اس لئے جب بھی کسی قافلہ کے ساتھ جانے کا قصد کرتا تو زادِ راہ پاس نہ ہوتا مجبوراً رہ جاتا ایک دفعہ کچھ زائرین روانہ ہوئے تو ان کے جانے کے بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری یہ رائے قائم ہوئی کہ جس طرح بھی ہو، اس قافلہ کو نہ چھوڑنا چاہیئے سردی کے دن آرہے ہیں اور میرے پاس کپڑے نہیں ہیں جاڑے میں مرجاؤں گا اگر قافلہ نہ ملا اور عالم تنہائی میں بھوک پیاس سے موت آگئی تو بھی راحت مل جائے گی چنانچہ بعد دوپہر نماز پڑھ کر حرم مبارک سے رخصت ہوا شہر سے باہر آیا اور اسی راستہ سے چل پڑا جس سے وہ زائرین روانہ ہوئے تھے لیکن غروب آفتاب تک کوئی نہ ملا یہاں تک کہ رات ہوگئی کھانے پینے کے لئے کچھ پاس نہ تھا بھوک شدت سے لگی تھی اور اس جنگل میں سوائے حنظل کے درختوں کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا، یعنی اندرائن جو خربوزہ کی صورت کا بہت چھوٹا سا پھل ہوتا ہے مگر نہایت کڑوا بھوک کی بے چینی میں بہت دانے میں نے توڑے کہ شاید کچھ کھا سکوں لیکن کامیاب نہ ہوا چلتے چلتے ایک ٹیلہ نظر آیا اس پر چڑھ گیا وہاں پانی کا چشمہ دیکھا جس سے بہت تعجّب ہوا اور شکر خدا کرکے پانی پیا یہ بھی خیال آیا کہ موت کا مقابلہ ہے وضو کرکے نماز بھی پڑھ لوں تاکہ مشغول اللہ مروں وضو کیا نماز مغرب پڑھی عشاءؑ سے بھی فارغ ہوگیا پھر تو وہ جنگل بیابان درندوں کی آوازوں سے بھر گیا اس وقت زندگی سے میں بالکل مایوس ہوگیا تھا اندھیری رات صحرا کی وحشت سفر کی مصیبت ان حالات میں بس خدا اور خدا والے یاد آرہے تھے زمین پر پڑ گیا اور ایک سوار کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا سمجھا کہ اب موت آگئی لیکن قریب پہنچ کر مجھ کو سلام کیا میں نے جواب دیا پھر آنے والے نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے میں نے اپنے ضعف و کمزوری کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس تین خربوزے ہیں ان میں سے کیوں نہیں کھا لیتے ذرا اپنے پیچھے دیکھو میں نے اس طرف نظر کی تو دیکھا کہ خربوزے کا درخت ہے اور اس میں تین پھل لگے ہوئے ہیں وہ کہنے لگے کہ تم بھوکے ہو ان میں سے ایک تو ابھی کھا لو دو کو اپنے ساتھ لے کر اس سیدھے راستہ سے چلے جاؤ پھر ایک میں سے آدھا اوّل صبح کھا لینا اور آدھا دوپہر کو لیکن تیسرا محفوظ رکھنا جو تمہارے کام آئے گا تم مغرب کے وقت ایک سیاہ خیمے تک پہنچ جاؤ گے اور وہ خیمے والے تمہیں قافلہ تک پہنچا دیں گے بس یہ کہہ کر وہ صاحب میری نظر سے غائب ہوگئے میں کھڑا ہوا اور ان خربوزوں کو توڑا ان میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے ایک علدہ اسی وقت کھایا جو ایسا شیریں اور خوشگوار تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ کھایا تھا دو علدہ اپنے ساتھ لئے اور اسی راستہ سے چل دیا جو ان صاحب نے بتایا تھا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور دوسرا خربوزہ میں نے کاٹا اس میں سے نصف کھا لیا جب چلتے چلتے دوپہر ہو گیا تو دوسرا نصف اس وقت کھایا سفر برابر جاری تھا شام ہونے لگی غروب کا وقت ہوا تو وہ خیمہ بھی سامنے آ گیا اور مجھ کو دیکھ کر اہل خیمہ نکل پڑے دوڑ کر میری طرف آئے اور سختی کے ساتھ پکڑ کر لے چلے گویا کہ انہوں نے مجھے جاسوس سمجھا جب اپنے بزرگ کے سامنے لائے تو اس نے بڑے غصے میں مجھ سے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو سچ سچ بتاؤ ورنہ تم کو قتل کر دوں گا میں نے صورتِ حال بیان کی اور طرح طرح سے سمجھایا لیکن کوئی طریقہ کارگر نہ ہوا اور وہ کہنے لگا کہ اے جھوٹے جس راستے سے آنا تو ظاہر کر رہا ہے اس راہ سے کوئی نہیں گزر سکتا یا وہ خود ہلاک ہو جائے گا یا اس کو درندے پھاڑ ڈالیں گے دوسرے یہ کہ یہاں سے مشہد مقدّس کی مسافت تین روز کی ہے اب بھی سچ بات کہہ دو ورنہ قتل کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے تلوار سونت لی لیکن میری عبا کے نیچے خربوزے پر اس کی نگاہ پڑ گئی اور پوچھا کہ یہ کیا ہے میں نے پورا قصّہ بیان کیا جس پر وہ سب یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ اوّل تو اس صحرا میں خربوزے کا نام نہیں پھر ایسا پھل کہ جس کی مثل ہماری آنکھوں نے دیکھا نہیں یہاں کیسے ہو سکتا ہے اس کے بعد وہ لوگ کچھ سوچے اور آپس میں اس طرح کی بات چیت کی جس سے میں سمجھ گیا کہ ان کو میری سچائی کا یقین ہو گیا ہے اور انہوں نے جان لیا کہ یہ سب معاملہ امام علیہ السلام کا معجزہ ہے پھر تو سب کا رخ بدل گیا اور میرے ہاتھ چومنے لگے انتہائی اعزاز و اکرام سے پیش آئے کپڑے تبرکاً لے لئے نیا لباس پہنایا دو شب و روز اپنے پاس مہمان رکھا تیسرے دن دس تومان مجھ کو دیئے اور تین آدمیوں کو میرے ساتھ کیا یہاں تک کہ میں نے اس قافلہ کو پکڑ لیا"

۲۶

نجم ثاقب میں ہے کہ صاحب دمعہ ساکبہ مرحوم شیخ ملا محمد باقر نجفی بہبہانی نے بیان کیا کہ میں نے خود حضرت حجت علیہ السلام کا یہ معجزہ دیکھا ہے میرا اکلوتا لڑکا علی محمد ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرتبہ ایسا بیمار ہوا کہ زندگی کی امید نہ رہی آناً فاناً مرض بڑھ رہا تھا علماء وطلاب مقامات استجابت دعا پر مجالس تعزیت میں نمازوں کے بعد اس کی صحت کے لئے دعائیں کر رہے تھے یہاں تک کہ گیارھویں رات کو اس کی حالت بہت غیر ہو گئی سب لوگ مایوس ہو چکے تھے کوئی صورت علاج کی باقی نہ رہی تھی سوائے اس کے کہ حضرت حجّت علیہ السلام کی بارگاہ میں اس کی شفا کے لئے التجا کروں پس میں اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا اور بیقراری کی حالت میں بالاخانہ پر آیا اور حضرت سے متوسل ہوا لوٹ لوٹ کر بے چینی میں اس طرح فریاد کرتا رہا یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَغِثْنِیْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ ۔ پھر جو بالاخانے سے اتر کر آیا اور لڑکے کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ اس کی حالت درست سانس کی رفتار ٹھیک ہو گئی حواس بھی صحیح ہیں اور ایسا پسینہ آرہا ہے کہ عرق میں غرق ہے جس کے بعد میں اس نعمت پر شکر الٰہی ادا کرتا رہا اور خداوند عالم نے حضرت کی برکت سے شفاء کرامت فرمائی لڑکا بالکل تندرست ہو گیا "

۲۷

صاحب دارالسلام تحریر فرماتے ہیں کہ بزرگ زمانہ مولانا سید محمد بن حاج سید عبدالرحیم عراقی کوہر دوی جو فی الحال طہران میں رہتے ہیں روز جمعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ کو میرے یہاں تشریف لائے جبکہ میں حضرت حجّت علیہ السّلام سے ملاقات کے واقعات کی ترتیب میں مشغول تھا اور فرمایا کہ اس سلسلہ میں میرا بھی ایک واقعہ ہے اور وہ یہ کہ جس سال زیارت کے لئے میں عراق گیا تھا اور آپ سے بھی نجف میں ملا تھا اس سفر میں بغداد سے ایک منزل قبل ہمراہیوں کا یہ ارادہ ہوا کہ اول علی آباد کے راستہ سے سامرہ پہنچیں اور وہاں سے مشرف ہونے کے بعد کاظمین حاضر ہوں چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے راستہ میں ایک نہر پڑتی تھی جو بہت چوڑی اور گہری تھی اس سے زائرین نے گزرنا شروع کیا ان میں ایک عورت بھی تھی وہ نہر کو عبور کرنے کے راستہ سے بھٹک کر ایک مقام پر ایسی پھنسی کہ نکلنا دشوار ہو گیا اور قریب تھا کہ سوار اور سواری دونوں ڈوب جائیں اس بے چاری نے صدائے استغاثہ بلند کی یَا صَاحِبَ الزَّمَان یَا صَاحِبَ الزَّمَان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہہ کر فریاد کرنے لگی اس وقت پانی تیزی سے بڑھ رہا تھا سب لوگ اپنی اپنی فکر میں تھے کہ خیریت کے ساتھ نہر کو طے کر جائیں اس لئے کوئی اس زائرہ کی آواز کی طرف متوجہ نہ ہو سکا لیکن میں اس کی یہ حالت دیکھ کر آگے بڑھا جو نہی کہ ایک دیکھا کہ ایک صاحب میرے آگے آگے پانی پہ پیدل اس طرح جا رہے ہیں کہ جیسے خشک اور سخت زمین پر چلا کرتے ہیں بلکہ کوئی اثر پانی کی تری کا بھی ان کے پاؤں اور لباس وغیرہ پر معلوم نہ ہوتا تھا ان صاحب نے اس عورت کو مع سواری کے تیزی سے نہر کے کنارے پر پہنچا دیا اس کے بعد وہ صاحب اگرچہ مجھ کو نظر نہ آئے لیکن ان کا نورانی چہرہ اور قد و قامت وغیرہ دیکھنے سے قریب قریب یقین ہو گیا کہ اس مومنہ کی اضطراری حالت میں فریاد کو پہنچنے والے حضرت حجت علیہ السلام تھے اس وقت مجھ کو بڑی خوشی تھی کہ حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا پھر جب ہم لوگ نجف اشرف پہنچے تو ایک روز روضۂ مبارک کے اندر میں زیارت پڑھ رہا تھا جو دیکھا کہ وہی صاحب ضریح اقدس کے سرہانے کھڑے ہوئے سلام و دعا میں مشغول ہیں یہ دیکھتے ہی جلدی سے میں نے وہاں تک پہنچنا چاہا مگر کچھ تو زائرین کا ہجوم مانع ہوا اور کچھ میرے ہاتھ پاؤں ایسے پھولے کہ تیزی کے ساتھ قدم نہ اٹھا سکا بالآخر جب پہنچا تو وہاں نہ پایا ہر چند چاروں طرف حرم مقدس میں چکر لگایا لیکن حضرت نظر نہ آئے "

۲۸

نجم ثاقب میں بحوالہ بحار الانوار وغیرہ ابو وفا شیرازی سے یہ روایت ہے کہ میں ابو الیاس کی قید میں گرفتار تھا بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ میرے قتل کا ارادہ کر رہا ہے میں نے بارگاہ الٰہی میں اس مصیبت کی شکایت کی اور امام زین العابدین علیہ السلام کو اپنا شفیع بنا یا دعا میں جناب رسولِ خدا و حضرت آئمہ ہدیٰ سے متوسل ہوتا رہا ایک شب جمعہ کو نماز سے فارغ ہو کر میں سو گیا رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اور میری بیٹی کو اور میرے دونوں فرزندوں کو دنیا کی چیز کے لئے وسیلہ نہ بنانا چاہئے بلکہ امور آخرت کے لئے اور اس امر کے واسطے جس کی فضل الٰہی سے تو آرزو رکھتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے البتہ میرے بھائی ابوالحسن اس شخص سے انتقام لے سکتے ہیں جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ انہوں نے تو ان مظالم پر بھی صبر کیا ہے جو فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے لیے پیش آئے میراث تک غصب ہوئی پھر میرے ظالم سے وہ کیوں بدلہ لیں گے اس پر حضرت نے میری طرف تعجب سے دیکھا اور فرمایا کہ یہ تو میرا ان کا عہد تھا جو انہوں نے پورا کیا اور میرا حکم تھا جس کو وہ بجا لائے اور حق ادا کر دیا مگر اب پس وائے ہے اس شخص پر جو ان کے دوستوں سے متعرض ہو۔ لیکن علیؑ بن الحسینؑ تو وہ سلاطین و شر شیاطین سے نجات کا ذریعہ ہیں اور محمدؑ بن علیؑ و جعفرؑ بن محمدؑ یہ دونوں طاعت خداوند عالم اور اس کی خوشنودی کا وسیلہ ہیں اور موسےٰ بن جعفر سے خیر و عافیت چاہو اور علی بن موسےٰ سے سفر برّ و بحر میں سلامتی اور محمدؑ بن علیؑ کے وسیلے سے خداوند عالم سے رزق مانگو اور علیؑ بن محمدؑ کے ذریعہ نوافل کی ادائیگی بھائیوں سے نیکی اور ہر اس طاعت کیلئے جس کے خواہشمند ہو دعا میں وسیلہ قرار دو اور حسن بن علی سے آخرت کے واسطے متوسل ہو لیکن صاحب الزّمان سے اس وقت استغاثہ کرو جب تلوار محل ذبح پر ہو چھری یہاں تک پہنچ جائے اور حضرت نے دست مبارک سے حلق کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا کہ وہ ضرور فریاد کو پہنچیں گے وہ ہر فریادی کے لیے پناہ و فریاد رس ہیں پس کہو یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَغِثْنِیْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ چنانچہ حسب الحکم میں نے خواب ہی میں استغاثہ کیا اور اسی حالت میں دیکھا کہ ایک صاحب گھوڑے پر سوار ہاتھ میں حربۂ نور آسمان کی طرف سے اترے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے مولا اس موذی کے شر کو مجھ سے دفع فرمائیے جس کی اذیتوں میں گھرا ہوا ہوں فرمایا کہ تمہارا کام انجام دے دیا ابو وفا کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی تو ابوالیاس نے مجھ کو بلایا اور کہا کہ تم نے کس سے فریاد کی میں نے جواب دیا کہ "انہیں سے جو مجبور و عاجز لوگوں کے فریاد رس ہیں"

بیان ملاقات میں یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ حضرات معصومین علیہم السلام میں سے کسی بزرگوار کو خواب میں دیکھنا خواب و خیال کی بات نہیں ہے بلکہ ایسا ہی ہے جیسے جاگتے میں زیارت " بظاہر پیغمبر اسلام کا یہ ارشاد کہ امام زماں سے اس وقت فریاد کی جائے جب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گلے پر چھری رکھ دی گئی ہو اور جان پر بن رہی ہو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ حضرت سے استغاثہ حقیقتہً ایسی صورت میں محدود ہے اور یہ حضرت ہی سے مخصوص ہے بلکہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر معاملہ میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی جب اس کی شدّت اس نوبت کو پہنچ جائے کہ کوئی مددگار نظر نہ آتا ہو ہر ایک سے امّید قطع ہو ایسی بیکسی و بے بسی کی حالت میں حضرت حجت علیہ السلام سے فریاد کرنی چاہئے حضرت ضرور مدد فرمائیں گے کیونکہ ایسے ناچار بلاؤ مصیبت میں گرفتار کی فریاد رسی زمانہ کے امام کا منصب ہے"

واقعات روائے حاجات

۲۹

جناب محقق مدقق علّامہ شیخ حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلّی علیہ الرحمۃ ایسے محدّث جلیل متعلم بے عدیل گزرے ہیں کہ علوم و فنون عقلیہ و نقلیہ میں جن کا نظیر نہ تھا اپنے والد ماجد اور اپنے ماموں محقق صاحب شرائع الاسلام اور خواجہ نصیر الدین طوسی کے شاگرد تھے گیارہ سال کی عمر میں مدارج اجتہاد پر ایسے فائز ہوئے کہ بڑے بڑے طلبہ کو درس دینے لگے تھے ایک مرتبہ چڑیاں لڑتی ہوئی سامنے آکر گریں لڑکپن کا زمانہ تھا پڑھاتے پڑھاتے اپنے سر سے عمامہ اتار کر ان پر رکھ دیا اور چڑیوں کو پکڑ لیا شاگرد بھی ہنس پڑے ایک دفعہ بچپن میں کسی غلطی پر والد کو دیکھ کر بھاگے والد پیچھے دوڑے قریب تھا کہ پکڑ لیں جو فوراً علّامہ نے سجدہ واجبہ کی آیت پڑھ دی جس کو سُن کر والد تو سجدہ کرنے لگے اور یہ آگے نکل گئے کیونکہ خود نابالغ تھے ان پر سجدہ واجب نہ تھا والد نے پھر پیچھا کیا انہوں نے پھر سجدے کی آیت پڑھی والد سجدے میں گر گئے اب سر اٹھا کر اپنے فرزند ارجمند کی اس تدبیر پر بہت خوش ہوئے اور پیار کے ساتھ پکارا جس پر صاحبزادے واپس آگئے۔ قدرت نے ایسے علمی برکات شامل حال فرمائے تھے کہ بچپن ہی میں خود مجتہد والد مجتہد بھائی مجتہد ماموں مجتہد بھتیجے مجتہد بھانجے مجتہد بیٹے مجتہد پوتے مجتہد ستر کتابوں سے زیادہ علّامہ کی تصنیفات ہیں کتاب تبصرۃ المتعلمین ایسی مقبول ہوئی کہ جس کی ستائیس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اٹھائیس شرحیں لکھی گئیں شرح تجرید کیسی مشہور کتاب ہے جس کو پڑھنا ہر عالم کا دستور ہے اس کا متن تجرید علّامہ کے استاد جناب خواجہ نصیر الدین طوسی کا ہے جو بہت بڑے مشہور عالم و حکیم و فلسفی گزرے ہیں درود طوسی آپ ہی کا ہے ۵۹۷ھ میں پیدائش ہے ۔۔۔ھ میں انتقال فرمایا اور علّامہ حلّی کی ولادت ۶۴۸ھ اور رحلت ۷۲۶ھ میں ہوئی نجف اشرف میں روضۂ مبارکہ کے منارے سے متصّل دفن ہیں۔

علّامہ موصوف کے متعلق جناب شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ نے کتاب مجالس المؤمنین میں اور دیگر حضرات علماء نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک صاحب علم شخص نے جن کے علّامہ بعض فنون میں شاگرد تھے کوئی کتاب شیعوں کے رد میں تیار کی تھی اور اکثر لوگوں کو جلسوں میں سنایا کرتے تھے لیکن اس کی تردید و جواب کے خوف سے کسی کو دیتے نہ تھے علّامہ نے اس کے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہو سکی یہاں تک کہ اپنی شاگردی کو استاد سے عاریۃً کتاب لینے کا ذریعہ بنایا جس پر استاد انکار نہ کر سکے اور مارے شرم کے کتاب دینا پڑی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ایک رات سے زیادہ نہ رکھیں گے مگر علّامہ نے اتنا وقت بھی غنیمت سمجھا اور کتاب لے کر اپنے گھر آئے تاکہ جس قدر ہو سکے اس کی نقل کر لیں لکھنا شروع کیا لکھتے لکھتے آدھی رات ہو گئی نیند آنے لگی اور سو گئے اور حضرت حجّت علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ حضرت فرما رہے ہیں "کتاب مجھ کو دے دو اور تم سوتے رہو" جب اُٹھے تو دیکھا کہ حضرتؑ کے اعجاز سے پوری کتاب نقل ہو گئی ہے اور بعض حضرات نے واقعہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ وہ کتاب اتنی ضخیم تھی کہ ایک شب کا تو کیا ذکر ہے اس کو ایک شخص ایک سال سے کم میں نقل نہ کر سکتا تھا جب علّامہ نے لکھنا شروع کیا تو ایک صاحب اہل حجاز کی صورت میں دروازے سے داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ کر کہنے لگے کہ شیخ تم مسطر تیار کئے جاؤ اور میں لکھتا ہوں چنانچہ انہوں نے لکھنا شروع کیا اور علّامہ اوراق درست کرتے رہے مگر صورت لکھنے کی یہ تھی کہ ورق کی کتابت میں اس کی درستی سے بھی زیادہ تیزی تھی لیس مرغ بولے تھے کہ اس وقت تک ساری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب مکمل ہو گئی" سفینۃ البحار میں ہے کہ اس واقعہ کے متعلق بعض مجالس میں علاّمہ علیہ الرحمۃ نے صاف صاف فرمایا کہ وہ تشریف لانے والے حضرت حجتؑ علیہ السلام تھے"

۳۰

یوں تو بعض علماء متقدمین بھی قتل کئے گئے ہیں لیکن متاخرین میں جن کا سلسلہ آٹھویں قرن سے شروع ہوتا ہے جو اکابر علماء ظلم ظالمیں سے شہید ہوئے ان کو لفظ شہید سے یاد کیا جاتا ہے شہید اول جناب شیخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن جمال الدین مکّی رحمۃ اللہ علیہ ہیں لمعہ دمشقیہؔ آپ ہی کی کتاب ہے ایک سال شام کے قلعہ میں مقیدّ رہے۔ للعبید میں تلوار سے قتل کیا گیا ہے پھر سولی پر چڑھایا پھر سنگسار کیا گیا پھر لاش کو جلا دیا سال ولادت ۷۶۴ھ ہجری اور سال شہادت ۷۸۶ھ ہے اور شہید ثانی عالم ربّانی جناب زین الدین عاملی علیہ الرحمۃ ہیں جو ایسے متبحّر و جامع فنون عقلیہ و نقلیہ تھے کہ مشہور کتاب شرح لمعہ آپ ہی کی ہے جس کو ہر عالم دین پڑھتا ہے گویا بعد کے تمام علماء و محققین آپ کے شاگرد ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا موصوف مسجد الحرام سے گرفتار ہوئے اور شہر قسطنطنیہ میں شہید کئے گئے ۹۱۱ھ میں ولادت اور ۹۶۶ھ میں شہادت ہوئی ہے۔

شیخ فاضل اجل محمد بن علی بن حسن عودی نے کتاب بغیۃ المرید فی الکشف عن احوال الشہید میں لکھا ہے کہ جب شہید ثانی علیہ الرحمۃ نے دمشق سے مصر کا سفر کیا تھا تو راستہ میں بہت سے الطاف الٰہیہ و کرامات جلیلہ کا ظہور ہوتا رہا ان میں سے ایک یہ واقعہ ہے کہ جب منزل رملہ پر زیارت انبیاء کے لئے تنہا اس مسجد کی طرف آئے جو جامع ابیض کے نام سے مشہور ہے تو اس کے دروازے کو قفل لگا ہوا تھا لیکن ذرا کھینچنے سے فوراً کھل گیا اندر جا کر نماز و دعا میں ایسے مشغول ہوئے کہ قافلہ کی روانگی کے وقت کا بھی خیال نہ رہا اور وہاں اتنے بیٹھے کہ قافلہ روانہ ہو گیا اس پر بہت متفکر و پریشان تھے کہ کیا کریں تنہائی کا عالم اور سارا سامان ہودج پر قافلہ کے ساتھ جا چکا ہے مجبوراً پیدل روانہ ہو گئے کہ شاید قافلہ مل جائے مگر چلتے چلتے تھک گئے اور وہ دور تک نظر نہ آیا یکا یک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے جنہوں نے قریب پہنچ کر فرمایا کہ میرے ساتھ بیٹھ جاؤ اور سوار کر لیا اس کے بعد بجلی کی طرح ایک لمحہ میں قافلہ تک پہنچ گئے اور اپنی سواری سے اتار دیا۔ شہید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے راستہ میں ہر چند تلاش کیا کہ ان صاحب کو دیکھ لوں مگر وہ نظر نہ آسکے اور اس سے پہلے بھی میں نے ان کو نہ دیکھا تھا۔ بیان ملاقات میں یہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ایسی امدادیں حضرت حجت علیہ السلام کے تصرفات و معجزات اور فیوض و برکات ہیں۔

۳۱

علاّمہ بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی اعلی اللہ مقامہ کے حالات اور چند واقعات کا تذکرہ پہلے (واقعہ ۳ میں) ہو چکا ہے یہ واقعہ بھی جنتہ الماوئے میں علاّمہ کے کارکن مولانا سلماسی سے نقل ہے کہ مجاورت مکہ معظمہ کے زمانے میں باوجودیکہ عالم مسافرت تھا گھر بار سے بہت دور تھے لیکن بذل و عطا و داد و دہش کی یہ صورت کہ کثرت مصارف کی کچھ پرواہ نہ تھی یہاں تک نوبت پہنچی کہ خرچ کی کوئی سبیل نہ رہی ایک درہم بھی میرے پاس نہ تھا میں نے علاّمہ سے عرض حال کیا جس کا کچھ جواب نہ دیا اور حسب عادت بعد صبح طواف خانہ کعبہ کے لئے چلے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے حسب معمول حقہ حاضر کیا یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پر وہ نہایت بے چینی کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کہ جلدی یہاں سے حقّہ ہٹاؤ اور فوراً خود جا کر دروازہ کھولا اور ایک شخص جلیل بہیئت اعراب داخل ہوئے اور بیٹھ گئے بحر العلوم بھی انتہائی عجز و انکسار سے بیٹھے کچھ باتیں ہوئیں پھر وہ صاحب کھڑے ہو گئے بحر العلوم نے دروازہ کھولا ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا ناقہ پر سوار کرایا جب اندر تشریف لائے تو چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اسی وقت مجھ کو ایک کاغذ دیا اور فرمایا کہ یہ رقعہ اس صرّاف سے متعلق ہے جو کوہ صفا پر بیٹھا ہے اس کو لے کر اس کے پاس جاؤ اور جو کچھ وہ دے لے آؤ چنانچہ میں گیا اور وہ نوشتہ اس کو دیا اس نے ہاتھ میں لے کر دیکھا چوما اور کہا کہ باربردار بلا کر لاؤ میں جا کر چار قلی لے آیا صراف نے وہ ریال جو پانچ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قران عجمی سے بھی زیادہ ہوتا ہے اتنی مقدار میں دیئے کہ چار مزدور اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لائے اور مکان پہ پہنچا دیئے" چند روز کے بعد میں صراف سے ملنے کے لئے چلا تاکہ اس کا حال بھی دریافت کروں اور یہ بھی پوچھوں کہ وہ رقعہ کس کا تھا لیکن جب اس مقام پہ پہنچا تو نہ وہ دُکان نظر آئی نہ وہ صرّاف دکھائی دیا میں نے ان لوگوں سے جو اس وقت وہاں موجود تھے صرّاف کے متعلق سوال کیا سب نے یہ کہا کہ ہم نے آج تک یہاں کسی صراف کو نہیں دیکھا جس کے بعد میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اسرار خدا اور الطاف امام زماں علیہ السّلام ہیں "

۳۲

صاحب کتاب دارالسلام تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز نجف اشرف میں ان صاحبان کے ذکر پر جن کو حضرت حجّت علیہ السلام کی بارگاہ میں حضوری کا شرف حاصل ہوا ہے فاضل جلیل عادل نبیل آقا سید باقر اصفہانی نے بیان فرمایا کہ حسب عادت مجاورین ایک مرتبہ میں نے شب چہار شنبہ مسجد سہلہ میں گذاری اور دن کو بھی اس ارادہ سے وہیں رہا کہ عصر کے وقت مسجد کوفہ جاؤں گا اور پنجشنبہ کی شب وہاں رہ کر دن میں نجف واپس ہوں گا لیکن صورت یہ پیش آئی کہ کھانے کا سامان ختم ہو گیا اس زمانہ میں مسجد سہلہ کا جوار آباد نہ تھا اور کوئی روٹی بیچنے والا بھی وہاں نہ آتا تھا مجھ کو بھوک بہت لگ رہی تھی جس سے نہایت پریشان تھا مگر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا اسی اثنا میں ایک صاحب تشریف لائے اور میرے قریب بیٹھ کر انہوں نے دسترخوان کھولا اس وقت کھانا دیکھ کر میرا دل چاہنے لگا کہ کاش یہ قیمت لے لیں اور مجھے بھی کھانے میں شریک کر لیں چونکہ ایک خود انہوں نے میری طرف دیکھ کر تواضع فرمائی مگر میں نے شرم کی وجہ سے انکار کیا لیکن ان کے اصرار سے میں تیار ہو گیا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا فراغت کے بعد دسترخوان لپیٹ کر وہ مسجد کے ایک حجرہ میں تشریف لے گئے جس پہ میری نظر جمی رہی اور ان کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا مگر دیر ہو گئی اور وہ نہ نکلے جس سے میں متفکر ہوا کہ میرے ساتھ ان صاحب کا یہ عمل اتفاقی تھا میری حالت اور دل کی بات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر ان کو اطلاع تھی یہ سوچ کر میں اٹھا اور اسی حجرہ میں پہنچا دیکھا تو وہ بالکل خالی ہے وہاں کوئی نظر نہ آیا باوجود یکہ اس میں آنے جانے کا دوسرا راستہ نہ تھا تب میں سمجھا کہ میری ضمیر پر مطلع ہو کر مجھ کو کھانا کھلانے والا سوائے حضرت حجت علیہ السّلام کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

۳۳

کتاب نجم ثاقب میں صالح متقی شیخ محمد طاہر نجفی کے متعلق ایک حکایت مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ برسوں مسجد کوفہ کے خادم رہے اور مع اہل وعیال کے وہیں رہائش تھی بہت پرہیز گار متدیّن آدمی تھے آخر میں نابینا ہو گئے تھے ان کا یہ بیان بعض علمائے متقین نے نقل کیا ہے کہ کئی سال ہوئے جو نجف کے دو گروہوں میں جن سے میری معاش کا تعلق تھا باہم جنگ وجدال کی وجہ سے زائرین کی آمد ورفت رک گئی تھی اہل علم کا آنا بند تھا جس سے میں بہت پریشان ہوا زندگی تلخ ہونے لگی کیونکہ کثیر العیال تھا کچھ یتیموں کی پرورش بھی میرے ذمّہ تھی فاقوں کی نوبت آگئی ایک شب کو ایسا ہوا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بچے مارے بھوک کے رو رہے تھے اس وقت بہت دل تنگ ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے میں نے یہ عرض کیا کہ پروردگارا اب سوائے اس کے کچھ نہیں چاہتا کہ اپنے مولا وآقا کی صورت دیکھ لوں اسی اثنا میں ایک جلیل القدر جن کے چہرے سے آثار ہیبت وجلال نمایاں ہو رہے تھے نفیس لباس پہنے ہوئے تشریف لائے میں نے خیال کیا کہ یہ تو کوئی بادشاہ ہیں لیکن سر پر عمامہ بھی تھا جب انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی تو روئے مبارک کا نور ایسا بڑھنے لگا کہ نظر جمانا ممکن نہ رہا تب میں سمجھا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور انہوں نے خود میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے طاہر مجھے کونسا بادشاہ خیال کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ میرے مولا آپ تو بادشاہوں کے بادشاہ اور تمام عالم کے سردار ہیں فرمایا اے طاہر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اب کیا چاہتے ہو کیا ہم روزانہ تم لوگوں کی دیکھ بھال نہیں کرتے اور تمہارے اعمال ہمارے سامنے پیش نہیں ہوتے ہیں اس فرماتے پر ان جناب کی ہیبت وعظمت اور اس حیرت کی وجہ سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو مجھ پر طاری تھی کچھ جواب نہ دے سکا اور الحمد اللہ اس وقت سے معاش کے دروازے میرے لیئے کھل گئے اور آج تک کبھی تنگی میں مبتلا نہ ہوا۔"

۳۴

فاضل جلیل سید محمد باقر بن سید محمد شریف حسینی اصفہانی نے کتاب نور العیون میں اپنے استاد عالم متقی میرزا محمد تقی الماسی سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ الماسی مولانا محمد تقی مجلسی اوّل کے پر پوتے تھے ان کے اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد میرزا محمد کاظم بڑے متمول تھے انہوں نے ایک الماس جس کی قیمت پانچ ہزار تومان تھی بارگاہِ امیر المؤمنین علیہ السلام میں ہدیہ کیا تھا جس سے الماسی مشہور ہو گئے ۱۱۵۹ھ میں رحلت ہوئی ہے۔

موصوف نے بیان فرمایا کہ منجملہ سادات شولستان ایک بزرگ عالم دین نے اپنے معتمد شخص کا یہ بیان مجھ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ بحرین کے کچھ لوگوں میں یہ معاہدہ ہوا کہ ہم میں سے ہر شخص باری باری مومنین کی ایک جماعت کو کھانا کھلائے چنانچہ وہ لوگ اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ ایک ایسے شخص کا نمبر آیا جس کے پاس پیسہ نہ تھا وہ اپنی تنگدستی و بے سروسامانی سے بہت پریشان ہوا اسی فکر و غم میں اتفاقاً رات کو جنگل کی طرف سے گزر رہا تھا جو ایک صاحب اس کے سامنے آئے اور کہنے لگے کہ تم فلاں تاجر کے پاس جاؤ اور کہو کہ م ح م د بن الحسنؑ نے کہا ہے کہ وہ بارہ دینار دیدو جو تم نے ہمارے لیئے نذر کئے تھے انہیں لے کر تم اپنی مہمانداری میں صرف کرو چنانچہ وہ بے چارہ اس سوداگر کے پاس گیا اور پیغام پہنچایا اس نے سن کر کہا کہ کیا خود انہوں نے تم سے یہ بات فرمائی ہے بحرینی نے جواب دیا ہاں ایسا ہی ہے پھر تاجر نے پوچھا کہ تم ان کو پہچانتے ہو بحرینی نے کہا کہ انہیں میں تو نہیں جانتا سوداگر نے کہا کہ وہ حضرت امام صاحب الزّمان علیہ السلام ہیں اور ان کی نذر کے بارہ دینار میرے پاس رکھے ہیں اس کے بعد تاجر نے بحرینی کا بہت کچھ اکرام کیا اور کہا کہ چونکہ میری یہ نذر اس سرکار میں قبول ہو گئی ہے اس لیئے میں چاہتا ہوں کہ تبرکاً آدھے دینار کا مجھ سے تبادلہ کر لو بحرینی نے ایسا ہی کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور رقم لے کر خوش خوش اپنے گھر واپس آ گئے اور اس مہمانی میں خوب صرف کیا۔"

۳۵

فاضل کامل سید محمد حسینی نے کفایتہ المہتدی میں حسن بن حمزہ علوی طبری مرعشی کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے اصحاب امامیہ میں سے ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حج کو گیا تو سخت گرمی کا سال تھا قافلہ سے جدا ہو گیا مارے پیاس کے دم نکلا جاتا تھا یہاں تک کہ زمین پر جو بیکایک گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز آئی آنکھیں کھولیں تو ایک خوش رو و خوشبو جوان نظر آئے انہوں نے مجھ کو ایسا پانی پلایا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اس وقت میں مرنے سے بچ گیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں جو مجھ پر ایسی مرحمت فرمائی فرمایا کہ میں بندوں پر حجتہ اللہ اور روئے زمین پر بقیتہ اللہ ہوں اور میں وہ ہوں کہ زمین کو عدل و داد سے بھر دوں گا جبکہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی میں حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسےٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابیطالب علیہم السلام کا فرزند ہوں" اس کے بعد فرمایا کہ آنکھیں بند کرو میں نے آنکھیں بند کر لیں فرمایا کھول دو میں نے کھول دیں تو اپنے کو قافلہ کے سامنے پایا اور حضرت نظر سے غائب ہو گئے تھے صلوات اللہ علیہ"

۳۶

عالم متبحر شیخ ابوالحسن شریف عاملی نے کتاب ضیاء العالمین میں حافظ ابونعیم و ابوالعلا ہمدانی سے ابن عمر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کا خروج اس بستی سے ہوگا جس کو کرعہ کہتے ہیں ان کے سر پر ابر کا سایہ ہوگا اور منادی یہ آواز دیتا ہوگا کہ یہ مہدی خلیفۂ خدا ہیں ان کی متابعت کرو اس کے سلسلے میں محمدؐ بن احمد سے ایک جماعت نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ میرے والد ہمیشہ مقام کرعہ کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ وہ کس طرف ہے اتفاقاً ایک بڑا تاجر آ گیا اس سے بھی پوچھا تو اس نے یہ کہا کہ میرے باپ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے اور میں بھی ساتھ ہوتا ایک دفعہ ہم راستہ بھول گئے اور چند روز اسی پریشانی میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گزرے کھانے پینے کا سامان بھی ختم ہو گیا اور مرنے کی نوبت آ گئی جو یکا یک ایک مقام پر چمڑے کے چند خیمے نظر آئے اور ان میں سے کچھ آدمی نکل کر ہماری طرف متوجہ ہوئے جن سے ہم نے اپنی اس حالت کو بیان کیا جب ظہر کا وقت ہوا تو ایک ایسے خوبصورت جوان باہر نکلے جن سے زیادہ حسین جلیل القدر رعب و دبدبہ والا ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا سب نے ان کے ساتھ نماز پڑھی جب وہ سلام پھیر چکے تو میرے باپ نے ان کو سلام کیا اور اپنا سارا قصہ سنایا جس کے بعد ہم کئی دن وہاں رہے اور ان سب کو ایسا بڑا با اخلاق و نیک کردار پایا کہ کبھی کسی کو ان صفات کا سنا بھی نہ تھا بالآخر ہم نے ان جناب سے عرض کیا کہ کسی آدمی کو ہمارے ساتھ کر دیا جائے جو ہمیں ٹھیک راستہ پر لگائے چنانچہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا جس کے ہمراہ وہاں سے ہم روانہ ہو گئے اور بہت تھوڑے سے وقت میں ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں جانا چاہتے تھے وہاں میرے والد نے اس ہمراہی سے سوال کیا کہ تمہارے یہ سردار کون ہیں اس نے کہا کہ یہ حضرت مہدی م ح م د بن حسن علیہ السلام ہیں اور اس مقام کو کرعہ کہتے ہیں جو یمن میں داخل ہے اس طرف سے جو بلاد حبشہ سے متصل ہے دس دن کا راستہ ہے اور ایسے بیابانات میں ہے جہاں پانی کا نام نہیں "

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد عالم مذکور نے فرمایا ہے کہ اس روایت میں کہ حضرت کا خروج کرعہ سے ہو گا اور اس خبر میں کہ حضرت مکہ سے ظاہر ہوں گے کوئی مخالفت نہیں ہے کیونکہ دونوں کو ملا کر مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنی قیام گاہ کرعہ سے مکہ تشریف لائیں گے اور وہاں سے ظہور امر ہو گا یہ بھی نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ مقام حضرت کی مستقل قیام گاہ ہے "

واقعاتِ ہدایات

۳۷

محدث جلیل جناب شیخ ابو جعفر محمد علی بن حسین بن موسےٰ بن بابویہ قمیؒ علیہ الرحمۃ جن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا لقب صدوق ہے اور جن کی عظمت وجلالت علمی دنیا میں ایسی نمایاں ہے کہ بیان کی ضرورت نہیں شیخ کے والد بزرگوار بزمانۂ غیبت صغریٰ وکیل ناحیۂ مقدسہ ابوالقاسم حسین بن روح کے ہمراہ حضرت حجّت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور بہت سے مسئلے دریافت کئے تھے کچھ عرصہ کے بعد علی بن جعفر اسود کے ذریعہ سے دعاء فرزند کے لئے تحریری درخواست پیش فرمائی تھی جس کے جواب میں امام عالی مقام علیہ السلام نے یہ ارقام فرمایا تھا کہ ہم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی جو قبول ہوئی تمہارے دو لڑکے ہوں گے ایک کا نام محمدؐ دوسرے کا حسین رکھنا چنانچہ دو صاحبزادے ہوئے خود جناب شیخ صدوق فخر فرمایا کرتے تھے کہ میں دعاء امام صاحب الزمان علیہ السلام سے پیدا ہوا ہوں" شیخ کی وفات ۳۸۱ھ میں ہوئی اور مقام رئے میں دفن ہیں موصوف کا ذکر واقعۂ جزیرۂ خضرا میں بھی آئے گا۔"

جناب شیخ نے اپنی کتاب کمال الدین کے شروع میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے لئے اس کتاب کی تصنیف کا یہ باعث ہوا کہ جب زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام سے فارغ ہو کر میں نیشاپور پہنچا تو وہاں کے رہنے والوں کو غیبت امام علیہ السلام کے مسئلہ میں بہت متحیّر پایا میں نے اچھی طرح ان کو یہ باتیں سمجھائیں اسی اثنا میں شیخ نجم الدین ابوسعید محمد بن حسن قمی بخارا سے تشریف لے آئے جن کی ملاقات کا میں بہت مشتاق تھا ان سے جہاں اور باتیں ہوئیں ایک روز انہوں نے بھی بخارا کے ایک بہت بڑے فلسفی و منطقی کا کچھ کلام نقل کیا جس سے وہ بھی کسی قدر حیرت میں تھے میں نے انہیں چند حدیثیں بیان کیں جس کے بعد وہ بھی مطمئن ہو گئے اور اس بحث میں ایک کتاب تیار کرنے کی انہوں نے مجھ سے فرمائش کی میں نے ان سے وعدہ کیا کہ اپنے مقام پر پہنچ کر یہ کام شروع کروں گا اس کے بعد ایک رات کو یہ خواب دیکھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور ساتویں طواف پر، حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دل میں یہ خیال ہے کہ میں نے امانت ادا کی اور عہد کو تازہ کیا جو یکایک حضرت حجّت علیہ السلام کو بیت اللہ کے دروازے پر دیکھا میں حضرت کے قریب پہنچا سلام عرض کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نے جواب دیا اور فرمایا کہ کوئی کتاب کیوں نہیں تصنیف کرتے میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ بہت سی چیزیں ہیں فرمایا مطلب یہ ہے کہ غیبت پر ایک کتاب لکھو اور اس میں انبیاء کی غیبتوں کا بھی بیان ہو یہ فرما کر حضرتؑ تشریف لے گئے اور میں خوفزدہ روتا ہوا بیدار ہوا اور صبح ہی سے حسب ہدایت اس کتاب کو لکھنا شروع کر دیا۔"

۳۸

جناب شیخ جلیل ابوعبداللہ محمد بن نعمان ملقب بہ مفید علیہ الرحمۃ جن کے افادات عالیہ احاطہ تحریر سے باہر ہیں اور بکثرت تصانیف ہیں جن کی عظمت و جلالت کے متعلق صرف اتنی شہادت کافی ہے کہ شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری نے کتاب مجالس المومنین میں چند شعران کے مرثیہ میں نقل فرمائے ہیں جو صاحب الامر علیہ السلام سے منسوب ہیں اور شیخ کی قبر پر لکھے دیکھے گئے ۳۳۶ھ میں ولادت اور ۴۱۳ھ میں وفات ہوئی رواق کاظمین میں روضۂ مبارکہ کے دروازہ پر قبر ہے"

حضرت حجت علیہ السلام کی بارگاہ معلّٰی میں شیخ موصوف کو اس درجہ کا تقرّب حاصل تھا کہ بزمانۂ غیبت کبریٰ کسی ذریعہ سے دو فرمان عالیشان شیخ کے نام صادر ہوئے جو احتجاج طبرسی میں نقل ہیں ان میں سے ایک ماہ صفر ۴۱۰ھ میں پہنچا ہے جس میں حسب دستور مکتوب کی پیشانی پر تحریر القاب کے بعد اس طرح خطاب کی ابتدا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ سلامٌ علیکم ایّھا الولیّ المخلص فی الدّین المخصوص فینا بالیقین۔ یعنی اے دینی دوست پرخلوص ہماری ولایت میں کمال یقین سے مخصوص تم پر سلام۔

دوسرا فرمان ۲۳ ذی الحج ۴۱۲ھ کو آیا ہے جس میں اس طرح خطاب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سلامٌ علیک ایّھا العبد الصّالح النّاصر للحقّ الدّاعی الیہ بکلمۃ الصّدق۔ یعنی اے خدا کے بندۂ شائستہ حق کے مددگار اس کی طرف مخلوق کو کلمۂ صدق سے دعوت دینے والے تم پر سلام یہ دونوں تحریریں حضرت حجت علیہ السلام کے خاص صاحبان میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے کسی بزرگ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اور حضرت کے دستخطوں سے مزین تھیں ان فرمانوں کی خبریں ایسی یقینی ہیں کہ ہر دور میں مقبول و مشہور رہی ہیں اور جماعت علماء میں کسی نے ان کی روایت میں تامل نہیں فرمایا ان مکتوبات کو پہنچانے والی ذات پر سب کا اعتماد ہے ان کا حامل ایسا ہی شخص ہو سکتا ہے جس کو اس بارگاہ میں شرف حضوری و زیارت وغیرہ حاصل ہوا ہو ان فرمانوں میں حمد و صلوٰۃ کے بعد مکتوب الیہ کے لئے دعائیں ہیں دین حق کی نصرت و خدمت ملت کے متعلق ان کی ہمت افزائی ہے اپنے دوستوں پہ خداوند عالم کی مہربانیوں کا ذکر فرمایا ہے تبلیغ و ہدایت کے لئے کچھ نصیحتیں ہیں سبب غیبت و قیام گاہ کا بھی تذکرہ ہے بعض عظیم حادثات اور فتنوں کی خبر ہے جو سوائے خدا اور اولیاء خدا کے کسی کا کام نہیں ہو سکتا۔

۳۹

جناب سید جلیل رضی الدین علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد طاؤس علیہ الرحمۃ صاحب مقامات باہرہ و کرامات ظاہرہ مشہور بزرگ گزرے ہیں جن کی کتابیں صرف ادعیہ و اعمال میں ستّر تک پہنچی ہوئی ہیں باوجود کثرت تصانیف اور ایسی عظمت و جلالت کے فقہ میں کوئی کتاب سوائے ایک رسالہ نماز کے نہیں ہے اور فتوا دینے سے احتیاط فرماتے رہے ہیں اگرچہ بنی طاؤس میں بہت سے علماء ہوئے جن کو ابن طاؤس کہا جاتا ہے مگر سب سے زیادہ آپ کی شہرت ہے فضائل و زیارات و اعمال کی کتابوں میں ابن طاؤس سے مراد موصوف ہی ہوتے ہیں اور کتب فقہ و رجال میں ان کے بھائی آقا سید احمد علیہ الرحمۃ مقصود ہیں موصوف کی پیدائش ۵۸۹ھ اور وفات ۶۶۴ھ میں ہوئی ہے۔

ابن طاؤس اعلی اللہ مقامہ نے رسالہ مواسعہ و مضائقہ میں اپنے سفر زیارات عتبات عالیات ۶۴۱ھ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ جب ہم لوگ نجف اشرف سے حلّہ واپس ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک صاحب شیخ عبدالمحسن نام عراق کے کسی گاؤں کے رہنے والے آئے تھے جو حضرت حجّت علیہ السلام کی زیارت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے مشرف ہوئے ہیں اور ان کو حضرت کا کوئی پیغام مجھ تک پہنچاتا تھا۔ یہ سن کر میں نے فوراً ایک آدمی ان کے بلانے کے لیئے بھیجا چنانچہ وہ تیسرے روز آ گئے میں نے ان سے تنہائی میں بات چیت کی جس سے سمجھ لیا کہ یہ ایک نیک اور سچے آدمی ہیں جن کی کوئی غرض بھی مجھ سے متعلق نہیں ہے تاجر شخص ہیں غلے کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ اس شب پنجشنبہ کو جس میں ہمیں نجف اشرف تھا اور میرے لئے وہ شب تفضلات الٰہیہ کی رات تھی۔ شیخ عبدالمحسن سحر کے وقت کربلائے معلّے کے قریب راستے میں حضرت کی زیارت سے اس طرح مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر سوار تشریف لاتے ہوئے دیکھا جس کی رفتار میں حرکت کی آواز بالکل محسوس نہ ہوتی تھی گھوڑے کا رنگ بہت زیادہ سُرخ سیاہی مائل تھا اور حضرت سفید لباس پہنے سر مبارک پر تحت الحنک کے ساتھ عمامہ تلوار حمائل کئے ہوئے تھے شیخ مذکور نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت کیسا ہے تو میں نے یہ سمجھ کر کہ باعتبار موسم کے سوال فرمایا ہے عرض کیا کہ دنیا کو کہر اور غبار گھیرے ہوئے ہے جس پر ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا بلکہ لوگوں کا حال دریافت کیا ہے تب میں نے عرض کیا کہ سب اطمینان و امن و امان سے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ ابن طاؤس کے پاس جاؤ اور یہ باتیں کہہ دینا اس کے بعد حضرت نے بتکرار فرمایا کہ وقت قریب ہوگیا ہے، وقت قریب ہوگیا ہے، اسوقت میرے دل میں آیا اور یقین ہوگیا کہ یہ سوار ہمارے مولا و آقا امام صاحب الزمان علیہ السلام ہیں بس میں بے ہوش ہو کر گر پڑا اور طلوع صبح تک یہی حالت رہی" ابن طاؤس علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جب شیخ عبدالمحسن نے حضرت کے پیغامات مجھ کو پہنچائے تو میں نے کہا کہ تمہیں یہ کیسے اطمینان ہوا کہ حضرت کا مقصد ابن طاؤس سے میری ذات ہے شیخ نے جواب دیا اس کا سبب یہ ہے کہ اول تو خاندان طاؤس کے لوگوں میں سوائے آپ کے کسی کو میں نہیں پہچانتا دوسرے یہ کہ میرے دل نے صرف یہی کہا کہ آپ کے ہی پاس پیغام پہنچانے کا حکم ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ حضرت کے اس فرمان سے کہ وقت قریب ہوگیا ہے وقت قریب ہوگیا ہے تم کیا سمجھے آیا حضرت کی مراد میری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موت کا وقت ہے کہ وہ نزدیک آگیا ہے یا حضرت کا مقصود ظہور پر نور ہے کہ وہ عنقریب ہونے والا ہے شیخ نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا ہوں کہ ظہور کا وقت قریب ہو چلا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ گھر میں گوشہ نشین ہو کر عبادت کرتا رہوں میں اس پہ بہت پشیمان ہوں کہ حضرت سے میں نے وہ چیزیں نہ پوچھیں جنہیں دریافت کرنا چاہتا تھا اس کے بعد میں نے شیخ کو ہدایت کی کہ یہ حکایت ہرگز کسی سے نقل نہ کریں اور میں نے انہیں کچھ پیش کرنا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں اس سے بے نیاز ہوں میرے پاس خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ پھر رات کو شیخ سے تنہائی میں خوب گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ سونے کا وقت آ گیا شیخ نے میرے ہی یہاں آرام کیا اور میں یہ دعا کرتا ہوا سویا کہ ان سب باتوں کی مزید وضاحت آج ہی خواب میں ہو جائے چنانچہ میں نے دیکھا کہ گویا امام جعفر صادق علیہ السلام نے بڑا ہدیہ میرے لئے بھیجا ہے جو میرے پاس ہے اور میں اس کی قدر نہیں کر رہا یہ خواب دیکھ کر میں اُٹھا حمد خدا بجا لایا اور نماز شب کے واسطے تیار ہونے لگا وضو کے لئے ملازم پانی لایا لیکن جب میں نے ہاتھ دھونے چاہے تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے پکڑ کے اس ظرف کا منہ پھیر دیا اور وضو کرنے سے روک رہا ہے اس سے میں نے خیال کیا کہ شاید یہ پانی نجس ہے جس کے استعمال سے خداوند عالم کو محفوظ رکھنا منظور ہے میں نے آواز دے کر اپنے آدمی کو بلایا اور کہا کہ اس پانی کو پھینک دو اور ابریق طاہر کر کے نہر سے پانی بھر کر لاؤ وہ گیا اور دوبارہ پانی لے کر آیا مگر پھر وہی صورت ہوئی تب میں دعائیں پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد وضو کا ارادہ کیا اس وقت بھی وہی صورت پیش آئی جس سے میں نے سمجھ لیا کہ آج نماز شب نصیب میں نہیں ہے خدا خیر کرے نہ معلوم کل کیا ہونے والا ہے اس سوچ میں بیٹھا رہا بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی خواب میں دیکھا کہ کوئی صاحب کہہ رہے ہیں عبدالمحسن پیغام لے کر آیا تمہیں چاہیئے تھا کہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر چلتو۔ جب آنکھ کھلی تو خیال کیا کہ شیخ کے احترام و اکرام میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے اس وقت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے بارگاہ الٰہی میں توبہ کی پھر جو وضو کرنا شروع کیا تو کوئی رکاوٹ نہ ہوئی اور حسب عادت وضو کر کے نماز شروع کی ابھی دو رکعت پڑھی تھی کہ صبح طالع ہوگئی نماز شب کو قضا کیا اور اس سے یقین ہوگیا کہ میں نے پیغام لانے والے کا حق ادا نہ کیا تھا پس میں شیخ مذکور کے پاس آیا اور معذرت کے ساتھ چھ اشرفیاں اپنے مال سے اور پندرہ دوسری مد سے پیش کیں لیکن انہوں نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میرے پاس سو اشرفیاں موجود ہیں میں کسی طرح نہیں لے سکتا یہ رقم کسی محتاج کو دے دیجئے میں نے کہا کہ اس موقع پر مالداری اور فقیری کا سوال نہیں ہے بلکہ حضرتؑ کی طرف سے پیغام لانے والے کو جو کچھ نذر کیا جائے وہ اس قدر و عزت کی وجہ سے ہے کہ حضرت نے بھیجا ہے اچھا یہ پندرہ اشرفیاں خاص میرا مال نہیں ہیں نہ لو میں مجبور نہیں کرتا لیکن میری چھ اشرفیاں ضرور لینا پڑیں گی چنانچہ انہوں نے لے لیں مگر لے کر لوٹا دیں جب میں نے بہت اصرار کیا تو قبول کر لیں اس کے بعد ہم نے ناشتہ کیا اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر چلنے کا خواب میں جو حکم ہوا تھا اس کی بھی میں نے تعمیل کی ۔

اس واقعہ میں ابن طاؤس علیہ الرحمۃ سے وقت پر نماز شب کا فوت ہونا اخبار و احادیث کے اس مضمون کی تصدیق ہے کہ بعض غلطیاں اور کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے انسان خداوند عالم کی عبادت سے محروم ہو جاتا ہے یاد الٰہی کی حلاوت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی حلال روزی نصیب نہیں ہوتی علوم و معارف محو سہو ہو جاتے ہیں دین کی باتوں سے غافل رہتا ہے اگر کبھی متوجہ ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی رکاوٹ سامنے آجاتی ہے اسی لئے ابن طاؤس نے اپنی غلطی و کوتاہی کو نماز شب سے محرومی کا سبب سمجھا پھر خواب دیکھ کر پوری طرح متوجہ ہو گئے اور اس کی تلافی کی ۔ اخبار معتبرہ میں وارد ہے کہ دروازہ پر آنے والا سائل بھی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا ہے جس کا احترام واجب و لازم ہے اس کے ساتھ ادب سے پیش آنا چاہیئے باوجودیکہ سوال کرنے کی مذمت کی گئی ہے لیکن اس پر نظر کرتے ہوئے پھر بھی سائل کا سوال اس کی دلیل ہو سکتا ہے کہ مانگنے والا ضرورتمند و حقدار ہے اور خدا کا بھیجا ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے پس جبکہ شریعت میں خداوند عالم کے ایک عام فرستادہ کے لئے یہ اہتمام ہے تو امام علیہ السلام کے قاصد و پیغمبر کا کیا ذکر ہے جو حقیقتہً خدا ہی کا خاص فرستادہ ہے اس کے بارے میں کوتاہی یقیناً نماز سے محرومی کا باعث ہوگی جو مومن کی معراج ہے خصوصاً نماز شب جس کے اجر و ثواب کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ یہ بھی واضح رہے کہ ایسی نعمات الٰہیہ سے محروم ہونا کبھی معصیت و گناہ کی دنیوی سزا ہوتا ہے جس کی پہچان یہ ہے کہ وہ بدکردار اپنی بدعملی پر نادم و پشیمان نہیں ہوتا اور کبھی یہ محرومی پروردگار عالم کا لطف و کرم اور ایسی مہربانی ہوتی ہے کہ وہ بندہ مومن فوراً اپنی غلطی و خطا کی طرف متوجہ ہو کر معافی کا خواستگار ہوجاتا ہے اور اس کے اس اعتراف سے نہ صرف سابقہ نعمت ہی واپس ہوتی ہے بلکہ پہلے سے کہیں زائد نعمتیں خداوند عالم اس کو عطا فرماتا ہے اور اس خجالت و ندامت پر بلند درجات اس کے لئے حاصل ہوجاتے ہیں لہٰذا مومنین کا ایمانی فریضہ ہے کہ ہمیشہ خوف خدا پیش نظر رکھیں اور پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نماز شکر بھی پڑھتے رہیں"

۴۰

جناب محدث جلیل آقا شیخ محمد بن حسن حُرؔ عاملی علیہ الرحمتہ جو صاحب تصانیف کثیر اعاظم علماء و محدثین سے ہیں جن کا شمار محدثین ثلٰثہ متاخرین میں ہوتا ہے اور ملّا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمتہ کے ہم عصر تھے ہر دو حضرات کے پاس ایک دوسرے کا اجازہ تھا ۱۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا ہے۔ اپنی کتاب اثبات الہداۃ بالنصوص والمعجزات میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یہ خواب دیکھا کہ میں مشہد امام رضا علیہ السلام میں ہوں اور حضرت حجت علیہ السلام وہاں تشریف لائے ہیں میں نے لوگوں سے جائے قیام دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس باغ کی ایک عمارت میں ہیں جو مشہد کے جانب غرب میں ہے میں حاضر خدمت ہوا دیکھا کہ حضرت تشریف فرما ہیں اور کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں تھوڑی دیر باتیں ہوتی رہیں اتنے میں کھانا آیا جو بہت قلیل مگر نہایت لذیذ تھا ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا لیکن وہ کم نہ ہوا۔ فراغت کے بعد میں نے غور کیا تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیگر حاضرین چالیس صاحبان تھے خیال ہوا کہ حضرتؑ نے خروج فرمایا ہے مگر لشکر بہت تھوڑا سا ہے کس طرح غلبہ ہوگا۔ یہ سوال میرے دل میں آیا ہی تھا کہ حضرتؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور متبسم ہوکر فرمایا کہ میرے انصار کی کمی سے مت ڈرو میرے لشکر میں وہ لوگ ہیں جن کو حکم دوں تو تمام دشمنوں کو حاضر کرکے گردن مار دیں اور اپنے لشکر کو خدا ہی جانتا ہے یہ سن کر میں بہت خوش ہوا پھر حضرت آرام کے لئے تشریف لے گئے دوسرے لوگ بھی اٹھے میں بھی چل پڑا لیکن دل میں کہتا جاتا تھا کہ کاش حضرت مجھ کو بھی کسی خدمت کی ہدایت فرماتے اور میرے لئے خلعت و انعام کا حکم ہوتا اسی تصوّر میں دروازہ پر بیٹھ گیا کہ یکایک ایک غلام خلعت لئے ہوئے میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جو تم چاہتے ہو اور عنقریب کسی خدمت کا حکم دیا جائے گا۔ اتنا دیکھ کر میں بیدار ہوگیا۔ بیان ملاقات حضرت حجّت علیہ السلام میں ایسے خوابوں کی اہمیت کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۴

علامہ بحر العلوم آقا سیّد مہدی طباطبائی علیہ الرحمۃ کے حالات اور بعض واقعات پہلے بھی واقعہ ۳ میں بیان ہو چکے ہیں۔ جنۃ الماویٰ میں ہے کہ عالم محقق سیّد علی نبیرہ علامہ مرحوم نے مجھ سے یہ بیان آقا سید مرتضیٰ مرحوم کا نقل کیا جو سفر و حضر میں بحر العلوم کے مصاحب تھے وہ کہتے ہیں کہ سفر زیارت سامرہ میں ایک مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ قیام گاہ پر میرا حجرہ بحر العلوم کے حجرے سے ملا ہوا تھا اور وہ تنہا سویا کرتے تھے رات کو کافی دیر تک لوگوں کا مجمع رہتا ایک شب کو جب کہ وہ حسب عادت تشریف فرما تھے اور لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے میں نے یہ محسوس کیا کہ اس وقت یہ اجتماع ناگوار خاطر ہو رہا ہے اور ہر شخص سے بات چیت میں ایسا اشارہ فرما رہے ہیں کہ سب جلدی رخصت ہو جائیں اور خلوت کی خواہش ہے چنانچہ جب سب لوگ متفرق ہو گئے اور میرے سوا کوئی باقی نہ رہا تو مجھ سے فرمایا کہ تم بھی چلے جاؤ میں باہر نکل آیا مگر متفکر تھا کہ آج خلاف معمول یہ کیا بات ہے اسی خیال میں نیند اڑ گئی کچھ دیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تک صبر کیا بالآخر بے چین ہوکر اپنے حجرے سے آہستہ آہستہ نکلا دیکھا کہ علاّمہ کے حجرے کا دروازہ بند ہے شگاف در سے نگاہ ڈالی دیکھا کہ چراغ بحال خود روشن ہے اور حجرے میں کوئی نہیں ہیں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور وہاں کی صورت دیکھ کر یہ سمجھا کہ شب میں بالکل آرام نہیں فرمایا ننگے پاؤں تلاش میں چلا قبۂ مبارکہ کے دروازے بند تھے صحن اقدس میں چاروں طرف نظر دوڑائی کچھ نشان نہ ملا سرداب مقدّس کی طرف آیا دروازے کھلے ہوئے دیکھے رک رک کر بہت آہستگی کے ساتھ اس طرح اترنا شروع کیا کہ رفتار کی آواز کسی کے کان میں نہ جائے لیکن وہاں سے میں نے ایک ہلکی سی آواز سُنی کہ جیسے کوئی کسی سے باتیں کر رہا ہے مگر کوئی لفظ سمجھ میں نہیں آیا یکا یک وہیں سے بحرالعلوم نے مجھ کو آواز دی کہ سید مرتضےٰ کیا کرتے ہو تم کیوں یہاں تک آئے یہ سُن کر میں حیران ہو گیا ہوش حواس جاتے رہے اور بغیر جواب دیئے واپسی کا قصد کیا مگر دل میں یہ خیال آیا کہ میرا حال کس طرح اس ذات پر مخفی رہ سکتا ہے جس نے بغیر دیکھے مجھ کو پہچان لیا اس لئے نہایت شرمندگی کے ساتھ عذرخواہی کرتا ہوا اندر پہنچ گیا اور دیکھا کہ صرف وہی تنہا روبقبلہ بیٹھے ہوئے ہیں کوئی دوسرا وہاں نہیں ہے جس سے میں نے سمجھ لیا کہ اس وقت امام زماں علیہ السلام سے راز داری کی باتیں ہو رہی تھیں اس کے بعد میں اس طرح واپس ہوا کہ بحر ندامت میں غرق تھا۔

۴۲

جنۃ الماویٰ میں ہے کہ صدرالعلماء سیدالفقہاء عالم ربّانی آقا سید مہدی قزوینی قدّس سرّہ جو اعیان علماء میں یکتائے روزگار اور صاحبان کرامات جلیلہ میں ایسے بزرگ تھے کہ جب نجف اشرف سے حلّے تشریف لے آئے ہیں اور یہاں قیام فرمایا ہے تو آپ کے فیوض و برکات و ہدایات سے حلّہ اور اُس کے اطراف میں ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص مخلص شیعہ اثنا عشری ہو گئے تھے اور یہ کارنامہ آپ کی ذات اقدس سے مخصوص ہے سنہ ۱۳۰۰ھ میں انتقال فرمایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موصوف کے متعلق یہ واقعہ نقل ہوا ہے وہ خود فرماتے ہیں کہ قبیلۂ بنی زبید کی ہدایت و تبلیغ کے لئے میں اس جزیرے کی طرف جایا کرتا تھا جو حلّے کے جنوب میں دجلہ و فرات کے درمیان واقع ہے اس جزیرے کے اک گاؤں میں جہاں تقریباً سو گھر ہیں ایک مزار ہے جس کو قبر حمزہ پسر امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کہا جاتا ہے لوگ وہاں زیارت کے لئے جاتے ہیں اور بہت سی کرامات بھی نقل کرتے ہیں لیکن میں جب ادھر آتا تو بغیر زیارت کے بستی سے گزر جاتا کیونکہ میں یہ سمجھے ہوئے تھا کہ وہ مقام رے میں اس جگہ دفن ہیں جہاں شہزادہ عبدالعظیم کا مزار ہے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ حسب عادت جب یہ سفر کیا تو اس آبادی میں بھی مہمان ہوا اور وہاں کے لوگوں نے مجھ سے خواہش کی کہ مرقد مذکور کی زیارت کے لئے چلوں مگر میں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جس مزار کو میں نہیں پہچانتا اس کی زیارت بھی نہیں کر سکتا چنانچہ میرے اس کہنے کی وجہ سے دوسروں کی بھی رغبت کم ہو گئی اس کے بعد میں وہاں سے روانہ ہو گیا اور رات کو قریۂ مزیدیّہ میں بعض سادات کے یہاں قیام کیا جب سحر کے وقت اٹھا اور نماز شب سے فارغ ہو گیا تو بہیئت تعقیبات طلوع صبح کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک سیّد جن کی نیکی و پرہیزگاری کا مجھے علم تھا داخل ہوئے اور بعد سلام بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ مولانا کل آپ قریۂ حمزہ میں مہمان رہے اور ان کی زیارت نہ کی میں نے جواب دیا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ کیوں، میں نے کہا اس لئے کہ حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کے فرزند حمزہ مقام رے میں مدفون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ بہت سی مشہور باتیں ایسی ہوا کرتی ہیں جن کی کوئی اصلیت نہیں ہوتی رے میں جو قبر ہے وہ حمزہ بن امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کی قبر نہیں ہے بلکہ وہ قبر ابو یعلیٰ حمزہ بن قاسم علوی کی ہے جو علماء اجازہ و اہل حدیث میں سے ہیں رجال کی کتابوں میں ان کا ذکر ہے ان کے علم و ورع کی ثنا کی گئی ہے۔ یہ سُن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ آنے والے سید جو عوام سادات سے ہیں اور خود علم رجال و حدیث سے مطلع نہیں شاید انہوں نے یہ بات کسی عالم سے سنی ہے۔ پس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس وقت تو مجھ سے غفلت ہوئی کہ میں نے ان سے کچھ سوال نہ کیا اور طلوع فجر پر نگاہ ڈالنے کے لئے کھڑا ہو گیا وہ بھی اٹھ گئے صبح ہو چکی تھی میں نے نماز پڑھی اس کے بعد تعقیب میں مشغول رہا یہاں تک کہ آفتاب طالع ہو گیا تب میں نے کتب رجال کو دیکھا جو میرے ساتھ تھیں تو اُن میں وہی بات نکلی جو ان صاحب نے بیان کی تھی پھر جب بستی کے لوگ مجھ سے ملنے کے لئے آئے جن میں وہ سیّد بھی تھے تب میں نے اُن سے پوچھا کہ قبل صبح تم نے میرے پاس آکر قبر حمزہ کے متعلق جو خبر دی تھی یہ کہاں سے کہی اور کس سے سنی ہے انہوں نے کہا میں تو نہیں آیا بلکہ باہر گیا ہوا تھا وہیں رات گزاری ہے اور آپ کی تشریف آوری کی خبر سن کر اس وقت زیارت کے لئے آیا ہوں پھر میں نے اہل بستی سے کہا کہ اب مجھ کو لازم ہے کہ زیارت حمزہ کے لئے واپس جاؤں اور مجھے کوئی شک وشبہ اس امر میں نہیں ہے کہ جن صاحب کو میں نے دیکھا وہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام تھے بس میں اور تمام بستی والے زیارت کے لئے روانہ ہو گئے اور اس روز سے مزار کی ایسی رونق بڑھی کہ دور دراز سے لوگ آنے لگے۔

اس واقعہ میں جن تین بزرگوں کا ذکر ہے ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے اوّل امام زادہ حمزہ جو حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کے فرزند ہیں دوسرے شاہزادہ عبدالعظیم بن عبداللہ بن علیؑ بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السلام تیسرا ابو یعلیٰ حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام۔

۴۳

علّامہ قزوینی موصوف کے متعلق یہ واقعہ کتاب دارالسلام میں فاضل جلیل آقا علی رضا اصفہانی سے نقل کیا گیا ہے جبکہ علّامہ ۱۲۸۰ھ میں نجف اشرف آئے تھے پیرانہ سالی کا زمانہ تھا نوّے اور سو برس کے درمیان عمر تھی مگر حواس بالکل صحیح سالم تھے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں ایک سال زیارت عید الفطر کے سلسلہ میں کربلائے معلّےٰ آیا ہوا تھا جب ۲۹ رمضان کو قریب غروب آفتاب حرم مطہر میں حاضر ہوا تو ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شخص نے مجھ سے پوچھا کہ آیا یہ شب شبِ زیارت ہے جس سے مقصد اس کا یہ تھا کہ یہ رات ماہِ رمضان کی آخری رات ہے یا شب عید اور چاند رات ہے تاکہ اس کے اعمال بجا لائے جائیں میں نے جواب دیا کہ چاند ہونے کا احتمال تو ہے لیکن ابھی یقین نہیں ہوا ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب ہیبت و جلالت بزرگان عرب کے لباس میں تشریف لائے ان کے ساتھ ممتاز شان کے دو اور صاحبان بھی تھے میرے پاس کھڑے ہو گئے اور چاند کے بارے میں یہ سوال کرنے والے سے فرمایا کہ ہاں یہ رات شب عید و شب زیارت ہے میں نے کہا کہ آپ کی خبر قول منجمین و جنتری کی بنا پر ہے یا کسی ذریعہ سے رویت ہلال ثابت ہو گئی مگر انہوں نے میرے اس کہنے کی طرف کوئی خاص توجہ نہ کی صرف اتنا فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ یہ شب شب عید ہے اور یہ ہدایت فرماتے ہوئے مع ہمراہیوں کے دروازۂ حرم کی جانب تشریف لے گئے اس وقت مجھ پر بیخودی کا عالم طاری تھا جب سنبھلا تو متوجہ ہوا کہ یہ عظمت و جلالت و ہیبت اور کلام کی یہ صورت سوائے بزرگانِ دین کے کسی کے لئے زیبا نہیں ہے اس لئے فوراً میں نے تعاقب کیا لیکن ان صاحبان میں سے کوئی صاحب نظر نہ آئے دروازے پر جو خدام تھے ان سے دریافت کیا کہ تین حضرات ایسی صورت کے ایسے لباس میں ابھی یہاں سے نکلے ہیں، کس طرف گئے سب نے کہا کہ ایسا کوئی شخص باہر آتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا حالانکہ یہ بات خلافِ عادت تھی کہ کسی زائر کو خدّام میں سے کوئی نہ جانتا ہو، خصوصاً بڑے لوگوں میں سے کوئی زائر صحن یا رواق میں یا حرم میں داخل ہو اور خدّام اس کو نہ پہچانیں بلکہ خاص لوگوں کی آمد سے قبل ہی اطلاع مل جاتی ہے کہ آنے والا کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے کس وقت آ رہا ہے ہر ایک کی قیام گاہ سے سب واقف ہوتے ہیں۔ کفش برداری پر میں نے پوچھا وہاں سے بھی یہی جواب ملا باوجودیکہ زائر کی آمد و رفت کا یہی راستہ ہوتا ہے پھر رواق کے حجروں میں تلاش کیا وہاں کے رہنے والوں سے ملازموں سے دریافت کیا کسی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی خبر نہ مل سکی اور آخر شب میں سب کو معلوم ہوگیا کہ یہی شب عید و شب زیارت تھی ان تمام باتوں سے مجھ کو یقین ہوگیا کہ وہ تشریف لانے والے اور چاندرات کا حکم دینے والے حضرت حجّت علیہ السلام تھے۔

۴۴

آقا شیخ ابراہیم قطیفی مرحوم کے حالات میں علاّمہ شیخ یوسف بحرینی صاحب لولؤۃ البحرین نے جو بڑے عالم محقّق و محدّث تھے اور جن کا انتقال ۱۱۸۶ھ میں ہوا ہے بعض اہل بحرین سے نقل کیا ہے کہ حضرت حجّت علیہ السلام شیخ قطیفی کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ بتاؤ قرآن کے اندر مواعظ میں سب سے زیادہ عظیم کونسی آیت ہے شیخ نے عرض کیا، ان الذین یلحدون فی اٰیتنا لا یخفون علینا ۚ افمن یلقی فی النار خیرٌ امّن یاتی اٰمنًا یوم القیامہ اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر۔ ۵ ع ۲۴ ع ۱۹۔

یعنی جو لوگ ہماری آیتوں میں ہیر پھیر کرتے ہیں وہ ہم سے کسی طرح پوشیدہ نہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے روز بے خوف و خطر ہو کر آئے گا اچھا جو چاہو کرو مگر جو کچھ کرتے ہو خدا اس کو ضرور دیکھ رہا ہے پس شیخ کا یہ جواب سُن کر حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک کہتے ہو اور تصدیق و ہدایت فرما کر تشریف لے گئے۔ چونکہ شیخ حضرت کو پہچان نہ سکے اور تعارف والا ایک شخص سمجھے جس کو جانتے تھے اس لئے گھر والوں سے فوراً دریافت کیا کہ کیا فلاں صاحب چلے گئے سب نے یہ کہا کہ یہاں تو کوئی نہیں ہے اور ہم نے کسی کو آتے جاتے نہیں دیکھا۔

۴۵

مؤلف نجم ثاقب تحریر فرماتے ہیں کہ سید مرتضےٰ نجفی جنہوں نے شیخ الفقہا جناب شیخ جعفر نجفی صاحب کتاب کشف الغطاء کا زمانہ دیکھا تھا اور نیکی و پرہیزگاری میں بہت مشہور تھے چندسال سفر و حضر میں میرا ان کا ساتھ رہا ہے لیکن میں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کبھی کسی دینی معاملہ میں ان کی کوئی لغزش نہیں دیکھی۔ اب سے بیس برس پہلے انہوں نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ایک مرتبہ ہم بہت سے لوگ مسجد کوفہ میں حاضر ہوئے جن میں منجملہ مشاہیر علماء نجف ایک بزرگ بھی تھے جن کا نام ہتک حرمت کے خیال سے باوجود کئی مرتبہ میرے دریافت کرنے کے انہوں نے ظاہر نہ کیا ان کا بیان یہ تھا کہ جب نماز مغرب کا وقت آیا تو شیخ نماز جماعت کے لیئے محراب مسجد میں بیٹھ گئے جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے وہ نماز کی تیاری کرنے لگے کچھ صاحبان وضو میں مشغول تھے میں نے بھی یہ چاہا کہ جلدی سے وضو کرکے نماز میں شریک ہو جاؤں جس طرف پانی تھا وہاں ایک صاحب نہایت سکون و وقار و اطمینان کے ساتھ وضو کر رہے تھے جگہ تنگ تھی میں اس خیال میں رہا کہ یہ کھڑے ہو جائیں تو بیٹھوں اتنے میں اقامت کی آواز آنے لگی مگر وہ نہ اٹھے تب مجھے کہنا پڑا کہ نماز شروع ہو گئی ہے کیا آپ کا ارادہ جماعت میں شرکت کا نہیں ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں۔ جواب دیا کہ یہ شیخ دخنی ہے جس کا مطلب میری سمجھ میں نہ آیا بالآخر جب وہ وضو کرکے کھڑے ہوگئے تو میں بیٹھا اور جلدی جلدی وضو کرکے نماز میں شریک ہوگیا۔ فراغت کے بعد جب سب لوگ اِدھر اُدھر ہوگئے چونکہ میرے قلب پر ان صاحب کے کلام کی عظمت و ہیبت و جلالت کا خاص اثر تھا اس لیئے میں نے جناب شیخ کی خدمت میں پورا واقعہ اور سوال و جواب نقل کیا جس کو سن کر ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا حالت متغیر ہوگئی فرمانے لگے تم تو حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو گئے مگر پہچان نہ سکے اس وقت حضرت ایسی بات کی خبر دے گئے ہیں جس کا سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں وہ یہ کہ اس سال میں نے کوفہ کے جانب غرب ایک موضع میں دخنہ یعنی چینہ یا باجرہ بویا ہے اور وہ مقام بوجہ اہل بادیہ کی آمد و رفت کے خطرے کا ہے اس لیئے نماز پڑھتے میں میرا دھیان وہیں تھا اور اس فکر میں ہوگیا کہ اس زراعت پر کوئی آفت نہ آگئی ہو۔ یہ سبب ہے جو حضرت نے مجھ کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دخنی ارشاد فرمایا۔

۴۶

نجم ثاقب میں یہ واقعہ صالح تقی سید ہاشم موسوی تاجر ساکن رشت سے نقل کیا گیا ہے یہ صاحب عام طور پر ورع و تقویٰ میں بہت مشہور اور طاعت وعبادات وزیارات وادائے حقوق کے بہت پابند تھے ان کا بیان ہے کہ ۱۲۸۰ھ میں حج بیت اللہ کے ارادے سے میں تبریز آیا اور حاجی صفر علی تاجر تبریزی کے یہاں مہمان ہوا چونکہ ان ایام میں کوئی قافلہ جانے والا نہ تھا اس لئے کچھ دنوں متحیّر رہا یہاں تک کہ حاجی جبّار جلو دار کچھ سامان لے کر مقام طربوزن کو جا رہے تھے میں بھی ان کے ساتھ سواری کرایہ کر کے چل دیا لیکن حاجی صفر علی کے رغبت دلانے سے تین صاحبان تبریز کے حاجی ملّا باقر اور حاجی سید حسین اور حاجی علی بھی پہلی ہی منزل پر پہنچ کر میرے ہم سفر ہو گئے خیال یہ تھا کہ کہیں کا کوئی قافلہ آگے جا رہا ہے اور ایک خوفناک مقام بھی آنے والا ہے لہٰذا جلدی روانہ ہو جائیں تاکہ قافلہ کو پکڑ سکیں چنانچہ رات ہی میں ڈھائی تین گھنٹے قبل صبح روانگی ہو گئی ابھی قریب تہائی فرسخ کے راستہ طے کیا تھا کہ تاریک فضا میں سخت برف باری ہونے لگی میرے ساتھیوں نے اپنے سر چھپا چھپا کر رفتار بہت تیز کر دی اور میں باوجود کوشش کے ان کا ساتھ نہ دے سکا تنہا پیچھے رہ گیا بلکہ گھوڑے سے اتر کر راستہ کے ایک کنارے پر بیٹھنا پڑا اس وقت انتہائی اضطرابی حالت تھی قریب چھ سو تومان کے میرے پاس تھے غور و فکر کے بعد میں نے یہ رائے قائم کی کہ صبح تک یہیں رہوں اور اس کے بعد اسی منزل کی طرف واپس چلا جاؤں جہاں سے چل کر ہم لوگ آئے تھے پھر وہیں سے چند آدمیوں کو حفاظت کے لئے اپنے ساتھ لے کر روانہ ہوں۔ اس سوچ بچار میں سامنے ایک باغ نظر آیا اور دیکھا کہ وہاں ایک صاحب درختوں پر سے برف صاف کر رہے ہیں مجھے دیکھ کر وہ میری طرف بڑھے اور تھوڑی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سی دور کھڑے ہو کر فرمایا کہ تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ میرے رفقاء سفر آگے چلے گئے ہیں اور میں اکیلا رہ گیا ہوں راستہ مجھ کو معلوم نہیں ہے انہوں نے فارسی زبان میں فرمایا کہ نافلہ پڑھو راستہ مل جائے گا ان کے فرماتے ہی میں نوافل میں مشغول ہو گیا تہجد سے فارغ ہوا تھا کہ وہ صاحب پھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم ابھی گئے نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ راستہ نہیں جانتا کدھر جاؤں فرمایا کہ جامعہ پڑھو۔ پس اگرچہ مجھ کو زیارت جامعہ زبانی یاد نہ تھی باوجودیکہ کئی مرتبہ زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہو چکا تھا لیکن جب پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو پوری زیارت حفظ پڑھ گیا اس کے بعد پھر وہ صاحب آئے اور فرمایا کہ تم ابھی یہیں ہو، گئے نہیں اس وقت میں بے اختیار ہو کر رونے لگا اور وہی عرض کیا کہ کیا کروں راہ سے بے خبر ہوں فرمایا کہ عاشورا پڑھو لیکن زیارت عاشورا بھی مجھ کو یاد نہ تھی مگر جب پڑھنا شروع کیا تو ساری زیارت مع لعن سلام کے اور مع دعاء کے... پڑھ گیا۔ جب اس سے بھی فارغ ہو گیا تو وہ بزرگوار پھر تشریف لائے اور اسی طرح فرمایا کہ تم گئے نہیں ابھی یہیں موجود ہو میں نے وہی اپنی معذوری کا اظہار کیا تب فرمایا کہ اچھا میں ابھی تمہیں قافلہ تک پہنچائے دیتا ہوں چنانچہ وہ الاغ پر سوار ہوئے اور مجھ سے فرمایا کہ پیچھے بیٹھ جاؤ میں نے تعمیل کی بیٹھ گیا اور اپنے گھوڑے کی لگام کو کھینچا مگر اس نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی انہوں نے فرمایا کہ مجھے دو میں نے لگام ان کے ہاتھ میں دے دی جس کے بعد گھوڑا خود چل پڑا اور ہم راستہ پر آ گئے چلتے ہی میں ان صاحب نے میرے زانو پہ ہاتھ رکھ کر ہدایت فرمائی کہ تم نافلہ کیوں نہیں پڑھتے ہو نافلہ نافلہ تین مرتبہ مکرّر فرمایا پھر اسی طرح حکم دیا کہ عاشورا کیوں نہیں پڑھتے ہو عاشورا عاشورا عاشورا پھر ہدایت کی کہ جامعہ کیوں نہیں پڑھتے ہو جامعہ جامعہ جامعہ۔ اس وقت رفتار کی یہ صورت تھی کہ گھومنے کے طریقہ پر راستہ طے ہو رہا تھا یکایک فرمایا کہ وہ سامنے تمہارے ہم سفر لوگ ہیں جو لب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہر صبح کی نماز کے لئے وضو کر رہے ہیں یہ کہہ کر مجھ کو اپنی سواری سے اتار دیا جس کے بعد میں نے اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہا مگر نہ ہو سکا تب وہ خود اترے اور مجھے سوار کر کے میرے گھوڑے کا رخ اس طرف کو پھیر دیا جہاں میرے ساتھی اترے ہوئے تھے اس وقت میں اس خیال میں پڑ گیا کہ یہ صاحب کون ہیں جو فارسی میں بات چیت کرتے ہیں حالانکہ ان اطراف میں یہ زبان نہیں ہے اور یہ کہ کیسی سرعت کے ساتھ انہوں نے مجھ کو میرے رفیق ہم سفر لوگوں تک پہنچایا ہے اب جو دیکھتا ہوں تو وہ صاحب نظر سے غائب تھے اور کوئی نشان بھی دکھائی نہ دیتا تھا اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

اگرچہ اس واقعہ میں ان بزرگ کے اسم مبارک کی وضاحت نہیں ہے لیکن بیان ملاقات میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ ایسے امور کا ظہور حضرت حجّت علیہ السلام ہی کا فیضان ہے خواہ مصیبت زدہ کی خود حضرت مدد فرمائیں یا اس دربارِ معلّٰی کے حاضر باش صاحبان مدد گار ہوں

۴۷

سید جلیل فضل اللہ راوندی نے کتاب دعوات میں بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ کبھی کبھی میرے لئے نماز شب کے واسطے اٹھنا دشوار ہو جاتا تھا جس کی مجھ کو تکلیف تھی پس میں نے حضرت صاحب الزمان کو خواب میں دیکھا حضرت نے فرمایا کہ آپ کاسنی استعمال کرو یہ کام تمہارے لئے آسان ہو جائے گا چنانچہ میں نے یہی کیا جس کے بعد نماز کے لئے اٹھنا مجھ پر سہل ہو گیا۔

بیان ملاقات میں ایسے خوابوں کی عظمت بیان ہو چکی ہے حضرات معصومین علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے بیداری میں زیارت کیونکہ ان حضرات کی مبارک صورتوں میں شیاطین نہیں آ سکتے۔

۴۸

جناب آقا شیخ محمود عثیمی نجفی نے کتاب دار السلام میں اپنے متعلق تحریر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا ہے کہ ۱۲۷۳ھ میں جب کہ نجف اشرف میں میرے قیام کو تیسرا سال تھا یہ خواب میں نے دیکھا کہ صحن مبارک میں لوگوں کا بڑا ہجوم ہے جس کا سبب میں نے ایک شخص سے پوچھا اس نے جواب دیا کہ تمہیں معلوم نہیں حضرت صاحب الامر علیہ السّلام نے ظہور فرمایا ہے اور درمیان صحن میں تشریف فرما ہیں حضرت سے لوگ بیعت کر رہے ہیں یہ سن کر میں متحیّر ہوا کہ اگر وہاں جا کر بیعت کرتا ہوں اور حضرت نہ ہوئے تو باطل کی بیعت ہو جائے گی اور نہیں کرتا حالانکہ حضرت ہی ہوں تو حق کی بیعت سے محروم رہتا ہوں اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ چلنا تو چاہیئے اور بیعت کے لئے ہاتھ بڑھاؤں گا اگر وہ امام ہیں تو جانتے ہوں گے کہ مجھ کو اس وقت امامت میں شک ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت اپنا دست مبارک کھینچ لیں گے اور میری بیعت کو قبول نہ فرمائیں گے اس طریقہ سے امامت کا یقین ہو جائے گا اور صدق دل سے بیعت کروں گا اور اگر یہ امام نہیں ہیں تو میرے شک وشبہ اور دل کی بات سے ناواقف ہوں گے اور بیعت لینے کے واسطے ہاتھ بڑھا دیں گے جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ امام نہیں اور میں اپنا ہاتھ کھینچ لوں گا۔ بس میں یہی خیال لے کر آگے بڑھا لیکن جمال بیمثال دیکھتے ہی مجھ کو یقین ہو گیا کہ حضرت امام علیہ السّلام ہیں اور میں نے اپنے ضمیر سے بالکل غافل ہو کر بیعت کے لئے ہاتھ دراز کیا مگر حضرت نے دست مبارک کھینچ لیا یہ صورت دیکھ کر میں بہت شرمندہ وپشیمان ہوا لیکن حضرت نے متبسّم ہو کر ارشاد فرمایا کہ تم جان گئے میں امام ہوں اور دست مبارک بڑھاتے ہوئے بیعت کے واسطے اشارہ فرمایا اس وقت میں اپنے اس خیال کی طرف متوجہ ہوا جو دل میں لے کر چلا تھا اور نہایت خوش ہو کر میں نے بیعت کی اور انتہائی شوق کی حالت میں حضرت کے جسم انور واطہر کا طواف شروع کر دیا اتنے میں دور سے میرے ایک دوست دکھائی دیئے جن کو میں نے آواز دی کہ حضرت تشریف فرما ہیں ظہور ہو گیا یہ سنتے ہی وہ بھی پہنچے اور بلا تامل بیعت کر کے حضرت کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گرد گھومنے لگے۔

واقعات تنبیہات

۴۹

جناب علاّمہ سید مہدی قزوینی اعلی اللہ مقامہ کے متعلق جن کا تذکرہ پہلے واقعہ ۴۲ میں ہو چکا ہے نجم ثاقب میں یہ واقعہ مذکور ہے۔ موصوف نے فرمایا کہ شعبان کی چودہ تاریخ زیارت جناب سیدالشہداء علیہ السلام کے قصد سے ہم لوگ حلّے سے کربلا روانہ ہوئے جب شط ہندیّہ پر پہنچے اور اس کے جانب غرب عبور کرلیا تو دیکھا کہ حلّے و نجف اشرف اور اس کے اطراف سے آنے والے زائرین خاندان بنی طرف کے گھروں میں مقیم ہیں اور ان کے لئے کربلائے معلّٰے جانے کا راستہ نہیں ہے کیونکہ قبیلۂ عنیزہ کے آدمی لوٹ مار کے لئے پڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے آنے جانے والوں کے لئے راستہ بند کر رکھا ہے میں نے نماز ظہرین پڑھی بادل گھرا ہوا تھا ہلکی ہلکی بوندیں پڑ رہی تھیں جو یکایک دیکھا کہ زائرین گھروں میں سے نکل نکل کر کربلا کی سمت چلنے لگے جس عرب کے یہاں میں ٹھہر گیا تھا اس سے میں نے کہا کہ معلوم کرو کیا خبر ہے وہ گیا اور فوراً لوٹ کر آیا اور کہا کہ بنی طرف اس کے لئے تیار ہو گئے ہیں کہ ہم زائرین کو کربلا پہنچا کر رہیں گے خواہ جنگ کرنی پڑے یہ سن کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بنی طرف میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے یہاں زائرین کے قیام سے گھبرا گئے ہیں اور ان کو مہمانی گراں ہو رہی ہے اس لئے انہوں نے زائرین کو گھروں سے باہر کرنے کی یہ تدبیر کی ہے چنانچہ یہی ہوا کہ زائرین واپس آنے لگے مگر بنی طرف کے مکانوں میں نہ گئے بلکہ دیواروں کے سایہ میں بیٹھے یہ صورت دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہونے لگی اور محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر بارگاہ الٰہی میں زائرین سے اس بلا کے دفع ہونے کی دعا کرتا رہا جو دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ایک صاحب ایسے خوبصورت گھوڑے پر سوار جس کی مثل کبھی نہ دیکھا تھا تشریف لائے ہاتھ میں لمبا نیزہ تھا آستینیں چڑھی ہوئی تھیں سلام علیک ہوئی اور انہوں نے فرمایا کہ عنیزہ راستے سے ہٹا دیئے گئے ہیں چاہیئے کہ زائرین روانہ ہو جائیں میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ چلنے کی زحمت گوارا فرما سکتے ہیں فرمایا کہ ہاں "میں نے گھڑی نکال کر دیکھا تو ڈھائی گھنٹے دن باقی تھا اپنا گھوڑا منگایا لیکن وہ عرب جس کے یہاں میں مہمان تھا لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے کو اور دیگر زائرین کو خطرے میں نہ ڈالئے آج رات کو قیام کیجیئے تاکہ اچھی طرح یہ بات صاف ہو جائے میں نے کہا کہ مجھ کو جانا ضروری ہے زیارت مخصوصی نہیں چھوڑ سکتا یہ کہہ کر میں سوار ہو گیا اور مجھے دیکھ کر تمام زوار چل پڑے سوار مذکور شیر کی طرح آگے آگے تھے یہاں تک کہ ہم اس مقام پر پہنچ گئے جہاں عنیزہ کے آدمی جمے ہوئے تھے لیکن دیکھا کہ وہ سارا میدان خالی ہے اور کہیں نشان تک نہیں صرف بیابان کے درمیان غبار اٹھا ہوا نظر آرہا تھا اس وقت وہ سوار ایسے غائب ہوئے کہ نہ معلوم کہاں گئے اگرچہ اول سے میں یہ سوچتا آتا تھا کہ کہیں میں نے ان کو دیکھا ہے مگر یاد نہ آتا تھا لیکن جب وہ جدا ہو گئے تب یاد آیا کہ یہ تو وہی تھے جو حلّہ میں میرے مکان پر تشریف لائے تھے اور فتح سلیمانیہ کی خبر دی تھی کہ وہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام ہیں۔ یہ حضرت ہی کا اعجاز ہے کہ باوجودیکہ نبی طرف کے گھروں سے کربلائے معلّٰے تین فرسخ پر ہے لیکن ہم نے یہ مسافت ایک گھنٹے میں طے کر لی اور ڈیڑھ گھنٹہ دن باقی تھا کہ ہم کربلا میں داخل ہو گئے دوسرے روز عنیزہ کے متعلق ہم نے تحقیق کیا تو بعض کا شتکاروں سے معلوم ہوا کہ بے شک عنیزہ ڈیرے ڈالے پڑے تھے لیکن ایک صاحب جو بڑے خوبصورت موٹے تازے گھوڑے پر سوار تھے کہیں سے اس طرف گزرے اور انہوں نے چیخ کر کہا کہ یہاں سے کوچ کر جاؤ ورنہ تمہاری موت ہے سواروں پیادوں کا لشکر آرہا ہے اس تنبیہ سے ان پر ایسا خوف چھایا کہ سب بھاگ نکلے اور یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالت ہوئی کہ بعضے جلدی میں اپنا سامان بھی چھوڑ گئے اور گھڑی بھر میں تمام میدان خالی ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ ان سوار کی صورت کیسی تھی اور کیا ہیبت تھی اس کے جواب میں جو انہوں نے بیان کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی سوار تھے جو ہمارے ساتھ رہے تھے علاّمہ قزوینی کے یہاں حضرت حجّت علیہ السّلام کی تشریف آوری اور فتح سلیمانیہ کی خبر کا واقعہ آگے چل کر (واقعہ ۹۴) اپنے موقع پر بیان ہوگا۔

۵۰

صاحب نجم ثاقب نے تحریر فرمایا ہے کہ قطب راوندی علیہ الرحمۃ نے کتاب خرائج میں یہ روایت لکھی ہے کہ ابو محمد علجی کے دو بیٹے تھے ایک ابوالحسن جو صالح اور نیک لڑکا تھا وہ مردوں کو غسل دیا کرتا دوسرا فسق و فجور میں مبتلا رہتا ایک مرتبہ کسی مرد مومن نے حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کی طرف سے نیابۃً حج کے لئے ابو محمد کو روپیہ دیا جس میں سے کچھ رقم اپنے بد اعمال بیٹے کو دے کر اس حج کی ادائیگی کے لئے وہ ساتھ لے گئے ابو محمد مذکور ناقل ہیں کہ میں نے میدان عرفات میں ایک خوبصورت جوان کو دیکھا جو دعاء تضرّعُ وزاری میں مشغول تھے جب میں ان کے قریب پہنچا تو میری طرف متوجّہ ہو کر انہوں نے فرمایا کہ اے شیخ تجھے شرم نہیں آتی میں نے عرض کیا کس بات سے فرمایا اس سے کہ حج تیرے سپرد کیا گیا اور تو نے ایک بدکار شرابخوار کے حوالہ کر دیا عنقریب تو اس ایک آنکھ سے اندھا ہو جائے گا چنانچہ واپس ہو کر چالیس روز نہ گزرے تھے کہ اسی آنکھ میں جس کی طرف اشارہ فرمایا تھا ایسا زخم ہوا کہ یہ آنکھ جاتی رہی۔

حضرت حجّت علیہ السّلام کی طرف سے حج کرنا کرانا پہلے زمانہ میں مومنین کا دستور رہا ہے اور یہ ایسا عملِ خیر ہے جس کی تصدیق اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے ایسی ہی صورتوں کو تقریرِ معصوم کہتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۱

صاحب نجم ثاقب نے یہ واقعہ عالم عامل میرزا اسمٰعیل سلماسی سے اورانہوں نے اپنے پدر بزرگوار صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ اخوند ملّا زین العابدین سلماسی سے جن کا ذکر پہلے واقعہ ۳ میں ہو چکا ہے نقل کیا ہے کہ والد ماجد فرماتے تھے ایک مرد عجمی نہایت گرمی کے زمانہ میں زیارت کے لئے سامرہ آئے دوپہر کا وقت تھا کلید بردار حرم کے دروازے بند کر کے جانے والا تھا کہ اس نے زائر کے آنے کی آہٹ سنی تو رُک گیا اور زوار سے کہا کہ تم زیارت پڑھ لو مگر وہ زائر یہ چاہتے تھے کہ حرم بند نہ ہو اور مجھے اچھی طرح حضور و توجہ کے ساتھ زیارت کا موقع مل جائے ایک اشرفی بھی کلید بردار کو دینی چاہی لیکن اس نے انکار کیا اور کہا کہ میں دستور کے خلاف نہیں کر سکتا زائر نے دوسری اشرفی دی مگر وہ نہ مانا تیسری کا اضافہ کیا اب بھی اس نے قبول نہ کیا تب زائر نے شکستہ دل ہو کر حرم کی طرف رخ کر کے عرض کیا مولا میرے ماں باپ آپ پر قربان - میں تو اس ارادہ سے آیا تھا کہ خضوع و خشوع کے ساتھ زیارت کروں گا۔ اور کلید بردار کا سلوک آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں - اس پر کلید بردار نے زائر کو باہر کر کے دروازہ بند کر دیا اور چل پڑا اس کو یہ خیال تھا کہ زائر کے پاس اشرفیاں بہت ہیں اس سے بھی زیادہ دے گا اور واپس آئے گا۔ ابھی کلید بردار جا ہی رہا تھا جو اس نے دیکھا کہ تین صاحبان برابر برابر تشریف لا رہے ہیں مگر ایک صاحب اپنے پہلو کے دوسرے اور تیسرے صاحب سے کچھ ذرا آگے معلوم ہوتے ہیں اور یہ تیسرے صاحب دیگر حضرات سے سن میں بہت کم ہیں اور انہیں کے ہاتھ میں نیزے کا ایک ٹکڑا ہے جس کے سرے پر سنان ہے۔ کلید برداران صاحبان کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا اور اس کی طرف صاحب نیزہ متوجہ ہوئے در انحالیکہ غیظ و غضب سے آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں اور یہ فرماتے ہوئے نیزے کو حرکت دی کہ اے ملعون لپسر ملعون کیا یہ شخص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیرے گھر آیا تھا یا تیری زیارت کے لئے آیا تھا جو تو نے منع کر دیا مگران صاحب نے جو سب سے بڑے تھے ہاتھ سے اشارہ کیا اور یہ کہہ کر سفارش کی کہ یہ ہمسایہ ہے جس پر تیرے والے صاحب رک گئے دوسری مرتبہ پھر ان کو غصّہ آیا اور وہی کلمات فرمائے لیکن انہیں بزرگ نے پھر اشارے سے روکا تیسری دفعہ پھر ایسا ہی ہوا جس کے بعد کلید بردار غش کھا کر زمین پر گر پڑا شام کو اس کے رشتہ دار آئے اور اسی بے ہوشی کی حالت میں اس کو اٹھا کر لے گئے دو روز تک اس کا یہی حال رہا اور گھر والے روتے پیٹتے تھے جب ہوش میں آیا زائر کا پورا قصہ اور ان تین حضرات کی تشریف آوری کا واقعہ جس طرح گزرا تھا بیان کیا حالت اس کی یہ تھی کہ فریاد کرتا تھا خبر لو پانی ڈالو آگ لگ رہی ہے ہر چند اس پر پانی ڈالتے تھے مگر اس کی یہی چیخ پکار تھی یہاں تک کہ اس کے پہلو کو کھول کر دیکھا تو وہاں بقدر ایک درہم کے سیاہ داغ تھا جس کے لئے اس نے یہ کہا کہ اس جگہ پر میرے نیزہ لگا ہے جب کچھ افاقہ ہوا تو علاج کے لئے بغداد لے کر گئے وہاں طبیبوں نے دیکھا دکھایا مگر کچھ نہ ہوا پھر بصرہ میں ایک مشہور انگریز ڈاکٹر کے پاس دکھانے کے لئے لے گئے وہ بھی پوری طرح دیکھ بھال کے بعد متحیّر ہو کر رہ گیا کیونکہ اس نے کوئی بات ایسی نہ پائی جو سوءِ مزاج اور مادہ کی خرابی پر دلالت کرے اور اس طرح کی تکلیف کا باعث ہوئی ہو اس لئے اس نے کہا میرے نزدیک یہ خدا کی طرف سے ایک بلا ہے اور شاید اس شخص سے بعض اولیاء کی شان میں کوئی بے ادبی ہوئی ہے جس کے بعد تیمار دار بھی مایوس ہو گئے اور بصرہ سے واپس آئے بالآخر بغداد پہنچ کر یا راستہ ہی میں وہ مر گیا" غالباً اس خبیث کا نام حسّان تھا اور اس زمانہ میں اس قسم کے ظالم سامرہ میں رہتے تھے جن کا پیشہ ہی زائرین کی ایذا رسانی اور لوٹ مار تھا۔

۵۲

صاحب جنۃ الماویٰ لکھتے ہیں کہ امین معتمد آغا محمد کاظمینی نے مجھ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان کیا کہ سامرے میں اہل خلاف سے منجملہ ان خدام کے جن کی عادت زائرین کو لوٹنا اور ان کی ایذا رسانی تھی ایک شخص مصطفٰے جمود نام کا بھی تھا جو زوار کو بہت تکلیفیں پہنچایا کرتا اور اکثر اوقات سرداب مقدس کے اندر بہت پریشان کیا کرتا اعمال زیارت میں حائل ہوتا اور ایسی حرکتیں کرتا جو زائرین کی توجہ وحضوری میں خلل انداز ہوتی تھیں ان کا دعائیں پڑھنا اس کو ناگوار ہوتا ان کی آوازیں نہ سن سکتا۔ ایک شب اس نے حضرت حجتؑ علیہ السّلام کو خواب میں فرماتے ہوئے دیکھا کہ تو کب تک میرے زائرین کو ستائے گا تو انہیں زیارت نہیں پڑھنے دیتا تجھے کیا مطلب جو کچھ وہ کہتے پڑھتے ہیں کرنے دے اس کے بعد جب بیدار ہوا تو قوت سماعت بالکل ختم تھی اور کان بہٹ ہو چکے تھے کچھ بھی نہ سنتا تھا جس سے زائرین کو راحت مل گئی اور اعمالِ زیارت کی بجا آوری و دعاء و فریاد و استغاثہ میں اس شخص کی رکاوٹ نہ رہی یہاں تک کہ خداوند عالم نے اس کو ٹھکانے لگا دیا۔

۵۳

بحارالانوار میں رضی الملّۃ والحق والدین علی بن طاؤس علیہ الرحمۃ سے یہ روایت ہے "حسن بن محمد بن قاسم نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نواحی کوفہ کا ایک شخص میرا ہم سفر تھا راستہ میں حضرت حجت علیہ السلام کا ذکر ہوتا رہا اسی سلسلہ میں اس نے کہا کہ اے حسن تم سے ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ قبیلۂ طے کا ایک قافلہ آذوقہ کی خریداری کے لئے ہمارے یہاں کوفہ آیا ان میں ایک خوبصورت شخص تھا جو معلوم ہوتا تھا کہ رئیس قوم ہے" جب میں نے کسی سے یہ کہا کہ علوی کے یہاں سے ترازو لے آؤ تو اس نے کہا کہ تمہارے یہاں علوی ہے میں نے جواب دیا کہ سبحان اللہ کوفہ کے رہنے والوں میں بہت زیادہ علوی ہیں وہ کہنے لگا واللہ علوی وہ ہے جس کو ہم لوگ بیابان میں چھوڑ آئے ہیں میں نے پوچھا یہ کیونکر اس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم لوگوں نے جو قریب تین سو آدمیوں کے تھے لوٹ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مار کے لئے سفر کیا تین روز ایسی حالت میں گزرے کہ کہیں کچھ ہاتھ نہ لگا سب بھوکے تھے اسی پریشانی میں یہ رائے قرار پائی کہ گھوڑوں پر قرعہ اندازی کریں جس گھوڑے پر قرعہ نکل آئے اسی کا گوشت اس وقت کھایا جائے چنانچہ قرعہ ڈالا گیا وہ میرے گھوڑے کے نام پر نکلا لیکن میں نے کہا کہ مجھ کو شبہ ہے دوبارہ ڈالا جائے میرے اس کہنے پہ دوبارہ قرعہ ڈالا گیا پھر وہی نکلا میں نے پھر وہی کہا کہ اس میں غلطی ہوئی ہے میں مطمئن نہیں ہوں اس گرفت پہ تیسری دفعہ قرعہ اندازی ہوئی اب بھی وہی نتیجہ رہا چونکہ گھوڑے کی قیمت میرے خیال میں ایک ہزار اشرفی سے کم نہ تھی اور وہ مجھ کو بیٹے سے بھی زیادہ پیارا تھا اس لئے میں نے کہا کہ اگر میرے ہی گھوڑے کے کھانے کا ارادہ رکھتے ہو تو اتنی مہلت دو کہ ایک دفعہ اس پر سواری کرلوں میری اس خواہش پر سب راضی ہو گئے اور میں نے سوار ہو کر گھوڑا دوڑا دیا یہاں تک کہ بقدر ایک فرسخ کے نکل گیا راستہ میں ایک عورت پر نظر پڑی جو ٹیلے کے نیچے ایندھن اکٹھا کر رہی تھی اس سے میں نے دریافت کیا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں ایک مرد علوی کی کنیز ہوں جو اس وادی میں رہتے ہیں یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور میں نے نیزے کے سرے پر رومال لگا کر اپنے رفیقوں کی طرف بلند کیا تاکہ اس اشارے پہ سب ساتھی میرے پاس پہنچ جائیں چنانچہ وہ آ گئے اور میں نے انہیں آبادی مل جانے کی خوشخبری دی جب ہم آگے بڑھے تو ایک خیمہ دکھائی دیا جس سے ایک نہایت خوبصورت جوان حسن میں بیمثال لمبے لمبے گیسو ہنستے ہوئے برآمد ہوئے اور سلام کیا ان سے ہم نے عرض کیا کہ پیاسے ہیں پانی پلا دیجئے انہوں نے کنیز کو آواز دی وہ دو کٹوروں میں پانی لائی انہوں نے ہر ایک کٹورے پر اپنا ہاتھ لگا کر ہمارے حوالہ کر دیئے ہم سب نے ان دونوں سے پیا اور سیراب ہو گئے مگر پانی میں کچھ کمی نہ ہوئی جتنا تھا اتنا ہی باقی رہا اس کے بعد ہم نے بھوک کی شکایت کی وہ خیمہ کے اندر گئے اور ایک دسترخوان میں کھانا لے کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے اس پر بھی اپنا ہاتھ رکھا اور ہٹا لیا پھر ہم سے کہا کہ دس دس آدمی بیٹھیں اور کھائیں خدا کی قسم ہم سب نے وہ کھانا کھایا لیکن بالکل کم نہ ہوا فراغت کے بعد ہم نے عرض کیا کہ فلاں راستہ کا پتہ بھی بتا دیجئے انہوں نے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمہارا راستہ ہے ہم وہاں سے چل پڑے جب کچھ دور نکل آئے تو ہم میں یہ بات چیت ہوئی کہ اپنے اپنے گھروں سے کمائی کے لئے نکلے تھے یہ موقعہ اچھا مل گیا تھا جس کو ہم چھوڑے جا رہے ہیں مگر اس گفتگو میں اوّل تو اختلاف رہا کچھ آدمی اس حرکت سے منع کر رہے تھے کہ نمک حرامی ہے بعضوں کی رائے مختلف تھی بالآخر سب متفق ہو گئے کہ اس خیمہ کی طرف لوٹیں اور اپنا کام کریں چنانچہ ہم واپس ہوئے لیکن جب ان صاحب نے ہمیں آتے ہوئے دیکھا تو کمر باندھ کر تلوار حمائل کئے ہوئے نیزہ ہاتھ میں گھوڑے پر سوار ہماری برابر آ گئے اور فرمایا کہ تمہارے خبیث دلوں میں ہمارے لوٹنے کا فاسد خیال ہے ہم نے جواب دیا کہ ہاں یہی ارادہ ہے اور کچھ بد تہذیبی سے ہم نے بات کی جس پر انہوں نے ایسا نعرہ لگایا کہ ہمارے دل دہل گئے اور ہم وہاں سے بھاگے اس وقت انہوں نے زمین پر ایک خط کھینچ کر یہ بھی فرمایا تھا کہ اپنے جدِّ بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کی قسم اگر تم میں سے کسی نے اس کے اندر قدم رکھا تو گردن مار دوں گا۔ بیان کرنے والا کہتا ہے کہ واللہ بڑی ذلّت کے ساتھ ہم لوگ وہاں سے لوٹے اور خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ حقاً یہ علوی ہیں جن کا مثل نہیں ہو سکتا۔

واقعاتِ متعلقہ مذہبی مباحث

۵۴

مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار الانوار میں اپنے قریبی زمانہ کے بعض معتمد فاضل سے سُنا ہوا یہ واقعہ نقل فرمایا ہے کہ جس زمانہ میں ولایت بحرین کا تعلق انگریزوں کی حکومت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے تھا تو انہوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے والیٔ بحرین بنایا کہ مسلم حکومت کی وجہ سے وہاں کے تعمیری اور اصلاحی حالات قابلِ اطمینان رہیں گے وہ والی نواصب میں سے تھا اور وزیر اس سے بھی زیادہ عداوت اہلبیت رسول میں ایسا سخت تھا کہ ہمیشہ مومنین بحرین کے درپئے آزار رہتا اور اس نسبت محبّت اہلبیت رسالتؐ کی وجہ سے ان کو طرح طرح کے نقصانات پہنچاتا اور مکر و حیلہ سے ان کی جان کی فکر میں رہا کرتا ایک روز اس نے والی بحرین کو ایک انار دیا جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ خُلَفَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ حاکم نے اس پر غور کیا تو یہ سمجھا کہ جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ قدرتی طریقہ پر ہے اور یہ تحریر انار کے ساتھ کی پیداوار ہے اس کا تعلق انسان کی کاری گری سے نہیں ہو سکتا وہ بہت متعجب ہو کر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ نوشتہ رافضیوں کا مذہب جھوٹا ہونے کی بڑی روشن علامت اور اس کے غلط ثابت کرنے کے لئے زبردست دلیل و قوی حجّت ہے اب ان لوگوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے وزیر نے کہا کہ یہ بڑے سخت لوگ ہیں دلیلوں کو بھی نہیں مانتے مگر مناسب ہے کہ ان کو بلائیے اور یہ انار دکھائیے اگر انہوں نے اس کو مان لیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ہوگا اور اگر انکار کریں اپنے مذہب سے نہ ہٹیں تو ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت اختیار کرنے کا ان کو حکم دیجئے جس کو چاہیں اپنے لئے پسند کرلیں یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہوکر رہیں یا اس دلیل کا جواب دیں یا ان میں سے مردوں کو قتل کر دیا جائے عورتیں بچے قیدی بنا لئے جائیں ان کا مال مالِ غنیمت شمار کیا جائے چنانچہ وزیر کی رائے والی کو پسند آئی اور بڑے بڑے لوگ علماء و افاضل کی حاضری کا حکم دے دیا گیا جب یہ سب جمع ہو کر آئے تو حاکم نے ان کے سامنے وہ انار پیش کیا اور کہا کہ آپ صاحبان اس کا شافی جواب دیں ورنہ آپ لوگوں میں کے سب مرد قتل کر دیئے جائیں گے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عورتیں بچے اسیر ہوں گے سب کا مال ضبط ہوگا یا آپ لوگ جزیہ دیں گے اور کفّار کی طرح ذلّت کے ساتھ رہنا پڑے گا جب ان مومنین نے یہ باتیں سُنیں تو لرزنے لگے چہرے متغیّر ہوگئے متحیّر تھے کہ کیا جواب دیں بالآخران میں سے چند بزرگوں نے یہ کہا کہ ہم کو تین روز کی مہلت ملنی چاہیئے ممکن ہے کہ ایسا جواب پیش کیا جائے جس سے آپ راضی ہوجائیں اور اگر اس درمیان میں ہم جواب نہ دے سکے تو آپ جو چاہیں ہمارے ساتھ عمل کریں پس ان کی اس درخواست کو حاکم نے منظور کرلیا اور یہ لوگ نہایت خود حیرت کے عالم میں وہاں سے واپس ہوئے اپنا ایک جلسہ کیا جس میں کافی تبادلۂ خیالات ہوتا رہا نتیجہ میں یہ رائے قرار پائی کہ بحرین کے صالحین وزاہدین میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے پھران دس میں سے تین صاحبان منتخب ہوں چنانچہ یہ انتخابات ہو گئے اور اوّل روزان تین میں سے ایک صاحب کو اس کام پہ مامور کیا گیا کہ آج رات کو جنگل کی طرف جاؤ عبادت الٰہی میں مشغول ہو اور سرکار حضرت حجت علیہ السلام میں استغاثہ پیش کرو شاید حضرت اس بلائے عظیم سے نجات کا راستہ تمہیں تلقین فرمائیں وہ گئے اور پوری رات خضوع وخشوع کے ساتھ عبادت وتضرع وزاری میں گزاری رو روکر بارگاہ الٰہی میں دُعائیں اور حضرت حجت علیہ السّلام سے فریاد کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی مگر کچھ نہ ہوا اور واپس آگئے دوسری شب کو دوسرے بزرگ بھیجے گئے وہ بھی پہلے صاحب کی طرح رات بھر دعائیں مصروف رہے لیکن کوئی خیر لے کر نہ آئے جس سے مومنین کی بیقراری بڑھ گئی پھر تیسرے بزرگ جو بڑے متقی پرہیزگار فاضل تھے اور جن کا نام محمد بن عیسےٰ تھا تیسری شب کو سروپا برہنہ صحرا میں گئے رات بہت اندھیری تھی رو روکر دعائیں کرتے رہے امام زمانہ سے فریاد یں کیں کہ مومنین سے اس بلا کو دفع فرمایئے جب شب کا آخری وقت ہونے لگا تو انہوں نے آواز سُنی کہ کوئی یہ خطاب کررہا ہے اے محمد بن عیسےٰ تمہاری یہ کیا حالت ہے اور کیوں اس وقت بیابان میں ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بہت بڑے کام کے لئے آیا ہوں جس کو سوائے اپنے امامؑ کے کسی سے بیان نہیں کر سکتا اسی کی خدمت میں اپنی مصیبت کی شکایت پیش کروں گا جو اس کو دفع کر سکتا ہو فرمایا اے محمد بن عیسٰے میں ہی صاحب الامر ہوں جو تمہاری حاجت ہے کہو محمد بن عیسٰے نے عرض کیا کہ اگر آپ صاحب الامر ہیں تو سارا قصّہ خود جانتے ہیں میرے کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے فرمایا کہ ہاں تم ٹھیک کہتے ہو تم تو اس مصیبت کے سلسلہ میں گھر سے نکلے ہو جو انار کے معاملہ میں تم سب کو پیش آئی ہے اور حاکم نے تم لوگوں کو ڈرایا دھمکایا ہے محمد بن عیسٰے کہتے ہیں کہ یہ کلام معجز بیان سُن کر میں نے اس جانب رخ کیا جدھر سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا اے میرے مولا جس بلا میں ہم مبتلا ہیں وہ آپ کو خوب معلوم ہے مولا آپ ہی ہمارا ماوٰے وملجا وجائے پناہ ہیں اور اس مصیبت کے دور کرنے پر قادر ہیں فرمایا اے محمدؐ بن عیسٰی وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگے تو اس نے مٹی سے انار کی شکل بنائی اور اس کے دو حصّے کر کے ہر ایک ٹکڑے میں اندر کی طرف تھوڑی تھوڑی وہ عبارت لکھ دی اور درخت کے ایک انار پر جو چھوٹا سا تھا ان دونوں ٹکڑوں کو باندھ دیا اور یہ انار اس قالب کے درمیان بڑھتا رہا جس کی وجہ سے وہ تحریر انار پر بھی اتر آئی ہے جب صبح کو تم حاکم کے پاس جاؤ تو کہنا کہ میں جواب لے کر آیا ہوں لیکن وزیر کے گھر پر بیان کر سکتا ہوں حاکم ساتھ جائے گا جب مکان کے اندر پہنچو تو داخل ہوتے ہوئے اپنی داہنی جانب ایک بالاخانہ دیکھو گے حاکم سے کہنا کہ میں اس کے اندر چل کر جواب دوں گا جس سے وزیر انکار کرے گا مگر تم اس بات پر جمے رہنا اور اس کا خیال رکھنا کہ وہ تم سے پہلے تنہا اس پر نہ چڑھنے پائے جب وہاں پہنچو گے تو ایک سفید تھیلی طاق میں رکھی ہوئی نظر آئے گی اس پر قبضہ کر لینا اسی میں مٹی کا وہ سانچہ موجود ہے پھر انار اس قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھانا تاکہ ساری کارروائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھل جائے اے محمد بن عیسٰے تم حاکم سے یہ بھی کہنا جو ہمارا دوسرا معجزہ ہے کہ اس انار میں سوائے خاکستر اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے اگر آپ تصدیق چاہتے ہیں تو وزیر کو حکم دیجئے کہ وہ اس کو توڑے جس وقت وہ اس کو توڑے گا تو انار سے خاک اور دھواں اٹھ کر اس کے چہرے اور داڑھی پر جا پڑے گا پس امام علیہ السلام کی یہ پوری رہنمائی سُن کر محمد بن عیسٰے کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرت کے ساتھ شہر کو واپس ہوئے اپنے سب لوگوں کو کامیابی کی خوشخبری پہنچائی۔ علی الصباح مومنین حاکم کے یہاں گئے اور محمد بن عیسٰے نے تمام ان امور کی تعمیل کی جن کا حضرت نے حکم دیا تھا اور وہ سب باتیں ظاہر ہوگئیں جن کی براہِ اعجاز حضرت نے خبر دی تھی جس پر حاکم محمد بن عیسٰے سے کہنے لگا کہ یہ بتاؤ کہ یہ تمام حالات تمہیں کیسے معلوم ہوئے انہوں نے جواب دیا کہ حجّت خدا امام زمانؑ نے مطلع فرمایا ہے۔ حاکم نے دریافت کیا کہ تمہارے امام کون ہیں انہوں نے ہر ایک امامؑ کے متعلق بارھویں امام علیہ السلام تک جو کچھ کہنا تھا بیان کر دیا حاکم نے کہا اپنے ہاتھ بڑھائیے اور کہا کہ میں اس مذہب پر بیعت کرتا ہوں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِیُّ اللّٰهِ وَ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ۔

پھر باقی آئمہ علیہم السلام میں ہر ایک کا نام لے کر امامت و ولایت کا اقرار کیا اور بڑا اچھا ایمان والا ہوگیا اور وزیر کو قتل کرا دیا اہل بحرین سے بہت معذرت کی اور اعزاز و اکرام کے ساتھ پیش آنے لگا یہ واقعہ اہلِ بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضل متقی محمد بن عیسٰے کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کے لئے لوگ آتے ہیں۔

۵۵

عالم فاضل میرزا عبداللہ اصفہانی شاگرد مجلسی علیہ الرحمۃ نے کتاب ریاض العلماء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں شہر ہمدان کا ایک مناظرہ نقل کیا ہے جو ابوالقاسم بن محمد حاصمی شیعہ اور رفیع الدین حسین کے درمیان ہوا تھا وہ لکھتے ہیں کہ ان دونوں صاحبان میں بہت کچھ دوستانہ تعلقات تھے اکثر معاملات میں شریک رہا کرتے بیشتر سفر میں ساتھ رہتا مگر کبھی مذہبی بحث نہ ہوتی تھی صرف مزاحًا یہ ان کو ناصبی اور وہ انہیں رافضی کہا کرتے تھے ایک مرتبہ یہ اتفاق ہوا کہ ہمدان کی مسجد عتیق میں دونوں جمع تھے کچھ باتیں ہو رہی تھیں اثناء گفتگو میں رفیع الدین نے حضرت علی پر جناب ابو بکر و عمر کو فضیلت دی جس کو ابو القاسم نے رد کر کے جملہ اصحاب رسول پر امیر المومنین علیہ السّلام کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے بہت سی آیات و احادیث سے استدلال کیا اور حضرت کے بہت سے معجزات ذکر کیئے اس کے برعکس رفیع الدین نے بھی جناب ابوبکر کی فضیلت کے لیئے یار غار ہونا صدیق اکبر کا خطاب رسولؐ اللہ کا خسر ہونا ۔ دلیل میں پیش کیا اور ساتھ میں یہ بھی کہا کہ صدیق اکبر کی شان میں پیغمبر اسلام کی دو حدیثیں ہیں ایک یہ کہ تم بمنزلہ میرے پیراہن کے ہو دوسرے یہ کہ میرے بعد ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا یہ سن کر ابو القاسم نے کہا کہ حضرت علیؑ پر جو سید اوصیاء سید اولیاء حامل لواء امام انس و جن قسیم دوزخ و جنّت ہیں کسی کو کیسے فضیلت دے سکتے ہو حالانکہ جانتے ہو کہ وہی برادر رسولؐ ہیں وہی زوج بتول ہیں وہی شب ہجرت رسولؐ اللہ کے بستر پر سوئے ہر حال میں ان کے شریک رہے مسجد کی طرف سے سب صحابہ کے دروازے بند کر دیئے مگر علیؑ کے دروازے کو کھلا رکھا رسول اللہ نے خانہ کعبہ میں بت شکنی کے لیئے علیؑ کو اپنے کاندھے پر اٹھایا خداوند عالم نے ملاء اعلےٰ میں فاطمہؑ کو علیؑ کے نکاح میں دیا علیؑ ہی نے عمر عبدود کا سر کاٹا علیؑ ہی نے خیبر فتح کیا علیؑ ہی کے لیئے آفتاب لوٹا بقدر چشم زدن بھی علیؑ کا کفر سے تعلق نہیں ہوا برخلاف اور لوگوں کے کہ پہلے سب غیر مسلم تھے رسولؐ اللہ نے علیؑ کو چار پیغمبروں سے اس طرح تشبیہ دی اور فرمایا کہ جو شخص آدمؑ کو ان کے علم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نوحؑ کو ان کے فہم میں موسٰےؑ کو ان کی ہیبت میں عیسٰےؑ کو ان کی عبادت میں دیکھنا چاہے تو وہ علیؑ کو دیکھ لے پس با وجود ایسے فضائل ظاہرہ وکمالات باہرہ کے علیؑ سے ابوبکر کو افضل سمجھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے اور یہ تفضیل کیسے کسی کی سمجھ میں آ سکتی ہے بالآخر رفیع الدین نے کہا کہ اچھا اس کا فیصلہ اس شخص پر رکھ دیا جائے جو اس وقت مسجد میں داخل ہو اس سے ہم دریافت کریں جو کچھ وہ کہے اس کو ہم بلا عذر تسلیم کر لیں اگرچہ ابوالقاسم کے نزدیک یہ تجویز مناسب نہ تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہمدان کے رہنے والے رفیع الدین کے ہم خیال ہیں جو بھی آدمی مسجد میں آئے گا انہیں میں سے ہوگا اور وہ اپنے مذہب کے مطابق ہی کہے گا لیکن پھر بھی انہوں نے کراہت کے ساتھ اس بات کو منظور کر لیا ابھی یہ قرارداد ہوئی تھی جو فوراً ایک جوان مسجد میں وارد ہوئے جن کے رخسار سے جلالت ونجابت کے آثار آشکار تھے اور قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ صاحب سفر سے آرہے ہیں داخل ہونے کے بعد وہ کچھ دیر ٹہلے پھر ان لوگوں کی طرف آئے تب رفیع الدین ایک دم نہایت اضطراب میں اٹھے اور بعد سلام ان جوان کے سامنے وہ سوال پیش کرتے ہوئے اس صورت کو بھی عرض کیا جو آپس میں قرار پائی تھی اور بہت کچھ اپنے اعتقاد کا اظہار کر کے ان کو قسم دی کہ وہ درحقیقت واقعی طور پر اس مسئلہ میں جو کچھ عقیدہ رکھتے ہوں ظاہر کر دیں تاکہ اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے یہ سُن کر ان صاحب نے بلا توقف دو شعر فرمائے جن کا مضمون ابوالقاسم صاحب کے حق میں اس نزاع کا فیصلہ تھا۔

مَتٰی اَقُلُ مَوْلَایَ اَفْضَلُ مِنْهُمَا ۔ اَکُنْ لِلَّذِیْ فَضَّلْتُهٗ مُتَنَقِّصًا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ السَّیْفَ یُزْرِیْ بِحَدِّهٖ ۔ مَقَالُكَ هٰذَا السَّیْفُ اَحَدُّ مِنَ الْعَصَا

یعنی میرا اپنے مولا کے لئے یہ کہنا بھی کہ ان دونوں سے افضل ہیں حضرت کی شان کے خلاف ہے۔ جس طرح سیف وعصا کا مقابلہ کرنا اور اس میں کہنا کہ یہ تلوار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس لکڑی سے زیادہ تیز ہے تلوار کی دھار کو عیب لگانا ہے پس جب وہ جوان یہ پڑھ چکے تو ابو القاسم اور رفیع الدین دونوں ان کی فصاحت و بلاغت پر متحیّر رہ گئے اور چاہتے تھے کہ ان کا کچھ حال معلوم کریں جو وہ نظروں سے غائب ہو گئے یہ عجیب و غریب امر دیکھ کر رفیع الدین حسین نے اپنا مسلک چھوڑ دیا اور مذہب اثنا عشری اختیار کر لیا۔

صاحب ریاض العلماء نے یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ ظاہر وہ تشریف لانے والے حضرت حجّت علیہ السّلام تھے اسی مضمون کے اور اشعار بھی کتابوں میں موجود ہیں جن کی بنیاد بھی دو بیتیں ہیں اور وہ جملہ ابیات انہیں کی تفسیر ہیں اور اسی حکایت سے ماخوذ ہیں۔

۵۶

عالم فاضل المعی علی بن عیسیٰ اربلی صاحب کشف الغمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے سید باقی بن عطوہ حسنی نے بیان کیا کہ میرا باپ جو زیدی مسلک تھا ایک ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ جس کے علاج سے اطباء عاجز ہو گئے تھے وہ بیٹوں سے بوجہ اس کے کہ ہمارا میلان مذہب اثنا عشری کی طرف تھا بہت آزردہ رہتا اور بار بار یہ کہا کرتا کہ میں تمہارے مذہب کا اس وقت تک قائل نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت حجّت علیہ السّلام آ کر مجھ کو اچھا نہ کر دیں اتفاقاً ایک شب کو نماز عشا کے وقت ہم سب بھائی ایک جگہ جمع تھے جو والد کے چیخنے کی آواز آئی وہ ہم سے فریاد کر رہے تھے کہ دوڑو دوڑو پس ہم فوراً ان کے پاس پہنچے تو کہا کہ اپنے صاحب کو دیکھو وہ ابھی میرے پاس سے باہر واپس گئے ہیں یہ سن کر ہم بڑی تیزی کے ساتھ نکلے اِدھر اُدھر بھاگے مگر کوئی دکھائی نہ دیا تب ہم نے گھر میں آ کر ان سے دریافت کیا کہ کیا واقعہ پیش آیا کہنے لگے ایک شخص میرے پاس آئے اور کہا اے عطوہ میں نے کہا کہ تم کون ہو فرمایا میں تیرے بیٹوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا صاحب ہوں اور اس بیماری سے تجھے نجات دینے کے لئے آیا ہوں یہ فرما کر مجھ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور چلے گئے اب میں یہ دیکھتا ہوں کہ بالکل ٹھیک ہو گیا اور کوئی تکلیف باقی نہیں رہی اس صورت کے بعد ہمارے باپ مدّتوں زندہ رہے اور خوب قوت و توانائی کے ساتھ زندگی گزاری۔ صاحب کشف الغمہ نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ بہت مشہور ہوا جس کو علاوہ پسر مذکور کے بہت سے لوگوں نے بغیر کسی کمی زیادتی کے اسی طرح مجھ سے نقل کیا ہے۔

فرقہ زیدیہّ وہ ہے جس نے حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کے بعد ان کے فرزند زید شہید کو مہدئ موعود سمجھ لیا وہ بڑے عابد و زاہد جواد و سخی شجاع و بہادر اور اپنے بھائی امام محمدؑ باقر علیہ السّلام اور بھتیجے امام جعفر صادق علیہ السّلام کی امامت کے صدقِ دل سے معتقد تھے واقعہ کربلا کی یاد میں ہمیشہ غمگین رہے ظالموں سے انتقام کی فکر تھی ۱۲۰ھ میں جو ہشام بن عبدالملک بن مروان کی حکومت کا زمانہ تھا خروج کیا اور شہادت پائی۔

۵۷

بحار الانوار میں یہ واقعہ نقل ہے کہ اصحاب سلاطین میں سے ایک شخص معمر بن شمس کے پاس قریۂ برس جو حلّے کے نزدیک ایک گاؤں ہے اور وقف علّویّین ہے ٹھیکے پر تھا وہاں معمر کا ایک نائب ابن خطیب رہا کرتا جو مومن صالح تھا اس کے ساتھ ایک کارندہ تھا جس کو عثمان کہتے تھے وہ مذہب میں ابنِ خطیب کی ضد تھا ان دونوں میں مذہبی باتوں پر لڑائی ہوتی رہتی تھی ایک روز ایسا ہوا کہ یہ دونوں اس جگہ حاضر ہوئے جو برس میں مقام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کہلاتا ہے اس وقت وہاں عام لوگوں کا بھی کافی مجمع تھا موقع پا کر ابنِ خطیب نے عثمان سے کہا کہ اس وقت ہمارے درمیان حق و باطل کا فیصلہ ہونا چاہئے میں ان حضرات کے نام اپنے ہاتھ پر لکھتا ہوں جن سے مجھ کو محبّت ہے تم ان صاحبان کے نام اپنے ہاتھ پر لکھو جنہیں تم دوست

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رکھتے ہو اور ہم ان دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ ملا کر آگ پر رکھیں جس کا ہاتھ جل جائے وہ باطل پر ہے اور جس کا نہ جلے اس کو حق پر سمجھا جائے یہ سُن کر عثمان گھبرایا اور اس فیصلہ پر تیار نہ ہوا ہر چند لوگوں نے اصرار کیا کہ جب تم اپنے کو حق پر سمجھتے ہو تو کیوں اس عمل کے لئے تیار نہیں ہوتے مگر وہ انکار ہی کرتا رہا جس پر مجمع نے بہت لعن طعن کی جب یہ خبر عثمان کی ماں کو ہوئی تو اس نے اپنے بیٹے کی حمایت میں سب لوگوں کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور بالا خانہ پر سے اتنا کوسا کہ کوئی کسر باقی نہ رکھی جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت آنکھوں سے اندھی ہو گئی اور اپنی اس حالت کو محسوس کر کے اس نے دوسری عورتوں کو آوزیں دیں جب وہ پہنچیں تو دیکھا کہ بظاہر آنکھیں تو ہیں مگر اس کو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی ہاتھ پکڑ کے کوٹھے سے نیچے اتارا گیا چونکہ فوراً اس ناگہانی بات کی شہرت ہو گئی تھی سب عزیز قریب آنے لگے علاج میں پوری کوشش ہوتی رہی بلکہ حلّہ و بغداد سے بھی اطباء بلائے گئے مگر کوئی کامیابی نہ ہو سکی تب کچھ مومنہ عورتوں نے جو اس کی ملنے جلنے والیاں تھیں یہ سمجھایا کہ تجھے حضرت صاحب الامر علیہ السّلام نے اندھا کیا ہے اگر تو شیعہ ہو جائے اور ان کی دوستی اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرے تو ہم اس کے ضامن ہیں کہ خداوند عالم حضرت کی برکت سے تجھ کو عافیت عطا فرمائے گا ورنہ اس بلا سے خلاصی ناممکن ہے چنانچہ وہ اس پر راضی ہو گئی جب شب جمعہ آئی تو وہ مستورات اس کو حلّہ میں اس مقام پر لے گئیں جو حضرت سے منسوب ہے وہاں پہنچ کر اس کو تو قبہّ کے اندر داخل کر دیا اور خود سب باہر رہیں ابھی چوتھائی رات گزرنے پائی تھی کہ وہ عورت بینا ہو کر اس طرح نکل آئی کہ ہر ایک کی صورت پہنچان رہی تھی سب کے کپڑوں کا رنگ بتاتی تھی جس سے ان مومنات کی خوشی کا عجب عالم ہوا سب کی سب حمد و شکر الٰہی میں مصروف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و مشغول ہوگئیں اس کے بعد کیفیت دریافت کی تو اس نے کہا کہ جس وقت تم مجھے پہنچا کر باہر آگئیں تو اس سے تھوڑی دیر بعد کسی نے میرے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا اور یہ کہا کہ باہر چلی جا خداوند نے تجھے ٹھیک کر دیا ان کے یہ کہتے ہی فوراً میری آنکھوں میں روشنی آگئی اور میں نے دیکھا کہ سارا قبہّ روشن ہو رہا ہے اور درمیان میں ایک صاحب بیٹھے ہیں میں نے ان سے کہا یا سیّدی آپ کون ہیں انہوں نے اپنا نام بتایا اور میری نظر سے غائب ہوگئے اس بیان کے بعد سب عورتیں وہاں سے واپس ہوئیں اور عثمان شیعہ ہوگیا اس کے اور اس کی ماں کے اعتقادات درست ہو گئے ان کے قبیلہ کو وجود امام علیہ السلام کا یقین ہوگیا اور جس نے بھی اس قصہّ کو سُنا وہ معتقد ہوتا رہا۔

حلّہ بغداد و کوفہ کے قریب مشہور شہر ہے جہاں بڑے بڑے علماء و مجتہدین گزرے ہیں یہاں بھی مثل وادی السّلام و مسجد سہلہ وغیرہ کے حضرت سے منسوب ایک مقام ہے جس سے بظاہر اس امر کا تعلق ہے کہ یا تو لوگوں کو وہاں شرف حضوری حاصل ہوتا رہا ہے یا حضرت کے معجزات دیکھے گئے ہیں پس جس طرح دیگر مقامات مقدّسہ اجابت دعا کے مخصوص مقامات ہیں جہاں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اسی طرح حضرت کے یہ سب مقامات بھی مقامات متبرکہ میں داخل ہیں اور ان کی حضرت سے نسبت وہاں دُعا کرنے والوں کے لئے خاص توجہ کا باعث ہو جاتی ہے حضرت کے توسّل سے حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں پریشان حالوں کی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں بیمار شفا پاتے ہیں اور سب کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۵۸

بحار الانوار میں بعض اصحاب صالحین سے یہ روایت ہے کہ محی الدّین اربلی نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک اور شخص بھی تھا جس پر کچھ اونگھ طاری ہوئی اور سر سے عمامہ گر گیا ہم نے دیکھا کہ اس کے سر پہ ایک چوٹ کا نشان ہے جس کے متعلق والد نے سوال کیا تو اس نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواب دیا کہ یہ صفین کی ضربت ہے والد نے کہا یہ کیا کہتے ہو صفین کا واقعہ تو بڑے پرانے زمانہ کا ہے اس وقت تم کہاں تھے اس نے جواب دیا کہ میں ایک مرتبہ مصر جا رہا تھا سفر میں قبیلۂ غزہ کے ایک شخص کا ساتھ ہو گیا باتوں باتوں میں جنگ صفین کا بھی تذکرہ آ گیا جس پر چلتے چلتے اس نے یہ بھی کہا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو اپنی تلوار علیؑ اور اصحاب علیؑ کے خون سے سیراب کرتا میں نے بھی جواب میں کہا کہ اگر میں اس روز ہوتا تو اپنی تلوار کو معاویہ اور اصحاب معاویہ کے خون سے سیراب کرتا اور بات کیا ہے اس وقت میں اور تم علیؑ و معاویہ کے ساتھی دونوں موجود ہیں ابھی سہی لپس میرے اور اس کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی اور ایسی ہوئی کہ ہم دونوں سخت زخمی ہو گئے جب اس شدت میں بے حال ہو کر میں زمین پر گر پڑا تو کسی نے مجھ کو سر نیزہ سے بیدار کیا آنکھیں کھولیں تو یہ دیکھا کہ ایک صاحب گھوڑے سے اترے اور اپنا ہاتھ میرے زخموں پہ ملا جس سے میری حالت ٹھیک ہو گئی اور مجھ سے فرمایا کہ ابھی یہیں ٹھہرے رہنا اور خود ذرا سی دیر کے لئے میری نظر سے غائب ہو گئے جب واپس ہوئے تو ان کے ہاتھ میں میرے دشمن کا سر تھا اور ساتھ میں اس کا گھوڑا بھی اور مجھ سے فرمایا کہ یہ تیرے دشمن کا سر ہے تو نے ہماری مدد کی تھی ہم نے تیری مدد کی خداوند عالم اس کی مدد فرماتا ہے جو اس کا مددگار ہو میں نے عرض کیا یہ تو فرمائیے کہ آپ کون ہیں فرمایا میں فلاں بن فلاں یعنی صاحب الامر ہوں اور ارشاد فرمایا کہ جب کبھی کوئی اس چوٹ کے متعلق تجھ سے دریافت کرے تو کہہ دینا کہ یہ ضربت صفین ہے۔

۵۹

آقا شیخ محمود میثمی نجفی طہرانی اپنی کتاب دارالسلام میں تحریر فرماتے ہیں کہ فاضل جلیل اخوند ملّا ابوالقاسم قندھاری طہرانی جو جناب کے لقب سے مشہور تھے ان کے متعلق بعض فضلا نے حضرت حجّت علیہ السّلام کی زیارت کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک واقعہ نقل کیا چونکہ ایسے مطالب کو میں درج کر رہا تھا اس لئے جناب قندھاری کو خط لکھا اور ان سے استدعا کی کہ وہ اپنے ہاتھ سے اس واقعہ کو تحریر فرمائیں چنانچہ ان کا یہ جواب میرے پاس پہنچا کہ ۱۲۶۶ھ میں بمقام قندھار ملاں عبدالرحیم افغان سے میں پڑھا کرتا تھا ایک مرتبہ جمعہ کے دن شام کو ان کے یہاں گیا تو دیکھا کہ بہت سے علماء جمع ہیں جن میں ایک مصری عالم بھی تھے افغانی عورتیں بھی تھیں اور اس جلسہ میں شیعہ مذہب کی خوب مذمت ہو رہی تھی یہاں تک کہ قاضی القضاۃ ملا غلام محمد نے یہ بھی کہا کہ شیعوں کی خرافات میں سے ایک یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مہدی پسر حضرت عسکریؑ بمقام سامرہ ۲۵۵ھ میں پیدا ہو چکے اور ۲۶۰ھ میں اپنے مکان کے اندر سرداب میں غائب ہو گئے جو اس وقت تک زندہ ہیں اور نظام عالم انہیں کے وجود سے وابستہ ہے" اگرچہ تمام اہلِ مجلس شیعہ عقائد کے متعلق ناسزا الفاظ استعمال کر رہے تھے اور سب ہم زبان تھے لیکن مصری عالم باوجودیکہ پہلے سب سے زیادہ بُرا بھلا کہہ چکے تھے لیکن حضرت حجّت علیہ السلام کے ذکر پر خاموش رہے اور قاضی کا کلام ختم ہونے کے بعد کہنے لگے میں جامع طولوں میں حدیث کے درس میں شریک ہوا کرتا تھا ایک روز حضرت مہدی کے شمائل پر گفتگو چھڑ گئی اور قیل وقال کی یہ نوبت پہنچی کہ خوب شور و غل ہونے لگا اسی حالت میں سب نے دیکھا کہ ایک جوان اسی صورت کے جس پر بحث ہو رہی تھی سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اس وقت سب کا یہ حال ہوا کہ کسی کو ان پر نگاہ ڈالنے کی قدرت نہ تھی اور مجمع پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا تھا" جناب اخوند ملا ابو القاسم نے اس خط میں لکھا تھا کہ مصری عالم کے اتنے بیان کے بعد میں نے یہ دیکھا کہ یہاں بھی اہلِ جلسہ خاموش ہیں سب کی نگاہیں نیچی ہیں اور پیشانیوں سے عرق ٹپک رہا ہے ان لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر میں بہت متحیّر تھا جو یکایک میری نظر ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جوان پر پڑی جو درمیان مجلس میں روبقبلہ بیٹھے ہوئے تھے جن کو دیکھتے ہی میری حالت بھی دگرگوں ہوگئی طاقت وتوانائی نے جواب دے دیا اور پاؤ گھنٹے تک یہی صورت رہی اس کے بعد آہستہ آہستہ ہوش آیا پھر اس طرف دیکھا تو وہ جوان تشریف فرما نہ تھے اور جملہ حاضرین خاموشی کے ساتھ یکے بعد دیگرے بغیر اس تحیۃ وتسلیم کے جو وہاں کا دستور ہے اُٹھتے جا رہے تھے میں بھی چلا آیا رات خوشی و غم میں کاٹی خوشی اس کی تھی میں حضرت حجّت علیہ السّلام کی زیارت سے مشرف ہوگیا اور غم اس بات کا تھا کہ دوسری مرتبہ جمال مبارک پر نظر نہ کر سکا۔ دوسرے روز جب میں پڑھنے کے لئے گیا تو ملّا عبدالرحیم نے کہا کہ تم نے دیکھا کہ کل کیا ہوا حضرت قائم آلِ محمّد تشریف لے آئے اور حضرت کا ایسا تصرف حاضرین پر ہوا کہ کسی میں دیکھنے اور بولنے کی طاقت نہ رہی مجھ کو بھی پسینہ آگیا اور سارا جلسہ بغیر سلام علیک کئے درہم برہم ہوگیا اس وقت میں نے ان کے اس کہنے کی دو وجہوں سے تصدیق نہ کی ایک اپنی تشیّع کی وجہ سے خوف دُوسرا سبب یہ انتظار کہ مجھے اس کا یقین ہو جائے کہ جو کچھ میں نے دیکھا وہ محض خیال ہی تو نہ تھا اس بنا پر میں نے انہیں یہ جواب دے دیا کہ میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا نہ مجمع کی ایسی حالت میری سمجھ میں آئی جس پر انہوں نے کہا کہ تم ایسے کھلّم کھلّا واقعہ کا انکار کر رہے ہو جس کو بہت سے لوگوں نے رات اور آج دن میں میرے پاس لکھ کر بھیجا ہے اور کچھ لوگ خود آئے اور زبانی بات چیت کر گئے ہیں۔ پھر دوسرے روز ایک شیعہ صاحب ملے جو سردار محمّد علی خاں کے ساتھ اس جلسہ میں موجود تھے وہ کہنے لگے کہ ہماری آنکھیں اس کرامت سے روشن رہیں سردار مذکور عنقریب شیعہ ہونے والے ہیں۔ اس کے بعد قاضی القضاۃ کے ایک بیٹے راستہ میں مل گئے انہوں نے کہا تمہیں میرے والد نے بلایا ہے میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے کچھ عذر بھی کیا مگر وہ نہ مانے بالآخر گیا تو دیکھا کہ مفتیان جمع ہیں اور وہ عالم مصری بھی موجود ہیں قاضی القضاۃ نے اس مجلس کی کیفیت مجھ سے دریافت کی میں نے جواب میں یہ کہا کہ صرف اتنا جانتا ہوں کہ تمام حاضرین پر خاموشی طاری ہوئی اور بغیر تحیّہ کے سب اُٹھ اُٹھ کر جانے لگے۔ یہ سُن کر دوسرے لوگوں نے قاضی القضاۃ سے عرض کیا کہ یہ دروغ بیانی ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ روز روشن میں ایک جلسہ ہو، اور وہاں ایک آنے والے صاحب کو سب تو دیکھیں اور یہ نہ دیکھے قاضی القضاۃ نے کہا یہ طالب علم ہے جھوٹ نہیں بولتا ممکن ہے کہ ان حضرت نے اپنے کو صرف منکرین کی نظروں میں جلوہ گر فرمایا ہو چونکہ اس شہر میں جو فارسی زبان کے لوگ ہیں ان کے آباؤ اجداد شیعہ تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ منجملہ شیعہ عقائد کے امام عصرؑ کے وجود کا اعتقاد اولاد میں باقی رہ گیا ہو اور اس وجہ سے اس طالب علم نے نہ دیکھا ہو بس قاضی القضاۃ کا یہ کلام سُن کر طوعاً یا کرہاً سب کو تصدیق کرنا پڑی بلکہ بعضوں نے تحسین و آفرین کی۔

۶۰

علاّمہ مجلسی علیہ الرحمتہ نے بحار الانوار میں یہ واقعہ ابوراجح حمامی ساکن حلّہ کا نقل فرمایا ہے جو بہت مشہور رہا ہے اور جس کا ذکر بہت سے اعیان و افاضل نے کیا ہے جن میں سے شیخ زاہد عابد محقق شمس الدین بن قارون ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حلّہ میں ایک حاکم تھا جس کو مرجان صغیر کہتے تھے وہ بڑا ناصبی دشمن اہلبیتؑ تھا اس سے لوگوں نے ابوراجح کی شکایت کی کہ یہ بعض صحابہ کو اچھا نہیں سمجھتا ہے جس پر اس نے ابوراجح کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ آیا تو اس کو بہت پیٹا گیا اور بے چارے کو اتنا مارا کہ دانت بھی ٹوٹ گئے زبان کو باندھا گیا ناک میں سوراخ کر کے نکیل ڈالی گئی حلّے کی گلیوں میں پھرایا گیا یہاں تک کہ وہ زخمی مومن جو نیم مردہ ہو چکا تھا اسی گشت کی حالت میں زمین پر گر پڑا ظالم حاکم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے قتل کا حکم دے دیا لیکن کچھ لوگوں نے سفارش کی کہ یہ بوڑھا آدمی ہے اور اس قدر مجروح ہو چکا ہے کہ قریب ہلاکت ہے خود ہی مرجائے گا اس کو قتل نہ کیا جائے چنانچہ لوگوں کے اصرار پر اس بے چارے کو رہا کر دیا گیا اور گھر والے وہاں سے اٹھا کر لے گئے سب کو یقین تھا کہ رات ہی میں ختم ہو جائے گا مگر جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ وہ تندرستوں کی طرح نماز پڑھ رہا ہے سارے دانت صحیح سالم ہیں سب زخم مندمل ہو چکے ہیں جسم پہ چوٹوں کے نشان تک نہیں۔ اس صورت سے لوگوں کے تعجّب کی حد نہ رہی اور اس کیفیت کے پیدا ہونے کا سوال کیا تو اس نے کہا کہ موت سامنے آ چکی تھی دل ہی دل میں خداوند عالم سے دعا اور اپنے مولا صاحب الزّمان علیہ السّلام سے فریاد کرتا رہا جب خوب اندھیری رات ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ سارا گھر منوّر ہے یکایک حضرت تشریف لے آئے اور اپنا دست مبارک میرے مُنہ پر پھیرا اور فرمایا کہ باہر جاؤ اور اپنا کام کرو حق تعالےٰ نے تجھ کو عافیت عطا فرمائی اس کے بعد میں ایسا ٹھیک ہوگیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ شمس الدین محمدؒ نے فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں ابوراجح کمزور زرد رنگ کا بوڑھا آدمی تھا جس کے حمام میں برابر جایا کرتا تھا مگر اس صبح کو اوروں کے ساتھ جا کر دیکھا تو وہ صاحب قوّت درست قامت سرخ چہرہ بیس سال کا جوان معلوم ہو رہا تھا اور پھر زندگی بھر اس کی یہی صورت رہی۔ جب یہ خبر شہر میں مشہور ہوئی تو اس حاکم نے ابوراجح کو بلایا اور یہ حالت دیکھ کر بڑا رعب اس پر طاری ہوا کہ کل کیا تھا آج کیا ہوگیا، اسی وقت سے اس کے عمل میں ایسی تبدیلی ہوئی کہ یا تو اس مقام کی طرف جو حلہ میں حضرت حجّت علیہ السّلام سے منسوب ہے پشت کر کے بیٹھا کرتا تھا یا اس واقعہ کے بعد اس کی جانب مُنہ کر کے بیٹھنے لگا اور مومنین اہل حلّہ کے ساتھ حسن سلُوک سے پیش آتا رہا پھر تھوڑے ہی عرصہ میں مرگیا۔

۶۱

سید جلیل عالم نبیل بہاؤالدین علی بن عبدالحمید حسینی نجفی نے جو بزرگان علماء میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے تھے اور فخر المحققین صاحبزادہ علامہ حلی علیہ الرحمتہ کے شاگرد تھے کتاب غیبت میں یہ حکایت شمس الحق والدین حاج محمد بن قارون سے نقل فرمائی ہے کہ ایک مومنہ صالحہ محمود فارسی کی بیوی تھی جو بہت سخت دشمن اہلبیتؑ تھا اور اس کے اہل وطن بھی اس عداوت میں مشہور تھے لیکن پھر کچھ ایسی توفیق الٰہی شامل حال ہوئی کہ محمود نے مذہب شیعہ اختیار کر لیا اس کے متعلق میں نے اس مومنہ سے دریافت کیا کہ تیرے باپ نے یہ کیوں جسارت کی تھی کہ جو ایک ناصبی کے ساتھ تیرا عقد ہوا اور ایسی بات پیش آئی جو تیرے شوہر نے اپنے سب گھر والوں اور رشتہ داروں کا مسلک چھوڑ دیا اس نے کہا یہ عجیب وغریب واقعہ ہے جس کو سن کر لوگ تعجب کرتے ہیں اس کی کیفیت آپ میرے شوہر سے پوچھ لیجئے چنانچہ میں نے محمود سے دریافت کیا تو اس نے پوری صورت اس طرح بیان کی کہ ہماری بستی کے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب کسی قافلہ کے آمد کی خبر سنتے تو پہلے سے ملنے کے لئے آبادی سے باہر نکل جاتے ایک مرتبہ ہم نے سنا کہ بڑا قافلہ آرہا ہے میری کمسنی کا زمانہ تھا ہم بہت سے لڑکے مل کر قافلہ کی جستجو میں بغیر سوچے سمجھے کودتے پھاندتے بہت دور نکل گئے یہاں تک کہ ہم سے راستہ چھوٹ گیا اور ایسے پُرخار جنگل میں پہنچ گئے جس سے ہم بالکل ناآشنا تھے چلنے کی قوت نہ رہی طاقت نے جواب دے دیا مارے پیاس کے زبانیں باہر آگئیں اور ہم سب کو موت کا یقین ہو گیا یکایک ہم نے ایک شخص کو سفید گھوڑے پر سوار آتے ہوئے دیکھا جو ہمارے قریب پہنچ کر گھوڑے سے اترے اور اس جگہ نہایت لطیف فرش کیا جس سے عطر کی خوشبو آرہی تھی ابھی ہم انہیں کی طرف متوجہ تھے کہ ناگاہ دوسرے صاحب نظر آئے جو سرخ گھوڑے پر سوار سفید کپڑے پہنے ہوئے سر پر عمامہ گھوڑے سے اتر کر اسی فرش پر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ان دوسرے رفیق نے بھی انہیں کے ساتھ نماز پڑھی پھر تعقیبات سے فراغت کے بعد میری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا اے محمود" میں نے کمزور آواز سے عرض کیا لبّیک
یا سیّدی فرمایا کہ میرے قریب آؤ میں نے کہا خستگی و تشنگی کی وجہ سے اُٹھنے
کی طاقت نہیں ہے فرمایا کوئی بات نہیں ان کا یہ کہنا تھا کہ میرے بدن میں تازہ
روح دوڑ گئی اور ان کی خدمت میں حاضر ہوگیا میرے چہرے اور سینہ پر ہاتھ
پھیرا جس سے تمام تکلیفیں جاتی رہیں اس کے بعد فرمایا کہ ان حنظلوں میں سے ایک
دانہ حنظل کا توڑ لاؤ" یہ انتہائی کڑوا پھل ہے جس کو اندرائن کہتے ہیں" چونکہ اس
جنگل میں ہمارے سامنے اس کے بہت سے درخت تھے اس لئے میں فوراً ایک بڑا سا
پھل توڑ کر لے آیا جس کے دو ٹکڑے کرکے انہوں نے مجھ کو دیئے اور فرمایا
کہ انہیں کھالو اگرچہ میں جانتا تھا کہ یہ پھل نہایت کڑوا ہوتا ہے مگر انکار کی
جرأت نہ ہوئی اور میں نے کے کر چکھا تو وہ شہد سے زیادہ میٹھا اور برف
سے زیادہ ٹھنڈا مشک سے زیادہ خوشبو دار تھا چنانچہ میں نے وہ دونوں
ٹکڑے کھا لئے اور خوب سیر و سیراب ہوگیا اسی طرح میرے دُوسرے
ساتھیوں کے لئے بھی یہی صورت ہوئی جس کے بعد وہ سوار ہونے لگے
تب ہم نے عرض کیا کہ اے ہمارے آقا آپ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا ہے
اتنا اور کر دیجئے کہ ہم اپنے یہاں پہنچ جائیں اور انہوں نے کہا جلدی مت
کرو اور اپنے نیزے سے ہمارے گرد ایک خط کھینچ دیا اور مع اپنے رفیق کے
تشریف لے گئے جس کے بعد ہم بھی راستہ کی تلاش میں چل پڑے یکایک ہمارے
سامنے ایک دیوار سی حائل ہوگئی اس وقت ہم دوسری طرف رُخ کرکے
چلنے لگے ادھر بھی دیوار نظر آئی غرض جدھر کو چلے یہی صورت دیکھی مجبور ہو کر
بیٹھ گئے اور اپنی بے بسی پر روتے رہے اسی حالت میں رات ہوگئی کچھ حنظل
توڑ کر ہم نے کھانے چاہے تو وہ نہایت تلخ تھے جن کو ہم نے پھینک دیا
وحشی جانور کثرت کے ساتھ وہاں جمع ہونے لگے لیکن جب وہ ہماری طرف
آتے تو وہی دیوار بڑھنے سے روک دیتی اور جب وہ ہٹ جاتے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیوار بھی نظر نہ آتی اسی صورت میں ساری رات کاٹی یہاں تک کہ صبح ہو گئی سورج بھی نکل آیا گرم ہوا چلنے لگی پیاس کا زور ہونے لگا جو اتنے میں پھر وہی دونوں سوار آگئے اور ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جو پہلے ہو چکا تھا اس کے بعد وہ جانے لگے تو ہم نے خدا کی قسم دیکر عرض کیا کہ ہمارے گھر والوں تک ہمیں پہنچا دیجئے انہوں نے فرمایا مطمئن رہو وہ شخص جلد آیا چاہتا ہے جو تمہارے عزیزوں تک تمہیں پہنچائے گا یہ فرما کر وہ نظر سے غائب ہو گئے جب شام ہونے لگی تو ہم نے اپنی بستی کے ایک شخص کو دیکھا جو تین گدھے ساتھ لئے ہوئے ایندھن کی لکڑیاں جمع کرنے کے لئے آ رہا تھا مگر وہ ہمیں دیکھ کر خوف کے مارے ایسا بھاگا کہ گدھے بھی چھوڑ دیئے اس وقت ہم نے اس کا نام لے کر آوازیں پر آوازیں دیں تب وہ ہمیں پہچان کر لوٹا اور کہنے لگا اسے تمہارے گھروں میں رونا پیٹنا ہو رہا ہے جلدی کھڑے ہو اور میرے ساتھ چلو اس وقت مجھے لکڑیوں کی بھی حاجت نہیں ہے تم ان گدھوں پر سوار ہو جاؤ چنانچہ ہم سوار ہو گئے اور اس کے ساتھ چل دیئے جب اپنے گاؤں کے قریب پہنچے تو اس نے آگے جا کر ہماری خبر آبادی میں پہنچا دی" جس پر بڑی خوشیاں ہونے لگیں اور ہمارے لوگوں نے اس خوشخبری پر بہت کچھ اس کو انعام دیا اور سب لوگ ہم سے مل کر نہایت درجہ مسرور ہوئے لیکن ہم نے جو واقعات بیان کئے انہیں سب نے جھٹلا دیا اور کہنے لگے یہ سب باتیں محض خیالات ہیں جو پیاس وغیرہ کی شدت سے تمہارے دماغوں میں پیدا ہو گئے تھے۔ محمود کہتا ہے کہ کافی زمانہ کے بعد اس قصہ کو میں بالکل بھول بھال گیا تھا۔ جب میری عمر بیس سال کی ہوئی تو میں نے کرایہ پر سواریاں چلانے کا پیشہ اختیار کیا اور میں مومنین خصوصاً زائرین آئمہ طیبین جو سامرے آیا جایا کرتے تھے ان سے عداوت رکھنے میں اپنے تمام رشتہ داروں سے زیادہ سخت تھا اس لئے اکثر ان لوگوں سے کرایہ کا معاملہ کیا کرتا تا کہ اچھی طرح ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ایذا رسانی کا موقع ملتا رہے اور میرا یہ عمل خداوند عالم کی خوشنودی کا باعث ہو۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ حلّے کے لوگوں کو جو زیارت سے واپس آرہے تھے میں نے سواریاں کرایہ پر دیں ان زائرین میں ابن سہیلی وابن عرفہ وابن حارب وابن زہدری وغیرہ بھی تھے اور یہ لوگ میرے بغض و عناد سے خوب واقف تھے ان سب نے مجھ کو بہت پریشان کیا اور مجھے تنہا دیکھ کر راستے بھر بڑی سخت باتیں سناتے رہے چونکہ ان لوگوں کی تعداد زیادہ تھی اور میں ان کے مقابلہ پر قادر نہ تھا اس وجہ سے بالکل خاموش رہا لیکن جب بغداد پہنچے اور یہ جماعت جانب غرب اتر گئی تو مارے غصّے کے میرا سینہ پھٹا جاتا تھا منہ پر طمانچے مارتا اور روتا ہوا اپنے لوگوں سے ملا اور جو کچھ مجھ پر گزری تھی ساری کیفیت ان سے بیان کی جس پر سننے والوں نے حلّے کے ان مومنین کو بہت بُرا بھلا کہا اور مجھ کو اطمینان دلایا کہ جب وہ شہر سے باہر نکلیں گے تو ہم سب مل کر ان سے پورا پورا بدلہ لیں گے اور اس سے زیادہ کر کے دکھائیں گے جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا ہے غرضکہ یہ بات چیت ختم ہوگئی رات کا وقت تھا میں سونے کے لئے لیٹ گیا اور یہ خیال دل میں آیا کہ کیا بات ہے کہ رافضی لوگ کبھی اپنے مذہب سے نہیں ہٹتے مگر دوسرے مذہبوں والے ان کے مذہب میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ حق انہیں کی طرف ہے اسی سوچ میں دیر تک پڑا رہا آخر کار بارگاہِ الٰہی میں رسولؐ خدا کا واسطہ دے کر یہ دُعا کی کہ آج رات کو خواب میں مجھے کوئی ایسی علامت دکھادے جو اس کے قرار دیئے ہوئے سچّے مذہب کی دلیل ہو سکے اسی حالت میں نیند آگئی دیکھا کہ بہشت سجایا جا رہا ہے اس میں مختلف رنگ کے طرح طرح کے پھلوں کے درخت ہیں چار نہریں شراب کی دودھ کی شہد کی پانی کی جاری ہیں اور پانی کا کنارہ ایسا زمین کی برابر ہے کہ اگر چیونٹی بھی پینا چاہے تو پی سکتی ہے خوبصورت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عورتیں بھی ہیں کچھ لوگ میوے کھا رہے ہیں اور نہروں سے پی رہے ہیں میں نے بھی کھانا پینا چاہا مگر جب میوؤں کو ہاتھ لگانا چاہتا تو وہ اونچے ہو جاتے نہر سے پانی پینا چاہتا تو وہ نیچی ہو جاتی تب میں نے اوروں سے پوچھا کہ تم تو یہاں کی چیزیں کھا پی رہے ہو اور میرے لیئے میسّر نہیں یہ کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا کہ تم ابھی ہم سے نہیں ہو اسی حالت میں بڑی فوج دیکھی جو یہ کہہ رہی تھی کہ جناب سیّدہ فاطمہ زہراؑ تشریف لا رہی ہیں پھر تو جوق جوق فرشتے آنے لگے جن کے درمیان میں سیّدۂ عالم کی سواری تھی اس وقت میں نے ان سوار کو بھی دیکھا جنہوں نے ہمیں ہلاکت سے نجات دی تھی اور حنظل کھلایا تھا کہ وہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے سامنے کھڑے ہیں میں نے ان کو خوب پہچان لیا اور جنگل کا سارا قصّہ یاد آ گیا اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ یہ قائمِ منتظر م ح م د ابن حسن علیہ السلام ہیں اس وقت تمام لوگ کھڑے ہو ہو کر جناب سیّدہؑ کو سلام کر رہے تھے میں نے بھی سلام عرض کیا جس کا جواب دیا اور فرمایا کہ اے محمود تو وہی ہے جس کو میرے اس فرزند نے پیاس سے بچایا تھا اگر تو ہمارے شیعوں میں داخل ہو جائے تو تیرے لیئے فلاح ہے میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے اور آپ کے شیعوں کے دین میں داخل ہو گیا اور آپ کی اولاد کی امامت کا اقرار کرتا ہوں فرمایا تجھ کو خوشخبری ہو کہ اب کامیاب ہو گیا۔ محمود نے کہا کہ یہ خواب دیکھ کر میں روتا ہوا اٹھا صبح ہو گئی تھی اذان کی آواز بھی سُنی اور اسی بے خودی کے عالم میں ان زائرین کی قیام گاہ کی طرف چل دیا اور ان کے پاس پہنچا تو میں نے سلام کیا لیکن انہوں نے بددُعائیں دیں اور کہا کہ ہمارے آگے سے دور ہو جا میں نے کہا کہ اس وقت یوں آیا ہوں کہ مجھ کو احکامِ دین تعلیم کیجیئے یہ سُن کر سب متحیّر ہو گئے میں نے اپنا خواب بیان کیا جس پر انہوں نے کہا کہ اگر تیری یہ بات سچی ہے تو ہمارے ساتھ کاظمین چل وہاں تجھ کو شیعہ کریں گے میں نے بخوشی آمادگی ظاہر کی اور ان کے ہاتھ پاؤں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو بوسے دینے شروع کر دیئے ان کے لئے دعائیں کرتا رہا اس کے بعد ان کے ہمراہ میں روضۂ مقدسہ پہنچا وہاں خدّام نے ہمارا استقبال کیا اور ایک مرد علوی نے جو سب سے بزرگ تھے یہ فرمایا کہ آپ لوگوں کے ساتھ شیعہ ہونے کے ارادے سے ایک شخص آیا ہے جس کو میں نے خواب میں حضرت فاطمہ زہراؑ صلوات اللہ علیہا کے سامنے کھڑا ہوا دیکھا ہے اور ان معصومہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کل وہ آئے گا سب سے پہلے اس کے لئے دروازہ کھولنا اس وقت اس کو دیکھ کر میں پہچان لوں گا یہ سُن کر سب متعجّب ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ان علوی بزرگ نے ہر ایک پر نظر ڈالنی شروع کی یہاں تک کہ جب مجھ کو دیکھا تو میرا ہاتھ پکڑ کے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خدا کی قسم وہ شخص یہی ہے۔ اس صورت کے پیش آنے سے سارے مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور حمد و شکر الٰہی کرتے رہے اس کے بعد وہی بزرگ مجھ کو لے کر روضۂ مبارکہ میں داخل ہوئے اور اعتقادات حقہ تلقین کئے جب اس کام سے فراغت ہو گئی تو ان بزرگ نے کہا کہ سیّدۂ عالم نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ تجھ کو عنقریب دُنیا کے مال کا کچھ معاملہ پیش آئے گا مگر اس کی طرف اعتنا نہ کرنا خداوند عالم اس کا جلدی عوض عطا فرمائے گا کچھ تنگیاں بھی ہوں گی ہم سے استغاثہ کرنا نجات مل جائے گی میں نے عرض کیا کہ بہت خوب چنانچہ میرا گھوڑا مرا جس کی قیمت دو سو اشرفی تھی اور اس کے بدلے اس سے کہیں زیادہ خدا نے مجھے دے دیا بہت سی تنگیوں میں بھی مبتلا ہوا مگر انہیں سے فریاد کی اور خدا نے ان کی برکت سے کشائش مرحمت فرمائی اب میں ہر اس شخص کو دوست رکھتا ہوں جو انہیں دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھتا ہوں جو ان سے دُشمنی کرے میں ان کے وجود مبارک کی برکات سے حسن عاقبت کا امیدوار ہوں غرض کہ آخر میں محمود نے یہ کہا کہ بعض شیعہ صاحبان کے ذریعہ سے اس مومنہ کے ساتھ میرا نکاح ہو گیا اور میں نے یہ گوارا نہ کیا کہ اپنے لوگوں میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقد کروں ۔

واقعات تعلیمات

۶۲

عالم فاضل میرزا عبداللہ اصفہانی شاگرد علامہ مجلسی نے کتاب ریاض العلماء کی پانچویں جلد میں بسلسلۂ حالات شیخ ابن جواد نعمانی بیان کیا ہے کہ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جن کو بزمانہ غیبت کبریٰ حضرت حجّت علیہ السّلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے جب ملاقات ہوئی تو عرض کیا کہ مولا ایک مقام آپ کا نعمانیہ میں ہے اور ایک حلّے میں ہے ان دونوں میں سے ہر ایک جگہ کس وقت تشریف لاتے ہیں فرمایا کہ منگل کی رات کو اور منگل کے دن نعمانیہ میں اور روز جمعہ اور شب جمعہ حلّے میں لیکن حلّے والے میرے مقام پر آداب اختیار نہیں کرتے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو وہاں باادب داخل ہو مجھے اور آئمہ علیہم السّلام کو سلام عرض کرے بارہ مرتبہ صلوات بھیجے دو سورتوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے ان دونوں میں خداوند عالم سے مناجات کرے مگر یہ کہ خداوند عالم اس کو وہی عطا فرمائے گا جو کچھ وہ چاہتا ہے۔ پس شیخ نے عرض کیا مولا مجھ کو بھی یہ مناجات تعلیم فرما دیجئے ارشاد فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ قَدْ اَخَذَ التَّادِیْبُ مِنِّیْ حَتّٰی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَ اِنْ کَانَ مَا اقْتَرَفْتُہٗ مِنَ الذُّنُوْبِ اَسْتَحِقُّ بِہٖ اَضْعَافَ اَضْعَافَ مَا اَدَّبْتَنِیْ بِہٖ وَ اَنْتَ حَلِیْمٌ ذُوْ اَنَاۃٍ تَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ حَتّٰی یَسْبِقَ عَفْوُکَ وَ رَحْمَتُکَ عَذَابَکَ ۔

اور حضرت نے تین مرتبہ اس دُعا کا تکرار فرمایا یہاں تک کہ شیخ کو یاد ہو گئی۔

۶۳

علامہ حلّی علیہ الرحمۃ نے کتاب منہاج الصلاح میں اپنے والد ماجد سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نقل فرمایا ہے کہ سید رضی الدین محمد آدی حسینی نے حضرت صاحب الامر علیہ السّلام سے یہ استخارہ روایت کیا ہے جو بوقت ملاقات حضرت نے تعلیم فرمایا تھا کہ دس مرتبہ یا اس سے کم تین مرتبہ یا کم از کم ایک مرتبہ سورۂ الحمد پڑھے اور دس مرتبہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰاہُ پھر تین مرتبہ یہ دُعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ لِعِلْمِکَ بِعَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِیْرُکَ لِحُسْنِ ظَنِّیْ بِکَ فِی الْمَامُوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ الْاَمْرُ الْفُلَانِیْ قَدْ نِیْطَتْ بِالْبَرَکَۃِ اَعْجَازُہٗ وَبَوَادِیْہِ وَحُفَّتْ بِالْکَرَامَۃِ اَیَّامُہٗ وَلَیَالِیْہِ فَخِرْلِیْ فِیْہِ خِیَرَۃً تَرُدُّ شُمُوْسَہٗ ذَلُوْلًا وَتَقْعَضُ اَیَّامُہٗ سُرُوْرًا اَللّٰھُمَّ اِمَّا اَمْرٌ فَاٰتَمِرُ وَاِمَّا نَھْیٌ فَاَنْتَھِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِرَحْمَتِکَ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ۔

اس دُعا میں الامر الفلانی کی جگہ اپنے کام کا نام لے اور اس دُعا کے بعد تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے جس قدر مٹھی میں آئیں ان کو دو دو کر کے شمار کرے تاکہ معلوم ہو کہ آخر میں ایک دانہ بچتا ہے یا نہیں اگر ایک باقی رہے تو وہ کام بہتر ہے ورنہ اس کام کو نہ کرے۔

۶۴

شیخ فاضل حسن بن محمد بن حسن قمی معاصر شیخ صدوق علیہ الرحمتہ نے تاریخ قم میں نقل کیا ہے کہ شیخ حسن بن مثلہ جمکرانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ماہِ مبارک رمضان ۳۷۳ھ کا زمانہ اور رات کا وقت تھا میں سو رہا تھا کہ کچھ لوگوں نے دروازہ پر آکر مجھے جگایا اور آواز دی کہ اٹھو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام تم کو طلب فرماتے ہیں چنانچہ میں فوراً اٹھا اور جواب دیا کہ ابھی حاضر ہوتا ہوں کپڑے پہن لوں قمیض اٹھائی گھر میں سے آواز آئی کہ یہ تمہاری قمیض نہیں ہے میں نے دوسری پہنی پھر پاجامہ پہننا چاہا اس پر بھی آواز آئی کہ یہ تمہارا نہیں ہے اس کو بھی میں نے رکھ دیا اور دوسرا پہنا اس کے بعد دروازے کی کنجی تلاش کرنے لگا آواز آئی کہ دروازہ کھلا ہوا ہے بالآخر دروازے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر پہنچا دیکھا کہ بہت سے بزرگ کھڑے ہوئے ہیں جن کو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور مجھ کو وہاں تک لے کر آئے جہاں اب مسجد ہے اس جگہ ایک تخت نظر آیا جس پر نہایت عمدہ فرش بچھا ہوا ہے مسند تکیے لگے ہوئے ہیں اس پر قریب تیس سال کی عمر کے ایک جوان تشریف فرما ہیں ان کے سامنے ایک بوڑھے بیٹھے ہوئے ہیں جن کے ہاتھ میں کوئی کتاب ہے اور ان جوان کے سامنے پڑھ رہے ہیں گردا گرد ساٹھ سے زیادہ آدمی بعض سفید کپڑے اور بعض سبز کپڑے پہنے ہوئے نماز میں مشغول ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ جوان حضرت حجّت علیہ السّلام اور وہ بوڑھے حضرت خضر علیہ السلام ہیں جب میں قریب پہنچا تو حضرت خضرؑ نے مجھ کو بٹھایا اور حضرت حجّت علیہ السّلام نے میرا نام لے کر فرمایا کہ تم حسن مسلم کے پاس جاؤ اور کہو کہ تو چند سال سے اس زمین کو اپنے کام میں لا رہا ہے اور زراعت کرتا ہے جس کو ہم خراب کر دیتے ہیں مگر تو نہیں مانتا اور اس سال بھی ایسا ہی کرنا چاہتا ہے اب تجھ کو اس کی اجازت نہیں ہے اور جو کچھ اس زمین سے منفعت حاصل کی ہے وہ واپس دے تاکہ یہاں مسجد بنائی جائے اس سے یہ کہہ دینا کہ یہ زمین مقام شریف ہے اور خداوند عالم نے دوسری زمینوں سے اس کو خاص شرف بخشا ہے جس کو تو اپنی زمین میں ملا رہا ہے تیرے دو جوان بیٹے مر گئے اور تو متنبہ نہ ہوا اگر اب تو نہ مانا تو ایسا آزار پہنچے گا کہ خبر بھی نہ ہوگی حسن مثلہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے آقا میرے واسطے کسی نشانی کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے لوگ میری بات نہ سنیں گے فرمایا کہ ہم تمہارے قول کی تصدیق کے لئے یہاں علامت و نشان کئے دیتے ہیں تم پیغام رسانی کا کام کرو اور ابوالحسن کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ کھڑے ہوں اور حسن مسلم سے چندسالہ منافع وصول کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیں تاکہ مسجد بننے لگے اور جو کمی رہے وہ مقام رہق جو ہماری ملکیت ہے اس کے غلّے وغیرہ کی آمدنی سے پوری کی جائے اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موضع کا آدھا حصّہ ہم نے اس مسجد کے لئے وقف کر دیا ہے سب لوگوں سے کہو کہ اس جگہ کی طرف راغب ہوں اور اس کو عزیز رکھیں یہاں چار رکعت نماز پڑھیں دو رکعت تحیۂ مسجد کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ اَلْحَمْدُ کے بعد سات مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور رکوع و سجود میں سات دفعہ تسبیح اس کے بعد دو رکعت نماز امام زمانؑ اس طرح پڑھیں کہ سورۂ الحمد شروع کر کے جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچیں تو سو مرتبہ اس آیت کا تکرار کریں اس کے بعد اَلْحَمْدُ کو پورا کیا جائے اور اسی طرح دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کو پڑھیں ہر رکعت کے رکوع میں اور سجود میں سات سات مرتبہ تسبیح رہے پھر نماز ختم کرنے کے بعد تہلیل یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ کہیں اور تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھیں اس سے فارغ ہو کر سجدے میں جائیں اور سو دفعہ رسول و آل رسول صلوات اللہ علیہم پر صلوات بھیجیں" اس کے بعد امام علیہ السلام کے الفاظ یہ تھے فَمَنْ صَلّٰهُمَا فَكَاَنَّمَا صَلّٰی فِی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ یعنی جو شخص ان دونوں نمازوں کو پڑھے تو ایسا ہے کہ جیسے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی" پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ جب میں چل پڑا تو واپس بلایا اور فرمایا کہ جعفر کا شانی چرواہے کے گلہ میں ایک بکرا ہے اس کو خرید لینا چاہئیے اگر بستی والے قیمت ادا کر دیں تو خیر ورنہ تم اپنے پاس سے خرید کرنا اس کو اسی جگہ کل رات میں ذبح کیا جائے اور دن میں ماہ مبارک رمضان کی اٹھارہ تاریخ ہوگی اس کا گوشت ان لوگوں کو تقسیم کیا جائے جو بیمار ہیں خداوند عالم اس کے کھانے سے سب کو شفا عطا فرمائے گا وہ بکرا چتلے رنگ کا بہت زیادہ بالوں والا ہے جس پر درہم کی برابر سیاہ و سفید سات نشان ہیں تین ایک طرف ہیں اور چار دوسری جانب ہیں حسن بن مثلہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے گھر آیا رات بھر متفکر رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی نماز سے فارغ ہو کر علی بن منذر کے یہاں پہنچا سارا واقعہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان کیا پھر میں اور وہ دونوں اسی جگہ آئے اور امام علیہ السّلام کے فرمانے کی بنا پر زمین پر ایک علامت زنجیریں اور میخیں دیکھیں وہاں سے ہم سید ابوالحسن کے مکان کی طرف آئے جب دروازے کے قریب پہنچے تو ان کے خادم اور غلام کہنے لگے کہ وہ تو سحر کے وقت سے تمہارے منتظر ہیں کیا تم جمکران کے رہنے والے ہو میں نے کہا ہاں تب ان کو اطلاع دی گئی میں اندر داخل ہوا اور ادب کے ساتھ ان کو سلام کیا انہوں نے بھی باعزّت جواب دے کر بڑی مہربانی سے اپنے پاس بٹھایا اور قبل اس کے کہ میں کچھ بیان کروں کہنے لگے اے حسن بن مثلہ میں نے رات ایک صاحب کو خواب میں دیکھا جنہوں نے یہ فرمایا کہ جمکران کا رہنے والا ایک شخص جس کا نام حسن بن مثلہ ہے صبح کو تمہارے پاس آئے گا جو کچھ وہ کہے اس کی تصدیق کرنا اس کے بیان پر اعتماد رکھنا اس کا قول ہمارا قول ہے ایسا نہ ہو کہ تم اس کی تردید کرو جب سے یہ خواب دیکھ کر اٹھا ہوں تمہارا انتظار کر رہا ہوں اس کے بعد میں نے مفصل واقعہ بیان کیا جس کو سن کر ابوالحسن نے گھوڑوں کی تیاری کا حکم دیا اور ہم سب سوار ہو کر روانہ ہو گئے جب موضع جمکران کے قریب پہنچے تو جعفر کو مع بکروں کے گلہ کے راستے کے کنارے پر دیکھا میں اس طرف بڑھا تو بکرا جو سب سے پیچھے تھا دوڑتا ہوا میرے پاس آ گیا میں نے جعفر کو قیمت دینی چاہی مگر اس نے قسم کھا کر کہا کہ یہ بکرا میرے گلہ کا نہیں ہے میں نے آج کے سوا اس کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور دیکھنے کے بعد میں نے ہر چند اس کو پکڑنا چاہا لیکن نہ پکڑ سکا" غرضکہ وہ بکرا ہم اسی مقام پر لے آئے اور حضرت کے حسب ہدایت ذبح کیا گیا سید ابوالحسن نے حسن مسلم کو طلب کیا اس سے وہ رقم وصول کی گئی موضع رہق کے غلّات بھی لئے گئے اور مسجد کی چھت پڑ کر تیار ہو گئی سید ابوالحسن وہ زنجیریں میخیں اپنے ساتھ قم کو لے گئے جو ان کے مکان میں رکھی گئیں بیمار لوگ آتے اور اپنے بدن پر ان زنجیروں کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملتے اور بحکم خداوند عالم شفا پاتے اور خوش ہو ہو کر جاتے تھے کہا جاتا ہے کہ سیّد ابوالحسن کے انتقال کے بعد ان کا لڑکا بیمار ہوا تو وہ صندوق کھولا جس میں یہ زنجیریں میخیں رکھی رہتی تھیں مگر نہ پائی گئیں۔

جمکران ایک بستی ہے جہاں یہ مسجد ہے اور شہر قم سے تقریبًا ایک فرسخ پر واقع ہے رہق مشہور قریہ ہے جو اگرچہ کاشان سے بہت نزدیک ہے لیکن اس کا شمار قم کے علاقہ میں ہوتا ہے اور قریب دس فرسخ کی مسافت پر ہے۔

مذکورہ بالا دو رکعت نماز جو حضرت سے منسوب ہے مشہور نمازوں میں سے ہے اور حاجت کے وقت پڑھنے کے لئے بعض روایت میں دُعا وغیرہ کا اضافہ ہے شیخ طبرسی علیہ الرحمۃ نے کتاب کنوز النجاح میں یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ ناحیۂ مقدسہ سے حضرت حجّت علیہ السّلام کا فرمان صادر ہوا تھا کہ جس کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو شب جمعہ کو آدھی رات کے بعد غسل کرے اور جائے نماز پر جاکر اس طرح دو رکعت نماز پڑھے کہ سورۂ اَلْحَمْدُ کو شروع کرکے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچے تو اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر اَلْحَمْدُ کو پورا کرے اس کے بعد ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور رکوع میں سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اور دونوں سجدوں میں سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ کہے اور اسی طرح دُوسری رکعت بجالائے اور نماز ختم کرکے یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَطَعْتُكَ فَالْمَحْمَدَةُ لَكَ وَاِنْ عَصَیْتُكَ فَالْحُجَّةُ لَكَ مِنْكَ الرَّوْحُ وَمِنْكَ الْفَرَجُ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَّرَ وَغَفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ عَصَیْتُكَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْكَ وَهُوَ الْاِیْمَانُ بِكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِیْكًا مَنًّا مِنْكَ بِهٖ عَلَیَّ لَا مَنًّا مِنِّیْ بِهٖ عَلَیْكَ وَقَدْ عَصَیْتُكَ یَا اِلٰهِیْ عَلٰی غَیْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَالْخُرُوْجِ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عَنْ عُبُوْدِیَّتِكَ وَلَوا لُجُحُوْدُ لِرُبُوْبِیَّتِكَ وَلٰكِنْ اَطَعْتُ هَوَایَ وَاَزَلَّنِیَ الشَّیْطَانُ فَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَیَّ وَالْبَیَانُ فَاِنْ تُعَذِّبْنِی فَبِذُنُوْبِی غَیْرَ ظَالِمٍ لِیْ وَاِنْ تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ فَاِنَّكَ جَوَادٌ كَرِیْمٌ ہ

اس کے بعد بقدر سانس کے یا کریم یا کریم کہے پھر اس طرح دعا کرے یَا اٰمِنًا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُكَ بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّخَوْفِ كُلِّ شَیْءٍ مِنْكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ اَمَانًا لِنَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَسَائِرَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ حَتّٰی لَا اَخَافُ وَلَا اَحْذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ یَا كَافِیْ اِبْرَاهِیْمَ نَمْرُوْدَ وَیَا كَافِیْ مُوْسٰی فِرْعَوْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَكْفِیَنِیْ شَرَّ ۔

فلاں بن فلاں یہاں اس کا اور اس کے باپ کا نام لے جس کے ضرر کا خوف ہو اور خداوند عالم سے دعا کرے کہ اس کا ضرر دفع فرمائے یقیناً وہ کفایت فرمائے گا پھر سجدے میں جائے اور تضرع وزاری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت کا سوال کرے پس جو کوئی مومن مرد اور مومنہ عورت اخلاص سے اس نماز کو اور اس دعا کو پڑھے اس کی حاجت روائی کے لئے آسمان کے دروازے کھل جائیں گے دعا مستجاب ہوگی اور ہم پر اور لوگوں پر خداوند عالم کا جو فضل وکرم و انعام ہے اس کی وجہ سے ہر طرح کی حاجت کو وہ اسی وقت پورا فرمائے گا اس نماز حاجت میں بھی نماز و دعا کے بعد تہلیل و تسبیح جناب سیدہ اور سجدے میں سو مرتبہ درود پڑھنا جیسا کہ حکایت ہذا میں بیان ہوا ہے بہت مناسب ہے یہاں بھی ان چیزوں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اضافہ باعث برکت اور موجب اجر و ثواب ہوگا۔

۶۵

عالم متبحر شیخ ابراہیم کفعمی نے کتاب بلد الامین میں لکھا ہے کہ یہ دُعا حضرت حجّت علیہ السّلام سے منقول ہے جو شخص اس کو ایک نئے برتن پر خاک شفا سے لکھے اور دھو کر پیئے تو اپنے مرض سے شفا پائے گا۔ ایک بیمار مجاور کربلائے معلّٰی نے حضرت کو خواب میں دیکھا اور اپنی بیماری کی شکایت کی جس پر حضرت نے اس دعا کو لکھنے اور اس کو دھو کر پینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس نے تعمیل کی اور اسی وقت تندرست ہوگیا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دَوَاءٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ شِفَاءٌ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كِفَاءٌ هُوَ الشَّافِيْ شِفَاءً وَهُوَ الْكَافِيْ كِفَاءً اَذْهِبِ الْبَاسَ بِرَبِّ النَّاسِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُهٗ سُقْمٌ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ النُّجَبَاءِ۔

۶۶

عالم جلیل سیّد علی خان مدنی شیرازی صاحب شرح صحیفہ نے کتاب الکلم الطیّب والغیث الصیّب میں بیان کیا ہے کہ میں نے بعض اجلّاء سادات وصلحاء ثقات کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ واقعہ دیکھا ہے کہ ماہ رجب ۱۰۹۳ھ میں برادر دینی عالم عامل جامع کمالات انسیّہ وصفات قدسیّہ امیر اسمٰعیل بن حسین بیگ بن علی بن سلیمان جابری انصاری سے میں نے سُنا کہ شیخ صالح متقی حاجی علیا مکی نے بیان کیا کہ میں تنگی وسختی اور دشمنوں سے جھگڑوں میں ایسا مبتلا ہوا کہ جان سے مارے جانے کا خوف تھا جو میں نے ایک دُعا لکھی ہوئی اپنی جیب میں رکھی دیکھی بغیر اس کے کہ کسی نے مجھے دی ہو جس سے مجھ کو بہت تعجّب ہوا اور متحیّر تھا اسی حیرت میں یہ خواب دیکھا کہ ایک صاحب جو صالحین زاہدین کے لباس میں ہیں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے فلاں دُعا تمہیں دی ہے اس کو پڑھو شدّت سے نجات مل جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گی مگر یہ بات نہ کھلی کہ وہ کہنے والے کون ہیں پھر دوسری مرتبہ حضرت حجّت علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ اس دعا کو پڑھو جو ہم نے دی تھی اور جس کو چاہو تعلیم کرو چنانچہ میں نے چند دفعہ پڑھا اور بہت جلد کشائش دیکھی لیکن کچھ دنوں بعد وہ دعا میرے پاس سے گم ہو گئی اور ایک زمانہ تک اس کے ضائع ہو جانے پر افسوس کرتا رہا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ یہ دعا فلاں جگہ پر تم سے گر گئی تھی حالانکہ مجھے یہ یاد نہ آیا کہ کسی وقت اس مقام پر گیا ہوں میں نے دعا کو لے لیا اور سجدہ شکر ادا کیا۔ وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَدَدًا رُوْحَانِیًّا تَقْوٰی بِہٖ الْقُوَی الْکُلِّیَّۃُ وَالْجُزْئِیَّۃُ حَتّٰی اَقْھَرَ بِمَبَادِیْٔ نَفْسِیْ کُلَّ نَفْسٍ قَاھِرَۃٍ فَتَنْقَبِضَ لِیْ اِشَارَۃُ دَقَائِقِھَا اِنْقِبَاضًا تَسْقُطُ بِہٖ قُوَاھَا حَتّٰی لَا یَبْقٰی فِی الْکَوْنِ ذُوْ رُوْحٍ اِلَّا وَنَارُ قَھْرِیْ قَدْ اَحْرَقَتْ ظُھُوْرَہٗ یَا شَدِیْدُ یَا شَدِیْدُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا قَھَّارُ اَسْئَلُكَ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ عِزْرَائِیْلَ مِنْ اَسْمَائِكَ الْقَھْرِیَّۃِ فَانْفَعَلَتْ لَہُ النُّفُوْسُ بِالْقَھْرِ اَنْ تُوْدِعَنِیْ ھٰذَا السِّرَّ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ حَتّٰی اُلَیِّنَ بِہٖ کُلَّ صَعْبٍ وَّاُذَلِّلَ بِہٖ کُلَّ مَنِیْعٍ بِقُوَّتِكَ یَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ۔

اس کو تین مرتبہ سحر کے وقت پڑھے اگر ہو سکے اور تین مرتبہ صبح کو اور تین مرتبہ شام کو لیکن اگر وہ کام سخت ہو جائے تو اس کے پڑھنے کے بعد تین مرتبہ کہے یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُكَ اللُّطْفَ بِمَا جَرَتْ بِہِ الْمَقَادِیْرُ۔

۶۷

صاحب تفسیر مجمع البیان شیخ جلیل امین الاسلام فضل بن حسن طبرسی نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب کنوز النجاح میں نقل فرمایا ہے کہ یہ دعا صاحب الزمان علیہ السلام نے ابو الحسن محمد بن ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم فرمائی جنہوں نے جان کے خوف سے مقابر قریش بغداد میں پناہ لی تھی اور اس دعا کی برکت سے وہ مارے جانے سے بچ گئے حضرت نے فرمایا تھا کہ اس طرح دعا کرو

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمَنَعَتِ السَّمَاءُ وَاِلَيْكَ يَارَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ فَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ يَامُحَمَّدُ يَاعَلِيُّ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ وَيَا مَوْلَايَ يَاصَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت نے یا صاحب الزمان کہتے وقت اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا تھا جس سے بظاہر یہ مراد ہے کہ ان الفاظ کے ادا کرتے وقت حضرت کا قصد ہونا چاہیئے۔

۶۸

جناب سیّد جلیل رضی الدین علی بن طاؤس علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فرج الہموم فی معرفۃ نہج الحلال والحرام من النجوم میں ابو الحسن بن ابی البغل کا یہ بیان نقل فرمایا ہے کہ ایک زمانہ میں میرے اور ابو منصور بن صالحان کے درمیان کچھ ایسے واقعات پیش آئے جن کی وجہ سے مجھ کو پوشیدہ ہونا پڑا اور دعا و سوال کے لئے مرقد منوّر کاظمین میں حاضر ہوا شب جمعہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی اور میرا یہ ارادہ تھا کہ رات یہیں بسر کروں جس کے لیئے میں نے وہاں کے منتظم ابو جعفر سے یہ خواہش کی کہ روضۂ مبارک کے دروازے بند کرکے میرے واسطے تنہائی میں دُعا کرنے کا انتظام کردیں تاکہ ان لوگوں میں سے کوئی نہ آنے پائے جن سے مجھ کو اپنی جان کا ڈر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا بارش زور کی ہو رہی تھی جس سے زائرین کی آمدورفت بھی بند ہوگئی آدھی رات ہو چکی تھی اور میں نماز و زیارت و دُعا میں مشغول تھا کہ ضریح مبارک کی طرف سے میں نے کچھ آواز سُنی اور دیکھا کہ ایک صاحب زیارت پڑھ رہے ہیں انہوں نے انبیاء اولوالعزم و حضرات آئمہ علیہم السلام پر نام بنام سلام کیا لیکن بارھویں امام علیہ السلام کا نام نہ لیا جس سے مجھ کو تعجّب ہوا اور خیال کیا کہ یا تو یہ صاحب پڑھتے پڑھتے بھول گئے یا حضرت سے ناآشنا ہیں یا ان کا مذہب ہی یہ ہے جب وہ زیارات اور نمازوں سے فارغ ہوگئے تو میں نے دیکھا کہ وہ پورے جوان ہیں سفید لباس پہنے سر پر عمامہ اور تحت الحنک دوش پر ردا پڑی ہوئی یہ دیکھ کر میں کچھ خائف بھی ہوا جو انہوں نے فرمایا کہ اے ابوالحسن بن ابی البغل تم دُعا فرج سے کیوں دُور ہو میں نے عرض کیا یا سیّدی وہ کونسی دعا ہے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اس طرح کہو يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا مُنْتَهٰى كُلِّ نَجْوٰى يَا غَايَةَ كُلِّ شَكْوٰى يَا عَوْنَ كُلِّ مُسْتَعِيْنٍ يَا مُبْتَدِئً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا

يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ

يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْأَسْمَاءِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَّا مَا كَشَفْتَ كَرْبِيْ وَنَفَّسْتَ هَمِّيْ وَفَرَّجْتَ غَمِّيْ وَأَصْلَحْتَ حَالِيْ۔

اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے دُعا کرو اور اس وقت اپنا داہنا رخسار زمین پر رکھ کر سجدے میں سو مرتبہ کہو یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَایَ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَایَ۔ پھر بایاں رخسار رکھ کر سو مرتبہ کہو اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اور اس کے بعد اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اتنی دفعہ کہ سانس قطع ہو جائے خداوند عالم اپنے کرم سے تمہاری حاجت پوری فرمائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ ابو الحسین کہتے ہیں کہ یہ سُن کر میں اس نماز و دُعا میں مشغول ہو گیا اور وہ صاحب چلے گئے جب فارغ ہوا تو باہر نکل آیا تاکہ ابوجعفر سے دریافت کروں کہ یہ کون صاحب تھے اور کس طرح اندر داخل ہوئے سب دروازے بند دیکھ کر میں متعجب تھا مگر یہ خیال کیا کہ شاید آنے جانے کا کوئی اور راستہ بھی ہو جو میرے علم میں نہیں ہے جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دروازے اوّل ہی سے اسی طرح بند ہیں جس طرح تم دیکھتے ہو اور میں نے کسی کے لئے دروازہ نہیں کھولا تب میں نے واقعے کی صورت بتائی جس کو سُن کر وہ کہنے لگے کہ یہ ہمارے مولا امام زماں علیہ السّلام ہیں جن کی زیارت مجھ کو ایسی شبوں میں روضۂ مبارکہ کے خالی ہونے کے وقت اکثر ہوتی رہی ہے پس ان کے اس بیان سے حضرت کی نعمت زیارت کے فوت ہونے پر میں بہت متاسف ہوا اور صبح کو اسی موضع کی طرف چلا گیا جہاں چھپا ہوا تھا اسی روز ابن صالحان کے آدمی ملاقات کے لئے میری تلاش میں وہاں پہنچے جن سے میرے بعض دوستوں نے بات چیت کی ان کے پاس حاکم کی طرف سے میرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحفظ و امان کی تحریر بھی تھی اور خود اس کے ہاتھ کا ایک رقعہ بھی تھا جس میں ہر طرح مجھ کو اطمینان دلایا گیا تھا بالآخر میں چلا گیا جب پہنچا تو خلافِ معمول اس نے اٹھ کر مجھ کو سینہ سے چپٹا لیا اور کہا کہ تم نے یہ نوبت پہنچائی کہ حضرت صاحب الزماں علیہ السلام سے بھی میری شکایت کی ہے میں نے شب جمعہ حضرتؑ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو تمہارے ساتھ حسن سلوک کا حکم ایسی سختی کے ساتھ فرما رہے ہیں جس سے میں ڈر گیا،، اس کے اس بیان کے بعد میں نے بھی حضرتؑ کی زیارت کا پورا واقعہ بیان کیا جس کو سُن کر وہ بہت متعجب ہوا اور میرے ساتھ نہایت نیکی سے پیش آنے لگا اور مولا کی برکت سے وہ برکات حاصل ہوئے جن کا کبھی خیال بھی نہ ہوتا تھا ،،

۶۹

ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے کتاب مہج الدعوات میں یہ روایت نقل فرمائی ہے محمد بن علی علوی حسینی ساکن مصر کہتے ہیں کہ والی مصر کی طرف سے میں ایک ایسے امر عظیم میں مبتلا ہوا جس کی بنا پر مجھ کو جان کے خوف سے بھاگنا پڑا اول بقصد حج حجاز آیا وہاں سے عراق گیا تاکہ روضۂ مُبارکہ جناب سید الشہداؑ میں پناہ لوں پندرہ روز کربلائے معلّٰے رہا رات دن . . . تضرع وزاری میں گزارے اور حضرت صاحب العصر علیہ السّلام کی زیارت سے خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں مشرف ہوا حضرت نے فرمایا کہ حسین علیہ السّلام تم سے فرماتے ہیں کہ بیٹا تم اس سے ڈر گئے میں نے عرض کیا وہ میرے ہلاک کرنے پر آمادہ تھا جس کی شکایت اپنے مولا کی بارگاہ میں لے کر آیا ہوں حضرت نے فرمایا کہ تم وہ دعائیں کیوں نہیں پڑھتے جن کو پیغمبران گزشتہ پڑھتے رہے ہیں اور خداوند عالم نے ان سے بلاؤں کو دفع فرمایا ہے میں نے عرض کیا کہ کیا پڑھوں فرمایا کہ شب جمعہ غسل کرکے نماز شب پڑھو جب سجدہ شکر کر چکو تو اس طرح بیٹھ کر کہ زانو زمین سے لگے ہوئے ہوں یہ دُعا پڑھو جو حضرت نے ذکر فرمائی اور پانچ شبوں میں ایسا ہی ہوتا رہا کہ حضرت تشریف لاتے اور وہ دُعا تعلیم فرماتے یہاں تک کہ مجھے خوب اچھی طرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یاد ہوگئی تب میں نے شب جمعہ کو غسل کرکے کپڑے بدلے عطر لگایا نماز پڑھی سجدہ شکر بجا لایا اور اس دعا کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دُعا کی جس کے بعد شنبہ کی رات کو پھر حضرت تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ اے محمدؐ تمہاری دُعا قبول ہوگئی اور دُعا سے تمہارے فارغ ہونے کے بعد تمہارا دشمن مارا گیا،، یہ خوشخبری سُن کر صبح کو میں مصر کی طرف روانہ ہوا راستہ میں اپنے ایک ہمسایہ مرد مومن سے ملاقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ شب جمعہ ہی میں اس کا سر کاٹا گیا اور وہی صورت ہوئی جو مولا نے فرمائی تھی۔

یہ دُعا وہ ہے جو دُعاء علوی مصری کے نام سے مشہور ہے اور کتاب مذکور میں موجود ہے اس کا عنوان یہ ہے رَبِّ مَنْ ذَا الَّذِیْ دَعَاكَ فَلَمْ تُجِبْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَسْئَلَكَ فَلَمْ تُعْطِهٖ ۔

۷۰

ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے نہج الدعوات کے آخر میں دُعاء عبرات کے متعلق فرمایا ہے کہ میرے برادر دوست سید سعید رضی الدین محمدؐ بن محمدؐ قاضی آوی نے عجیب وغریب واقعہ نقل کیا کہ وہ ایک مصیبت میں گرفتار ہوگئے تھے اس زمانہ میں انہوں نے اپنی کتاب میں چند ورق رکھے ہوئے دیکھے جن پر یہ دُعا لکھی ہوئی تھی جب اس کو نقل کیا تو اصل غائب ہوگئی،، اس کی تفصیل نجم ثاقب میں اس طرح ہے کہ انہوں نے حضرت حجتؑ علیہ السّلام کو خواب میں دیکھا اور رو رو کر عرض کیا کہ مولا ان ظالموں کے ظلم سے میری خلاصی کے لئے شفاعت فرمادیجئے حضرتؑ نے فرمایا کہ دعا عبرات پڑھو عرض کیا یہ کون سی دُعا ہے فرمایا کہ تمہاری مصباح میں ہے پھر عرض کیا کہ اس میں تو نہیں ہے فرمایا دیکھو اسی میں مل جائے گی جب خواب سے بیدار ہوئے تو نماز صبح پڑھی اور مصباح کو کھولا دیکھا کہ اوراق کے درمیان میں کچھ ورق رکھے ہیں جن پر یہ دُعا لکھی ہے انہوں نے اس کو چالیس مرتبہ پڑھا نتیجہ یہ ہوا کہ جس حاکم کے یہ قیدی تھے اس کی معتمد بیوی نے امیرالمومنین علیہ السّلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو یہ فرماتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ تیرے شوہر نے میرے فرزند کو گرفتار کر کے کھانا پینا اس پر تنگ کر رکھا ہے کہہ دے کہ اگر رہا نہ کیا تو سارا گھر ویران کر دیا جائے گا اس کے بعد محمد آوی عزّت کے ساتھ چھوڑ دیئے گئے۔

دعاء عبرات ان الفاظ سے شروع ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَارَاحِمَ الْعِبْرَاتِ وَیَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ۔

۱۷

صاحب نجم ثاقب علامہ نوری طبرسی علیہ الرحمتہ نے طول عمر کی بحث میں یہ واقعہ تحریر فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی کتاب لواقح الانوار میں لکھتے ہیں کہ شیخ صالح عابد زاہد شیخ حسن عراقی سے ایک دفعہ ابو العباس حریثی اور میں ملے تو انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسا واقعہ سناتا ہوں جس سے جوانی سے لے کر اب تک کی میری حالت تم سمجھ لوگے میں عنفوان شباب میں مشغول معصیت رہا کرتا تھا ایک روز جامع بنی امیّہ کی طرف چلا گیا دیکھا کہ ایک شخص کرسی پر بیٹھے ہوئے امام مہدی علیہ السلام اور ان کے خروج کے حالات بیان کر رہے ہیں جن کو سن کر میرا دل بہت خوش ہوا اور حضرت کی محبّت میں سال بھر برابر یہ دعا کرتا رہا کہ خداوند عالم مجھ کو ملاقات کا موقع عطا فرمائے ایک روز بعد مغرب مسجد میں تھا جو دیکھا کہ ایک صاحب جبّہ پہنے عجمی عمامہ باندھے ہوئے تشریف لائے اور میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ہم سے ملنے کی تمہیں کیا حاجت درپیش ہے میں نے کہا آپ کون ہیں فرمایا میں مہدیؑ ہوں یہ سنتے ہی میں نے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ حضرت میرے یہاں تشریف لے چلیں فرمایا اچھا مگر مکان خالی ہو کہ وہاں کوئی اور نہ آنے پائے چنانچہ میں نے انتظام کر دیا اور حضرت نے قیام فرما کر کچھ اذکار تعلیم فرمائے اور حکم دیا کہ ایک روز روزہ رکھو دوسرے دن افطار رہے ہر شب پانچ سو رکعت نماز پڑھو اور سونے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے نہ لیٹو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے پس جب حضرت جانے لگے تو فرمایا کہ اے حسن اب تم کسی کی نہ سننا جو کچھ تم نے حاصل کیا یہ تمہارے لئے کافی ہے اور کہیں سے تمہیں اتنا نہ ملے گا لہٰذا بے فائدہ کسی کا احسان اپنے اوپر مت لینا میں نے عرض کیا کہ بسر و چشم تعمیل کروں گا اس کے بعد حضرت کو رخصت کرنے کے لئے میں باہر چلا مگر دروازے پر پہنچ کر فرمایا کہ بس یہیں سے" اور تشریف لے گئے اب اس واقعہ کو سو برس ہو گئے ہیں اس وقت حضرت نے اپنی عمر چھ سو بیس سال کی فرمائی تھی۔

شیخ حسن عراقی کا شمار معمرین علماء اہلسنّت میں ہوتا ہے ان کا یہ واقعہ صاحب لواقح کا بیان ہے جو گروہ اہلسنّت کے بہت بڑے عالم ومشہور عارف ہیں اور بہت سی کتابیں ان کی مصنفہ ہیں۔

واقعات سوالات وجوابات

۲ ے

قصص العلماء میں ہے کہ ایک مرتبہ شب جمعہ کو علامہ حلی علیہ الرحمۃ جن کا پہلے واقعہ ۲۹ میں ذکر ہو چکا ہے سوار ہو کر کربلائے معلّے تنہا جا رہے تھے کہ راستہ میں کسی مقام پر ایک صاحب کا ساتھ ہو گیا جو باتیں کرتے ہوئے پیدل چلتے رہے اور چلتے چلتے کچھ علمی مسائل پر گفتگو ہونے لگی جس سے علامہ کو اندازہ ہوا کہ یہ تو بڑے صاحب علم ہیں تب علامہ نے اپنے بعض مشکل مسئلوں کو ان سے حل کیا یہاں تک کہ کسی مسئلہ میں انہوں نے علامہ کی رائے کے خلاف اپنا فتویٰ بیان کیا جس سے علامہ نے انکار کیا اور کہا کہ اس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی ان صاحب نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے اس کے متعلق ایک حدیث کتاب تہذیب میں شیخ طوسی نے بیان کی ہے جو فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ جواب سُن کر علاّمہ بہت متحیّر ہوئے اور یہ بھی دریافت کیا کہ اس زمانہ میں حضرت حجّت علیہ السّلام کی زیارت کا شرف حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں مگر یہ کہتے کہتے ہاتھ سے تازیانہ گر گیا جس کو انہیں صاحب نے جھک کر اٹھایا اور علاّمہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ کیوں نہیں دیکھ سکتے حالانکہ ان کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہ سن کر علاّمہ ایسے بیقرار ہوئے کہ بے اختیار اپنے کو سواری سے گرا دیا تاکہ حضرت کے پائے مبارک کو بوسہ دیں لیکن غش آ گیا جب ہوش ہوا تو حضرت غائب ہو چکے تھے پھر کر بلائے معلّے سے واپس ہو کر کتاب تہذیب کو دیکھا تو وہ حدیث جس کا حوالہ دیا گیا تھا اسی صفحہ و سطر پر موجود تھی پس علاّمہ نے اپنے ہاتھ سے حاشیہ پر لکھ دیا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی خبر حضرت صاحب الامر علیہ السّلام نے دی ہے اور اس کے صفحہ و سطر کو بتایا ہے۔

۴۷

صاحب کتاب دُرّ منثور آقا شیخ علی نے اپنے والد ماجد آقا شیخ محمدؐ شارح استبصار وغیرہ فرزند صاحب معالم کے حالات میں لکھا ہے جو بڑے مقدس جلیل القدر بزرگ تھے اور جن کا قیام مکّہ معظّمہ میں رہا ۱۰۳۰ھ میں وہیں رحلت فرمائی اور قریب مزار حضرت خدیجہ کبرےٰ دفن ہیں مرحوم کے انتقال کے بعد ان کے پاس سے رات بھر تلاوت قرآن کی آوازیں آتی رہتی تھیں۔ ان کے مقامات عالیہ میں سے یہ واقعہ مشہور ہے کہ وہ طواف کر رہے تھے کہ ایک صاحب نے ان کو جاڑوں کے زمانہ کا وہ پھول دیا جس کا موسم نہ تھا اور نہ ان اطراف میں ہوتا ہے انہوں نے سوال کیا کہ آپ یہ کہاں سے لائے جواب میں فرمایا کہ خرابات سے پھر فوراً ان پر نگاہ کرنی چاہی تو نظر نہ آئے۔

اسی کی مثل علاّمہ مجلسی علیہ الرحمتہ نے بحار الانوار میں آقا میرزا محمد استرآبادی صاحب رجال کبیرہ وغیرہ کے متعلق نقل فرمایا ہے جن کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتقال ۱۰۲۸ھ میں ہوا یہ بزرگ بھی مجاور مکّہ معظمہ تھے ہو سکتا ہے دونوں حضرات کا ہمنام ہونا ہمعصر ہوتا ایک شہر میں رہنا راوی کے لیئے باعث اشتباہ ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں صاحبان کو یہ شرف حاصل ہوا ہو اس واقعہ میں خرابات سے مقصود بظاہر مغربی جزیروں میں کا ایک جزیرہ ہے جو اس نام سے موسوم رہا ہے اس واقعہ میں اگرچہ حضرت حجت علیہ السلام کا ذکر صاف صاف نہیں ہے لیکن یہ واضح ہے کہ ایسی صورت خود حضرتؑ یا حضرت کے متعلقین ہی سے متعلق ہو سکتی ہے ۔

۴۷

عالم ربّانی آخوند ملّا محمد تقی مجلسی اوّل علیہ الرحمتہ نے جن کا پہلے واقعہ ۲۱ میں تذکرہ ہو چکا ہے شرح من لا یحضرہ الفقیہ کی جلد چہارم میں بیان فرمایا ہے کہ میں اوائل بلوغ میں رضاء خداوندی کا طالب اور اذکار الٰہیہ میں ایسا مشغول رہا کرتا تھا کہ قرار نہ تھا یہاں تک کہ میں نے بیداری و خواب کی درمیانی حالت میں اصفہان کی جامع مسجد قدیم میں حضرت حجتؑ علیہ السّلام کو تشریف فرما دیکھا سلام عرض کیا اور پائے اقدس کو بوسہ دینا چاہا لیکن حضرت نے روک لیا تب میں نے دست مبارک کو چوما اور چند مسئلے دریافت کئے جو میرے لئے مشکل ہو رہے تھے جن میں سے ایک یہ کہ اپنی نماز کے متعلق وسوسے میں رہتا ہوں کہ جیسی چاہیئے ویسی نہیں ہوتی اس کی وجہ سے قضا میں مصروف رہا کرتا ہوں اور یہ کہ مجھ کو نماز شب میسّر نہیں ہوتی جس کے بارے میں شیخ بہائی سے میں نے سوال کیا تھا تو انہوں نے یہ حکم دیا کہ نماز شب کے قصد سے ظہر و عصر و مغرب پڑھ لیا کرو چنانچہ میں یہی کرتا رہا پھر کیا نماز شب پڑھوں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ نماز شب پڑھو اور اسی طرح مصنوعی نماز بجا نہ لاؤ جیسی پڑھتے ہو اس کے علاوہ کچھ دوسرے مسائل بھی پیش کئے جو یاد نہیں رہے اور یہ بھی عرض کیا کہ مولا حضرت کی خدمت میں مجھے حاضری کا موقع نہیں مل سکتا لہٰذا کوئی ایسی کتاب عطا فرما دیجئے جس پر ہمیشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمل کرتا رہوں فرمایا کہ تمہارے لئے ہم نے ایک کتاب مولانا محمد تاج کو دے دی ہے ان کے پاس جا کر لے لو پس میں اس حکم پر مسجد کے اس دروازے سے نکل کر جو حضرت کے مقابل تھا محلہ دار بطیخ کی طرف چلا گویا کہ میں ان صاحب کو پہچانتا تھا جن کا حوالہ حضرت نے دیا تھا جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے کہ حضرت صاحب العصر علیہ السّلام نے تمہیں بھیجا ہے اور ایک پرانی کتاب اپنی بغل سے نکال کر مجھے دی جس کو میں نے کھولا تو وہ دعاؤں کی کتاب تھی میں نے چوما اور آنکھوں سے لگایا پھر اس ارادہ کے ساتھ واپس ہونے لگا کہ حضرت کی خدمت میں پہنچوں بس یہاں تک دیکھ کر میں پوری طرح بیدار ہو گیا، اٹھ بیٹھا مگر کتاب کو نہ پایا جس پر رات بھر روتا رہا صبح ہوئی تو نماز و تعقیبات سے فارغ ہو کر اس خیال سے شیخ بہائی کی خدمت میں چلا کہ مولانا محمد وہی ہیں اور علما میں ان کی شہرت کی بنا پر حضرت نے تاج فرمایا ہے جب مدرسہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ صحیفۂ کاملہ کے مقابلہ میں مشغول ہیں اور سیّد صالح امیر ذوالفقار پڑھتے جاتے ہیں میں اس وقت اندوہ و غم کی وجہ سے جو مجھ پر طاری تھا یہ بھی نہ سمجھ سکا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں ظاہرا صحیفۂ کاملہ کی سند میں گفتگو تھی اسی حالت میں تھوڑی دیر بیٹھا کہ وہ بھی فارغ ہو گئے تب میں نے شیخ سے اپنا خواب بیان کیا اور کتاب کے نہ ملنے پر روتا رہا شیخ نے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے علوم و معارف اور تمام ان چیزوں کی بشارت ہے جن کے تم ہمیشہ خواہش مند رہے ہو۔" شیخ تصوّف کی طرف مائل تھے اور بیشتر میں ان کی خدمت میں رہتا تھا مگر ان کے فرمانے سے قلب کو تسکین نہ ہوئی اور روتا ہوا وہاں سے اٹھ آیا متفکر تھا کہ یکایک دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اس طرف جاؤں جہاں خواب کے عالم میں گیا تھا چنانچہ اسی جانب چلا جب محلہ دار بطیخ میں پہنچا تو ایک مرد صالح مل گئے جن کا نام آقا حسن اور لقب تاج تھا سلام علیک ہوئی کہنے لگے میرے پاس کچھ وقف کتابیں ہیں طالب علم لے جاتے ہیں مگر شرائط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقف کی پابندی نہیں کرنے لیکن تم عمل کرو گے لہٰذا آؤ اور ان کتابوں کو دیکھ لو جس کی ضرورت سمجھو لے جاؤ پس میں ان کے اس کہنے پہ ان کے کتب خانہ گیا اور پہلی وہ کتاب جو انھوں نے مجھے دی اس کی وہی صورت تھی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی اس پہ میں نے رونا شروع کر دیا اور کہا کہ بس مجھ کو یہی کافی ہے جب کتاب کو کھولا تو وہ صحیفۂ کاملہ تھی جس کو لے کر میں شیخ کے پاس پہنچا اور اس نسخہ سے مقابلہ کیا جو ان کے پردادا کا نوشتہ تھا اور میرے پاس کا نسخہ شہید علیہ الرحمتہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا پھر صحیفہ کی جلدیں لے لے کر مقابلہ کے واسطے میرے پاس لوگ آنے شروع ہو گئے اور حضرت حجّت علیہ السلام کے اس عطیہ کی برکت سے شہر شہر گھر گھر خصوصاً اصفہان میں صحیفۂ کاملہ کی روشنی آفتاب کی طرح پھیل گئی اور بہت سے لوگ نیکوکار و اہل دعا و مستجاب الدعوات ہو گئے جو حضرت کے معجزہ کا اثر ہے اور خداوند عالم نے اس صحیفہ کے سبب سے جو نعمتیں مجھ کو عطا فرمائیں ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔"

صاحب نجوم السّما نے لکھا ہے کہ صحیفۂ کاملہ کا ہر قلمی نسخہ جناب ممتاز العلماء سیّد محمد تقی صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کے کتب خانہ لکھنؤ میں موجود ہے جس کی زیارت سے میں مشرف ہوا ہوں اور مشہور ہے کہ موصوف کے جدِ بزرگوار کے زمانہ میں کوئی شخص فروخت کرنے کے لیئے اس کو لایا تھا اور آنجناب نے خرید فرمالیا شیخ بہائی کا اس واقعہ میں ذکر آیا ہے وہ جناب شیخ بہاؤالدین محمد بن حسین بن عبدالصمد حارثی ہمدانی عاملی ہیں جو منتہائے فضل و کمال پر فائز ہوئے اپنے والد کے ہمراہ دیارِ عجم میں تحصیل علوم فرمائی اس کے بعد درویشی و سیاحت کی طرف راغب رہے تیس سال اسی میں گزارے بہت سی کتابوں کے مصنّف ہیں جامع عباسی آپ ہی کی مشہور کتاب ہے جناب میرباقر داماد علیہ الرحمتہ کے ہمعصر اور اخوند ملّا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمتہ کے استاد تھے۔ شہر بعلبک میں پیدا ہوئے مشہد مقدّس میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دفن ہیں ۹۵۳ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۰۳۱ھ میں انتقال فرمایا اس حکایت میں شہید سے مقصود شہید اول علیہ الرحمۃ ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جہاں بھی لفظ شہید مطلق استعمال ہو، اس سے مراد شہید اول ہوتے ہیں اور دیگر حضرات کے لئے شہید کے ساتھ ثانی و ثالث کی قید ہوتی ہے۔

۷۵

جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمۃ جن کا پہلے ذکر واقعہ ۴۰ میں ہو چکا ہے کتاب اثبات الہداۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں میرا قیام کاظمین میں تھا حضرت حجّت علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ابراہیم کے نام کے یہاں تشریف رکھتے ہیں میں حاضر خدمت ہوا اور اظہارِ معجزہ کا سوال کرنا چاہتا تھا مگر حضرت نے پہلے ہی فرما دیا کہ یہ وقت معجزہ طلب کرنے کا نہیں ہے میں نے ابھی خروج نہیں کیا جب ایسا ہوگا تب جو چاہو پوچھ لینا اس کے بعد حضرت گفتگو فرماتے رہے پھر گھوڑا لانے کا حکم دیا کہ سوار ہوں گھوڑا حاضر کیا گیا اور سوار ہونے سے قبل فرمایا کہ ہمیں اس زین کی ضرورت نہیں یہ ہم نے اس شیخ کو دے دیا تاکہ اس سے برکات حاصل کرے جس پر میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس کو تبرک کیسے سمجھوں حالانکہ اس کے مالک سے میں نے کوئی معجزہ نہیں دیکھا اس وقت حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور مسکرا کر فرمایا کہ اس زین کے ذریعہ سے برکت و اعجاز کا ظہور ہوگا در یہ خواب دیکھ کر میں بیدار ہوا اور اس کے بعد بڑے بڑے خطروں مہلکوں کا مقابلہ ہوتا رہا لیکن خداوند عالم نے بابرکتِ حضرت ہر مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔

بیانِ ملاقات حضرت حجّت علیہ السّلام میں ایسے خوابوں کی عظمت کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرات چہاردہ معصومین علیہم السّلام کی زیارت سوتے میں ایسی ہی ہے جیسے بحالت بیداری ان حضرات کی خدمت میں حاضری۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۶

شیخ موصوف نے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں حضرت حجّت علیہ السلام کو مشہد مقدس میں وہاں تشریف فرما دیکھا جہاں میں درس دیا کرتا تھا حضرتؑ کی خدمت میں پہنچ کر دست مُبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا حضرت چند مسئلوں کے جوابات چاہتا ہوں فرمایا کہ لکھو تاکہ سب کے جواب تحریر کر دیئے جائیں اور فراموش نہ ہوں یہ فرماکر دوات کاغذ میری طرف کر دیا میں نے چار مسائل لکھے اور جوابوں کے لئے جگہ چھوڑ دی جن کو حضرت اپنے دست مُبارک سے تحریر فرمانے لگے۔

۷۷

شیخ موصوف نے اپنی اسی کتاب میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حجّت علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور جلدی سے قریب پہنچا سلام کیا اور چاہتا تھا کہ ظہور کا وقت دریافت کروں جو حضرت نے سوال سے پہلے ہی جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ قریب ہے اور غیب کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے بعد اور سوالات دِل میں آئے لیکن حضرت نے اول ہی ان کے جوابات سے آگاہ فرما دیا۔

۷۸

صاحب مفتاح الکرامہ علاّمہ سیّد جواد عاملی جو علاّمہ بحرالعلوم آقا سیّد مہدی طبا طبائی کے خاص شاگرد تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات کو اُستاد بحرالعلوم نجف کے دروازے سے نکلے میں بھی اس طرح پیچھے پیچھے رہا کہ دکھائی نہ دوں یہاں تک کہ وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور مقام صاحب الامر علیہ السلام پر پہنچ کر ان بزرگ سے جو وہاں تشریف فرما تھے کچھ سوالات کئے اور جوابات لیئے جن کے منجملہ یہ بھی پوچھا کہ بزمانہ غیبت خصوص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احکام میں صورت تکلیف کیا ہے فرمایا کہ ادلۂ ظاہرہ پر عمل کرنا اور ان سے مستفید ہونا۔

۷۹

صاحب جنۃ الماوےٰ و نجم ثاقب تحریر فرماتے ہیں کہ عالم عامل و فقیہہ کامل جناب آقا سیّد محمد کاظمینی نے جن کا پہلے واقعہ ۵۲ میں ذکر ہو چکا ہے ۱۳۰۲ھ میں یہ واقعہ مجھ سے نقل فرمایا جو بغداد کے ایک تاجر حاجی علی پسر قاسم علی کرادی سے متعلق ہے اور وہ ابھی بقید حیات ہیں بہت متدیّن و معتمد ادا حقوق مالیہ کے پابند ایسے نیک آدمی ہیں جنہوں نے اس خیال سے کہ مخالف لوگ مذاق بنائیں گے اور اپنے عوام فخر و تنز یہ نفس سے نسبت دیں گے عام طور پر اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ خاص لوگوں کے دائرہ میں محدود رکھا تھا اوّل آقا کاظمینی نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا پھر مدّت کے بعد جب حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے خود پوری کیفیت کہی۔

حاجی موصوف کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مال امام علیہ السلام سے اسّی تومان میرے ذمّہ ہو گئے تھے اور نجف کے تاجروں پر میرا کچھ مطالبہ تھا جب ایک زیارت مخصوصی میں نجف اشرف گیا تو زیارت سے فارغ ہو کر میں نے اپنے قرضے ان لوگوں سے وصول کئے اور بیس تومان جناب شیخ مرتضےٰ اعلی اللہ مقامہ کی خدمت میں اور بیس تومان جناب شیخ محمد حسین کاظمینی کو بیس تومان جناب شیخ محمد حسین شروقی کو پہنچائے بیس تومان میرے ذمّہ باقی رہ گئے جن کے لئے یہ خیال تھا کہ جناب شیخ محمد حسن آل یٰسین کو واپسی میں کاظمین پہنچاؤں گا جب لوٹ کر بغداد آیا تو مناسب سمجھا کہ جلدی سے اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤں چنانچہ روز پنجشنبہ کاظمین پہنچا اور زیارت سے فراغت کے بعد جناب شیخ مذکور کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیس تومان میں سے کچھ تو میں نے حاضر کر دیئے کچھ رہ گئے جن کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متعلق میں نے وعدہ کر لیا کہ بعض اجناس کی فروختگی کے بعد حسب ارشاد بتدریج ادا کر دوں گا اور میں اسی روز شام کو اپنی ضرورت کی بنا پر بغداد کی طرف پیدل روانہ ہو گیا تہائی راستہ طے کیا تھا دیکھا کہ ایک جلیل الشان شخص بغداد کی طرف سے پا پیادہ آ رہے ہیں جب قریب پہنچے تو میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب سلام دیا اور ٹھہر گئے سر پر سبز عمامہ اور رخسار مبارک پر سیاہ تل تھا مجھ سے فرمایا کہ حاجی علی خیریت ہے کہاں جانے ہو میں نے کہا کاظمین علیہما السلام کی زیارات سے مشرف ہو کر آ رہا ہوں اور بغداد جاتا ہوں فرمایا یہ رات شب جمعہ ہے اس میں وہاں کیوں نہ رہے میں نے عرض کیا کہ ایک ضروری کام کی وجہ سے مجبور ہو گیا فرمایا نہیں تم مجبور نہیں ہو، ہمارے ساتھ واپس چلو اور یہ شب اپنے اماموں کے پاس گزارو کل اپنی ضرورت پوری کر لینا ان کے اس کلام سے میرا دل ایسا خوش ہوا کہ تعمیل فرمائش کے لئے تیار ہو گیا اور ان کے ہمراہ واپس ہونے لگا چلتے میں راستہ کی یہ صورت دیکھی کہ داہنی جانب نہایت صاف شفاف پانی کی نہر جاری ہے اور سروں پر ایسے درختوں کا سایہ ہے جو انگور انار لیمو وغیرہ بے موسم پھلوں سے بیک وقت بھرے ہوئے ہیں مگر اس وقت اس عجیب امر کی طرف کچھ توجہ نہ ہوئی البتہ دل میں یہ خیال گزرا کہ ان صاحب نے میرا نام لیا حالانکہ میں ان کو نہیں پہچانتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی دل میں یہ کہا کہ شاید یہ مجھے جانتے ہوں اور میں بھول گیا ہوں پھر اس خیال سے کہ یہ سیّد ہیں اور حق سادات کے خواہشمند ہو سکتے ہیں میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خود نواضع کروں اور مال امام علیہ السلام سے کچھ ان کی خدمت میں پیش کر دوں میں نے عرض کیا سیّد تا میرے پاس آپ حضرات کے حقوق میں سے کچھ باقی ہے جس کے لئے جناب شیخ محمد حسن کی طرف رجوع کر چکا ہوں تا کہ ان کی اجازت سے سادات کو پہنچ جائے جس پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے متبسّم ہو کر فرمایا کہ ہاں تم نے ہمارا کچھ حق ہمارے وکلاء نجف اشرف کے پاس بھی پہنچایا ہے اس وقت میری زبان پر یہ بھی جاری ہو گیا کہ جو کچھ میں نے ادا کیا وہ مقبول ہے فرمایا ہاں پھر میرے دل میں خیال آیا کہ انہوں نے علماء کو وکلاء کہا ہے اور یہ بڑی بات ہے اس لئے میں نے پوچھا کہ کیا علماء حقوق سادات حاصل کرنے کے وکیل ہیں مگر یہ کہتے ہی مجھ کو غفلت نے گھیر لیا جس کے بعد میں نے عرض کیا سیّدنا ایک سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ شیخ عبدالرزاق مرحوم ایک مدرس تھے ان کو یہ کہتے ہوئے میں نے سُنا ہے کہ جو شخص عمر بھر دنوں میں روزے رکھے راتیں عبادت میں گزارے چالیس حج چالیس عمرے بجا لائے اور صفا و مروہ کے درمیان مر جائے لیکن دوستداران امیرالمومنین علیہ السّلام سے نہ ہو تو یہ سب بیکار ہے فرمایا ہاں اس کے لئے کچھ نہیں ہے پھر میں نے کہا سیّدنا ایک اور سوال ہے فرمایا پوچھو عرض کیا کہ روضہ خواں یہ روایت پڑھا کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک ہودج ہے جس میں فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبریٰ علیہما السلام تشریف رکھتی ہیں کسی نے پوچھا کہ کہاں جا رہی ہیں جواب دیا کہ آج کی شب شب جمعہ ہے زیارت امام حسین علیہ السلام کو جاتی ہیں اور کچھ رقعے ہودج سے گرتے ہوئے دیکھے جن میں لکھا ہوا تھا اَمَانٌ مِنَ النَّارِ لِزُوَّارِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَمَانٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی شب جمعہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں کے لئے آگ سے پناہ ہے روز قیامت آتش دوزخ سے امان ہے اور کیا یہ روایت صحیح ہے فرمایا ہاں صحیح ہے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر میں نے کہا سیدنا ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کہو عرض کیا کہ میں حضرت امام رضا علیہ السّلام کی زیارت سے مشرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا ہوں آیا یہ خبر صحیح ہے کہ حضرت اپنے زائرین کے لیئے جنّت کے ضامن ہیں فرمایا کہ ہاں وہ امام ضامن ہیں میں نے کہا ایک چھوٹا سا سوال اور ہے فرمایا پوچھو عرض کیا میری زیارت امام رضا علیہ السلام مقبول ہے فرمایا انشاء اللہ تعالےٰ مقبول ہے پھر میں نے کہا سیدنا ایک اور ہے فرمایا بیان کرو عرض کیا کہ سفر مشہد مقدس میں میرے رفیق اور مصارف میں شریک حاجی محمد حسین پسر حاجی احمد کی زیارت مقبول ہے فرمایا ہاں عبد صالح کی زیارت قبول ہے پھر میں نے کہا ایک اور سوال ہے فرمایا بسم اللہ میں نے عرض کیا کہ اہل بغداد سے دوسرے تاجر لوگ جو میرے ہمسفر تھے ان کی زیارت بھی قبول ہے یہ سُن کر رُخ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا میں بھی خاموش ہوگیا بالآخر ہم مذکورہ راستہ سے بغیر کسی کوچہ و بازار سے گزرتے ہوئے کفش برادری کے قریب صحن مقدس میں داخل ہو گئے اور باب المراد کی طرف سے ہم ایوان میں پہنچے اور ان سیّد جلیل نے نہ درِ سواق پہ توقف فرمایا نہ اذن دخول پڑھا یہاں تک کہ روضۂ مبارکہ کے دروازے کے قریب پائین پا حضرت موسےٰ کاظم علیہ السلام کے قیام کیا میں نے عرض کیا سیّد نا میں آپ کے ساتھ پڑھوں گا میں کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اسی طرح حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام تک سب معصومین علیہم السلام پر سلام کیا اور متبسّم ہو کر مجھ سے فرمایا کہ اس کے بعد کیا کہو گے میں نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ ۔ انہوں نے فرمایا عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ پھر اندر داخل ہو کر ضریح مبارک کے پاس زیارت پڑھی میں بھی ساتھ پڑھتا رہا اس کے بعد زیارت سے فارغ ہو کر وہ نماز میں مشغول ہو گئے میں بھی احتراماً ذرا پیچھے ہٹ کر نماز زیارت پڑھنے لگا اور دل میں خیال آیا کہ ان سے یہ درخواست کروں گا کہ شب میں میرے پاس رہیں تاکہ ضیافت و خدمت کا شرف حاصل کر دں لیکن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی طرف نگاہ کی تو وہ نظر نہ آئے میں نے جلدی سے تخفیفاً نماز پوری کی اور کھڑے ہو کر زیارت پڑھنے والوں میں نماز پڑھنے والوں میں اندر باہر سب جگہ تلاش کیا مگر وہ نہ ملے جب مایوس ہو گیا تب یہ بات دل میں آئی کہ یہ صاحب کون تھے اور ان معجزات کی طرف متوجہ ہوا جو اس تھوڑے سے وقت میں دیکھے تھے اور اپنے متنبہ نہ ہونے پر بہت متاسف ہوا کہ غفلت کے کیسے پردے پڑے رہے پھر تو ساری باتوں کی طرف توجہ ہو گئی میرا نام لے کر خطاب کرنا باوجود ضروری کام کے ان کے حکم کی بجا آوری میں بلا تامل واپسی کے لئے میرا آمادہ ہونا تخف والی ادائیگی کا ذکر اور علماء کو اپنے وکلاء سے تعبیر فرمانا نہر کے کنارے کنارے ایسے درختوں کے نیچے جو بغداد کے راستہ میں نہ کبھی دیکھے نہ سنے میرا ان کے ساتھ ساتھ چلنا سفر مشہد مقدس کے میرے ایک ہمراہی کو عبد صالح فرمانا اور دوسرے ہمسفر لوگوں کے ذکر پر جن کی بداعمالیوں سے میں واقف ہوں رخ پھیر لینا حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام پر سلام کے وقت گیارھویں امام کے نام کے بعد مجھ سے ارشاد پھر میرے اس ارادہ کے ہوتے ہی کہ شب میں اپنا مہمان رہنے کی تکلیف دونگا نظر سے غائب ہونا وغیرہ سب صورتیں پیش ہو گئیں جو اس امر کی قطعی شہادتیں ہیں کہ یہ بارھویں امام علیہ السلام تھے۔

یہ واقعہ کتاب نجم ثاقب اور جنۃ الماوی دونوں میں کسی قدر بعض باتوں کی کمی بیشی کے ساتھ نقل ہوا ہے جس کا سبب عرصہ دراز گزر جانے کے بعد مختلف اوقات میں علیحدہ علیحدہ چند حضرات سے حاجی علی کی گفتگو ہے انہوں نے خود اپنے بیانات میں ایسی صورت پیدا ہو جانے کی معذرت کی ہے کیونکہ ویسے ہی ایک قصہ کو زبانی دہرانے میں الفاظ بدل جاتے ہیں اور طویل مدت گزر جانے کے بعد تو کسی واقعہ کے بیان میں بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ کچھ باتیں یاد آئیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ رہ گئیں اگرچہ یہاں اس حکایت کے ذکر میں بعض زائد مضامین چھوڑ دیئے گئے ہیں لیکن اہل علم کی جماعت میں بیان کرنے والوں کی صداقت و دیانت تسلیم رہی ہے جس کی بنا پر یہ واقعہ جو باعتبار معنی نقل کیا گیا ثابت و محقق ہے اور اصل مقصد حاصل ہے۔

۸۰

کتاب فرج الھموم میں ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ایک ایسے شخص کی خبر کا ذکر کرتا ہوں جس کی سچائی اس بیان میں میرے نزدیک ثابت و محقق ہے ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اپنے مولا حضرت حجت علیہ السلام سے یہ سوال کیا تھا کہ میں بھی ان لوگوں میں ہو جاؤں جو اس زمانۂ غیبت میں حضرت کی صحبت و خدمت سے مشرف ہیں اور میں نے اپنی اس درخواست سے کسی کو مطلع نہیں کیا تھا لیکن رشید ابو العباس واسطی بتاریخ ۹ رجب ۶۳۵ھ روز یکشنبہ میرے پاس آئے اور خود ہی یہ کہنے لگے کہ آپ کے لئے یہ فرمایا ہے کہ ہمارا قصد تم پر مہربانی ہے اگر اپنے نفس کو صبر کا عادی بناؤ اور اس سے دل لگائے رہو تو تمہاری مراد حاصل ہو جائے گی اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کس کی طرف سے کہہ رہے ہو تو جواب دیا کہ حضرت حجت علیہ السلام کی طرف سے کہتا ہوں۔

۸۱

صاحب نجم ثاقب نے جناب آقا زین العابدین سلماسی اعلی اللہ مقامہ جو آیۃ اللہ بحر العلوم سید مہدی طباطبائی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگرد اور صاحب کرامت عالم تھے ان کے فرزند فاضل صالح میرزا محمد باقر سے نقل کیا ہے کہ میرزا محمد علی قزوینی جو بڑے عابد و زاہد شخص تھے اور جنہیں علم جفر و حروف کا بہت شوق تھا جس کی تحصیل میں انہوں نے بہت سے سفر بھی کئے تھے ان سے والد کے بہت دوستانہ تعلقات تھے ایک مرتبہ وہ سامرہ آئے جبکہ ہم لوگ وہاں تعمیر مشہد عسکریین علیہما السلام کے کام میں مشغول تھے اور ہمارے پاس ہی انہوں نے قیام کیا یہاں تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جب ہم اپنے وطن کاظمین واپس ہوئے تو وہ بھی آ گئے اور تین سال ہمارے یہاں مہمان رہے ایک روز انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب صبر نہیں ہوتا میرا سینہ پھٹا جاتا ہے اس لئے کہتا ہوں کہ آپ سے ایک حاجت ہے اور وہ یہ کہ جس وقت میں سامرہ میں مقیم تھا حضرت حجّت علیہ السّلام کو میں نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ وہ علم جس کو حاصل کرنے میں میں نے اپنی عمر صرف کی ہے اس کا مجھ پر کشف فرما دیجئے ارشاد فرمایا کہ وہ تمہارے مصاحب کے پاس ہے اور یہ اشارہ آپ کے والد ماجد کی طرف تھا جس پر میں نے عرض کیا کہ وہ اپنا راز مجھ سے پوشیدہ رکھتے ہیں فرمایا تم خواہش کرو وہ انکار نہیں کریں گے یہ خواب دیکھ کر میں اٹھا تا کہ ان کے پاس جاؤں دیکھا کہ وہ خود آ رہے ہیں قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں انہوں نے فرمایا کہ تم نے حضرت حجّت علیہ السّلام سے میری شکایت کی اور تم نے مجھ سے کب ایسی چیز کا سوال کیا تھا جو میرے پاس ہو اور میں نے دینے میں بخل کیا ہو یہ سُن کر میں بہت شرمندہ ہوا اور سر جُھکا لیا اب تین برس ہو رہے ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن آج تک اس علم کا ایک حرف بھی نہیں بتایا نہ مجھ کو کچھ عرض کرنے کی جرأت ہوتی ہے اور ابھی تک یہ بات میں نے کسی پر ظاہر نہیں کی لہٰذا آپ سے ہو سکے تو میری مدد کیجئے میرزا محمد باقر فرماتے ہیں کہ ان کے اتنے صبر و سکون پر مجھ کو بہت تعجّب ہوا اور والد کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ سُنا تھا عرض کیا اور یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کو کیسے یہ معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت حجّت علیہ السلام سے آپ کی شکایت کی ہے جواب دیا حضرتؑ ہی نے خواب میں مجھ سے ارشاد فرمایا تھا لیکن اپنا خواب بیان نہیں کیا۔

واقعات شفاء امراض و رفع شکایات

۸۲

بحار الانوار میں ایک معتمد شخص سے نجف اشرف کا یہ واقعہ نقل ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ میرا پرانا مکان جس میں ۷۸۹ھ سے رہتا ہوں ایک صاحب وصلاح مومن کا تھا جس کو حسین مدلّل کہتے تھے اور جو روضۂ مبارکہ کے جانب غرب و شمال میں صحن اقدس کی دیوار سے متصل واقع ہے اور اس کو ساباط حسین مدلّل کہا جاتا ہے۔ حسین بیوی بچّوں والا آدمی تھا ایک مرتبہ اس پر فالج کا ایسا اثر ہوا کہ حرکت پر قدرت نہ رہی بیماری کی طوالت سے عیال و اطفال کے لئے فاقوں کی نوبت پہنچ گئی تھی اس درمیان میں ایک شب کو کچھ رات گئے گھر والوں کی جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ تمام در و دیوار سے نور ساطع ہے سب حسین سے کہنے لگے کہ یہ کیا صورت ہے حسین نے جواب دیا کہ ابھی امام زماں علیہ السلام تشریف لائے تھے اور مجھ سے فرمایا کہ اٹھ بیٹھ میں نے عرض کیا کہ مولا آپ میری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں میں تو ہلنے پر بھی قادر نہیں ہوں پس حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کے اٹھا دیا جس سے میرا مرض بالکل جاتا رہا میں تندرست ہوگیا ہوں اور حضرت فرما گئے ہیں کہ یہ ساباط یعنی چھتہ میرا راستہ ہے جس سے اپنے جد کی زیارت کے لئے جایا کرتا ہوں رات کو اس کا دروازہ بند کر دیا کرو اس کے بعد حسین خود اٹھا اور امیرالمومنینؑ کی زیارت اور ادائے شکر الٰہی کے واسطے روضۂ مبارکہ میں حاضر ہوا اس روز سے یہ ساباط ساباطِ حسین مدلّل کے نام سے مشہور ہوگیا یہاں لوگ نذریں کرتے ہیں اور حضرت حجّت علیہ السّلام کی برکت سے اپنی مرادوں کو پہنچتے ہیں۔

۸۳

علامّہ ملّا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمتہ نے بحارالانوار میں چند واقعات اپنے قریبی زمانہ کے لوگوں سے نقل فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہل نجف کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا کہ کاشان کا رہنے والا ایک شخص کچھ لوگوں کے ہمراہ نجف اشرف آیا ان سب کا ارادہ حج بیت اللہ کا تھا مگر یہاں پہنچ کر وہ بے چارہ ایسا بیمار ہوا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاؤں بھی خشک ہوگئے چلنے کی طاقت نہ رہی اور حج کو نہ جا سکا باقی سب رفقاء چلے گئے اور اس کو ایک مرد صالح کے پاس چھوڑ گئے جس کا قیام صحن اقدس کے ایک حجرے میں تھا وہ دروازہ بند کر کے اس کو چھوڑ کر درّ نجف تلاش کرنے کے لئے صحرا کی طرف چلا جاتا جس کی وجہ سے اس کو تکلیف تھی بالآخر ایک روز اس بیمار کو کہنا پڑا کہ میرا دل تنگ ہوگیا اور اس جگہ تنہائی میں مجھ کو بڑی وحشت ہوتی ہے لہذا آج مجھے اپنے ساتھ لے چلو اور کسی جگہ ڈال دینا پھر جہاں چاہو چلے جانا چنانچہ چلتے وقت اس کو بھی اٹھایا اور جس طرح ہو سکا نجف سے باہر اس مقام پر پہنچا دیا جو مقام حضرت حجت علیہ السلام کہلاتا ہے اور وہیں حوض میں اپنی قمیض دھوئی اور ایک درخت پر پھیلا کر خود صحرا کی طرف چلا گیا بیمار کا بیان ہے کہ میں بہت دیر تک محزون و مغموم بیٹھا ہوا اپنی حالت پر غور کرتا رہا یہ سوچتا تھا کہ میرا انجام کیا ہوتا ہے ناگاہ ایک خوش رو جوان گندمی رنگ صحن میں داخل ہوئے مجھ کو سلام کیا اور حجرہ کے اندر چلے گئے وہاں محراب کے پاس بڑے خضوع و خشوع کے ساتھ چند رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ میں نے کبھی کسی کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہ دیکھا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میرے پاس آکر حال دریافت کیا میں نے کہا کہ سخت بلا میں مبتلا ہوں نہ تو بیماری دفع ہوتی ہے کہ تندرست ہو جاؤں نہ موت آتی ہے کہ راحت مل جائے انہوں نے فرمایا کہ غم نہ کرو خداوند عالم عنقریب دونوں چیزیں عطا فرمائے گا یہ کہہ کر وہ باہر چلے گئے میں نے دیکھا کہ وہ کپڑا جو درخت پہ پڑا تھا نیچے گر گیا ہے میں نے جا کر اس کو اٹھایا اور پھر دھو کر درخت پر ڈال دیا اسی اثنا میں یکا یک میں متوجہ ہوا کہ ابھی میں اٹھنے کے قابل نہ تھا اور اس وقت خود اٹھا راستہ بھی چلا نہ وہ درد ہے اور نہ وہ تکلیف ہے نہ بیماری کی کوئی صورت ہے اور بالکل ٹھیک ہوں جس سے سمجھ لیا کہ اس وقت حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حجّت علیہ السلام تشریف لائے تھے اور ان کے اعجاز و برکت سے خداوند عالم نے مجھے شفا عطا فرمائی ہے پس فوراً صحن سے باہر آیا اور صحرا میں چاروں طرف نگاہ ڈالی لیکن کوئی نظر نہ آیا اس وقت میں بہت پشیمان تھا کہ اول سے حضرت کو نہ پہنچانا اتنے میں حجرے والا میرا رفیق بھی آگیا جو میری حالت دیکھ کر بہت متحیّر ہوا میں نے سارا واقعہ بیان کیا جس کے سننے کے بعد وہ حسرت و افسوس کرتا رہا کہ حضرت کی زیارت اس کو نصیب نہ ہوئی پھر ہم دونوں اپنی قیام گاہ پر واپس آگئے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ کاشانی بہت دنوں صحت کے ساتھ اس حجرے میں رہا یہاں تک کہ اس کے ساتھی بھی حج کر کے واپس لوٹ آئے مگر پھر بیمار ہوا اور اسی میں انتقال ہوگیا صحن مقدس میں دفن ہوا اور وہ دونوں باتیں انہیں ایّام میں پوری ہوگئیں جن کی خبر حضرت نے دی تھی صحت بھی ہوئی اور موت بھی آئی۔

۸۴

بحار الانوار میں یہ واقعہ بھی نقل ہے کہ ایک شخص جس کا نام نجم اور لقب اسود تھا اور قریۂ وقوسا کا رہنے والا تھا جو کنارۂ فرات بزرگ کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کی بیوی فاطمہ نام کی تھی زن و شوہر دونوں بہت نیک و صالح تھے ان کے دو بچّے بھی تھے ایک لڑکا علی نام دوسری لڑکی زینب۔ مشیت الٰہی یہ ہوئی کہ ۷۱۲ھ میں دونوں میاں بیوی اندھے ہوگئے اور بڑا زمانہ انہیں اسی حالت میں گزر گیا ایک رات زوجہ کو یہ معلوم ہوا کہ جیسے اس کے چہرے پر کسی نے ہاتھ پھیرا اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تیری نابینائی کو دفع کر دیا ہے کھڑی ہو جا اور علی کے باپ یعنی اپنے شوہر کی خدمت کرتی رہنا کبھی کوتاہی نہ کرنا پس میں نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ سارا گھر نور سے معمور ہو رہا ہے جس سے مجھ کو یقین ہوگیا کہ یہ تشریف لانے والے حضرت حجّت علیہ السّلام تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۵

نجم ثاقب میں ہے کہ حلّہ میں مولا معظم جمال الدین بن شیخ فقیہہ قاری نجم الدین جعفر مرض فالج میں ایسے مبتلا ہوئے کہ اپنی جگہ سے نہ اٹھ سکتے تھے ان کی دادی نے باپ کے انتقال کے بعد طرح طرح کے علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تب ان کی دادی سے کہا گیا کہ ان کو قبۂ شریفہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام پر لے جائیں جو حلّہ میں ہے شاید خداوند عالم اس بلا سے عافیت بخشے اور حضرت جو وہاں تشریف لاتے ہیں نظر مہربانی فرمائیں اور بیماری سے شفا حاصل ہو چنانچہ ان کی دادی لے کر گئیں اور یہ وہاں لٹا دیئے گئے خود ان کا یہ بیان ہے کہ حضرت تشریف لائے اور فرمایا اُٹھو اُٹھو میں نے عرض کیا کہ چند سال سے اُٹھنے پر قادر نہیں ہوں فرمایا بحکم خدا اُٹھو اور مجھ کو پکڑ کر کھڑا کر دیا اس وقت جو میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو کوئی اثر فالج کا باقی نہ تھا جس کے بعد لوگوں کا مجھ پر ہجوم ہو گیا بنظر تبرک میرے کپڑوں کو پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے گئے اور اپنے کپڑے مجھے پہنا دیئے جو گھر پہنچ کر میں نے واپس کئے ۔

۸۶

صاحب کتاب دارالسلام تحریر فرماتے ہیں کہ فاضل امجد آقا سید محمد بن سید احمد بہ دہجردی نے حاجی ملّا علی محمد کا جن کا تقدس و تقویٰ اہل نجف پر پوشیدہ نہیں ہے یہ بیان لکھ کر مجھ کو دیا کہ میں ایک وقت مرض تپ لازم میں ایسا مبتلا ہوا تھا کہ قوت نے بالکل جواب دے دیا اور میرے معالج سیّد الفقہا آقا حاج سیّد علی شوستری بھی مایوس ہو گئے تھے اتفاقاً میرے ایک دوست نے کہا کہ وادی السلام کی طرف چلو میں نے جواب دیا کہ تم دیکھتے ہو مجھ میں حرکت کی طاقت نہیں ہے کیسے چل سکتا ہوں لیکن وہ نہ مانے اور جس طرح ہو سکا مجھے لے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گئے جب ہم وہاں پہنچے تو یکایک میرے سامنے ایک صاحب عظمت و جلالت بزرگ لباس عرب میں ظاہر ہوئے اور اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھ سے فرمایا کہ یہ لو میں نے نہایت ادب کے ساتھ وہ عطیہ لیا دیکھا تو وہ روٹی کا ذرا سا ٹکڑا ہے جس کو دے کر وہ تو چلے گئے میں نے چوم کر مُنہ میں ڈال لیا اور کھا گیا اس کا حلق سے اترنا تھا کہ سارے جسم میں جان آگئی مردہ دل زندہ ہوگیا شکستگی دور ہوگئی حزن واندوہ زائل ہوگیا اور بے حد و بے اندازہ ایسی فرحت ہوئی جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ قبلۂ مقصود و لی معبود حضرت حجّت علیہ السلام کا یہ کرم وجود ہے میں نہایت خوش خوش اپنے گھر واپس ہوا اور اسی دن اور رات میں بیماری کا مطلق اثر باقی نہ رہا صبح کو جناب حاجی سید علی کی خدمت میں گیا نبض دکھائی دیکھتے ہی وہ بہت ہنسے اور فرمایا کہ یہ کیا کیا ہے میں نے عرض کیا کہ کچھ بھی نہیں کیا فرمایا کہ ٹھیک بات بتاؤ اور مجھ سے بالکل مت چھپانا جب انہوں نے بہت اصرار کیا تب میں نے واقعہ سُنایا جس پر انہوں نے فرمایا کہ دم عیسیٰ آل محمد علیہم السلام سے تم کو شفا ہوگئی اب میری جان چھوڑو تمہیں کسی طبیب کی ضرورت نہیں رہی بیماری تمہارے جسم سے نکل گئی تم تندرست ہوگئے اَلحَمدُ لِلّٰہ اس کے بعد ایک روز حرم مطہرا میرالمومنین علیہ السلام میں اس جمال نورانی سے میری آنکھیں روشن ہوئیں اور میں بے تابانہ اس طرف بڑھا کہ قریب پہنچ کر شرف یاب ہوں مگر حضرت نظر سے غائب ہوگئے۔

۸۷

صاحب نجم ثاقب لکھتے ہیں کہ عالم عامل فقیہہ کامل حاج مولانا علی بن حاج میرزا خلیل طہرانی نجفی بیشتر زیارات کے لئے سامرہ جایا کرتے تھے اور سرداب مقدس سے ان کو بہت انس تھا جہاں سے بہت کچھ فیوض وکرامات کے امیدوار رہے اور کہا کرتے تھے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں زیارت کے لئے آیا ہوں اور کوئی کرامت نہ دیکھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو اور کسی نہ کسی مکرمت پر فائز نہ ہوا ہوں ساتھ میں یہ بھی تھا کہ ایسی باتوں کو پوشیدہ رکھا کرتے تھے ایک مرتبہ میرے اصرار پر اتنا بیان کیا کہ اکثر اندھیری رات کے سناٹے میں سرداب غیبت کے دروازے پر پہنچ کر میں نے یہ دیکھا ہے کہ اندر سے ایک نور ساطع ہے جس سے دہلیز اول کے سب حصے روشن ہیں اور وہ روشنی اس طرح چلتی پھرتی ہے کہ جیسے کسی کے ہاتھ میں ایک روشن شمع ہے جدھر وہ جاتا ہے اسی طرف روشنی جاتی ہے مگر جب میں اترا اور اندر داخل ہوا تو وہاں کسی کو نہ پایا اور نہ کوئی چراغ دکھائی دیا۔ ایک دفعہ وہ بیماری کی بہت تکلیف میں تھے آثار استسقا نمودار ہو رہے تھے سرداب مقدس میں پہنچ کر بقصد حصول شفا اس جگہ اپنے پاؤں داخل کئے جس کو چاہ غیبت کہتے ہیں ابھی ذرا لٹکنے پائے تھے کہ مرض کی ساری اذیتیں بالکل رفع ہو گئیں، مرحوم کا ارادہ تھا کہ سامرہ میں مجاورت اختیار کریں گے اس خیال میں نجف واپس گئے تو پھر بیماری نے عود کیا اور وہیں آخر ماہ صفر ۱۲۹۰ھ میں انتقال ہو گیا۔

۸۸

کشف الغمہ میں یہ واقعہ عالم فاضل اسمٰعیل بن حسن ہرقلی کے متعلق مذکور ہے جو اطراف حلہ میں قریۂ ہرقل کے رہنے والے اور علامہ حلی علیہ الرحمۃ کے شاگردوں میں سے تھے مؤلف فرماتے ہیں کہ ان کا انتقال میرے زمانہ میں ہوا ہے مگر میں نے ان کو دیکھا نہ تھا بہت سے برادران معتمدین کے علاوہ ان کے لڑکے شمس الدین نے مجھ سے بیان کیا کہ بزمانہ جوانی والد کی بائیں ران میں ایک زخم مٹھی کے برابر ہو گیا تھا جو ہر سال موسم بہار میں تازہ ہو جاتا جس کی تکلیف نے انہیں بے کار کر دیا تھا وہ حلہ آئے اور سید رضی الدین علی ابن طاؤس علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ شکایت بیان کی انہوں نے حلہ کے جراحوں کو بلایا اور دکھایا لیکن سب نے یہ کہا کہ یہ زخم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رگ اکحل پر ہے اور اس کا علاج صرف شگاف ہے مگر شگاف میں یہ خوف ہے کہ کہیں وہ رگ کٹ نہ جائے جس کے بعد آدمی زندہ نہیں رہ سکتا لہذا اس خطرہ کی بنا پر ہم لوگ علاج سے قاصر ہیں تب سید علیہ الرحمۃ نے میرے والد سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ بغداد چلو وہاں بڑے بڑے طبیب اور جراح ہیں چنانچہ بغداد گئے وہاں بھی معالجین نے دیکھ کر یہی عذر پیش کیا جس پر والد بہت دل تنگ ہوئے اور کہا کہ اب زیارت کے لئے سامرہ جاتا ہوں اور وہیں آئمہ علیہم السلام سے فریاد کروں گا اور وہاں سے واپس ہو کر گھر جاؤں گا۔ صاحب کشف الغمۃ فرماتے ہیں کہ ان کے لڑکے نے مجھ سے بیان کیا کہ والد کہتے تھے کہ جب میں سامرہ مقدسہ پہنچا اور زیارت..... امامین علیہما السلام سے فارغ ہوا تو رات کو سرداب مبارک میں حاضر رہا اور رو رو کر خداوند عالم سے دعا اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے استغاثہ کرتا رہا صبح کو دجلہ کی طرف گیا کپڑے دھوئے غسل زیارت کیا اور ایک لوٹا جو میرے ساتھ تھا پانی سے بھر کر روضۂ مبارکہ کی طرف چلنے لگا تاکہ ایک مرتبہ اور زیارت کر لوں ابھی شہر پناہ تک نہ پہنچا تھا جو ادھر سے چار سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے وہ شمشیر بستہ تھے وہ راستے سے بائیں جانب رکے اور ایک بوڑھے پاکیزہ وضع ہاتھ میں نیزہ داہنی طرف کھڑے ہو گئے اور ایک صاحب تلوار حمائل کئے ہوئے کمان بھی نیزہ بھی تحت الحنک بندھا ہوا راستہ کے درمیان میرے مقابل رہے سب نے سلام کیا میں نے جواب دیا اس کے بعد ان چوتھے صاحب نے جو بالکل میرے سامنے تھے فرمایا کہ کل تم یہاں سے جا رہے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا آگے آؤ تا کہ میں دیکھوں تمہیں کیا تکلیف ہے میں کچھ سوچتا ہوا تھوڑا سا آگے بڑھا انہوں نے گھوڑے پر سے جھک کر مجھ کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میرے زخم پر ہاتھ رکھا اور دبا کر نچوڑ دیا جس سے مجھے تکلیف سی محسوس ہوئی اس کے بعد وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدھے ہو گئے اور ان بوڑھے شخص نے مجھ سے خطاب کیا اے اسمٰعیل تم نے چھٹکارا پا یا میں نے کہا انشاءاللہ تعالے ہمارے آپ کے سب کے لئے فلاح ہے مگر میں متعجب تھا کہ انہوں نے میرا نام لیا یہ مجھ کو کیا جانیں جو تو ڑا نہیں بزرگ نے فرمایا کہ یہ امامؑ ہیں اما یہ سنتے ہی میں دوڑ پڑا اور حضرت کی ران اور رکاب پر بوسہ دیا اور بیقرار ہو کر سواری کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا کہ اب واپس ہو جاؤ میں نے عرض کیا مولا ہرگز جدا نہ ہوں گا پھر فرمایا کہ پس لوٹ جاؤ اسی میں مصلحت ہے میں نے پھر وہی عرض کیا جس پر انہیں پہلے بزرگ نے فرمایا کہ اے اسمٰعیل تمہیں شرم نہیں آتی کہ امامؑ نے دو مرتبہ تمہیں واپسی کا حکم دیا اور تم نہیں مانتے پس ان کے اس جھڑکنے پر میں ٹھہر گیا اور چند قدم سواری بڑھی تھی کہ حضرتؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب تم بغداد پہنچو گے تو مستنصر تمہیں بلائے گا اور کچھ دینا چاہے گا مگر تم اس کے عطیہ کو قبول نہ کرنا اور رضی الدین سے کہنا کہ تمہارے لئے وہ علی بن عوض کو لکھ دیں میں اس سے سفارش کرتا ہوں جو کچھ تم چاہو گے وہ دے دے گا اس کے بعد میں کھڑا رہا یہاں تک کہ یہ سب حضرات دور پہنچ کر نظر سے غائب ہو گئے اور میں اس جدائی کے صدمہ میں وہیں زمین پر بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر روضۂ مبارکہ کی طرف آیا وہاں لوگوں نے میرا حال متغیّر پا کر دریافت کیا کہ کیا بات ہے کسی سے کچھ جھگڑا ہو گیا میں نے کہا ایسا تو نہیں ہے لیکن یہ بتاؤ کہ ان سواروں کو تم نے دیکھا جو ادھر سے گزرے ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں وہ جانے والے یہاں کے شرفاء میں سے تھے تب میں نے کہا کہ نہیں وہ ان میں سے نہ تھے بلکہ وہ ایسے حضرات تھے کہ جن میں ایک امام علیہ السلام ہیں وہ پوچھنے لگے کہ ان میں امامؑ کون سے تھے میں نے پتہ بتایا ان لوگوں نے کہا تم نے اپنا زخم بھی دکھایا میں نے کہا کہ حضرت نے اس کو نچوڑ دیا ہے یہ سُن کر لوگوں نے میری ران

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو کھول کر دیکھا تو زخم کا نشان بھی نہ تھا اس وقت دہشت کے مارے میرا یہ عالم تھا کہ خود شک میں پڑ گیا اور دوسری ران کو دیکھا اس پر بھی زخم کا کوئی اثر نہ پایا تب تو سارے آدمیوں کا مجھ پر ایسا ہجوم ہوا کہ میری قمیض کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے یہ حالت ہو گئی کہ کچھ لوگ مجھ کو نہ بچاتے تو میرے ہاتھ پاؤں بھی نہ رہتے خلاصہ یہ کہ رات سامرہ میں گزاری اور صبح کو بغداد روانہ ہوا بہت سے لوگ میرے رخصت کرنے کے لئے آئے اور دو آدمیوں کو میرے ہمراہ کر دیا دوسرے روز صبح کو جب شہر بغداد کے دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ پل کے اوپر مخلوق کا بڑا مجمع ہے چونکہ میرے متعلق اس واقعہ کی خبر سرکاری حیثیت سے یہاں آ گئی تھی اور میرے آنے کی اطلاع تھی اس لئے جو بھی باہر سے آ رہا تھا اس سے یہ لوگ دریافت کرتے تھے کہ تمہارا کیا نام ہے کہاں سے آ رہے ہو مجھ سے بھی پوچھا میں نے بتا دیا لیکن میرا کہنا تھا کہ تمام لوگ میرے سر پر جمع ہو گئے اور دوبارہ پہنے ہوئے کپڑوں کو پارہ پارہ کر ڈالا قریب تھا کہ میری جان نکل جائے اتنے میں سیّد رضی الدین علیہ الرحمتہ مع ایک جماعت کے تشریف لے آئے اور میرے اوپر سے اس انبوہ کثیر کو ہٹایا اور مجھ کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ تمہارے متعلق شفا کی جو خبر اُڑ رہی ہے اور جس سے شہر بھر میں غوغا برپا ہے کیا یہ صحیح ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں میرے ہی لئے یہ صورت پیش آئی ہے یہ سُنتے ہی وہ سواری سے اتر پڑے اور میری ران کھول کر دیکھی کیونکہ پہلے وہ زخم دیکھ چکے تھے جس کا اب کوئی اثر نہ تھا اس لئے یہ صورت دیکھ کر ان کو غش آ گیا اور ایک ساعت تک اسی حالت میں رہے جب ہوش ہوا تو فرمایا کہ وزیر نے مجھے بلایا تھا اور یہ کہا ہے کہ اس خبر کی صحت سے مطلع کروں۔ لہٰذا تم خود ہی میرے ساتھ چلو چنانچہ وہ روتے ہوئے اوّل وزیر کے یہاں لے گئے جو قم کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہنے والا تھا وہاں پورا واقعہ میں نے سنایا وزیر نے طبیبوں جرّاحوں کو طلب کیا اور پوچھا کہ تم لوگوں نے اس شخص کا زخم دیکھا تھا انہوں نے اقرار کیا پھر پوچھا کہ ایسے زخم کا علاج کیا ہے انہوں نے کہا کہ صرف نشگاف لیکن وہ بھی خطرناک ہے اور مشکل ہے کہ مریض زندہ رہ سکے وزیر نے سوال کیا کہ اگر نشگاف کے بعد بیمار بچ جائے تو کتنے دنوں میں زخم بھر سکتا ہے جواب دیا کہ کم از کم دو مہینے میں پھر یہ معلوم کیا کہ تم لوگوں نے اس کا زخم کب دیکھا تھا کہا آج دس روز ہوئے ہیں تب خود وزیر نے میری ران کھول کرا نہیں دکھائی جس پر سب حیران ہوئے ان میں ایک معالج عیسائی تھا اس نے چیخ ماری اور قسم کھا کے کہنے لگا کہ یہ شفا صرف مسیح کا معجزہ ہے اس تحقیق کے بعد وزیر مجھ کو خلیفہ مستنصر کے پاس لے گیا اس کو بھی میں نے سارا قصّہ سُنایا جس کو سن کر اس نے ایک ہزار کی تھیلی منگائی اور کہا کہ یہ لو اور اپنے خرچ میں کرنا میں نے جواب دیا کہ ایسی جسارت مجھ سے نہیں ہو سکتی پوچھا کیوں کس کا ڈر ہے میں نے کہا انہیں کا جنہوں نے مجھے اچھا کیا ہے وہ فرما گئے ہیں کہ مستنصر سے کچھ نہ لینا یہ سنتے ہی وہ رونے لگا اور بہت مکدّر رہا۔

۸۹

جنتہ الماویٰ میں ہے کہ ایک صاحب تجارت پیشہ جن کا نام آغا محمد مہدی تھا اور جن کے باپ اہل شیراز سے تھے لیکن یہ برما میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے تھے ماہ جمادی اولے ۱۲۹۹ھ میں کاظمین آئے اس سے تین سال قبل وہ کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو چکے تھے جس سے قوت گویائی و سماعت جاتی رہی اور بالکل گونگے بہرے ہو گئے بالآخر طلب شفا میں بارگاہ حضرات آئمہ علیہم السّلام سے متوسل ہوئے اور عراق آئے کاظمین میں چند مشہور تاجران کے رشتہ دار تھے اس لئے اول یہاں پہنچے اور بیس دن قیام کیا پھر سامرہ آئے اور بتاریخ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰ر جمادی الثانیہ روز جمعہ بعد ظہر زیارات سے مشرف ہوئے سرداب مقدس میں حاضر ہو کر بہت دیر تک روتے پیٹتے زائرین مقدسین کا مجمع تھا اپنا حال دیوار پر لکھ چکے تھے دیکھنے والوں سے ملتمس شفاعت و دعا تھے اسی گریہ و زاری اور بیقراری کی حالت میں خداوند عالم نے زبان کھول دی کان بھی کھل گئے اور اعجاز حضرت حجتؑ اور اس مقام اقدس کی برکت سے اس طرح باہر آئے کہ صاف صاف تیزی کے ساتھ خوب کلام کر رہے تھے اس معجزہ سے لوگوں کا عجب حال ہو گیا روز شنبہ سید الفقہاء شیخ العلماء تاج الشریعہ رئیس الشیعہ سرکار میرزا محمد حسن شیرازی اعلی اللہ مقامہ کی مجلس درس میں لائے گئے اور ان کے سامنے تبرکاً پوری صحت و حسن قراءت کے ساتھ سورۂ الحمد کی تلاوت کی تاکہ تمام حاضرین کو اچھی طرح یقین ہو جائے وہ دن بڑی خوشی و مسرت کا رہا شب یک شنبہ دو شنبہ میں چراغاں ہوا صحن مبارک میں تمام علماء و فضلا کا اجتماع تھا اور ساری فضا روشنی سے جگمگا رہی تھی اس واقعہ کے سلسلہ میں بہت سی عظیم الشان نظمیں لکھی گئیں جو بعض کتابوں میں موجود ہیں۔

۹۰

جناب شیخ محمد بن حسن حر عاملی علیہ الرحمتہ نے جن کا تذکرہ پہلے واقعہ ۴۰ میں ہو چکا ہے کتاب اثبات الہداۃ بالنصوص والمعجزات میں ذکر فرمایا ہے کہ لڑکپن میں جبکہ کم و بیش دس برس کا میرا سن تھا ایسا سخت بیمار ہوا کہ سب عزیز قریب جمع ہو گئے رونا پیٹنا شروع ہو گیا سب کو یقین تھا کہ اس شب میں ختم ہو جاؤں گا لیکن میں نے ایسی حالت میں کہ کچھ سو رہا تھا کچھ جاگ رہا تھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرات آئمہ اثنا عشر علیہم السّلام کو دیکھا سب کو سلام کیا یکے بعد دیگرے سب سے مصافحہ ہوا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کچھ بات بھی ہوئی جو بھول گیا صرف اتنا یاد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کہ حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی ہے جب حضرت حجت عجل اللہ فرجہ کی خدمت میں میں نے سلام عرض کر کے مصافحہ کیا تو یہ بھی کہا کہ مولا مجھ کو خوف ہے کہ اس شدید مرض میں میری موت ہو جائے گی درآنحالیکہ علم و عمل سے خالی رہا اور میری یہ حاجت پوری نہ ہو سکی حضرت نے فرمایا ڈرو مت اس بیماری میں تمہاری موت نہیں ہے بلکہ خدا کے فضل سے اچھے ہو جاؤ گے بڑی عمر ہوگی پھر حضرت نے وہ کاسہ دیا جو ہاتھ میں تھا میں نے پیا جس کے بعد فوراً افاقہ ہو گیا اور میں اچھا خاصا اُٹھ بیٹھا مرض بالکل جاتا رہا تمام اعزاء و اقرباء حیران رہ گئے اس وقت میں نے کچھ نہ کہا بلکہ جو کچھ دیکھا تھا چند روز کے بعد بیان کیا۔

۹۱

جناب شیخ حُر عاملی نے اسی کتاب میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مجھ سے معتمد اصحاب کی جماعت نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ بحالت بیداری حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں اور بہت سے معجزات حضرت کے دیکھے ہیں اور حضرت نے ان کو پوشیدہ باتوں کی خبر اور خطروں سے مہلکوں سے نجات دی ہے ایک مرتبہ عید کے روز قریۂ مشغرہ میں طلبہ و علماء بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے میں کہنے لگا کہ خدا جانے آئندہ سال کس کس کو یہ عید ہو کس کو نہ ہو کاش کہ یہ علم ہوتا کہ کون زندہ رہے گا کون مر جائے گا جس پر ایک صاحب نے جو میرے شریکِ درس تھے اور جن کا نام شیخ محمد تھا بغیر مزاح یقین کے لہجہ میں یہ کہا کہ مجھ کو تو اس کا علم ہے کہ چھبیس برس زندہ رہوں گا میں نے کہا تمہیں علم غیب ہے انہوں نے جواب دیا کہ ایسا تو نہیں ہے لیکن میں نے حضرت امام عصر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا جبکہ میں شدید بیمار تھا عرض کیا کہ یا حضرت میں مریض ہوں موت کا خوف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کوئی عمل صالح نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا ڈرو مت تم اچھے ہو جاؤ گے اور چھبیس سال زندہ رہو گے پھر حضرت نے وہ کاسہ عطا فرمایا جو دست مبارک میں تھا میں نے کچھ پیا اور خواب سے بیدار ہو گیا جس کے بعد ساری بیماری جاتی رہی " شیخ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ یہ کلام سن کر میں نے تاریخ لکھ لی کافی مدّت گزرنے کے بعد ۷۰۱ھ میں مشہد مقدّس میں میرا جانا ہوا تو مجھے شیخ محمد کا خیال آیا اور ان کی عمر کا حساب لگایا تو چھبیس برس پورے ہو رہے تھے جس کے بعد دل نے یہی کہا کہ وہ فوت ہو گئے ہوں گے چنانچہ چند روز گزرے تھے کہ میرے بھائی کا خط پہنچا جس میں ان کے انتقال کی خبر درج تھی۔

واقعات بشارت

۹۲

جناب ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے جن کا تذکرہ پہلے واقعہ ۳۹ میں ہو چکا ہے رسالہ مواسعہ و مضائقہ میں بیان فرمایا ہے کہ بتاریخ ۷ رجمادی اُخریٰ ۶۴۱ھ روز سہ شنبہ میں اپنے برادر صالح محمد بن محمد قاضی آوی کے ساتھ نجف اشرف کے لئے روانہ ہوا رات کو راستہ میں قیام رہا چہار شنبہ کو ظہر کے وقت ہم پہنچے اسی وقت زیارات سے مشرف ہوئے اور شب پنجشنبہ کو میں نے اپنے میں توجہ و حضوری بارگاہ الٰہی کی کچھ ایسی کیفیّت پائی جو میرے لئے رحمت الٰہی و مقاصد میں کامیابی و قبول زیارت کی علامت تھی اسی رات کو برادر مذکور نے بھی مجھ سے متعلق یہ خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک لقمہ ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مولا و آقا حضرت حجّت علیہ السّلام کے دہن مبارک کا ہے جس میں سے کچھ حصّہ میں نے ان کو دیا ہے" صبح کو حسب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عادت جب روضۂ مبارکہ میں داخل ہوا تو خداوند عالم کے فضل وکرم اور حضرت کے اقبال سے کچھ ایسے مکاشفات ہوئے کہ ہاتھ پاؤں لرزنے لگے بدن میں رعشہ پڑ گیا قریب تھا کہ زمین پر گر پڑوں اور جان نکل جائے پس اس زیارت کے موقع پر بڑی بڑی بشارتیں ہوئیں اور بہت کچھ خوشخبریاں ملیں "

۹۳

صاحب نجم ثاقب نے سید الفقہا استاد العلماء عالم ربانی سید مہدی قزوینی سے نقل کیا ہے کہ میرے پدر روحانی عم جسمانی جناب مرحوم میرور علامہ فہامہ صاحب کرامات عالیہ سید محمد باقر قزوینی نے جن کا پہلے واقعہ ۱۲ میں ذکر ہو چکا ہے یہ بیان کیا کہ ۱۱۸۶ھ میں عراق کے اندر بڑے زور کا طاعون پھیلا تھا جس میں نجف کی یہ صورت ہو گئی تھی کہ لوگوں نے شہر چھوڑ دیا بڑے بڑے علماء یہاں تک کہ علامہ طباطبائی و محقق صاحب کشف الغطاء بھی چلے گئے بہت سے حضرات انتقال فرما گئے گنتی کے چند آدمی باقی رہ گئے تھے۔ میں ہر روز صحن مبارک میں بیٹھا کرتا تھا اور وہاں کسی جگہ اہلِ علم میں سے کوئی موجود نہ ہوتا انہیں ایام میں نجف کی بعض گلیوں کے اندر ایک معظم شخص سے ملاقات ہوئی جن کو نہ اس دن سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ بعد میں دیکھا باوجودیکہ اس زمانہ میں اہلِ نجف ایسے محصور ہو رہے تھے کہ کوئی نیا آدمی باہر سے شہر کے اندر نہ آسکتا تھا پس ان صاحب نے مجھ کو دیکھ کر خود یہ فرمایا کہ تمہیں کچھ دنوں کے بعد علم توحید نصیب ہوگا" پھر یہ خواب دیکھا کہ دو فرشتے آئے ہیں جن میں سے ایک کے ہاتھ میں لکھی ہوئی تختیاں ہیں اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک ترازو ہے جس کے دونوں پلوں میں ان تختیوں کو رکھ رکھ کر تول رہے ہیں اور جن الواح کا مقابلہ و وزن ہوتا جاتا ہے ان کو میرے آگے کر دیتے ہیں اور میں انہیں پڑھ لیتا ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہاں تک کہ سب تختیوں کی یہی صورت رہی میں نے یہ دیکھا کہ اصحاب پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب آئمہ علیہم السلام میں سے ہر ایک کے عقائد کا علماء امامیہ کے عقیدوں سے مقابلہ ہو رہا ہے جن میں سلمان فارسی و ابو ذر غفاری سے لیکر چاروں سفراء عثمان بن سعید و محمد بن عثمان و حسین بن روح و علی بن محمد سامری تک اور ملّا یعقوب کلینی و شیخ صدوق ابن بابویہ اور ان کے والد شیخ مفید ابو جعفر محمد بن نعمان و سید مرتضیٰ علم الہدیٰ و شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی یہاں تک کہ میرے ماموں بحر العلوم علامہ سید مہدی طباطبائی اور ان کے بعد کے علماء سب شامل ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر میں ان جملہ صاحبان کے عقائد سے مطلع ہوگیا اور ایسے اسرار علمیہ پر حاوی ہوا کہ اگر مجھ کو حضرت نوحؑ کی عمر ملتی اور طلب معرفت میں برابر مشغول رہتا تو بھی اس کے دسویں حصّہ کا دسواں حصّہ بھی نہ حاصل کر سکتا تھا صبح اٹھا تو اپنے زمانہ کا علاّمہ تھا نماز پڑھی تعقیبات سے فارغ ہوا جو دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی کنیز گئی اور ایک کاغذ لے کر آئی جو برادر دینی شیخ عبد الحسین نے بھیجا تھا جس میں کچھ ایسے اشعار میری مدح کے لکھے تھے جو اس خواب کی اجمالی تعبیر تھے خلاصہ یہ کہ جو جو عقیدے مجھ کو معلوم ہوئے ان میں ماموں مرحوم علاّمہ بحر العلوم کا عقیدہ بھی ہے جس کا مقابلہ بعض خواص اصحاب رسولؐ کے عقیدے سے ہوا لیکن یہ راز کی باتیں ہیں جو ظاہر نہیں کی جا سکتیں اور ہر شخص اس کا متحمل نہیں ہو سکتا بلکہ اُن مرحوم نے ان چیزوں کے ظاہر نہ کرنے کا مجھ سے عہد لے لیا تھا۔ غرضکہ میرا یہ خواب ان بزرگ کے فرمان کا نتیجہ ہے جن سے نجف کے اندر ایک راستہ میں ملاقات ہوئی تھی اور جن کے متعلق قرائن یہ شہادت دے رہے ہیں کہ وہ حضرت حجّت علیہ السّلام تھے۔

۹۴

صدر العلماء سید الفقہاء جناب آقا سید مہدی قزوینی قدس سرّہ سے متعلق جن کا پہلے (واقعہ ۴۲ و ۹۳ میں) تذکرہ ہو چکا ہے یہ واقعہ جنّۃ الماویٰ میں زبدۃ العلماء میرزا صالح و دیگر افاضل و علماء نجف سے نقل ہے اور خود قزوینی اعلی اللہ مقامہ نے بھی بیان فرمایا تھا کہ اہل حلّہ میں سے ایک مرد صالح حاجی علی اپنے گھر سے اُن کی ملاقات کے لئے چلے راستہ میں اس مرقد کی طرف سے گزر ہوا جو قبر سیّد محمد ذی الدمعہ کے نام سے مشہور ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دیکھا کہ ایک صاحب بہت شکیل و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوبصورت وہاں فاتحہ پڑھ رہے ہیں جو بظاہر کوئی مسافر ہیں اور محلّے کے رہنے والے نہیں معلوم ہوتے جس پر مجھے فوراً یہ خیال ہوا کہ اس قبر کی طرف ایک مسافر آدمی کی یہ توجہ ہے کہ یہاں کھڑے ہوئے فاتحہ خوانی کر رہے ہیں اور ہم شہر کے رہنے والے ادھر سے گزرتے رہتے ہیں مگر کچھ پروا نہیں کرتے چنانچہ میں ٹھہر گیا اور کھڑے کھڑے سورۂ الحمد اور قل ہو اللہ پڑھی جب فارغ ہوا تو میں نے اُن صاحب کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اے علیؑ تم سید مہدی کی زیارت کو جا رہے ہو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں پس ہم چل پڑے اور راستہ میں انہوں نے کہا کہ اس سال جو تمہیں نقصانِ مال ہوا ہے اُس پر غمگین مت ہونا کیونکہ تم مرد ہو خداوند عالم نے مال سے تمہارا امتحان لیا ہے تم نے اُن باتوں کو پورا کیا جو تم پر فرض تھیں مال زوال کی چیز ہے آتا ہے اور جاتا ہے۔ یہ سُن کر میں مغموم ہوا اور خیال کیا کہ یہ خبر کیسے اتنی پھیلی جو غیروں تک پہنچ گئی ہیں نے تو اس سال کے نقصان کو بالکل پوشیدہ رکھا تھا۔ تاکہ تجارت کی ہوا نہ بگڑے بس اُس وقت اتنا جواب دے دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ بہرحال خدا کا شکر ہے انہوں نے فرمایا کہ جتنا مال تمہارے پاس سے گیا ہے وہ عنقریب تمہارے پاس آجائے گا اور تم اپنے قرضوں کو ادا کر دوگے اسی گفتگو میں ہم قزوینی علیہ الرحمۃ کے دروازے پر پہنچ گئے میں نے اندر داخل ہونے میں توقف کیا وہ بھی ٹھہر گئے تب میں نے عرض کیا کہ اول آپ تشریف لے چلیں میں تو گھر والوں سے ہوں فرمایا نہیں تم داخل ہو میں صاحب الدار ہوں پھر بھی میں رکا رہا لیکن انہوں نے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو آگے بڑھا دیا جب ہم اندر پہنچے تو دیکھا کہ طلبہ کی جماعت بیٹھی ہوئی ہے اور سب جناب قزوینی کی باہر تشریف آوری کے منتظر ہیں جن کے بیٹھنے کی جگہ بنظر احترام خالی تھی اور وہاں صرف کتاب رکھی ہوئی تھی اس کو اٹھا کر وہ صاحب وہیں بیٹھ گئے جو محقق علیہ الرحمہ کی کتاب شرائع الاسلام تھی اور اس میں کچھ اجزاء مواہب الافہام شرح شرائع الاسلام کے رکھے ہوئے تھے جو جناب قزوینی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اور ایسے خط میں جس کو ہر شخص نہ پڑھ سکتا تھا مگر ان صاحب نے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا اور طلبہ سے فرمایا کہ تم ان فروع سے متعجب نہیں ہوتے اسی اثنا میں جناب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قزوینی علیہ الرحمتہ باہر تشریف لے آئے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ جب میں نکل کر آیا تو دیکھا کہ ایک صاحب میری جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں جو مجھ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور وہاں سے ایک طرف ہٹنے لگے لیکن میں نے وہیں بٹھا یا دیکھا کہ مسافرانہ لباس پہنے خوش منظر و خوبصورت شخص ہیں میں بڑی بشاشت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ رہا مگر اس سوال سے مجھے شرم آئی کہ پوچھوں وہ کون ہیں کہاں کے رہنے والے ہیں بالآخر درس شروع ہوگیا جو مسئلہ زیر بحث تھا اُس میں انہوں نے بھی ایسے الفاظ سے گفتگو کی کہ گویا موتی جھڑ رہے تھے جس سے میں مبہوت ہوگیا جب بحث ختم ہو چکی تو میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں جواب دیا کہ شہر سلیمانیہ سے میں نے دریافت کیا کہ آپ کب چلے تھے فرمایا کل اُس وقت روانہ ہوا ہوں جب نجیب پاشا نے بزور شمشیر اُس کو فتح کر لیا تھا اور احمد پاشا باغی کو جس نے سرکشی کی تھی اور سلیمانیہ میں اپنی جداگانہ سلطنت کا دعویدار ہوگیا تھا گرفتار کر کے اس کے بھائی عبداللہ پاشا کو قائم مقام بنا دیا ہے۔ ان کا یہ کلام سُن کر میں متفکر ہوگیا حیرت تھی کہ حکام حلّے تک یہ خبر نہیں پہنچی اور یہ صاحب روز گزشتہ سلیمانیہ سے چل کر حلّے کس طرح پہنچ گئے حالانکہ ان دونوں کے درمیان تیز رفتار سوار کے لئے دس روز کا راستہ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پانی طلب فرمایا خادم ظرف اٹھا کر پانی لینے کے لئے چلا ان صاحب نے اُس کو آواز دی کہ ایسا نہ کرنا اس ظرف میں مردہ حیوان ہے دیکھا تو اُس میں مری ہوئی چھپکلی پڑی تھی پس خادم نے ظرف بدلا اور پانی لے کر آیا جس کو انہوں نے پیا اور چلنے کے لئے کھڑے ہوگئے میں بھی ان کی وجہ سے اٹھا جب وہ چلے گئے تب میں نے ان لوگوں سے جو اُس وقت موجود تھے یہ سوال کیا کہ تم سب نے فتح سلیمانیہ کی خبر کو کیسے مان لیا اور کچھ نہ کہا انہوں نے جواب دیا کہ خود آپ نے بھی تو اعتراض نہیں کیا پھر حاجی علی مذکور نے راستہ کا واقعہ بیان کیا اور طالب علموں نے مسودۂ کتاب کا پڑھنا اور اُس وقت کی گفتگو بیان کی ان باتوں کو سُن کر میں نے ان سب سے کہا کہ جلدی باہر نکل کر دیکھو واللہ وہ صاحب الامر علیہ السلام تھے یہ سنتے ہی سب لوگ جستجو میں متفرق ہوگئے مگر کچھ پتہ نہ چلا اور کوئی نشان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نظر نہ آیا گویا کہ آسمان کی طرف بلند ہو گئے یا زمین کے اندر اُتر گئے پھر دس روز کے بعد فتح سلیمانیہ کی اطلاع حلّے میں پہنچی جس کا حکام نے اعلان کیا اور اس خبر پر حسب دستور توپیں چھوڑی گئیں۔

سیّد محمد ذی الدمعہ جن کی قبر کا ذکر اس واقعہ میں ہے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پوتے اور زید شہید کے فرزند ہیں جن کا نام بعض کتب انساب میں حسین بیان کیا گیا ہے اور لقب ذی الدمعہ بھی ہے اور ذی العبرہ بھی یہ دونوں ہم معنی ہیں یعنی آنسو والے چونکہ بڑے عابد و زاہد تھے نماز شب میں بہت رویا کرتے تھے اس لیے یہ القاب ہو گئے تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تربیت و تعلیم میں رہے تھے ۱۲۵ھ میں وفات ہوئی صاحب الدّار حضرت حجّت علیہ السلام کے القاب مخصوصہ میں شمار کیا گیا ہے یعنی گھر والے۔ اس سے مراد خانۂ امامت ہے اور خوف کے زمانہ میں خواص مومنین بھی بیت رسالت و امامت کو لفظ دار سے تعبیر کیا کرتے تھے۔

۹۵

جناب ابن طاؤس علیہ الرحمۃ جن کا تذکرہ پہلے (واقعہ ۳۹ میں) ہو چکا ہے کتاب فرج الہموم میں فرماتے ہیں کہ میرے زمانہ میں ایسی جماعت رہی ہے جس نے حضرت حجّت علیہ السلام کو دیکھا ہے اور ان میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ان عرضیوں کے جوابات حضرت کی طرف سے لائے جو خدمت مبارک میں پیش ہوتی رہی ہیں منجملہ اُن کے ایک یہ خبر بھی ہے جس کی سچائی کا مجھ کو یقین ہے اور جس کے بیان کرنیوالے نے اپنا نام ظاہر کرنے کی مجھے اجازت نہیں دی وہ یہ کہ بارگاہ الٰہی میں اُس شخص کی برابر یہ دعا رہتی تھی کہ خداوند عالم اپنے تفضّل سے حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت کا شرف عطا فرمائے چنانچہ اُس کو خواب میں بشارت ہوئی کہ فلاں وقت جس کی طرف اشارہ کر دیا گیا تھا حضرت کی زیارت ہو جائے گی جب وہ وقت آیا تو یہ مشہد مطہر حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام میں تھا پہلی پہچانی ہوئی آواز بھی سُنی اور حرم منور میں داخل ہو کر پائیں ضریح اقدس جا کر کھڑا ہوا دیکھا کہ ایک بزرگوار تشریف لائے جن کے متعلق قدرتی طور پر اُس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ یہی حضرت حجت علیہ السلام ہیں اور حضور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقدس میں کچھ کلام کرنے کی جراٗت نہ ہو سکی۔

۹۶

جناب محمود میثمی نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب دارالسلام میں بیان فرمایا ہے کہ جب میرا قیام نجف اشرف میں تھا تو اپنی زندگی کے مآل کار اور آخری نتیجہ کو بہت سوچا کرتا تھا کیونکہ کچھ لوگوں کو یہ دیکھا کہ ادل اول بہت نیک کردار رہے لیکن پھر ایسا ہوا کہ ان کے عقائد فاسد ہو گئے اور اسی حالت میں دنیا سے اٹھے ان خیالات میں میرا اندیشہ اس حد کو پہنچ گیا تھا کہ باعث تشویش واضطراب ہونے لگا یہاں تک کہ ایک شب کو میں نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت حجّت علیہ السلام مسجد ہندی میں تشریف فرما ہیں مخلوق جمع ہے جو چاروں طرف سے حضرت کو گھیرے ہوئے ہے اور میں اس انتظار میں دور کھڑا ہوا ہوں کہ حضرت کے باہر آتے وقت شرف یاب ہوں گا جو یکا یک حضرت تشریف لانے لگے جس وقت مجھ سے قریب ہوا تو میں نے اپنے کو حضرت کے پاہائے مبارک پر گرا دیا اور عرض کرنے لگا کہ مولا میں قربان یہ فرما دیجئے کہ میرا کیسا انجام ہوگا حضرت نے بڑی مرحمت کے ساتھ مجھ کو زمین سے اٹھایا اور متبسّم ہو کر فرمایا کہ بغیر تمہارے نہ جاؤں گا جس سے میں یہ مطلب سمجھا کہ تم ہمارے ساتھ بہشت میں جاؤ گے یہ بشارت سُن کر میں بہت مسرور ہوا اور اس خوشخبری کے بعد بیدار ہو کر مجھ کو ایسا اطمینان ہوا کہ کوئی اندیشہ نہ رہا یہ بات مکرّر بیانات میں پہلے آ چکی ہے کہ خواب میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہونا بالکل ایسا ہی ہے جیسے بیداری کی ملاقات۔

۹۷

صاحب کتاب دارالسلام تحریر فرماتے ہیں کہ ثقہ جلیل حاجی میرزا محمد رازی ساکن نجف اشرف کے مکان پر میں بیٹھا ہوا تھا اتفاقاً امام عصر علیہ السّلام کے تذکروں میں ان لوگوں کا بھی ذکر آ گیا جو حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں اثناء کلام میں حاجی صاحب نے بیان کیا کہ میں حضرت کی زیارت کا ایسا مشتاق تھا کہ دل میں یہ کہا کرتا کہ اگر میرا شمار حضرت کے شیعوں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا تو ضرور بیداری میں یا خواب میں مجھ کو بھی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا افسوس ہے کہ میں اس لائق نہیں ہوں یہاں تک کہ جب میں آٹھویں امام علیہ السلام کی زیارت کے لیے مشہد مقدس حاضر ہوا اور شرف یاب ہونے کے بعد نجف پہنچا تو ایک رات کو میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک صاحب مجھ سے فرما رہے ہیں کہ امام عصر علیہ السلام نجف تشریف لائے ہیں میں نے پوچھا کہاں تشریف رکھتے ہیں جواب دیا کہ مسجد ہندی میں یہ سنتے ہی فوراً جلدی سے مسجد کی طرف روانہ ہو گیا وہاں دیکھا کہ حضرت تشریف فرما ہیں لوگوں کا بے حد ہجوم ہے آگے بڑھنے کا راستہ نہیں مایوسانہ طور پر کھڑا رہا یکا یک دیکھا کہ حضرت نے سر مبارک بلند کر کے سارے مجمع پر نظر ڈالی اور ہاتھ کے اشارے سے مجھے اپنی طرف بلایا اُس وقت لوگوں نے مجھ پر حضرت کی یہ مہربانی دیکھ کر راستہ دیدیا میں قریب پہنچا تو ارشاد فرمایا کہ مشہد مقدس سے تمہاری واپسی کے وقت ہم بالاخانہ پر آئے لیکن تم نہ پہچانے یہ سن کر میں بہت متعجّب و منفعل ہوا اور میری آنکھ کھل گئی پھر تو اس خوشخبری پر بڑی خوشی میں اٹھا کہ عالم خواب و بیداری دونوں میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں اور اس نعمت عظمیٰ کے شکرانہ میں سجدۂ شکر بجا لایا کہ میرا شمار بھی اُن لوگوں میں ہے جو بارگاہ معلّے میں حاضر ہو سکتے ہیں والحمدللہ۔

۹۸

شیخ جلیل وامیرزاہد ورام ابی فراس نے کتاب تنبیہ الخاطر میں فرمایا ہے کہ سیّد جلیل شریف ابوالحسن علی بن ابراہیم عریضی علوی حسینی نے یہ بیان علی بن نما کا مجھ سے نقل کیا کہ ابو محمد حسن بن علی بن حمزہ اقاسی کہتے تھے کہ کوفہ میں ایک شیخ جن کا پیشہ کپڑے دھونا تھا بڑے زاہد و عابد مشہور تھے اور عبادت الٰہی و آثار صالحین کی پیروی میں گوشہ نشین ہو گئے تھے ایک روز اتفاقاً وہ میرے والد کے پاس آ گئے باتیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شب کو میں تنہائی کے موقع پر عبادت کے لیے مسجد جعفی میں تھا کہ تین صاحبان داخل ہوئے جن میں سے ایک صاحب بیٹھ گئے اور داہنی بائیں جانب زمین پر ہاتھ پھیرا فوراً وہاں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانی نکلنے لگا جس سے انہوں نے وضو فرمایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی وضو کے لئے اشارہ کیا انہوں نے بھی وضو کر لیا اور وہ صاحب آگے کھڑے ہو گئے ان دو شخصوں نے اُن کے پیچھے نماز جماعت پڑھی جب فارغ ہوئے تو میں نے اپنی داہنی طرف کے نمازی سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ صاحب الامر علیہ السلام ہیں میں سُنتے ہی فوراً اٹھا حضرت کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا بن رسول اللہ شریف عمر بن حمزہ کے بارے میں کیا حکم ہے آیا وہ حق پر ہے! فرمایا نہیں مگر وہ ہدایت پائے گا اور اس وقت تک نہ مرے گا جب تک مجھ کو نہ دیکھ لے۔ پس شیخ مذکور نے جس زمانہ میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہونے کا یہ واقعہ بیان کیا تھا اس کو مدت گزر گئی شریف عمر کا انتقال بھی ہو گیا مگر کہیں یہ خبر نہ سُنی کہ حضرت کو شریف نے دیکھا ہو لیکن ایک مرتبہ شیخ سے جو میری ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں اُن کا یہ بیان یاد دلایا اور کہا کہ شریف عمر کا تو بغیر حضرت کی زیارت کئے ہوئے انتقال ہو گیا جس پر انہوں نے جواب دیا کہ تمہیں کیا معلوم کہ حضرت کو نہیں دیکھا اس کے بعد ہم شریف عمر کے بیٹے شریف ابوالمناقب سے ملے اور اس امر میں بات چیت کی تو انہوں نے کہا کہ ایک شب کو والد کے مرض الموت میں جب کہ قوت جواب دے چکی تھی میں ان کے پاس تھا سب دروازے بند تھے اُس وقت ایک صاحب داخل ہوئے میں تو خوف زدہ ہو گیا اور انہوں نے والد کے پاس بیٹھ کر آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں والد رونے لگے اور وہ صاحب اُٹھ کر چلے گئے اس کے بعد والد نے کہا کہ مجھے بٹھاؤ ہم نے انہیں اٹھا کر بٹھایا انہوں نے آنکھیں کھولیں اور کہنے لگے وہ صاحب کہاں ہیں جو تشریف رکھتے تھے ہم نے جواب دیا کہ وہ جدھر سے آئے تھے ادھر چلے گئے کہا کہ جلدی دیکھو ہم نے چاروں طرف نظر ڈالی دیکھا کہ دروازے بند ہیں اور کہیں کسی کا نشان نہیں تب ہم نے اُن سے دریافت کیا کہ یہ صاحب کون تھے انہوں نے کہا کہ یہ امام عصر وزماں حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہیں اور یہ کہہ کر وہ بیہوش ہو گئے۔ یہ واقعہ بیان کرنے والے ابو محمد حسن اکابر سادات و شرفاء کوفہ سے گزرے ہیں اور مسجد جعفی مساجد کوفہ سے ایک مسجد تھی جس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں امیر المومنین علیہ السّلام نے بھی نماز پڑھی تھی۔

واقعات ادعیہ وزیارات

۹۹

ملحقات کتاب انیس العابدین میں مذکور ہے کہ ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے سحر کے وقت سرداب مقدس میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دوستداران اہلبیتؑ کے لئے دعا کرتے ہوئے سُنا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگارا ہمارے شیعہ ہماری شعاع نور اور ہماری بقیہ طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے ہماری محبت و ولایت و شفاعت کے بھروسہ پر بہت سے گناہ کئے ہیں جن کا ہم پر بار ہے ان لوگوں کی نسبت ہماری طرف ہے ہم پر ان کا اعتماد ہے ہم ان کے ضامن ہیں ہم ہی ان کا مرجع ہیں ہماری رضا اسی میں ہے کہ ان کے گناہوں کو معاف فرما اور آپس کے معاملات میں ان کی غلطیوں کو درست فرما اور ہمارے خمس سے ایسے مطالبات کا بدل فرما ان کو جنت میں داخل کرنا اور دوزخ کے عقاب و عذاب سے دور دوزخ کی آگ سے دور رکھنا ہمارے دوستوں کو ہمارے دشمنوں کے ساتھ ایک جگہ جمع کر کے اپنے غضب میں مبتلا نہ فرمانا۔

۱۰۰

ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے جمال الاسبوع میں ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت کی تھی اس نے ان جناب کو خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں روز یکشنبہ جو امیر المومنین علیہ السلام سے منسوب ہے، اس طرح حضرت کی زیارت پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّجَرَةِ النَّبَوِیَّةِ وَالدَّوْحَةِ الْهَاشِمِیَّةِ الْمُضِیْئَةِ الْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُوْلِعَةِ بِالْاِمَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی ضَجِیْعَیْكَ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمَلَائِکَةِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ وَالْحَافِّیْنَ بِقَبْرِکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هٰذَا یَوْمُ الْاَحَدِ وَهُوَ یَوْمُکَ وَبِاسْمِکَ وَاَنَا ضَیْفُکَ فِیْهِ وَجَارُکَ فَاَضِفْنِیْ یَا مَوْلَایَ وَاَجِرْنِیْ فَاِنَّکَ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الضِّیَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَیْکَ فِیْهِ وَرَجَوْتُهُ مِنْکَ بِمَنْزِلَتِکَ وَاٰلِ بَیْتِکَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَکُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّکَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۰۱

ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے کتاب اقبال میں محمد بن ابی الرواور داسی سے نقل کیا ہے کہ ایک روز ماہِ رجب میں محمد بن جعفر دہّان اور مسجد سہلہ گئے وہاں محمد نے کہا کہ مسجد صعصعہ بھی چلو جو بڑی مبارک مسجد ہے جہاں امیرالمومنین علیہ السلام اور دیگر حضرات علیہم السلام قدم رنجہ فرماتے رہے ہیں چنانچہ ہم اس مسجد میں گئے نماز وغیرہ پڑھ رہے تھے جو دیکھا کہ ایک شتر سوار آئے اور سایہ میں اونٹ باندھ کر داخل مسجد ہوئے، طولانی دو رکعت نماز پڑھی دعا کی سجدہ فرمایا اور اٹھ کر چلے گئے ابھی سوار نہ ہوئے تھے کہ محمد نے مجھ سے کہا کہ چلو ذرا ان سے دریافت کریں کون صاحب ہیں ہم ان کے پاس پہنچے اور سوال کیا کہ آپ کو خدا کی قسم یہ فرمایئے آپ کون ہیں جواب دیا کہ تمہیں خدا کی قسم تم یہ بتاؤ کہ مجھے کیا سمجھے ہو عرض کیا خیال یہ ہے کہ آپ حضرت خضرؑ ہیں فرمایا میں وہ ہوں جس کے دیکھنے کے خضرؑ بھی محتاج ہیں اور میں تمہارے زمانہ کا امامؑ ہوں۔

۱۰۲

شیخ محمد مشہدی نے کتاب مزار کبیر میں علی بن محمد بن عبدالرحمن شوستری سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ میرا گزر قبیلۂ بنی رواس کی طرف ہوا ان میں سے بعض برادران نے مجھ سے خواہش کی کہ ہمیں مسجد صعصعہ لے چلو تاکہ وہاں نماز پڑھیں یہ رجب کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہینہ ہے جس میں ان مقامات مقدسہ کی زیارت مستحب ہے جہاں جہاں ہمارے آقا و سردار تشریف لاتے رہے ہیں انہیں میں ایک یہ مسجد بھی ہے پس ہم لوگ روانہ ہوئے دروازے پر پہنچ کر دیکھا کہ ایک اونٹ پشت پر پالان زانو بستہ بیٹھا ہے اندر داخل ہوئے تو یہ دیکھا کہ ایک صاحب حجازی لباس میں سر پر اہل حجاز کی طرح کا عمامہ بیٹھے ہوئے مشغول دعا ہیں ہم سنتے رہے اور وہ دعا ہمیں بھی یاد ہوگئی اس کے بعد انہوں نے طولانی سجدہ کیا جس سے فارغ ہوکر کھڑے ہوئے اور اُس اونٹ پر سوار ہوکر چلے گئے اُس وقت میرے ایک رفیق نے کہا کہ یہ تو غالباً حضرت خضر علیہ السلام تھے ہمیں کیا ہوگیا کہ سب کی زبانیں بند رہیں اور کچھ نہ کہہ سکے. جب ہم واپس ہوئے تو راستہ میں محمد بن ابی الرواد رواسی ملے انہوں نے دریافت کیا کہ کہاں سے آرہے ہو ہم نے جواب دیا کہ مسجد صعصعہ سے اور ساری کیفیت ان صاحب کی بیان کی جس کو سن کر انہوں نے کہا یہ صاحب تو ہر دوسرے تیسرے روز اس مسجد میں تشریف لاتے ہیں اور کسی سے کلام نہیں کرتے ہم نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ کون ہیں وہ کہنے لگے کہ تم کیا سمجھتے ہو ہم نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ حضرت خضرؑ معلوم ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ واللہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ وہ ہیں جن کی زیارت کے حضرت خضر علیہ السلام بھی حاجت مند ہیں اور میرے ہمراہی نے بھی کہا کہ خدا کی قسم یہ تو حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ ہیں۔

۱۰۳

اخوند ملّا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمتہ جن کا پہلے (واقعہ ۱۲ میں) ذکر ہو چکا ہے کتاب شرح من لا یحضرہ الفقیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب خداوند عالم نے مجھ کو زیارت امیر المومنین علیہ السلام کی توفیق کرامت فرمائی تو مجھ پر حضرت کے برکات سے کچھ ایسے مکاشفات ہوئے جن کا تحمل کمزور عقلیں نہیں کر سکتیں اگر چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ میں نے خواب و بیداری کی حالت میں یہ دیکھا ہے کہ سامرے میں ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور حضرات عسکریین علیہما السلام کی مبارک قبروں پر سبز بہشتی کپڑا پڑا ہوا ہے اور میرے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام تکیہ کئے ہوئے تشریف فرما ہیں میں نے مداحوں کی طرح زیارت جامعہ پڑھنی شروع کر دی جب وہ ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کیا خوب زیارت ہے آؤ بیٹھو میں نے عرض کیا کہ خلاف ادب ہے فرمایا نہیں تم پیدل آئے ہو چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ اس صورت کے دیکھنے کے بعد بہت جلد ایسے اسباب مہیّا ہو گئے کہ میں پا پیادہ اس مشہد کی زیارت سے مشرف ہوا۔

۱۰۴

جنۃ الماویٰ میں عالم جلیل فاضل نبیل مولانا سید محمد رضوی نجفی معروف بہ ہندی کا یہ بیان نقل ہے کہ شب قدر کی پہچان کے لئے بعض روایات میں یہ عمل دیکھا کہ سورۂ دخان ہر شب کو ماہ رمضان میں تیئیسویں رات تک سو مرتبہ پڑھی جائے چنانچہ ایک مرتبہ میں نے بھی ایسا ہی کیا جب تیئیسویں شب آئی تو افطار کے بعد ہی سے میں نے پڑھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ درمیان شب میں حرم امیر المومنین علیہ السلام پہنچا زائرین کا اتنا ہجوم تھا کہ مشکل سے جگہ ملی سورہ حفظ تھا بیٹھا ہوا پڑھتا رہا اسی اثناء میں ایک جانب یہ دیکھا کہ ایک جوان عرب گندمی رنگ جن کی آنکھیں اور ناک بہت خوبصورت ہیں چہرے پر عظمت و ہیبت ہے اور کسی قبیلہ کے رئیس معلوم ہوتے ہیں بیٹھے ہوئے ہیں دل میں خیال آیا کہ اس وقت یہ بڑے آدمی یہاں کیوں ہیں کہاں کے رہنے والے ہیں کلید بردار وغیرہ میں کس کے مہمان ہیں ان کے آنے کی تو کوئی خبر وغیرہ بھی نہیں سُنی ساتھ ہی یہ تصور بھی ہونے لگا کہ کہیں امام زمانہؑ تو نہیں ہیں اب چہرے پر غور کرنے لگا اور وہ سکون و وقار کے ساتھ داہنے بائیں زائرین کی طرف متوجہ تھے اس وقت میرے آگے ایک عورت بھی اتنے قریب بیٹھی تھی کہ اُس کی پشت سے میرا گھٹنا مل رہا تھا جس پر متبسم ہو کر میں نے ان کی طرف دیکھا کہ شاید وہ بھی دوسروں کے حسب عادت اس صورت پر کچھ ہنسیں مگر انہوں نے قطعاً تبسم نہ کیا اس کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ ان سے دریافت کروں کہ وہ کون ہیں کہاں قیام ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن اس قصد سے ہی میرا دل ہلنے لگا اور قلب کی ایسی حالت ہوئی کہ میں بے چین ہو گیا اور ممکن ہے اس تکلیف سے میرا چہرہ زرد ہو گیا ہو جس پر دل میں یہ دُعا کی کہ پروردگارا مجھ کو اس تکلیف سے نجات دے میں اپنے ارادے سے باز آیا ان صاحب سے کچھ سوال نہ کروں گا فوراً قلب میں سکون ہو گیا لیکن پھر ذرا سی دیر میں وہی خیال آیا کہ استفسار میں کیا مضائقہ ہے جس سے دوبارہ میری وہی کیفیت ہو گئی پھر دعا کی پھر سکون ہو گیا سورہ پڑھتا رہا اور ان کی صورت کو بھی دیکھتا رہا چہرے کے جمال و عظمت کی طرف نظر لگی ہوئی تھی جس نے پھر تیسری مرتبہ مجھ کو اسی سوال پر آمادہ کیا لیکن قصد کرتے ہی وہی کیفیت قلب پر طاری ہو گئی اور اس دفعہ ایسی تکلیف ہوئی جو پہلے نہ ہوئی تھی اب میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ ہرگز کچھ نہ پوچھوں گا جس وقت حالت ٹھیک ہو گئی تو میں نے یہ رائے قائم کہ ان سے جدا نہ ہونا چاہیے جب یہ کھڑے ہوں تو میں پیچھے پیچھے رہوں اور جس طرف بھی جہاں تک جائیں ان کا ساتھ نہ چھوڑوں اس سے ساری بات معلوم ہو جائے گی کیونکہ اگر یہ امامؑ نہیں ہیں تو شہر میں ضرور اپنی قیام گاہ تک پہنچیں گے اور اگر امام علیہ السلام ہیں تو نظر سے غائب ہو جائیں گے یہ سوچ کر میں ان کے اٹھنے کا انتظار کرتا رہا مگر وہ بہت دیر تک اس طرح بیٹھے رہے کہ ان کے اور میرے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا بلکہ ان کے لباس سے میرے کپڑے لگے ہوئے تھے میں یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح وقت معلوم ہو جائے کہ کیا بجا ہے مجمع کے شور میں حرم اقدس کے گھنٹے کی آواز نہ آتی تھی اس تجسّس میں میں نے یہ دیکھا کہ سامنے ذرا کسی قدر آگے ایک شخص کے پاس گھڑی ہے اس سے معلوم کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا صرف ایک قدم آگے بڑھا تھا شاید دوسرا پاؤں اپنی جگہ پر تھا مگر وہ گھڑی والا نظر نہ آیا اور اس ہجوم میں کہیں اِدھر اُدھر ہو گیا جلدی جلدی سے پیچھے ہٹا تو دیکھا کہ وہ صاحب بھی تشریف فرما نہیں اس وقت میرا عجیب عالم تھا کہ اپنی بدقسمتی پر کفِ افسوس ملتا رہ گیا اور اٹھنے پر اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا بہت پشیمان ہوا ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۵

جناب شیخ زین الدین علی بن یونس عاملی جن کی جلالت قدر و عظمت شان اس سے ظاہر ہے کہ شیخ ابراہیم کفعمی نے ان کو وحید عصر علامہ دہر مہبط انوار جبروت فاتح اسرار ملکوت جامع کمالات متقدمین و متاخرین وغیرہ کے القاب سے یاد کیا ہے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ ہم چالیس آدمی سے زیادہ صاحبزادہ قاسم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت گاہ کی طرف جا رہے تھے قریب ایک میل کے مسافت باقی تھی کہ ہم نے ایک سوار کو دیکھا جس سے ہمارے دلوں پر ہیبت طاری ہوگئی مگر آگے بڑھے جب اُس جگہ پہنچے جہاں وہ کھڑے تھے تو صرف گھوڑے کے نشانات نظر آئے اور وہ سوار دکھائی نہ دیئے ہر چند چاروں طرف دیکھا باوجودیکہ زمین ہموار تھی دھوپ نکلی ہوئی تھی کسی قسم کی کوئی چیز حائل نہ تھی لیکن کوئی نظر نہ آیا اور ہم اس تعجب و حیرت میں رہ گئے کہ وہ امام عصر علیہ السلام تھے یا ابدال میں سے کوئی بزرگ تھے۔

امام زادہ قاسم کا مزار حلّہ سے آٹھ فرسخ ہے جہاں علماء کبار و مومنین اخیار کی آمد و رفت رہتی ہے، چودھویں بیان میں ابدال کا ذکر ہو چکا ہے۔

واقعاتِ عرائض

۱۰۶

صاحب جنتہ الماویٰ فرماتے ہیں کہ عالم عابد صالح تقی مولانا سید محمد عاملی جبل عامل کی بستیوں میں سے جُبّ شیث کے رہنے والے تھے وہاں حکام جور کے کچھ ایسے مظالم ان پر ہوئے کہ پوشیدہ طور سے ان کو ایسی حالت میں نکلنا پڑا کہ بوجہ بے بضاعتی کے اس روز ان کے پاس ایک دن کا بھی سہارا نہ تھا کسی سے سوال کرنا نہ جانتے تھے وطن سے ہجرت کے بعد مدّت تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختلف اطراف میں گشت کرتے رہے اور ان ایّام سیاحت میں انہوں نے بحالت خواب و بیداری عجیب عجیب باتیں دیکھیں یہاں تک کہ نجف اشرف میں مجاورت اختیار کر لی اور صحن اقدس کے ایک بالائی حجرے میں ان کو رہنے کا موقع مل گیا پانچ سال گھر چھوڑے ہوئے گزر گئے تھے کہ یہیں ان کا انتقال ہو گیا کبھی کبھی میرے پاس آیا جایا کرتے تھے اور لبسا اوقات دعاؤں کی کتابیں مجھ سے مستعار لے جاتے معیشت کی تنگی تھی وسعت رزق کی دُعائیں بہت پڑھا کرتے تھے اور ادعیۂ ماثورہ میں کوئی دُعا ان سے نہ چھوٹی تھی یہاں تک کہ ایک زمانہ تک سرکار حضرت صاحب الامر علیہ السلام میں چالیس دن اس طرح حاجت عرض کی کہ ہر روز ایک عرضی لکھتے اور قبل طلوع آفتاب شہر سے باہر نکل جاتے اور تقریباً تین میل پر جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا اُس عریضہ کو مٹی میں بند کر کے حضرت کے وکلاء و نائبین میں سے کسی ایک کی سپردگی میں دے کر دریا میں ڈال دیتے اس عمل کو اڑتیس یا انتالیس روز گزرے تھے جو وہاں سے واپس ہو کر انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں بہت ملول و رنجیدہ سر جھکائے جا رہا تھا کہ ایک صاحب عربی لباس میں میرے پیچھے سے آئے اور سلام کیا میں نے بہت معمولی طریقہ پر جواب تو دے دیا لیکن کچھ التفات نہ کیا وہ تھوڑی سی دور تک میرے ساتھ ساتھ رہے اور میری بستی والوں کے لہجہ میں مجھ سے اس طرح خطاب کیا کہ سید محمد کیا بات ہے اتنے دن گزر گئے ہر روز طلوع آفتاب سے پہلے تم نکلتے ہو اور عریضہ پیش کرتے ہو کیا یہ خیال ہے کہ تمہارے امام کو تمہاری حاجت کی اطلاع نہیں ہے ان کے اس کلام سے میں بہت متعجب ہوا کہ آج تک میرے اس عمل کی نہ تو کسی کو خبر ہے نہ کوئی شخص جبل عامل کی طرف کا رہنے والا نجف میں ایسا ہے جس کو میں نہ جانتا ہوں یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ یہ تو امام زماں علیہ السلام معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ بات ہمیشہ سے کان میں پڑی ہوئی تھی کہ نرمی و نزاکت میں حضرتؑ کے دست مبارک کا کوئی ہاتھ مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ حضرت کے خصوصیات میں سے ہے اس لئے میں نے مصافحہ کرنا چاہا کہ صحیح اندازہ ہو جائے اور میں وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طریقہ اختیار کروں جو بارگاہ امام علیہ السلام میں ہونا چاہیئے پس میں نے ہاتھ بڑھائے مصافحہ کیا تو دست مبارک کو ویسا ہی پایا جیسا سُنا تھا پھر تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ حضرتؑ ہی ہیں اور اس وقت مجھ کو بڑی نعمت مل گئی اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا مگر جب ہاتھوں کو بوسہ دینے کا ارادہ کیا تو کسی کو نہ پایا اور حضرتؑ نظر سے غائب ہو گئے۔

۱۰۷

کتاب فرج اللہموم میں ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے اپنے جد مادری شیخ درّام بن ابی فراس قدّس سرّہ جو زہاد علماء و اعیان فقہاء میں اولاد مالک اشتر سے تھے ان کے متعلق رشید ابوالعباس بن میمون واسطی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جس زمانے میں شیخ موصوف غم والم میں حلّہ سے کاظمین آ گئے تھے اور مقابر قریش میں ایک ہفتہ کم دو مہینے قیام رہا تھا میں بھی واسط سے آیا ہوا تھا شیخ سے ملاقات ہوئی اور سامرہ جانے کا میں نے ارادہ ظاہر کیا تو فرمایا کہ میں تمہارے ہاتھ اک رقعہ بھیجنا چاہتا ہوں وہ تم اپنے پاس رکھ لو رات کو جب سرداب مقدس میں پہنچو اور سوائے تمہارے وہاں کوئی باقی نہ رہے تو اس عریضہ کو قبّہ مبارکہ میں رکھ دینا پھر صبح کو جانا اور رقعہ نظر نہ پڑے تو اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا چنانچہ میں نے وہ عرضی لیکر اپنے کپڑے میں باندھ لی اور سامرہ پہنچ کر حسب فرمائش تعمیل کی صبح کو جا کر دیکھا تو وہاں عریضہ نہ پایا پس میں زیارات سے فارغ ہو کر اپنے وطن واپس آگیا اور شیخ مجھ سے پہلے ہی حلّے تشریف لے جا چکے تھے پھر جب موسم زیارات میں میں نے سفر کیا اور حلّے میں شیخ کے مکان پر ان سے ملا تو فرمایا کہ میری وہ حاجت پوری ہوگئی رشید ابوالعباس نے یہ بھی کہا کہ شیخ کی وفات سے لے کر جس کو تنیس برس ہوتے ہیں اب تک سوائے آج کے یہ واقعہ کسی سے میں نے بیان نہیں کیا۔

۱۰۸

ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے اسی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک صاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے جن کی میں تصدیق کرتا ہوں بیان کیا کہ حضرت حجّت علیہ السّلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لیئے ایک عریضہ میں نے لکھا جس میں منجملہ دیگر ضروری امور کے یہ درخواست تھی کہ حضرت اپنے قلم مبارک سے جواب عطا فرمائیں میں اس عریضہ کو لیکر سرداب مقدّس میں حاضر ہوا اور وہاں رکھ دیا لیکن بعد کو کچھ خائف ہوا اور اُس کو اُٹھاکر اپنے ساتھ لے آیا وہ شب شب جمعہ تھی میں تنہا صحن اقدس کے حجرے میں رہا قریب آدھی رات کے جلدی جلدی ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا کہ اپنی وہ تحریر دیدو یہ سن کر میں اٹھا اور نماز کے لیئے طہارت کرنے لگا جس میں کچھ تاخیر ہوئی پھر باہر نکلا تو نہ خادم نظر آیا نہ مخدوم۔

۱۰۹

صاحب نجم ثاقب آقا نوری طبرسی نے یہ واقعہ عالم فاضل جناب میرزا محمد حسین نائینی اصفہانی فرزند ارجمند جناب شیخ الاسلام میرزا عبدالرحیم نائینی سے سُنا ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میرا حقیقی بھائی میرزا محمد سعید جو آج کل تحصیل علوم دینیہ میں مشغول ہے تقریباً ۱۲۸۵ھ میں اوس کے پاؤں میں اک درد پیدا ہوا جس کی تکلیف روز بروز بڑھتی رہی پشت قدم پر ورم آگیا، اور ایسی کجی ہوگئی جس نے چلنے پھرنے سے مجبور کر دیا میرزا احمد طبیب پسر حاجی عبدالوہاب بلائے گئے اُن کا علاج ہوا ورم جاتا رہا کجی بھی دور ہوگئی لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ مادہ اُبھر کر اول زانو اور پنڈلی کے درمیان ظاہر ہوا پھر اُسی پاؤں کی ران اور شانہ میں ایسا پھیلا کہ یہ سب زخم بن گئے پیپ نکلنے لگی ہر چند طرح طرح کے علاج ہوتے رہے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ روز بروز زیادتی ہوتی رہی زخموں کی ایسی تکلیف تھی کہ حرکت نہ ہوسکتی تھی کمزوری کی یہ نوبت کہ سوائے پوست و استخوان کے کچھ باقی نہ رہا تھا کم وبیش ایک سال اسی حالت میں گزر گیا والد بہت پریشان تھے اسی زمانہ میں وبائی مرض بھی ایسا پھیلا کہ ہم لوگوں کو اپنی بستی چھوڑ کر دوسرے گاؤں میں جانا پڑ گیا وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ قریب کی دوسری آبادی میں ایک حاذق جرّاح آغا یوسف ٹھہرا ہوا ہے اُس کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلایا گیا وہ آیا مریض کو دیکھا لیکن دیکھنے کے بعد خاموش ہوگیا والد تو وہاں سے ہٹ گئے صرف میں اور میرے ماموں حاجی میرزا عبدالوہاب بیٹھے رہے ان سے چپکے چپکے جرّاح کی کچھ باتیں ہوتی رہیں بعض کلمات میرے کان میں بھی پڑے جن سے میں یہ سمجھا کہ جرّاح مریض سے مایوس ہے اور اس خیال سے پوشیدہ طور پر گفتگو ہو رہی ہے کہ شاید میں والدہ کو خبر کردوں اور وہ بے چین ہو جائیں اتنے میں والد بھی واپس آگئے اور جرّاح نے ان سے کہا کہ اول آپ کو اس قدر رقم دینی ہوگی تب میں علاج شروع کرسکتا ہوں والد نے انکار کیا کہ میں پیشگی کچھ نہیں دے سکتا اس مطالبہ سے جرّاح کا بھی یہ مطلب تھا کہ مریض نا قابل علاج ہو چکا ہے نہ یہ دیں گے نہ میں علاج کروں گا چنانچہ وہ اٹھ کر چلا گیا اور والد و والدہ بھی اُس کے اس حیلہ کو سمجھ گئے کہ یہ شرط لگانا جرّاح کا صرف بہانہ تھا اور وہ باوجود اپنے کمال و حذاقت کے علاج سے مایوس اور صحت سے نا اُمید ہے اور اب کامیابی کی کوئی صورت نہیں ہے لیکن میرے ایک دوسرے ماموں میرزا ابوطالب جو بڑے متقی و پرہیزگار اور اس عمل میں مشہور تھے کہ لوگوں کو بلا و مصیبت کی شدت کے وقت امام عصر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے عریضے لکھ کر دیا کرتے تھے جن کا اثر بہت جلدی ظاہر ہوتا ان سے میری والدہ نے بھی اپنے لڑکے کی شفا کے لیے یہ عریضہ لکھنے کی خواہش ظاہر کی انھوں نے جمعہ کے روز وہ استغاثہ کا رقعہ لکھ کر والدہ کو دیا والدہ سے جس طرح ہو سکا اپنے بیٹے کو لے کر ایک کنوئیں پر پہنچیں جو بستی سے نزدیک تھا بیمار نے وہ رقعہ ڈالا والدہ سنبھالے ہوئے تھیں اس وقت دونوں پر ایسی رقت طاری تھی کہ بہت زور سے رو رہے تھے عریضہ ڈالنے کا وقت روز جمعہ کی آخر ساعت تھی اس سے چند روز بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ تین صاحبان گھوڑوں پر سوار صحرا کی طرف سے ہمارے گھر کی جانب آرہے ہیں یہاں تک کہ وہ اندر داخل ہوگئے اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ آگے آگے تشریف لانے والے حضرت حجّت علیہ السّلام ہیں اور میرے بھائی کی صحت کے لئے تکلیف فرمائی ہے جو اپنے بستر پر پڑا ہے حضرتؑ اُس کے قریب آئے دست مبارک میں نیزہ تھا جس کو اُس کے بدن پر رکھ کر فرمایا کہ کھڑا ہو جا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیرا ماموں سفر سے واپس آگیا ہے جس سے میں یہ سمجھا کہ اس کلام سے حضرت کی مراد ہمارے ماموں میرزا علی اکبر کے آنے کی خوشخبری ہے جنہوں نے بسلسلہ تجارت سفر کیا تھا اور عرصہ دراز سے ان کی کوئی خبر نہ ملی تھی اس سے بھی ہم لوگ پریشان تھے پس حضرت کے اٹھانے پر میرا بھائی کھڑا ہوگیا اور جلدی سے ماموں کے استقبال کے لیے دروازے کی طرف دوڑا۔ یہ خواب دیکھ کر جب میری آنکھ کھلی تو صبح طالع ہو چکی تھی میں تیزی کے ساتھ اٹھا اور بھائی کے پاس پہنچا اور اُس کو یہ کہہ کر میں نے جگایا کہ حضرت حجّت علیہ السّلام تشریف لائے تھے تم اچھے ہو گئے میرے اس کہنے پہ والدہ کی بھی آنکھ کھل گئی اور وہ چیخیں کہ رات بھر بے چینی میں کٹی ہے ذرا سونے دیا ہوتا تب میں نے ان سے عرض کیا کہ دیکھ لیجئے مولا نے اس کو ٹھیک کر دیا ہے اس وقت میں نے ہاتھ پکڑ کے بھائی کو کھڑا کر دیا یا تو اُس کی یہ حالت تھی کہ کتنے زمانہ سے آج رات تک زمین پر قدم نہ رکھا جاتا تھا چلنے کی طاقت نہ رہی تھی یا یکایک یہ صورت ہوگئی کہ اُس نے حجرے کے اندر ٹہلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی دیر میں یہ خبر ساری بستی میں پھیل گئی اور سارے عزیز قریب دوست آشنا یہ حال سن کر آنے لگے سب کی عقلیں دنگ تھیں اور میں ان لوگوں سے اپنا خواب نقل کرتا جاتا تھا۔ مجھ کو اس پر بڑی خوشی تھی کہ میں نے ہمت کر کے بھائی کو سوتے سے جگایا اور شفا کی ایسی خوشخبری دی کہ اسی روز سے خون کا پیپ کا نکلنا بند ہوگیا اور ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ سب زخم بھر گئے ادھر بھائی اچھا ہوا اور چند روز بعد وہ ماموں بھی بخیر و عافیت واپس آگئے۔ اس واقعہ کے بیان کرنے کے بعد میرزا نائینی نے یہ بھی فرمایا کہ جن اشخاص کے نام اس حکایت میں ذکر ہوئے ہیں سوائے والدہ اور جرّاح مذکور کے سب اس وقت زندہ و موجود ہیں۔

۱۱۰

قطب راوندی نے کتاب خرائج میں ابوالقاسم جعفر بن محمد قولویہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے جس کو مجلسی علیہ الرحمۃ نے بھی بحارالانوار میں بیان فرمایا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ۳۳۷ھ میں جب قرامطہ کے جھگڑوں کے بعد حجرِ اسود کو اپنی جگہ پر نصب کرنے کا مسئلہ درپیش تھا میں بغداد آیا اور مصمم قصد تھا کہ مکّہ پہنچوں تاکہ حجرِ اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ میں رکھنے والے کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں کیونکہ کتب معتبرہ میں ہے کہ معصوم وامام وقت ہی حجرِ اسود کو اُس کے مقام پر نصب کرسکتا ہے جیسا کہ حجاج کی غارت گری کے بعد ہو چکا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السّلام نے اُس کو نصب فرمایا تھا لیکن اتفاقاً میں ایسا بیمار ہوا کہ زندگی کی امید نہ رہی اور میں نے مکّہ جانے کے لئے ابن ہشام کو اپنا قائم مقام کیا اور ایک عریضہ لکھ کر اس پر مہر کردی جس میں اپنی عمر کے متعلق سوال کیا تھا اور یہ کہ آیا اسی مرض میں رخصت ہو جاؤں گا یا ابھی کچھ مہلت ہے میں نے ابن ہشام سے اچھی طرح کہدیا کہ جس کو یہ دیکھو کہ اس نے حجرِ اسود اٹھا کر رکھا ہے اسی کو میری یہ تحریر دینا۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ جب میں مکّہ پہنچا تو دیکھا کہ خدام خانہ کعبہ اس ارادہ میں ہیں کہ حجرِ اسود نصب کریں میں نے چند آدمیوں کو کچھ دے دلا کر اس کا انتظام کیا کہ مجھ کو وہاں جگہ مل جائے اور ایک ایسا شخص میرے ساتھ رہے جو لوگوں کے ہجوم کو ہٹا سکے۔ بس صورت یہ ہوئی کہ مختلف گروہ آرہے تھے اور چاہتے تھے کہ حجرِ اسود کو اُس کی جگہ رکھ دیں مگر جب ہاتھ لگاتے اس میں لرزہ پیدا ہو جاتا اور اٹھانے سے قاصر رہتے یاآلاخر ایک خوش رو گندم گوں جوان آئے اور تنہا انہوں نے اٹھا کر اُس کی جگہ پر رکھ دیا اور بالکل اس میں اضطرابی کیفیت پیدا نہ ہوئی اس کے بعد وہ جوان مجمع سے نکل کر چلنے لگے میری نظر ایک طرف تو ان پر جمی ہوئی تھی دوسری طرف لوگوں کو ہٹا ہٹا کر نکل رہا تھا یہاں تک کہ ہجوم کم ہوا اور وہ ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ رقعہ لاؤ میں نے دے دیا انہوں نے بغیر اس کو دیکھے فرمایا کہ اس مرض میں کوئی خوف نہیں ہے اور تاگزیر وقت جس سے چارہ نہیں تیس برس کے بعد آئے گا۔ یہ سُن کر ہیبت و دہشت سے میری ایسی حالت ہوئی کہ طاقت گویائی نے جواب دیدیا کچھ نہ کہہ سکا اور وہ نظر سے غائب ہو گئے۔ میں نے مکّہ سے واپس ہو کر سارا واقعہ ابوالقاسم جعفر سے بیان کردیا اور وہ اُسی سال تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زندہ رہے جس کی خبر ملی تھی جب وہ زمانہ آیا تو انہوں نے وصیتیں کر دیں کفن بھی تیار کر لیا قبر بھی درست کر لی یہاں تک کہ بیمار ہوئے لوگ عیادت کو آتے تو کہتے کہ عنقریب تندرست ہو جاؤ گے بیماری ایسی نہیں ہے جو نا امید ہو تو وہ جواب دیتے کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ وقت آ گیا ہے چنانچہ اسی مرض میں اُن کا انتقال ہو گیا۔

واقعات جزائر

۱۱۱

کتاب نور العیون میں آقا میرزا محمد تقی الماسی سے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ اہل بغداد سے ایک مرد صالح نے جو اس وقت ۱۱۳۶ھ میں بقید حیات ہیں بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ بحری سفر میں تھے اتفاقاً ایسا طوفان آیا کہ کشتی ٹوٹ گئی اور سوائے میرے سارے مسافر ڈوب گئے صرف میں اک شکستہ تختے سے لپٹا ہوا زندگی سے مایوس دریا کے ایسے کنارے پر پہنچ گیا جہاں پہاڑ تھا اور جسکی ایک طرف پانی سے خالی تھی اور وہ صحرا پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا اُس پہاڑ پر میں نے چڑھنا چاہا کچھ راستہ طے کیا تھا کہ تقریباً بیس گز کی ایسی چکنی چٹان آ گئی جس پہ قدم نہ جمتا تھا اور اُس سے گزرنا کسی طرح ممکن نہ تھا ابھی اسی حیرت میں تھا کہ کیا کروں کیا نہ کروں جو ایک بہت بڑا موٹا سانپ میری طرف بڑھتا دکھائی دیا جس سے میں بھاگا اور بارگاہ الٰہی میں فریاد کی کہ پروردگارا جس طرح تو نے مجھے غرق سے نجات دی ہے اسی طرح اس سے بچا دے یکایک میں نے یہ دیکھا کہ ایک جانور خرگوش کی صورت کا پہاڑ کی چوٹی سے آیا اور سانپ کی طرف جھپٹ کر اُس نے کوئی چیز انگلی کے برابر اپنے منہ سے نکالی اور سانپ کے سر میں گھسا دی پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ لگا دی اور فوراً چلدیا اب جو میں [illegible] تو وہ سانپ مر چکا تھا اسی وقت اس کا گوشت پگھل پگھل کر پانی کی طرح بہنے لگا اور اس عظیم الجثہ سانپ کی ہڈیوں کا صرف ایسا ڈھانچہ باقی رہ گیا جو اُس چکنے پتھر سے گزرنے کے لئے مجھ کو سیڑھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا کام دے سکتا تھا چنانچہ خدا پر توکل کر کے اُس کے ذریعہ سے میں اوپر چڑھ گیا اور ایسی بلندی پر پہنچا جہاں سے جانب قبلہ ایک سرسبز و شاداب باغ نظر آیا اُس کی طرف بڑھا دیکھا کہ بڑے بڑے پھل دار درخت ہیں درمیان میں عالیشان مکان ہے اسی اضطراری حالت میں کچھ پھل توڑ کر میں نے کھائے اور خاموشی کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ گیا پھر دیکھا کہ ایک طرف سے چند سوار آئے جن کے آگے آگے جو صاحب تھے وہ بڑے حسن و جمال اور شوکت و جلال والے معلوم ہوتے تھے جس سے میں سمجھا کہ یہ ان سب کے سردار ہیں وہ لوگ گھوڑوں سے اترے اور وہ بزرگ صدر مقام پر تشریف فرما ہوئے باقی آدمی نہایت ادب کے ساتھ اُن کے گرد بیٹھ گئے کھانا آیا جس پر انہیں بزرگ نے فرمایا کہ فلاں طرف اک مہمان بیٹھا ہوا ہے اس کو بھی بلالو چنانچہ ایک شخص نے آکر مجھے چلنے کے لئے کہا میں نے ڈر کے مارے معافی چاہی اور نہ گیا تب ان کے سردار نے حکم دیا کہ اُس کو وہیں کھانا پہنچا دو کھانا آ گیا جب کھا چکا اور وہ صاحبان بھی فارغ ہو گئے تو دوبارہ مجھ کو طلب کیا گیا میں پہنچا تو انہیں بزرگ نے میری کیفیت پوچھی میں نے سارا قصّہ بیان کیا جس کو سُن کر انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اپنے اہل و عیال میں جانا چاہتے ہو میں نے عرض کیا کہ یہی آرزو و خواہش ہے تب انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اس کے وطن تک اس کو پہنچا دو اس کے بعد وہ راہبر اور میں ساتھ ساتھ وہاں سے روانہ ہو گئے ابھی تھوڑا سا راستہ چلے تھے کہ میرے ساتھی نے کہا کہ وہ دیکھو یہ سامنے بغداد کی شہر پناہ ہے میں نے دیکھا تو واقعی وہاں کی عمارتیں نظر آ رہی تھیں بس اتنا کہہ کر میرے ہمراہی فوراً آنکھوں سے غائب ہو گئے اُس وقت مجھ کو یقین ہو گیا کہ وہ سردار بزرگ جن سے باغ میں ملاقات ہوئی میرے آقا و مولا حضرت حجّت علیہ السلام تھے اور یہ میری بد نصیبی کہ حضرت کے فیوض و برکات و خدمات سے محروم رہا اس کے بعد انتہائی حسرت و ندامت کے ساتھ شہر میں داخل ہوا اور اپنے گھر پہنچ گیا۔

۱۱۲

علّامہ فہّامہ آقا سیّد نعمت اللہ جزائری علیہ الرحمۃ جلیل القدر عالم گزرے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۵۰ھ میں ولادت اور ۱۱۱۲ھ میں وفات ہوئی چار سال کی عمر تھی جو پڑھنا شروع ہوا ایک سال کے اندر قرآن ختم کیا نحو صرف پڑھنے میں مشغول ہوئے آٹھ سال کی عمر میں مقدمات طے کر لیئے اس کے بعد نو برس شیراز میں تحصیل علم فرمائی وہاں سے واپس ہو کر ایک سال اپنے وطن جزائر میں رہے پھر اصفہان آ گئے اس وقت وہاں علمی بہار تھی ساٹھ جامع الشرائط مجتہدین تشریف رکھتے تھے آٹھ سال اکابر علماء کی مجالس میں شرکت رہی۔ مجلسی علیہ الرحمتہ کے ایسے بلند پایہ شاگرد تھے کہ تالیف بحار الانوار میں مددگار رہے ہیں آپ کی مصنفہ کتابیں علماء عرب و عجم میں مقبول ہیں منجملہ ان قابلِ قدر تصنیفات کے انوار نعمانیہ و زہر الربیع و قصص الانبیاء بہت زیادہ مشہور ہیں۔

علامہ موصوف نے کتاب مقامات میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے ایک بڑے معتمد برادر نے شوستر میں مجھ سے یہ ذکر کیا کہ جس زمانہ میں ہم کچھ لوگ دریائے ہند کے سفر میں تھے اور بحری عجائبات کے متعلق آپس میں گفتگو ہو رہی تھی تو ایک معتبر و لائق اعتماد رفیق سفر نے اپنے قابل وثوق شخص کا یہ بیان نقل کیا جس کا مکان ساحل دریا کی ایک آبادی میں تھا کہ اس ساحل سے یک روزہ مسافت پر ایک جزیرہ تھا جہاں سے میوے اور ایندھن اس ساحل پر لائے جاتے تھے ایک مرتبہ بعض اشخاص اس جزیرے کے قصد سے کشتی پر سوار ہو کر چلے تو درمیان دریا میں پہنچنے کے بعد ایسی ہوا کا مقابلہ ہوا جس نے مقصد سے ہٹا دیا اور کشتی کہیں سے کہیں نکل گئی یہاں تک کہ نو دن اسی حالت میں گزر گئے کھانے پینے کا سامان صرف ایک روز کا ساتھ تھا بھوک کے مارے مرنے لگے بالآخر کشتی کسی دوسرے جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئی وہاں اترے اور آبادی میں داخل ہو کر کھایا پیا دیکھا کہ بڑی رونق کا مقام ہے جہاں نہایت خوشگوار پانی طرح طرح کے میوے قسم قسم کے درخت ہیں ایک روز وہاں رہے اور بقدر ضرورت سامان لے کر روانہ ہو گئے جب ساحل سے کچھ دور نکل گئے تو دیکھا کہ ایک آدمی ان میں کا رہ گیا ہے اس نے آوازوں پر آوازیں دیں مگر ساتھی لوگ واپسی پر قادر نہ ہوئے اور یہ دیکھا کہ اُس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا بنا کر اور اُس پر سینہ رکھ کر اپنے کو دریا میں ڈال دیا ہے اور اس کوشش میں ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی طرح کشتی تک پہنچ جائے لیکن چلتے چلتے رات کا اندھیرا حائل ہوگیا جس کے بعد کشتی والوں کو خبر نہ مل سکی کہ کیا ہوا اور کہاں گیا یہ لوگ بھی مہینوں کے بعد اپنے وطن پہنچ سکے اور اُس کے گھر والوں کو صورت واقعہ سے مطلع کیا جس پر وہ رونے پیٹنے لگے اور سب یہ سمجھ گئے کہ وہ ختم ہوگیا لیکن ایک سال یا اس سے بھی کچھ زیادہ زمانہ گزرنے کے بعد وہ شخص واپس آیا جس سے سب لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور کشتی والے سارے رفقاء سفر جمع ہو گئے اُس وقت اس نے اپنا حال اس طرح بیان کیا کہ رات کی تاریکی میں تم لوگوں کی کشتی دکھائی نہ دینے کے بعد میری یہ حالت ہو گئی تھی کہ موجیں اس طرف سے اُس طرف پھینک رہی تھیں دو روز اسی صورت میں گزرے بالآخر عصر کے وقت خداوند عالم کی مہربانی سے ایک جزیرے میں پہنچ کر اس کا شکر ادا کیا اور ہوش و حواس درست ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہاں بڑی بڑی عمارتیں ہیں جن کے سلسلہ میں ایک ایسی جگہ میں بیٹھ گیا جو نظروں سے دور تھی کچھ سوار آئے اور ایک مقام پر اتر کر انہوں نے بہترین فرش کیا کھانا وغیرہ تیار کرنے میں مشغول ہو گئے جب فارغ ہو گئے تو دیکھا کہ ایک اور سوار آئے جو سفید و سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے اُن کے رخساروں سے نور چمک رہا تھا اُن کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا اور فراغت کے بعد مجھ کو آواز دی اے فلاں پسر فلاں یہاں آؤ اس سے میں بہت متعجب ہوا اور ان کے سامنے پہنچا انہوں نے کھانا کھلایا جو ایسا لذیذ گویا کہ وہ طعام جنّت تھا صبح کو وہ سب صاحبان سوار ہو گئے اور مجھ سے فرما گئے کہ تم یہیں منتظر رہنا پھر عصر کے وقت وہ واپس آئے اسی طرح چند روز میرا وہاں قیام رہا ایک دن ان صاحب نے جو سب سے زیادہ نورانی صورت تھے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہیں رہو ورنہ تمہیں کسی کے ساتھ تمہارے شہر بھیج دیا جائے اُس وقت بدنصیبی سے میں نے اپنے گھر پہنچنا پسند کیا جب رات ہوگئی تو انہوں نے میرے لئے سواری کا حکم دیا اور اپنا ایک آدمی میرے ساتھ کیا چنانچہ ہم دونوں روانہ ہو گئے اگرچہ خیال یہ تھا کہ یہاں سے وطن تک کئی مہینے کی مسافت ہے لیکن تھوڑا حصّہ رات کا گزرا تھا جو کتّوں کے بھونکنے کی آواز سُنائی دی جس پر میرے ساتھی نے کہا کہ یہ تمہارے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہاں کے کتّے ہیں اور ذرا سی دیر میں میں اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ گیا اس وقت میرے ہمراہی کہنے لگے کہ اتر جاؤ یہ تمہارا ہی مکان ہے مگر تم بڑے خسارے میں رہے وہ صاحب جن کے حکم سے تم یہاں پہنچے حضرت صاحب الزمان علیہ السّلام ہیں۔ بس یہ کہتے ہی وہ میری نظر سے غائب ہو گئے اور میں اپنی تقصیر پر نادم و پشیمان ہوں۔

۱۱۴

نجم ثاقب میں کتاب تعازی تالیف شریف زاہد ابو عبداللہ محمد بن علی علوی حسینی سے یہ واقعہ نقل ہے جو عالم اجل کمال الدین احمد بن محمد بن یحییٰ انباری نے شب پنجشنبہ ۱۰ ماہ رمضان ۵۴۳ھ کو مدینۃ السلام میں اپنے مکان پر بیان کیا کہ سال گذشتہ رمضان کے مہینہ میں ایک روز ہم وزیر عون الدین یحییٰ بن ہبیرہ کے یہاں تھے افطار کے بعد اکثر حاضرین تو اجازت لیکر چلے گئے مگر بعض خاص صاحبان اُس کے حکم سے بیٹھے رہے ایک صاحب جن سے میں ناواقف تھا وزیر اُن کی بڑی تعظیم و تکریم کر رہا تھا اس صحبت میں طرح طرح کی باتیں ہوتی رہیں مختلف مذاہب کے تذکرے بھی آئے وزیر نے شیعہ مذہب کی بہت مذمت کی اور شیعوں کی اقلیت کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگا الحمدللہ یہ لوگ بہت قلیل اور خوار و ذلیل ہیں اس پر وہی صاحب جن کی توقیر وزیر کر رہا تھا کہنے لگے کہ اگر اجازت ہو تو شیعہ مذہب کے متعلق اپنی آنکھوں کا دیکھا ہوا ایک واقعہ بیان کروں وزیر سوچنے لگا بالآخر اجازت دے دی جس کے بعد اول ان صاحب نے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ کسی دین و ملّت کے لئے کثرت و قلّت حق و باطل کی دلیل نہیں ہو سکتی میں شہر باہیہ میں پلا بڑھا ہوں جس کے اردگرد بارہ سو دیہات ہیں اور وہاں اتنی کثرت سے آبادی ہے جس کا شمار نہیں ہو سکتا اور وہ سب کے سب نصرانی ہیں انہیں حدود میں بہت سے بڑے بڑے جزیرے ہیں جہاں کے رہنے والے سب عیسائی مذہب کے لوگ ہیں ان کی آبادیوں کا سلسلہ نوبہ و حبشہ و بربر تک پہنچتا ہے افرنج و روم و شام و عراق و حجاز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے نصرانی اس کے علاوہ رہے پس ان کی کثرت کے مقابل مسلمانوں کی وہی نسبت ہے جو اہل بہشت کی اہل دوزخ کے مقابلہ میں ہو سکتی ہے۔ پھر انہوں نے اپنے کلام کا رخ بدل کر یہ دکھایا کہ اگر کسی مذہب کے لوگوں کی کثرت اُس کے حق ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے تو شیعوں کی تعداد دیگر مذاہب کے لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جس کے ثبوت میں انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ اب سے بیس اکیس برس پہلے ہم لوگوں نے جن میں میرے والد بھی تھے بقصد تجارت بحری سفر اختیار کیا اتفاقی بات یہ ہوئی کہ بحکم رب قدیر رہنمائے تقدیر نے ہماری کشتی کو ایسے جزیروں میں پہنچا دیا جن کا پہلے کبھی ذکر بھی نہ سُنا تھا ناخدا سے اُن کے نام معلوم کرنا چاہے تو اُس نے کہا کہ اس معاملہ میں آپ اور میں یکساں ہیں میں نے ان اطراف کو آج تک کبھی نہیں دیکھا تھا ہم لوگ کشتی سے اُتر کر جب پہلے شہر میں پہنچے تو دیکھا کہ بڑی رونق کی آبادی ہے آب و ہوا نہایت لطیف ہے وہاں کے رہنے والے نہایت پاک و پاکیزہ معلوم ہوتے ہیں جن سے ہم نے اس شہر کا اور وہاں کے عالم کا نام دریافت کیا انہوں نے کہا اس شہر کا نام مبارکہ ہے اور یہاں کے بادشاہ کو طاہر کہتے ہیں جن کا دارالسلطنت مقام زاہرہ ہے وہاں کا دریائی راستہ دس دن کا اور صحرائی راستہ پچیس روز کا ہے یہاں کوئی سرکاری ملازم نہیں صرف ایک حاکم ہیں اور یہاں آنیوالے تاجران کے پاس جاکر اپنا خراج پیش کر دیتے ہیں چنانچہ کچھ لوگوں نے ہمیں حاکم کے مکان تک پہنچا دیا ہم نے دیکھا کہ ایک صاحب صوفی صفت ذی حشمت پشمین کپڑا اوڑھے نیچے عبا پہنے ہاتھ میں قلم سامنے کتاب کھلی ہوئی بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے ہیں اُن کی اس وضع قطع سے ہمیں تعجب ہوا ہم نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور عزت کے ساتھ دریافت کیا کہ آپ لوگ کہاں سے آرہے ہیں ہم نے صورت حال بیان کی فرمایا کہ کیا آپ سب لوگ مسلمان ہیں عرض کیا کچھ مسلمان ہیں کچھ نصرانی و یہودی ہیں فرمایا کہ یہودی و نصرانی اپنا جزیہ دیکر چلے جائیں اور مسلمان ٹھہرے رہیں بس میرے والد نے اپنی اور میری اور تین دوسرے نصرانیوں کی طرف سے ادائیگی کر دی نو نفر یہودیوں نے بھی جزیہ دیدیا اور مسلمانوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے عقائد بیان کرو چنانچہ سب کے عقیدے سُنے اور سُننے کے بعد فرمایا کہ تم کیسے مسلمان ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کے لیئے تو خدا پر اور اس کے رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وصی رسول علی مرتضٰیؑ اور مولا صاحب الزّمان تک جملا وصیاء پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھنا ضروری ہے یہ سُن کر وہ لوگ بہت پریشان ہوئے اور حاکم سے درخواست کی کہ ہماری تحریری حقیقت حال کے ساتھ ہم لوگوں کو بارگاہ سلطانی میں بھیجدیا جائے شاید وہاں گنجائش کی کوئی صورت نکل آئے حاکم نے منظور کر لیا اور زاہرہ جانے کا حکم دیدیا اور یہ آیت پڑھی لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ط پ۱ ع ۱ یعنی تاکہ جو شخص ہلاک و گمراہ ہو وہ حق کی پوری حجّت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندگی و ہدایت پائے وہ حجّت تمام ہونے کے بعد زندہ رہے۔ پس مسلمانوں کو اس فکر میں مبتلا دیکھ کر ہم نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ جن کا ہمارا اتنے دنوں ساتھ رہا ہے انہیں اس پریشانی میں چھوڑ دیا جائے بلکہ قصد کر لیا کہ ہم بھی ان کے ساتھ چلے جائیں گے اور اسی خیال سے کشتی کرایہ کرنے کے لیئے اسی ناخدا کے پاس آئے لیکن اس نے بقسم کہا کہ میں نے دریائے زاہرہ کبھی نہیں دیکھا اس لئے میں نہیں جا سکتا مایوس ہو کر ہم نے شہر والوں کی کشتی کرایہ کی اور مع ان مسلمانوں کے زاہرہ کی طرف روانہ ہو گئے بارہ شبانہ روز چلنے کے بعد تیرھویں دن صبح کو ناخدا نے تکبیر کہی اور شہر کے آثار نظر آنے لگے بڑی خوشی میں ہم لوگ اترے اور دن چڑھنے تک شہر میں داخل ہوئے وہ ایک سفید پہاڑی پر آباد تھا جو چاندی کی طرح چمک رہی تھی تر و تازہ کھیتیاں سرسبز و شاداب باغات طرح طرح کے میووں سے لدے ہوئے بکثرت درخت تھے بکریاں بھیڑیئے ایک گھاٹ پانی پی رہے تھے درندے کسی کو گزند نہ پہنچاتے تھے عظیم الشان آبادی کشادہ بازار ہر قسم کی چیزوں سے دکانیں بھری ہوئی جب کوئی خریدار کسی دکاندار سے کوئی چیز خریدنا چاہتا تو مالک اپنے ہاتھ سے نہ دیتا بلکہ لینے والے سے کہہ دیتا کہ خود تول لو سارا شہر امانتدار و دیانتدار ایسا کہ اذان کی آواز سنتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کام چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھ جاتے اور وظائف سے فارغ ہو کر مساجد سے واپس ہوتے غرضکہ یہ بے نظیر شہر اور وہاں کے رہنے والوں کے اخلاق و آداب و طریقۂ زندگی دیکھ کر ہم سب متعجّب و متحیّر رہ گئے جب حسب قرار داد وہاں کے حکمران سلطان کی خدمت میں ہماری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاضری ہوئی تو دیکھا کہ بہت بڑا باغ ہے جس میں صاف وشفاف نہریں جاری ہیں اور موذن اذان دے رہا ہے جس کے ختم ہوتے ہی سارا میدان آدمیوں سے بھر گیا اور اُس بادشاہ نے نماز پڑھائی فراغت کے بعد وہ سلطان عالیشان ہماری طرف متوجہ ہوئے چونکہ ہم یہ سُن چکے تھے کہ اُن سے یَا بْنَ صَاحِبِ الْاَمْرِ کہہ کر خطاب کیا جاتا ہے یعنی اے امام زمانہ کے فرزند اس لئے ہم نے بھی اسی صورت سے عرض کیا کہ ہم یہاں نووارد ہیں ہماری مدد فرمائی جائے جس پر انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ بغرض تجارت آئے ہو یا بحیثیت مہمان کے ہو ہم نے عرض کیا کہ تاجر ہیں یہ سُن کر ہماری دلدہی فرمائی اور مذہب و ملّت کے متعلق سوال کیا کہ تم میں کون کون مسلمان ہے اور کون کون غیر مسلم ہے اس کے جواب میں ہر ایک کی حقیقت حال عرض کردی گئی تب مسلمانوں سے فرمایا کہ اہلِ اسلام تو بہت سے فرقے ہیں تم کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو اس پر ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے جس کا نام روزبہان بن احمد اہوازی تھا اور شافعی مذہب رکھتا تھا اپنا عقیدہ بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سب کا یہی مذہب ہے اُس نے عرض کیا کہ سوائے حسان بن غیث کے جو مالکی ہے ہم سب مذہب شافعی پر ہیں اور انہیں کو اپنا امام و مقتدا سمجھتے ہیں۔ سلطان نے فرمایا کہ اے شافعی تم اجماع کے قائل ہو اور قیاس پر بھی عمل کرتے ہو یہ بتاؤ کہ آیۂ مباہلہ تم نے پڑھی ہے اور یاد ہے عرض کیا کہ جی ہاں، فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۔ پ۳ ع۱۴

یعنی اے رسولؐ ان نصرانیوں سے کہدو کہ آؤ ہم اپنے فرزندوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ پھر ہم سب خدا کی بارگاہ میں گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ بادشاہ نے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ بتاؤ کہ وہ فرزندان رسولؐ اور نساء رسولؐ اور نفس رسولؐ کون ہیں روزبہان نے اس کا کچھ جواب نہ دیا بادشاہ نے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ بتاؤ کہ رسولِ خداؐ و علی مرتضیٰ و فاطمہ زہراؑ و حسنؑ مجتبیٰ و حسینؑ شہید کربلا کے علاوہ کوئی اور ہے جو کساء میں داخل ہوا ہو عرض کیا کوئی نہیں فرمایا کہ یہ آیہ شریفہ انہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرات کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہ شرف وفضیلت انہیں سے مخصوص ہے اور کسی دوسرے سے اس کا کچھ تعلق نہیں اے شافعی تمہیں خدا کی قسم یہ بتاؤ کہ خداوند عالم نے جن سے ہر برائی کو دور رکھا ہو اور گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف قرار دیا ہو اور وہ بنص قرآنی طاہر ومطہر ومعصوم ہوں تو کیا مخالفین اُن کے کمال میں کچھ نقص پیدا کر سکتے ہیں تم نے یہ آیت پڑھی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۵ پ۲۲ ع ۱ یعنی اے اہلبیت سوائے اس کے نہیں کہ خداوند عالم یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے واللہ اہلبیت سے خداوند عالم کی مراد اصحاب کسا ہیں جن کے متعلق ارادۂ الہٰی میں یہ قرار پایا کہ جملہ معاصی وسیئات ان سے دور رہیں جس کی بنا پر اُن کا دامن عصمت کسی طرح خطاؤ عصیان کی گرد سے آلودہ نہیں ہو سکتا اور یہ ہر گناہ کبیرہ صغیرہ سے پاک ہیں۔ اس کے بعد نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ اس طرح گفتگو کی اور ایسی حدیث ادا فرمائی کہ آنکھوں میں آنسو آگئے سینے ایمان سے بھر گئے اور شافعی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا بن صاحب الامر معاف ہو اپنا نسب فرما دیجئے فرمایا کہ میں طاہر فرزند م ح م دؑ بن حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ ہوں خداوند عالم کا ارشاد ہے وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۵ پ۲۲ ع ۱۸ یعنی ہم نے ہر چیز کا ایک روشن پیشوا میں احاطہ کر دیا ہے اس میں امام مبین سے مقصود رب العالمین حضرت امیرالمومنین امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین علی بن ابی طالب علیہ السّلام ہیں جو خاتم النبیین کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور آیہ کریمہ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۵ پ۳ ع ۱۲ یعنی خدا نے بعض کی اولاد کو بعض سے برگزیدہ کیا ہے اور خدا سُننے والا جاننے والا ہے ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے اور ہم ہی ذریت رسولؐ ہیں۔ پس یہ کلام ہدایت نظام سُن کر نور معرفت و ایمان کے زور میں روز بہان شافعی بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو اس طرح اظہار ایمان کیا۔ الحمدللہ خدا کا شکر ہے کہ اس کی توفیق سے مجھ کو دولت عرفان نصیب ہوئی خلعت ایمان حاصل ہوا اور تقلید کی تاریکیوں سے نکل کر معرفت ویقین کی منوّر روشن فضا میں پہنچ گیا اس کے بعد اُن جناب نے ہم کو مہمان خانہ لے جانے کا حکم دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہاں آٹھ روز اعزاز و اکرام کے ساتھ ہم لوگ مہمان رکھے گئے اس درمیان میں ہمارے پاس برابر شہر والوں کا آنا جانا رہا انہوں نے دربار شاہی سے ہماری مہمانی کی اجازت حاصل کر لی اور بڑی مہربانی اور غریب نوازی سے پیش آتے رہے اور مدّت تک ہم نے وہاں قیام کیا اور خوب اچھی طرح دیکھ لیا کہ یہ شہر زاہرہ اتنا طویل و عریض ہے جس کی مسافت تیز رفتار سوار بھی دو مہینے سے کم میں طے نہیں کر سکتا اور اس سے گزرنے کے بعد ایک اور شہر ہے جس کا نام رائقہ ہے وہاں کے والی قاسم بن صاحب الامرؑ ہیں اس کی لمبائی چوڑائی بھی ایسی ہی ہے اور وہاں کے رہنے والے بھی اخلاق و اوصاف و مرفہ الحالی و فارغ البالی میں انہیں کی طرح ہیں پھر اسی کی مانند اور شہر آتا ہے جس کا نام صافیہ ہے اور اُس کے حکمران ابراہیم بن صاحب الامرؑ ہیں اسی طرح اس کے بعد اور ایک شہر ہے جو تمام دینی دنیوی ضرورتوں سے آراستہ و پیراستہ ہے اُس کا نام ظلوم ہے جس کے فرمانروا عبدالرحمٰن بن صاحب الامرؑ ہیں پھر ایک اور شہر آتا ہے جس کا نام عناطیس ہے اور جس کے سلطان ہاشم بن صاحب الامرؑ ہیں یہ شہر سب شہروں سے بڑا ہے اور اس کے حوالی میں بکثرت دیہات و باغات ہیں نہریں جاری ہیں اور طول و عرض میں چار مہینے کی راہ ہے غرضکہ یہ اتنی وسیع مملکت ہے جس کی آبادی کا شمار نہیں ہو سکتا ہے اور جہاں کے تمام لوگ شیعہ ہیں وہ محمد و رسولؐ و آئمہ اثنا عشرؑ سے تولّا کے قائل اور ان کے دشمنوں سے تبرّا کرنے والے ہیں یہ سب کے سب نمازی زکوٰۃ کے پابند امر بالمعروف نہی عن المنکر میں مصروف ہیں جن کے حکام اولاد صاحب الزمانؑ ہیں اور جن کا مدار ترویج احکام ایمان ہے اُن کی تعداد جملہ مذاہب عالم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے۔ چونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت صاحب الزمانؑ اس سال اپنے قدوم میمنت لزوم سے شہر زاہرہ کو مشرف فرمائیں گے اس لئے ہم نے بھی انتظار کیا تاکہ شرف حاصل ہو جائے لیکن نتیجہ میں ہم محروم رہے اور ہماری واپسی ہو گئی لیکن روز بہان اور حسان ان حضرت کی زیارت کے اشتیاق میں ٹھہرے رہے اور ہمارے ساتھ واپس نہ آئے پس یہ عجیب و غریب واقعہ سُن کر عون الدین وزیر اُٹھا اور تنہائی میں اپنے مخصوص حجرے کے اندر ہم میں سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بلا کر اس قصہ کو کسی کے آگے ظاہر نہ کرنے کی نہایت عاجزی کے ساتھ خواہش کی اور کہا کہ اس کے بیان کرنے پر تمہیں دشمن قتل کر ڈالیں گے چنانچہ دشمنان خاندان رسول کے خوف سے ہم نے یہ واقعہ ایسا راز میں رکھا کہ اگر آپس میں ملتے تو ایک دوسرے سے اشارے میں یہ کہا کرتے تھے کہ ماہ رمضان کی وہ بات یاد ہے۔

اس حکایت کو شیخ عظیم الشان زین الدین علی بن یونس عاملی بیاضی نے کتاب صراط مستقیم میں اور سید جلیل عالم نبیل علی بن عبدالحمید نجفی نے کتاب السلطان المفرج عن اہل الایمان میں اور محدث علامہ سید نعمۃ اللہ جزائری نے انوار نعمانیہ میں اور دیگر اکابر مصنفین اعاظم و مجتہدین نے بھی نقل کیا ہے ممکن ہے کہ بعض ناظرین یہ واقعہ پڑھ کر متحیر ہوں اس لئے اُن کو وجود اولاد حضرت حجت علیہ السلام اور حضرت کی قیام گاہ کے بیانات پر اچھی طرح نظر کر لینی چاہیئے جو پہلے درج ہو چکے ہیں۔

۱۱۴

جزیرۂ خضرا دبحر ابیض کا واقعہ رسالہ کی صورت میں خود اُس کے مؤلف شیخ فاضل عالم عامل فضل بن شیخ یحییٰ بن علی طیبی کوفی امامی کے ہاتھ کا لکھا ہوا خزانۂ امیرالمومنین علیہ السلام میں پایا گیا جو مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار میں نقل فرمایا ہے جزیرۂ خضرا کے معنی ہیں سبز جزیرہ اور بحر ابیض کے معنی ہیں سفید دریا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد شیخ مذکور لکھتے ہیں کہ میں نے فاضلان عالمان عاملان شیخ شمس الدین نجیح حلّی اور شیخ جلال الدین عبداللہ بن حوام حلّی قدس اللہ سرّہما و نور ضریحہما سے مشہد منور جناب سید الشہداء میں ۱۵ شعبان ۶۹۹ھ کو یہ روایت سُنی جو ان صاحبان سے سامرہ میں شیخ صالح زین الدین علی بن فاضل مازندرانی مجاور نجف اشرف نے بیان کی تھی اور یہ حکایت خود اُن کے چشم دید حالات ہیں جن کو سُن کر شیخ مازندرانی کے دیکھنے کا مجھے بہت اشتیاق ہوا اور میں نے دُعا کی کہ کہیں سہولت کے ساتھ اُن سے میری ملاقات ہو جائے تاکہ یہ سب کچھ اُن کی زبان سے سُنوں اس خیال سے میں نے سامرہ کا ارادہ کیا اتفاقی بات کہ اسی سال ماہ شوال میں شیخ مذکور حلّہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے ہوئے تھے جس کی خبر سید فخر الدین حسن بن علی موسوی مازندرانی سے معلوم ہوئی جو حلّے کے رہنے والے تھے جب وہ مجھ سے ملنے کے لیئے آئے تو اثناء گفتگو میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل آجکل حلہ میں انہیں کے مکان پر فروکش ہیں اس خبر مسرت سے خوشی کے مارے مجھے پر لگ گئے اور بغیر توقف سید فخر الدین حسن کے ساتھ حلّہ روانہ ہو گیا اور اُن کے مکان پر پہنچ کر شیخ زین الدین علی بن فاضل کی خدمت میں حاضر ہوا سلام کیا ہاتھوں کو بوسہ دیا اور انہوں نے میرے متعلق فخر الدین حسن سے دریافت کیا سید صاحب نے میرا تعارف کرایا تب وہ اٹھے اور اپنی جگہ مجھے بیٹھایا بڑی محبت سے پیش آئے میرے والد اور بھائی صلاح الدین کے حالات پوچھے جنہیں وہ پہلے سے جانتے تھے اور میں اُس زمانہ میں بسلسلۂ تحصیل علم شہر واسطہ میں مقیم تھا غرضکہ شیخ موصوف سے باتیں ہوتی رہیں جن سے اُن کے علم و فضل کا اندازہ ہوا اور سمجھ لیا کہ علم فقہ و حدیث وغیرہ بہت سے علوم کے جاننے والے ہیں اس کے بعد میں نے اُن سے وہ واقعہ پوچھا جو شیخ شمس الدین و شیخ جلال الدین سے سُنا تھا تو انہوں نے صاحب خانہ سید فخر الدین حسن اور بہت سے علماء حلّہ کی موجودگی میں جوان سے ملاقات کے لیئے تشریف لائے تھے اول سے لیکر آخر تک پورا واقعہ بتاریخ ۱۵۔ شوال ۶۹۹ھ بیان کیا جو انہیں سے سنے ہوئے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ بعض مقامات پر ان کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں لیکن باعتبار معنی و مطلب کے کوئی فرق نہ ہوگا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی نے فرمایا کہ چند سال میرا قیام دمشق میں رہ چکا ہے وہاں شیخ عبدالرحیم حنفی کے پاس خدا ان کو ہدایت فرمائے علم اصول و ادب پڑھا کرتا تھا اور شیخ زین الدین علی مغربی اندلسی سے علم قرأت حاصل کرتا رہا جو ساتوں قرأتوں اور بہت سے علوم صرف و نحو و منطق و معانی و بیان و اصول فقہ و اصول کلام کے ماہر تھے بڑے نرم طبیعت و صلح پسند واقع ہوئے تھے اور ایسے نیک ذات کہ کبھی کسی بحث میں مذہبی تعصب سے کام نہ لیتے تھے جب کبھی مذہب شیعہ کا ذکر آجاتا تو کہا کرتے کہ اس مسئلہ میں علماء امامیہ کا یہ قول ہے برخلاف دوسرے مدرسین کے جو ایسے موقع پہ یہ الفاظ ادا کیا کرتے کہ رافضیوں کے علماء کا یہ خیال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے جس کی وجہ سے شیخ اندلسی مالکی کے سوا سب کے یہاں میں نے آمد و رفت چھوڑ دی تھی اور صرف انہیں سے تحصیل علم کرتا رہا اتفاقاً ایک مرتبہ ان کو دمشق شام سے ممالک مصر کی طرف جانیکی ضرورت پیش آئی چونکہ انہیں مجھ سے اور مجھے ان سے خاص محبت ہو گئی تھی اس لئے مجھ کو ان کی جدائی اور ان کو میری مفارقت گراں ہو رہی تھی بالآخر یہ قرار پایا کہ میں بھی ان کے ساتھ چلوں چنانچہ وہ مجھ کو اور دوسرے غریب طالب علموں کو اپنے ہمراہ لے گئے جب ہم مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پہنچے تو جامع ازہر میں قیام ہوا اور وہیں بہت دنوں تک درس کا سلسلہ جاری رہا شیخ کے آنے کی خبر سُن کر علماء و فضلاء شوق ملاقات میں آتے تھے اور علمی فیوض سے مستفیض ہوتے تھے یہاں تک کہ نو مہینے خوب خوش حالی کے ساتھ وہاں گزرے۔ یکایک ایک قافلہ اندلس سے آیا اُن میں سے ایک شخص نے ہمارے استاد کو ان کے والد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ میں سخت بیمار ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تمہاری صورت دیکھ لوں لہذا جلدی پہنچو تاخیر نہ کرنا تاکید جانو اس خط کو پڑھ کر شیخ ایسے بیچین ہوتے کہ رونے لگے اور فوراً سفر کی تیاری شروع کر دی ہم چند شاگرد بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گئے جب اندلس کی پہلی بستی میں پہنچے تو مجھے ایسا شدید بخار آیا کہ حرکت کے قابل نہ رہا میری یہ حالت دیکھ کر شیخ رو دیئے اور کہنے لگے کہ تمہاری جدائی مجھ کو بہت ناگوار ہے مگر کیا کروں مجبور ہوں پس اس پریشانی میں اس بستی کے خطیب کو دس درہم دیکر میری خبرگیری کی ہدایت کی اور یہ بھی کہا کہ صحت کے بعد مجھ کو اُن کے پاس پہنچا دیا جائے اور یہی مجھ سے بھی انہوں نے وعدہ لیا اور اپنے وطن کی طرف تشریف لے گئے جہاں کی مسافت دریائی راستہ سے پانچ روز کی تھی شیخ کی روانگی کے بعد تین دن تک میں مرض کی شدت میں پڑا رہا جب بخار اترا اور طبیعت ٹھیک ہوئی تو ایک روز میں اپنی قیام گاہ سے باہر نکلا کہ یہ بستی دیکھوں۔

اندلس کی اس بستی کے گلی کوچوں میں گشت کرتا ہوا میں ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں ایک قافلہ کنارا دریائے مغربی کے پہاڑوں سے آیا ہوا تھا اور یہ لوگ اُون روغن وغیرہ فروخت کرنے بیٹھے تھے ان کا حال دریافت کیا تو بعض آدمیوں نے کہا کہ یہ اُس طرف سے آتے ہیں جو علاقہ بربر سے قریب ہے اور وہ علاقہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علاقہ رافضیوں کے جزیرہ سے نزدیک ہے یہ سُن کر مجھ کو ایک طرح کی خوشی ہوئی اور دل میں اس جزیرہ کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں سے وہاں تک پچیس روز کی مسافت ہے جس میں دو روز کا ایسا راستہ ہے کہ نہ کوئی آبادی آتی ہے نہ پانی ملتا ہے لیکن اس کے بعد برابر دیہات کا سلسلہ ہے پس میں نے انہیں قافلہ والوں میں ایک شخص سے اُس غیر آباد اور بے آب مسافت کے لئے تین درہم پر گدھا کرایہ کر لیا اور اُس قافلہ کے ساتھ روانہ ہو گیا سفر میں . . . . آبادی کے مقامات پیدل طے کرتا رہا یہاں تک کہ خبر سُنی کہ رافضیوں کے جزیرہ میں پہنچنے کے لئے تین روز کا راستہ باقی ہے یہ سُن کر میں بلا توقف ہمت باندھ کر تنہا اُس طرف چل دیا اور چلتے چلتے جس طرح ہو سکا اُس جزیرے میں پہنچ گیا دیکھا کہ یہ ایک شہر ہے جو چار دیواری کے اندر آباد ہے اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ہیں بایں ہمہ دریا کے کنارے واقع ہے میں ایک بڑے دروازہ سے جس کا نام دروازہ بربر تھا شہر کے اندر داخل ہوا اور اُس کی سڑکوں پر پھرتا رہا بعض لوگوں سے وہاں کی مسجد کو دریافت کیا کہ کس طرف ہے انہوں نے پتہ بتایا جس پر میں مسجد تک پہنچ گیا جو بڑی وسیع و بلند اور شہر کے مغرب کی جانب دریا کے کنارے سے لگی ہوئی تھی مسجد میں پہنچ کر ایک طرف بیٹھ گیا تاکہ کچھ آرام کر لوں اتنے میں انہوں نے اذان شروع کر دی جس میں حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ بھی کہا اور بعد فراغت تعجیل ظہور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے لئے دُعا کی جس کو سُن کر میں بے اختیار رونے لگا۔ جوق جوق لوگ آنے شروع ہو گئے اور اس چشمہ کی طرف وضو کے لئے جانے لگے جو مسجد کے مشرق کی جانب ایک درخت کے نیچے تھا میں اُن کا وضو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ اسی صورت سے کر رہے ہیں جو آئمہ اہل بیتؑ سے منقول ہے اس کے بعد ایک صاحب بہت خوبصورت نہایت سکون و وقار کے ساتھ تشریف لائے اور محراب میں کھڑے ہوئے اقامت کہی سب لوگوں نے صفیں باندھیں اور طریقہ آئمہ علیہم السلام کے مطابق جملہ ارکان و واجبات و مستحبات کے ساتھ نماز جماعت ہوئی اسی طرح تعقیبات و تسبیحات کی صورت رہی۔ چونکہ میں بوجہ سفر کی تھکن کے نماز میں شریک نہوا تھا اس لئے سب لوگ فارغ ہو ہو کر میری طرف تعجب سے دیکھتے تھے انہیں نماز میں میرا شریک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ہونا ناگوار ہو رہا تھا اور مجھ سے پوچھتے تھے کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو تمہارا مذہب کیا ہے جس پر میں نے کچھ حالات اُن سے بیان کئے اور یہ بھی کہا کہ عراق کا رہنے والا ہوں میرا مسلک اسلام ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ ان شہادتوں سے کوئی فائدہ نہیں بجز اس کے کہ دنیا میں جان محفوظ رہے تم ایک اور شہادت کیوں نہیں دیتے تاکہ بے حساب جنت میں داخل ہو میں نے کہا خداوند عالم آپ صاحبان پر رحمت نازل فرمائے یہ بتایئے کہ وہ اور شہادت کون سی ہے اس کا جواب اُن کے پیش نماز صاحب نے یہ دیا کہ تیسری شہادت اس امر کی گواہی ہے کہ امیر المومنین یعسوب المتقین قائد الغر المحجلین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور ان کی اولاد میں گیارہ امام رسولؐ خدا کے خلیفہ بلا فصل ہیں جن کی اطاعت اپنے بندوں پر خداوند عالم نے واجب فرمائی ہے اور انہیں حضرات کو صاحبان امر ونہی اور روئے زمین پر دنیا میں اپنی حجت اور ساری مخلوق کے لئے باعث امن و امان قرار دیا ہے کیونکہ صادق و امین رسول رب العالمین ان حضرات کی امامت کے متعلق خداوند عالم کی طرف سے خبر دے گئے ہیں اور شب معراج رسول اللہؐ کو جو آواز آئی تھی اس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک امام کا نام بتا دیا گیا تھا۔ یہ کلام سُن کر میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا کہ سفر کا سارا کسل جاتا رہا اور میں نے اُن لوگوں کو بتا دیا کہ میرا مذہب یہی ہے تب تو وہ سب کے سب بڑی مہربانی سے پیش آئے اور مجھ کو مسجد کا ایک حجرہ قیام کے لئے مل گیا جب تک میں وہاں رہا یہ لوگ عزت و احترام خاطر و مدارات کرتے رہے بلکہ پیش نماز تو شب و روز مجھ سے جدا نہ ہوتے تھے۔

ایک روز پیش نماز صاحب سے میں نے شہر والوں کی معاش کے متعلق سوال کیا کہ یہاں کہیں کھیتی باڑی نظر نہیں آتی پھر غلہ کہاں سے آتا ہے انھوں نے جواب دیا کہ جزیرۂ خضرا سے جو بحر ابیض میں اولاد صاحب الامر علیہ السلام کے جزیروں میں سے ہے میں نے پوچھا کہ سال میں کتنی مرتبہ یہ سامان آتا ہے جواب دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ دو دفعہ آتا ہے اس سال ایک بار آچکا ہے اور ایک مرتبہ آنا باقی ہے میں نے پوچھا کہ دوسری دفعہ آنے کے اب کتنے دن رہے ہیں کہا کہ چار مہینے رہے ہیں میں اتنی مدّت کو سُن کر کسی قدر گھبرایا پھر بھی چالیس روز ٹھہرا رہا اور رات دن دُعا کرتا تھا کہ جلدی بھیجدے چالیسویں روز انتظار میں بیقرار ہو کر دریا کے کنارے پہنچا اور اس طرف دیکھنے لگا جس طرف سے اُس سامان کا آنا بتایا گیا تھا یکایک دور سے ایک سفید چیز دریا میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دریا میں سفید جانور ہوتے ہیں انہوں نے کہا ایسا تو نہیں ہے کہا تم نے کچھ دیکھا ہے میں نے کہا ہاں وہ دیکھو چنانچہ دیکھتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے یہ تو وہی کشتیاں ہیں جو فرزندان امام علیہ السلام کے یہاں سے سالانہ آتی ہیں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھوڑی سی دیر میں کشتیاں سامنے آگئیں اور اُن کا آنا قبل از وقت تھا سب سے پہلے بڑی کشتی آکر کنارے پر لگی پھر دُوسری پھر تیسری یہانتک کہ سات کشتیاں آگئیں تب بڑی کشتی سے ایک بزرگ میانہ قد خوش منظر خوبصورت برآمد ہوئے اور مسجد میں چلے گئے وہاں وضو کیا نماز ظہرین پڑھی اور فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے خود سلام کیا میں نے سلام کا جواب دیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے اور ساتھ ہی میں خود ہی کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ علی نام ہوگا میں نے کہا صحیح ہے یہی نام ہے اور باتیں بھی ایسی کیں جیسے کہ وہ مجھے پہچانتے ہیں یہ بھی پوچھا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہے اور خود ہی کہدیا کہ غالباً نام فاضل ہے میں نے کہا کہ ہاں یہی ہے اب اس سے مجھے یقین ہونے لگا کہ شام سے مصر کے سفر میں اُن کا میرا ساتھ رہا ہے اس لئے میں نے کہا بھی کہ آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کہاں سے معلوم ہوا کیا آپ دمشق سے مصر تک میرے ہمسفر رہے ہیں جواب دیا کہ نہیں میں نے کہا کہ کیا مصر سے اندلس کے سفر میں آپ ساتھ تھے کہا کہ اپنے مولا صاحب الامر علیہ السّلام کے حق کی قسم ایسا بھی نہیں ہوا بلکہ مجھکو تمہارا حال شکل وصورت اور تمہارا نام تمہارے والد کا نام یہ سب چیزیں پہلے ہی سے بتا دی گئی ہیں اور یہ حکم ہوا ہے کہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر جزیرۂ خضرا جاؤں یہ سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا نام بھی وہاں ہے اگرچہ ان بزرگ کے متعلق یہ معلوم ہوا تھا کہ جب یہاں آتے ہیں تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تین روز سے زیادہ نہیں رہا کرتے مگر اس مرتبہ ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کیا اور اُس سامان کو تقسیم کر کے سب سے رسیدیں حاصل کرنے کے بعد عازم سفر ہوئے اور مجھ کو بھی اپنے ساتھ لیا ان بزرگ کا نام شیخ محمد تھا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ مجھے شیخ محمد کے ہمراہ اس بحری سفر میں سولہ روز گزرے سولھویں دن میں نے دیکھا کہ دریا کا پانی نہایت درجہ سفید ہے جس پر غور سے نظر کرتا رہا شیخ کہنے لگے کیا بات ہے میں نے کہا کہ اس پانی کا وہ رنگ نہیں ہے جو دریاؤں کے پانی کا ہوتا ہے انہوں نے کہا یہی بحر ابیض ہے یعنی سفید دریا اور وہ سامنے جزیرۂ خضرا ہے یعنی سبز جزیرہ جس کو یہ پانی ہر طرف سے چار دیواری کی طرح گھیرے ہوئے ہے اور قلعہ کا کام دیتا ہے جو مخالفین اس جزیرے میں آنے کا قصد کرتے ہیں بحکم الٰہی ہمارے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کی برکت سے ان دشمنوں کی مضبوط سے مضبوط کشتیاں ڈوب جاتی ہیں یہ سُن کر تھوڑا سا پانی لیکر میں نے پیا تو ذائقہ میں بالکل آبِ فرات تھا بالآخر اس سفید پانی کے دریا کو طے کر کے ہم جزیرۂ خضرا پہنچ گئے خداوند عالم اس کو ہمیشہ آباد رکھے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کنارۂ دریا پر بڑے بڑے سات مضبوط قلعے ہیں جن میں آبادی محفوظ ہے نہریں جاری ہیں طرح طرح کے میوہ دار درخت بہار کر رہے ہیں بے شمار بازار ہیں بکثرت حمام ہیں لوگ پاک و پاکیزہ بہترین لباس میں دکھائی دیتے ہیں ان حالات سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ مارے خوشی کے دم نکلنے لگا۔ بس تھوڑی دیر میں نے اپنے رفیق شیخ محمد کے یہاں آرام کیا جس کے بعد وہ مجھ کو جامع مسجد لے گئے جہاں لوگوں کا بڑا مجمع تھا اور درمیان میں ایک صاحب بڑے سکون و وقار کے ساتھ تشریف فرما تھے جن کی شوکت و ہیبت اور عظمت و جلالت میں بیان نہیں کر سکتا معلوم ہوا کہ ان کا اسم مبارک سیّد شمس الدین محمد عالم ہے اور قرآن و فقہ کا درس ہو رہا ہے اور حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کی طرف سے مسئلہ مسئلہ قضیّہ قضیّہ حکم حکم بیانات ہیں جب میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھکو اپنے قریب جگہ مرحمت فرمائی اور سفر کی زحمتوں کے متعلق مجھ سے سوال کیا اور بتا دیا کہ میرے حالات کی خبر پہلے ہی ان کو مل چکی ہے اور شیخ محمد انہیں کے حکم سے مجھ کو اپنے ساتھ لائے ہیں اس کے بعد میرے ٹھہرنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لیئے مسجد کے حجروں میں سے ایک حجرے کے خالی کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ جگہ تمہاری خلوت وراحت کے لیئے ہے پس میں کھڑا ہو گیا اور اس مقام پر عصر کے وقت تک آرام کرتا رہا پھر اس شخص نے جو میری خبر گیری کے لیئے متعین کیا گیا تھا یہ کہا کہ آپ کہیں باہر نہ جائیں جناب سید صاحب موصوف مع مصاحبین تشریف لانیوالے ہیں اور شام کا کھانا آپ کے ساتھ تناول فرمائیں گے میں نے جواب دیا کہ بسر و چشم حاضر ہوں چنانچہ تھوڑی دیر میں سید صاحب خداوند عالم ان کو سلامت رکھے اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے آئے دسترخوان بچھایا گیا کھانا چنا گیا ہم سب نے کھایا اور فارغ ہو کر نماز مغربین کے لیئے مسجد میں چلے گئے اور نمازوں سے فراغت کے بعد سید صاحب اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور میں اپنی قیام گاہ پر آ گیا اٹھارہ روز میرا وہاں قیام رہا اس درمیان میں جمعہ کا دن آیا تو میں نماز جمعہ میں شریک ہوا سید صاحب نے نماز پڑھائی میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے دو رکعت نماز جمعہ کیا واجب کی نیت سے ادا فرمائی ہے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے کیونکہ وجوب کی سب شرطیں پائی جاتی ہیں میں حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کا نائب خاص ہوں اور اس امر پر مامور ہوں میں نے عرض کیا اے میرے سردار کیا آپ نے حضرتؑ کو دیکھا ہے فرمایا نہیں البتہ میرے والد فرماتے تھے کہ انہوں نے حضرتؑ کا کلام سنا تھا مگر زیارت نہیں کی تھی اور میرے دادا نے حضرت کی گفتگو بھی سنی تھی اور دیکھا بھی تھا میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض لوگ حضرتؑ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں فرمایا بات یہ ہے کہ خداوند عالم اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل و احسان فرماتا ہے اور یہ اس کی حکمت بالغہ عظمت قاہرہ ہے بندوں ہی میں سے کچھ بندے نبوت و رسالت و وصایت کے ساتھ مخصوص کیئے گئے ہیں اور خدا نے ان انبیاء مرسلین و اوصیاء منتجبین کو اپنی ساری مخلوق پر حجت اور اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان ان کو وسیلہ و ذریعہ قرار دیا ہے کہ جو شخص ہلاک و گمراہ ہو وہ اتمام حجت کے بعد ہلاک ہوا اور جو زندہ رہے اور ہدایت پائے وہ بھی دلیل کے ساتھ زندہ رہے اس وجہ سے خداوند عالم کی بندوں پر یہ مہربانی ہے کہ وہ کسی وقت زمین کو اپنی حجت کے وجود سے خالی نہیں چھوڑتا اور ہر حجت خدا کے لیئے نائب و سفیر کی ضرورت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتی ہے جو اُس کی طرف سے لوگوں کو تبلیغ احکام کرتا رہے۔

اس کے بعد جناب سید صاحب نے مجھ کو اپنے ساتھ لیا اور شہر سے باہر آکر باغات کی طرف چلے دیکھا کہ نہریں جاری ہیں قسم قسم کے ایسے عمدہ پھل ایسے شیریں میوے انگور انار امرود وغیرہ درختوں میں لگے ہوئے ہیں جنکی مثل عراق عرب و عجم و شام میں بھی نہ دیکھے تھے اس اثنا میں کہ ایک باغ سے دوسرے باغ کی سیر ہو رہی تھی ایک خوبصورت شخص ادنیٰ لباس پہنے ہماری طرف سے گزرا اور سلام کرکے چلا گیا مجھے اُس کی صورت و ہیئت بہت اچھی معلوم ہوئی اور سید صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے فرمایا کہ سامنے جو یہ بلند پہاڑ دیکھتے ہو اس کے اوپر ایک نہایت خوشنما مقام ہے جہاں سایہ دار درخت کے نیچے پانی کا چشمہ ہے اُس کے آگے اینٹوں کا بنا ہُوا قبّہ ہے یہ شخص اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی دونوں اس قبّہ کے خادم ہیں میں ہر جمعہ کی صبح کو یہاں جاتا ہوں اور امام علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں یہیں سے مجھ کو ایک ورقہ ملتا ہے جس میں مومنین کے معاملات سے متعلق تمام وہ ضروری باتیں درج ہوتی ہیں جن کا میں حاجت مند ہوتا ہوں اور انہیں ہدایات پر عمل کرتا ہوں مناسب ہے کہ تم بھی اس مقام پر جاؤ اور امام علیہ السلام کی زیارت پڑھو چنانچہ میں اُس پہاڑ پر گیا اور اُس قبّہ کو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب سید نے بیان فرمایا تھا دونوں خادم وہاں موجود تھے جن میں سے ایک نے میرا خیر مقدم کیا مگر دوسرے کو میرا آنا ناگوار تھا جس پر پہلے شخص نے دوسرے کو سمجھایا کہ تمہیں ناخوش نہ ہونا چاہیئے میں نے ان کو سیّد شمس الدین محمد عالم کے ہمراہ دیکھا ہے تب وہ بھی میری طرف متوجہ ہوا .. .. اور اس نے بھی خوش آمدید کہا اور دونوں مجھ سے بات چیت کرتے رہے اس کے بعد مجھے روٹی اور انگور کھلائے اسی چشمہ کا میں نے پانی پیا اور وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگوں نے امام علیہ السلام کو دیکھا ہے انہوں نے جواب دیا کہ حضرتؑ کو دیکھنا ناممکن ہے اور ہمیں اجازت نہیں ہے کہ کسی سے ایسی بات کہیں پس میں اُن سے ملتمس دُعا ہوا انہوں نے میرے واسطے دعا کی اور میں وہاں سے واپس آ گیا شہر میں آکر جناب سید صاحب کے مکان پر حاضر ہوا معلوم ہوا کہ وہ کہیں تشریف لے گئے ہیں پھر میں شیخ محمد کے یہاں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چلا گیا جو اپنے ساتھ مجھ کو کشتی میں لائے تھے اور اُن سے پورا واقعہ پہاڑ پر جانے اور ایک خادم کے ناخوش ہونیکا بیان کیا شیخ نے کہا کہ اُس خادم کی ناگواری اس وجہ سے تھی کہ سیّد شمس الدین محمد عالم اور ان جیسے صاحبان کے سوائے کسی دوسرے کو اُس پہاڑ پر جانے کی اجازت نہیں ہے اس کے بعد میں نے سید صاحب کے حالات شیخ صاحب سے پوچھے تو انہوں نے یہ کہا کہ سید صاحب حضرت امام زماں علیہ السلام کی اولاد سے ہیں حضرتؑ کے اور ان کے درمیان پانچ پشت کا فاصلہ ہے اور وہ حضرتؑ کے حکم سے حضرتؑ کے نائب خاص ہیں ۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی نے بیان کیا کہ جناب سید شمس الدین محمد عالم سے خداوند عالم ان کو طول عمر عطا فرمائے میں نے عرض کیا اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو بعض مسائل جن کی مجھے احتیاج رہتی ہے آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور خواہش ہے کہ قرآن بھی سناؤں اور علوم دینیہ وغیرہا کے بعض مشکل مقامات آپ سے حل کروں سیّد صاحب نے میری اس درخواست کو منظور فرمایا اور کہا کہ جب ایسے ضروری امور ہیں تو بہتر ہے کہ قرآن مجید سے ابتدا کرو چنانچہ میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا جب قاریوں کے اختلافی مقامات آتے تو میں کہتا کہ حمزہ نے اسکو یوں پڑھا ہے کسائی نے یہ کہا ہے عاصم کا یہ قول ہے ابوعمرو بن کثیر کی یہ طرح قرأت ہے اس پر سید صاحب نے فرمایا کہ مجھے ان سے تعلق نہیں جب رسول اللہؐ نے آخری حج فرمایا تو جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ قرآن کو میرے سامنے پڑھیئے تاکہ سورتوں کے اوائل و اواخر اور ان کی شان نزول آپ کو بتادوں پس امیرالمومنین علی بن ابیطالب اور ان کے فرزند امام حسنؑ و امام حسین علیہم السلام اور ابی بن کعب و عبداللہ بن مسعود و حذیفہؓ یمانی و جابر بن عبداللہ انصاری و ابوسعید خدری و حسّان بن ثابت اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا جس جس جگہ اختلاف تھا جبرئیلؑ نے حضرت سے بیان کر دیا اور امیرالمومنینؑ نے اُس کو پوست پر لکھ لیا پس تمام قرآن امیرالمومنینؑ وصیّ رسول رب العالمین کی قرأت ہے میں نے عرض کیا اے میرے سردار میں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض آیات بعض آیتوں کے ساتھ غیر مربوط ہیں کہ اُن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ماقبل و مابعد میں کوئی ربط نہیں اور سمجھنے سے قاصر ہوں جواب میں فرمایا کہ صحیح کہتے ہو ایسی ہی صورت ہے جس کا باعث یہ ہے کہ جب سید البشر حضرت محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دار فنا سے دار بقا کی طرف انتقال فرمایا اور خلافت ظاہری کے سلسلہ میں ہوا جو کچھ ہوا تو امیر المومنین علیہ السلام نے قرآن کو جمع کیا اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائے سب لوگ وہاں موجود تھے ان سے فرمایا کہ یہ کتاب اللہ سبحانہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو حکم دے گئے ہیں کہ اس کو تمہارے سامنے پیش کردوں تاکہ اُس دن کے لئے اتمام حجّت ہو جائے جبکہ خداوند عالم کے سامنے میری تمہاری پیشی ہوگی اس کا جواب دو شخصوں نے یہ دیا کہ ہم تمہارے قرآن کے محتاج نہیں ہیں امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس جواب کی مجھے خبر دے گئے ہیں میں نے تو اس وقت تم سے حجّت پوری کرنی چاہی ہے یہ فرما کر امیر المومنین علیہ السّلام اُس قرآن کو لئے ہوئے اپنے مقام پر تشریف لے گئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے جاتے تھے کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تو واحد و یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اُس امر کا کوئی رد کرنیوالا نہیں جو تیرے علم میں گزر چکا ہے اُس کو کوئی نہیں رد کر سکتا جو تیری حکمت کا مقتضیٰ ہوئیں اُس روز جب کہ تیرے سامنے حاضری ہوگی تو میرے لئے ان پر گواہ رہنا۔ اس کے بعد مسلمانوں سے یہ کہا گیا کہ تم میں سے جس کسی کے پاس قرآن کی کوئی آیت یا سورہ ہو وہ اُس کو لے کر آئے اس پر ابو عبیدہ بن جراح و عثمان وسعد بن وقاص ومعاویہ بن ابی سفیان وعبدالرحمٰن بن عوف وطلحہ بن عبداللہ وابو سعید خدری وحسان بن ثابت اور دوسرے لوگ آئے سب نے قرآن کو جمع کیا اور وہ آیتیں نکال دی گئیں جن میں مطاعن تھے اور اُن بدعملیوں کا ذکر تھا جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں سے صادر ہوئی تھیں اس وجہ سے تم اس قرآن کی آیتوں کو باہم غیر مربوط دیکھتے ہو اور امیر المومنین علیہ السّلام کا جمع کیا ہوا قرآن آپ ہی کے خط کا لکھا ہوا حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کے پاس محفوظ ہے جس میں ہر ہر چیز کا بیان ہے یہاں تک کہ کسی کے بدن میں خراش کر دینے کے بدلہ کا بھی تذکرہ ہے لیکن اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ موجودہ قرآن کلام الٰہی ہے اور یہ امر اسی طرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔ غرضکہ جناب سیّد سے خدا اُن کو سلامت رکھے میں نے نوّے سے زیادہ مسائل کے جوابات حاصل کیئے جو میرے پاس ایک مجلّد میں جمع ہیں اور فوائد شمشیر نام رکھا ہے میں نے ان چیزوں سے کسی کو مطلع نہیں کیا سوائے مومنین مخلصین کے ۔

جب دوسرا جمعہ آیا جو مہینہ کے جمعوں میں درمیانی جمعہ تھا اور ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو سیّد صاحب مجلس مومنین میں نبظر افادات بیٹھے یکایک مسجد کے باہر سے بڑے شور کی آواز میرے کان میں آئی جس پر میں نے جناب سیّد سے سوال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے فرمایا کہ یہ ہمارے لشکر کے امراء ہیں جو درمیان ماہ کے ہر جمعہ کو سوار ہوتے ہیں اور حضرت کے ظہور پرُنور کا انتظار کرتے ہیں یہ سُن کر میں نے اس جلوس کے دیکھنے کی اجازت چاہی سید صاحب نے اجازت دی اور میں مسجد سے نکل کر باہر آیا دیکھا کہ بڑا مجمع ہے اور تسبیح وتمجید وتہلیل کی آوازیں ہیں حضرت قائم بامراللہ وناصح الدین اللہ م ح م د بن حسن مہدی خلف صالح صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی سب دعائیں مانگ رہے ہیں میں یہ دیکھ کر واپس ہوا تو سید صاحب نے پوچھا کہ تم نے لشکر دیکھا میں نے عرض کیا کہ دیکھا فرمایا شمار کیا میں نے جواب دیا کہ نہیں فرمایا کہ تعداد میں یہ تین سو ناصر ہیں اور تیرہ ناصر باقی رہے ہیں خداوند عالم اپنی مشیت سے جلد اپنے ولی کے لئے کشائش فرمانے والا ہے یقیناً وہ جواد کریم ہے میں نے عرض کیا اے میرے سردار یہ سب کچھ کب ہوگا فرمایا اس کا علم بس خدا کو ہے اور اس کی مشیت پر موقوف ہے جس کی چند علامتیں ہیں منجملہ اُن کے یہ ہے کہ ذوالفقار غلاف سے باہر آکر زبان عربی میں گویا ہوگی کہ اے ولیؔ خدا خدا کا نام لیکر اٹھیئے اور دشمنانِ خدا کو قتل کیجئے ان علامتوں میں سے تین آوازیں بھی ہیں جن کو ساری دُنیا سُنے گی ایک یہ کہ اے گروہ مومنین قیامت قریب آگئی دوسری یہ کہ آگاہ ہو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے تیسری اس طرح کہ ایک بدن چشمۂ آفتاب میں ظاہر ہوگا اور ندا کرے گا کہ خداوند عالم نے حضرت صاحب الامر م ح م د بن حسنؑ مہدیؑ کو بھیج دیا ہے ان کی بات سنو اور ان کا حکم بجالاؤ۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا اے میرے سردار ہمارے مشائخ نے کچھ حدیثیں حضرت صاحب الامر علیہ السّلام سے اس مضمون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی روایت کی ہیں کہ جو کوئی زمانۂ غیبت کبریٰ میں یہ کہے کہ میں نے حضرت کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے باوجود اس کے کس طرح آپ کے یہاں حضرت کو دیکھنے والے ہیں فرمایا تمہارا کہنا ٹھیک ہے مگر حضرت نے یہ اس وقت ارشاد فرمایا تھا جب غیبت کبریٰ کے شروع میں دشمنوں کی کثرت تھی جن میں اپنے بھی تھے غیر بھی تھے وہ زمانہ خلفاء بنی عباس کی ظالمانہ حکومت کا تھا کہ بیچارے شیعہ آپس میں حضرت کے متعلق بات چیت نہ کر سکتے تھے اب مدت گزر چکی وہ زمانہ نہیں رہا دشمن مایوس ہو گئے ہمارے شہران سے بہت دور اور ان کے ظلم و ستم سے محفوظ ہیں اور حضرت کی برکت سے کوئی اس پر قادر نہیں کہ ہم تک پہنچ سکے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ علماء شیعہ ایک حدیث امام علیہ السلام سے اس طرح کی روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے اپنے شیعوں پر خمس مباح فرما دیا ہے کیا آپ کے نزدیک اس قسم کی روایت ہے فرمایا ہاں حضرت نے رخصت دی ہے اور اولاد علی علیہ السلام سے اپنے شیعوں کے لئے خمس کو مباح کر دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے واسطے حلال ہے میں نے پوچھا کہ دوسرے مسلمانوں کے قیدیوں کنیزوں غلاموں کو شیعہ خرید سکتے ہیں فرمایا ہاں ان کے اسیروں سے بھی اور ان کے غیر کے قیدیوں سے بھی کیونکہ حضرت کا ارشاد ہے کہ تم ان سے اس چیز کا معاملہ کرو جس کے ساتھ وہ خود معاملات کرتے ہیں۔ یہ دو مسئلے فوائد شمیہ والے نوّے مسائل کے علاوہ ہیں۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ جناب سید صاحب نے خدا ان کو صحیح سالم رکھے یہ بھی فرمایا کہ حضرت کا ظہور رکن و مقام کے درمیان مکہ معظمہ سے طاق سال میں ہوگا مومنین اس کا انتظار کریں میں نے عرض کیا اے میرے سردار میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے زیر سایہ حاضر رہوں تا اینکہ خداوند عالم حضرتؑ کو ظہور کا اذن عطا فرمائے جواب دیا تم کو تمہارے وطن واپس کرنے کے لئے پہلے ہی میرے پاس حکم آ چکا ہے جس کی مخالفت میرے اور تمہارے لئے ناممکن ہے تم صاحب عیال ہو اور مدت دراز گزر چکی ہے کہ تم ان سے جدا ہو اب اس سے زیادہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ ان سے دور رہو یہ سن کر میں بہت متاثر ہوا رونے لگا اور عرض کیا آیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے معاملہ میں حضرت کی طرف رجوع کیا جائے فرمایا نہیں پھر میں نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرض کیا کہ جو کچھ میں نے یہاں دیکھا یا سُنا اس کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت ہے یا نہیں فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے تم مومنین سے کہہ سکتے ہو تاکہ اُن کے دل مطمئن رہیں سوائے فلاں فلاں امور کے جن کو کسی پر ظاہر نہ کیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت کے جمال مبارک کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے فرمایا کہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن ہر مومن مخلص بغیر پہچانے حضرت کو دیکھ سکتا ہے میں نے کہا اے میرے سردار میں تو حضرت کے با اخلاص غلاموں میں سے ہوں اور زیارت سے مشرف نہیں ہوا فرمایا تم نے تو دو مرتبہ حضرتؑ کو دیکھا ہے ایک تو اس وقت جب پہلی مرتبہ سامرے آئے تھے اور تمہارے ہمسفر لوگ آگے بڑھ گئے تھے تم ایک ایسی نہر پر پہنچے جس میں پانی نہ تھا وہاں تم نے سفید سیاہ رنگ کے گھوڑے پر ایک سوار آتے ہوئے دیکھے جن کے ہاتھ میں لمبا نیزہ تھا اُس کی سنان دمشقی تھی تم دیکھ کر ڈرے تھے اور تمہارے پاس آکر انہوں نے فرمایا تھا کہ خوف نہ کرو چلے جاؤ تمہارے ساتھی فلاں درخت کے نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں پس سید صاحب کے اس بیان سے سارا واقعہ مجھ کو یاد آگیا اور میں نے عرض کیا کہ بیشک ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر فرمایا کہ دوسری دفعہ جب تم پر بہت کچھ خوف طاری تھا اُس وقت سفید پیشانی کے گھوڑے پر ایک سوار آئے تھے جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا اور انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ ڈرو مت تمہاری داہنی جانب جو گاؤں ہے اس میں چلے جاؤ رات کو وہیں رہو اور وہاں کے لوگوں سے بلا خوف اپنا مذہب ظاہر کر دینا کیونکہ یہ چند دیہات جو دمشق کی جانب جنوب میں ہیں ان کے باشندے سب کے سب مومنین مخلصین ہیں اور طریقۂ جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب و آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم سے متمسک ہیں۔ اتنا بیان کرکے سید صاحب نے مجھ سے پوچھا اے ابن فاضل کیا ایسا ہوا تھا میں نے کہا یہی صورت پیش آئی تھی میں اس گاؤں میں گیا رات کو وہیں سویا اُن لوگوں نے میری بڑی عزت کی جب میں نے ان سے اُن کا مذہب دریافت کیا تو صاف صاف کہا کہ ہم امیرالمومنین وصی رب العالمین اور ان کی ذریت آئمہ معصومین علیہم السلام کے مذہب پر ہیں میں نے اُن سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تم نے اس مذہب کو کیسے اختیار کیا اور کس نے تم کو اس تک پہنچایا۔ اس کا ان لوگوں نے یہ جواب دیا تھا کہ جب ابوذر غفاریؓ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو مدینہ سے نکالا گیا اور شام بھیجدیا تو معاویہ نے انہیں ہمارے اطراف میں نکال باہر کیا اور وہ اس سرزمین پر آ گئے صرف ان کی برکتیں ہمارے شامل حال ہوئی ہیں میں نے بھی ان سب سے اپنا مذہب ظاہر کردیا تھا جب صبح ہوئی تو میں نے ان لوگوں سے خواہش کی کہ مجھے قافلہ تک پہنچادیا جائے انہوں نے دو آدمی میرے ساتھ کردیئے جنہوں نے مجھے قافلہ تک پہنچا دیا۔

جناب سید صاحب سے میں نے یہ بھی سوال کیا کہ اے میرے سردار کیا امام علیہ السلام حج فرماتے رہتے ہیں جواب دیا کہ اے ابن فاضل تمام دنیا مومن کے لیئے ایک قدم ہے تو اُن حضرت کا کیا ذکر ہے جن کی برکت سے دنیا قائم ہے اور جن کے آباء طاہرین کے برکات قدوم سے عالم کا وجود ہوا ہاں حضرت ہر سال حج فرماتے ہیں اور مدینہ و عراق وطوس میں اپنے آباء معصومینؑ کی زیارات کرکے یہیں واپس تشریف لے آتے ہیں۔ اس کے بعد سید صاحب نے مجھ کو رغبت دلائی کہ بغیر تاخیر کے عراق واپس ہوجاؤں اور جلدی بلاد مغرب کو چھوڑدوں اور پانچ درہم عطا فرمائے جن پر لکھا ہوا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَائِمٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ یعنی سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں علیؑ اللہ کے ولی ہیں محمدؑ بن حسنؑ قائم بامر اللہ ہیں یہ درہم تبرکاً میرے پاس محفوظ ہیں اور مجھ کو انہیں کشتیوں کے ساتھ روانہ کردیا گیا جن سے میں آیا تھا یہاں تک کہ بربر کے اُس شہر میں پہنچ گیا جہاں پہلے داخلہ ہوا تھا یہاں میں نے وہ جَو اور گیہوں جو میرے ساتھ تھے ایک سو چالیس اشرفی میں فروخت کیئے اور سید صاحب کے حکم کے مطابق اندلس کا راستہ میں نے اختیار نہ کیا بلکہ مغربی شہر طرابلس کی طرف متوجہ ہوا اور ادھر کے حاجیوں کے ہمراہ مکہ پہنچا حج سے فارغ ہوکر عراق آگیا اب یہ ارادہ ہے کہ تاحیات نجف اشرف رہوں اور یہیں موت آجائے۔

شیخ فضل بن یحییٰ مؤلف رسالہ نے لکھا ہے کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی نے اپنے اس قصہ کو بیان کرتے وقت یہ بتایا تھا کہ اس واقعہ کو ساڑھے آٹھ برس ہوئے اور یہ بھی کہا تھا کہ میں نے وہاں صرف ان پانچ علماء امامیہ کے نام سُنے تھے سید مرتضیٰ موسوی و شیخ ابو جعفر طوسی و محمد بن یعقوب کلینی و ابن بابویہ قمی و شیخ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوالقاسم جعفر بن سعید حلّی ۔ ادریس ۔

جزیرۂ خضرا کی یہ حکایت ہر زمانہ میں بہت مشہور رہی اس کے اصل راوی شیخ فضل بن یحییٰ مشاہیر علماء میں سے ہیں اور بہت سے اکابر علماء نے مختلف موقعوں پر اپنی کتابوں میں یہ واقعہ نقل کیا ہے یا اس کا حوالہ دیا ہے جناب شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ نے مجالس المومنین میں جزیرہ خضرا کا ذکر فرمایا ہے۔ جناب قاضی صاحب ایسے بلند پایہ مجتہد اعظم تھے جن کا نام نامی ہمیشہ دنیا میں منوّر و روشن رہے گا ۹۵۶ھ میں ولادت ہوئی اور روز جمعہ ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۰۱۹ھ میں شہادت ہے شوستر میں تحصیل علم فرمائی پھر تکمیل کے لیۓ ۹۷۹ھ میں مشہد مقدس آئے اور ۹۹۵ھ میں ہندوستان تشریف لائے جملہ معاصرین اہل علم خاص و عام سب آپ کی عظمت و جلالت کے معترف تھے تصنیفات سے تفسیر و حدیث و علم کلام و فقہ و اصول فقہ و رجال و تاریخ و منطق و ریاضی و ادب وغیرہ میں عربی فارسی کی ایک سو ایک کتابیں اور رسالے ہیں جن میں سے سوائے احقاق الحق و مجالس المومنین کے کوئی کتاب طبع نہیں ہوئی باقی قلمی ہیں جو سب مقامات سے زیادہ کتبخانہ ناصریہ لکھنؤ میں موجود ہیں۔ قاضی صاحب اکبر بادشاہ کے زمانہ میں لاہور کے قاضی القضاۃ تھے اور اس منصب کو آپ نے اس شرط پر منظور کیا تھا کہ جملہ معاملات میں شافعی حنفی حنبلی مالکی چاروں مذہبوں میں سے صرف کسی ایک فقہ کا پابند نہ ہوں گا اس لیۓ آپ کا فتوٰی ہمیشہ فقہ امامیّہ کے مطابق ہوا کرتا جو چاروں میں ایک نہ ایک کے موافق ہوتا تھا اکبر کے بعد علماء مخالفین نے جہانگیر سے شکایت کی کہ قاضی صاحب شیعہ ہیں مگر اُس نے اس طرف کچھ توجّہ نہ کی لیکن دشمنوں کی کوششیں جاری رہیں یہانتک کہ ایک شخص شیعہ بن کر طالب علمی کی حیثیت سے قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے لگا اور اپنا ایسا اعتبار پیدا کیا کہ قاضی صاحب سے کتاب احقاق الحق یا مجالس المومنین دیکھنے کے لیۓ حاصل کر لی اور اس کی ایک نقل اُن مخالف علماء کو دیدی جسکو لیکر وہ جہانگیر کے پاس پہنچے اور کہا کہ اس رافضی نے ایسی کتاب لکھی ہے جس کی وجہ سے اُس پر حد جاری کرنا ضروری ہے بادشاہ نے پوچھا کیا سزا ہونی چاہیئے سب نے یہ رائے دی کہ خاردار درّے لگائے جائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہانگیر نے کہا نہیں اختیار ہے چنانچہ ان لوگوں کو موقع مل گیا اور قاضی صاحب نے شہادت پائی کئی روز لاش بے غسل و کفن رہی۔ ریاست گوالیار میں ایک ایرانی نے حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ لاش کو دفن کرنے کا حکم فرما رہی ہیں وہ فوراً آگرہ روانہ ہو گیا اور وہاں پہنچ کر جہانگیر سے تجہیز و تکفین کی اجازت لے کر دفن کیا۔

جزیرۂ خضرا کا وجود وہاں حضرت حجتؑ علیہ السلام کی اولاد و مملکت کا ہونا اور موجودہ زمانہ میں باوجود کیسے کیسے تعجب خیز ذرائع اطلاعات کے ایسی آبادیوں کا امکان جن سے کوئی مطلع نہ ہو ان سب باتوں کی پوری بحث پہلے ہی بیان قیام گاہ میں ہو چکی ہے۔

اس واقعہ میں نماز جمعہ کا بھی ذکر آیا ہے نماز جمعہ غیبت امام علیہ السلام کے زمانہ میں جب کہ حضرت کا کوئی نائب خاص بھی اس کام کے لیے موجود نہ ہو سنت نہیں ہے بلکہ واجب تخییری ہے چاہے نماز جمعہ پڑھی جائے یا نماز ظہر ان میں سے جو بھی پڑھی جائے گی واجب ادا ہو جائے گا مگر نماز جمعہ مستحب ہے یعنی ظہر سے افضل ہے نہ یہ کہ خود سنت ہو۔ اور امام علیہ السلام یا نائب خاص کی موجودگی میں نماز جمعہ واجب عینی ہے یعنی صرف یہی واجب ہے پس وجوب کی انہیں دونوں حیثیتوں سے سوال تھا کہ آیا نماز جمعہ واجب عینی ہے یا واجب تخییری اور اسی حیثیت سے جواب ہے نہ واجب اور سنت کی حیثیت سے۔ دوسرا یہ مسئلہ قابل غور ہے کہ اولاد امیرالمومنین علیہ السلام سے شیعوں کے لیے خمس مباح ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمانۂ غیبت میں ان سے ہر چیز کا خمس ساقط ہے کیونکہ ایسا خیال قرآن و احادیث معتبرہ کے خلاف ہے اور خمس کا روکنے والا محمدؐ و آل محمدؐ کے حقوق کا غاصب ہوتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں خمس وغیرہ کی حیثیت سے مال امام علیہ السلام ہیں ان پر اس زمانۂ غیبت میں ان لوگوں کا قبضہ جائز و مباح ہے اور وہ مقدار بھی خمس کی حلال ہے جس کا تعلق غیروں کے عین مال سے ہو اور ان کے وہ اموال کسی معاملہ کے ذریعہ سے مومنین کے پاس آ جائیں اور اس عین مال میں بھی جس سے خمس متعلق ہو چکا ہو اس کی ادائیگی سے قبل ضمانت و ذمہ داری کے ساتھ تصرف جائز و حلال ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس حکایت کے آخر میں پانچ حضرات علماء کے اسمار گرامی کا ذکر ہے ایک ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اعلی اللہ مقامہ جن کی عظمت منزلت و علو مرتبت کا غیروں کو بھی اعتراف ہے کتب اربعہ میں سب سے پہلی کتاب کافی ہے جو آپ ہی کی مولفہ ہے اس میں سولہ ہزار ایک سو ننا نوے حدیثیں ہیں اور بیس سال میں مرتب ہوئی تھی جامعیت و حسن ترتیب و تہذیب میں بے مثال کتاب ہے موصوف نے غیبت صغریٰ کا پورا زمانہ دیکھا تھا ۳۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ دوسرے شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی علیہ الرحمۃ جن کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے علمائے قم میں بڑے بلند مرتبہ بیمثل حافظ احادیث تھے تصنیفات و تالیفات کی طویل فہرست ہے جس میں تقریباً تین سو کتابیں ہیں کتب اربعہ میں سے کتاب من لایحضرہ الفقیہ آپ ہی کی ہے موصوف کے والد ماجد نے دعاء فرزند کے لئے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ پیش کیا تھا جس کے بعد آپ کی ولادت ہوئی اور فخر فرمایا کرتے تھے کہ میں دعائے امام علیہ السلام سے پیدا ہوا ہوں ۳۸۱ھ میں رحلت فرمائی۔ تیسرے شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی علیہ الرحمۃ جو ایسے جلیل القدر و عظیم المنزلہ کہ ہر فن میں آپکی تصنیف ہے منجملہ کتب اربعہ دو کتابیں تہذیب اور استبصار آپ ہی کی مرتبہ ہیں شیخ مفید اور سید مرتضیٰ کے شاگرد تھے ۳۸۵ھ میں ولادت ہوئی اور ۴۶۰ھ میں رحلت ہے یہ تین حضرات جن کا ذکر ہوا حدیث کی چاروں کتابیں جن پر اس وقت مدار ہے انہیں کی ہیں یہی کتابیں اربعہ کہلاتی ہیں اور کتابوں والے محمدین ثلاثہ کہے جاتے ہیں کیونکہ ہر ایک کا نام محمد ہے۔ چوتھے علم الہدیٰ سید مرتضیٰ اعلی اللہ مقامہ جو علوم کا خزانہ خصوصاً علم کلام و ادب کے امام تھے موصوف کے مدارج عالیہ بیان سے باہر ہیں ایک بیمار وزیر نے امیر المومنین علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا کہ عَلَمُ الہدیٰ سے کہو کہ کچھ پڑھ کر دم کر دیں اس وقت سے یہی لقب ہو گیا تھا۔ شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے ایک شب کو خواب میں دیکھا تھا کہ سیّدہ عالم صلوات اللہ علیہا تشریف لائی ہیں اور حسنین علیہما السلام ساتھ ہیں صبح کو عَلَمُ الہدیٰ کی والدۂ ماجدہ اپنے دونوں بیٹوں سید علی مرتضیٰ اور سید محمد رضی کو لیکر آئیں ایک مرتبہ کسی مسئلہ میں شیخ اور سید کے درمیان اختلاف ہوا فیصلہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لیئے ایک تحریر مرقد امیرالمومنین علیہ السلام میں رکھی گئی جس پر یہ تحریری جواب ملا اَلْحَقُّ مَعَ وَلَدِیْ وَالشَّیْخ مُعْتَمِدِیْ یعنی حق میرے فرزند کے ساتھ ہے اور شیخ میرے معتمد ہیں۔ جناب سید کی پیدائش ۳۵۵ھ میں ہوئی اور ۴۳۶ھ میں انتقال فرمایا ہے۔ پانچویں محقق ابوالقاسم جعفر بن سعید حلی علیہ الرحمتہ جن کی عظمت و جلالت اسی سے ظاہر ہے کہ فقہ و اصول فقہ میں ایسے استاد الکل ہیں کہ آپ کی کتابیں شرائع الاسلام و مختصر نافع ایسی مقبول ہوئیں جو دنیا کی ہر شیعہ تعلیم گاہ کے نصاب میں داخل ہیں اور قیامت تک درس میں رہیں گی اور حلقہ تلمذ ہمیشہ باقی رہے گا ۶۰۲ھ میں آپ کی ولادت اور ۶۷۶ھ میں رحلت ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ پ۱۱ ع ۶

بالخیر تمت

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلامپورہ لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

1) شیخ صدوق
2) علامہ مجلسی
3) علامہ اظہر حسین
4) علامہ سید علی نقی
5) بیگم و سید عابد علی رضوی
6) بیگم و سید احمد علی رضوی
7) بیگم و سید رضا امجد
8) بیگم و سید علی حیدر رضوی
9) بیگم و سید سبط حسن
10) بیگم و سید مردان حسین جعفری
11) بیگم و سید جار حسین
12) بیگم و مرزا توحید علی
13) سید حسین عباس فرحت
14) بیگم و سید جعفر علی رضوی
15) سید نظام حسین زیدی
16) سیدہ [illegible] زہرہ
17) سیدہ رضویہ خاتون
18) سید نجم الحسن
19) سید مبارک رضا
20) سید تہنیت حیدر نقوی
21) بیگم و مرزا محمد ہاشم
22) سید باقر علی رضوی
23) بیگم و سید باسط حسین
24) سید عرفان حیدر رضوی
25) بیگم و اخلاق حسین
26) سید ممتاز حسین
27) بیگم و سید اختر عباس
28) سید محمد علی
29) سیدہ رضیہ سلطان
30) سید مظفر حسنین
31) سید باسط حسین نقوی
32) علامہ محی الدین
33) سید ناصر علی زیدی
34) سیدہ [illegible] زیدی
35) ریاض الحق
36) خورشید بیگم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas